پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

رمضان کے صبح و شام گزارنے کا طریقہ

پیش کش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَاحَبِیۡبَ اللہ

نام کتاب : رمضان کے صبح و شام گزارنے کا طریقہ

پہلی بار : رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ، مئی 2019ء

تعداد : 1000 (ایک ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

01	کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	فون: UAN: +92 21 111 25 26 92
02	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	فون: 92 312 4968726
03	سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار	فون: 041-2632625
04	میر پور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میر پور	فون: 05827-437212
05	حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	فون: 022-2620123
06	ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	فون: 061-4511192
07	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	فون: 051-5553765
08	نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	فون: 0244-4362145
09	سکھر: فیضانِ مدینہ مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	فون: 0310-3471026
10	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	فون: 055-4441616
11	گجرات: مکتبۃ المدینہ میلاد (فوارہ چوک)	فون: 0333-6261212 053-3512226

WWW.dawateislami.net,**E.mail**:ilmia@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

"ماہِ رمضان المبارک" کے 15 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "15 نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: (۱) جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تعوُّذ و تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں "اللّٰہ" کا مبارک نام آئے گا وہاں پاک یا کریم اور جہاں جہاں "سرکار" کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور جہاں جہاں کسی صحابی یا بزرگ کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه اور رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه پڑھوں گا۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا (۷) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا (۹) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (۱۰) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۱) اس حدیثِ پاک "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (۱۲) اس کتاب کے مُطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۳) اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کیا کروں گا اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کروں گا۔ (۱۴) عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیا کروں گا۔ (۱۵) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

المدينة العلمية

(از شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک **"المدينة العلمية"** بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلماء و مُفتیانِ کرام كَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے، اِس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے [1] ہیں:

(1) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2) شعبۂ درسی کُتُب (3) شعبۂ اصلاحی کُتُب

(4) شعبۂ تراجم کتب (5) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (6) شعبۂ تخریج

"المدينة العلمية" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّى الْوَسْع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اِشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بَشُمُول **"المدينة العلمية"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ **اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن** صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

---

[1] ......اب ان شعبوں کی تعداد 15 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات وصالحات (11) شعبہ امیر اہلسنت (12) فیضانِ مدنی مذاکرہ (13) فیضانِ اولیاوعلما (14) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اسلامی۔ مجلس المدينة العلمية

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیش لفظ

رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں ہر سال لاکھوں لاکھ مسلمان رضائے الٰہی پانے، سنتِ مُصطفٰے اپنانے، رحمتوں برکتوں سے معموراور ثواب سے بھرپور شبِ قدر پانے کے لیے اس مہینے کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کرتے ہیں۔ یقیناً یہ بہت بڑی سعادت ہے لیکن علم دین کی کمی اور معلومات نہ ہونے کی وجہ سے معتکفین حضرات مسجد کے آداب اور عبادات کو صحیح طور پر بجالانے میں کامیاب نہیں ہو پاتے ۔ نتیجۃً اعتکاف کی کامل برکتیں لوٹنے سے محروم رہتے ہیں اور یوں اعتکاف کے بعد بھی ایسوں کی زندگی میں کوئی خاص انقلاب نظر نہیں آتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو قرآن وسنت کا عامل بنانے، انہیں علم و عمل کے زیور سے آراستہ کرنے اور عبادات کا ذوق وشوق دلانے کے لیے کوشاں ہے اور یہ مدنی مقصد اپنائے ہوئے ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه ۔ اسی مقصد کے پیش نظر عاشقانِ رسول کی اس مدنی تحریک کے تحت ہر سال ملک و بیرون ملک ہزاروں مساجد میں تربیتی اعتکاف کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں ہزارہا عاشقانِ رسول معتکفین اپنی زندگی شریعت وسنت کے مطابق گزارنے کی تربیت پاتے ہیں، مبلغینِ دعوتِ اسلامی مدنی مرکز کی طرف سے دیئے گئے ایک بہترین جدول کے مطابق تربیت کی کوشش کرتے ہیں، یہ جدول سَحَری کے وقت بیدار ہو کر نمازِ تہجد کی ادائیگی سے شروع ہوتا ہے پھر سَحَری میں کھانا کھانے کی نیتیں اور کھانے کی سنتیں اور آداب بیان کیے جاتے ہیں، فجر کے بعد سنتوں بھرا بیان، مدنی حلقہ جس میں مخصوص آیات کی تلاوت، ترجمہ تفسیر، دلچسپ قرآنی واقعات اور فیضانِ سنت کے چار صفحات کا بیان، شجرہ شریف کے اوراد ووظائف اور فاتحہ، مختلف مواقع کی مسنون دعائیں یاد کروائیں جاتی ہیں، پھر اشراق وچاشت کی ادائیگی کے بعد وقفہ آرام، پھر ظہر سے پہلے مدنی قاعدہ اور قرآنِ پاک کا حلقہ، ظہر کے بعد فرض علوم اور نماز کا عملی طریقہ سکھانے کا حلقہ، دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں کی ترغیب، مدنی درس دینے کا طریقہ، وقفہ آرام، نمازِ عصر کے بعد مدنی مذکراہ / سنتوں بھرا بیان، افطار سے پہلے اجتماعی طور پر دعائے اِفطار

میں رقت انگیز دعا، مغرب کے بعد سُورۃُ الْمُلْک کی تلاوت، کھانا اور بعد تراویح مدنی مذاکرہ اور پھر صلوٰۃُ التَّسْبِیح کی ادائیگی کی جاتی ہے۔یوں اس جدول پر عمل کی برکت سے معتکف اسلامی بھائیوں میں عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، نمازوں بلکہ نوافل کی پابندی، سنتوں پر عمل، فرض علوم سے آگہی، قرآن پاک تجوید کے ساتھ سیکھنے پڑھنے، سنتیں اور مسنون دعائیں سیکھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے،ساتھ ساتھ مدنی ماحول سے وابستگی کی برکت سے اعتکاف کے بعد بھی نیکیوں کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا اہم ترین شعبہ "المدینة العلمیة" "مجلس اعتکاف" کی معاونت سے زیرِ نظر کتاب "رمضان کے صبح و شام گزارنے کا طریقہ" پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے جس میں جدول کے مطابق دورانِ اعتکاف سکھائی جانے والی تمام چیزوں کا مواد یکجا کر دیا گیا ہے یوں اس کتاب نے مبلغین اور جدول پر عمل کرنے والے معتکفین کو کثیر کتب سے بے نیاز کر دیا ہے۔ ربِّ کریم کی بارگاہِ عالی سے قوی امید ہے کہ اگر مبلغین اور معتکفین دیئے گئے جدول کی پابندی کریں گے تو وہ ماہِ رمضان اوراعتکاف کی برکتیں سمیٹنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس کتاب میں آپ کو جو خوبیاں نظر آئیں یقیناً وہ اللہ کریم کی عطا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایت اور علمائے کرام بالخصوص شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعاؤں اور شفقتوں کا صدقہ ہیں اور احتیاط کے باوجود اگر کوئی خامی رہ گئی ہو تو اُسے ہماری نادانستہ کوتاہی پر محمول کیا جائے۔ مطالعہ کرنے والوں بالخصوص مبلغ اسلامی بھائیوں سے عرض ہے کہ اگر کوئی خامی محسوس کریں یا اپنی قیمتی رائے یا کوئی تجویز دینا چاہیں تو تحریری طور پر مجلس کو آگاہ فرمائیے۔اللہ کریم ہمیں اپنی رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینہ العلمیۃ، مجلس اعتکاف اور دیگر تمام مجالس کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس المدینة العلمیة دعوتِ اسلامی

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ۱۰/۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کے فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَک کی برکتوں کے کیا کہنے! یوں تو اس کی ہر ہر گھڑی رَحمت بھری اور ہر ہر ساعت اپنے جلو میں بے پایاں برکتیں لئے ہوئے ہے، مگر اس ماہِ محترم میں شبِ قدر سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اسے پانے کے لئے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ رَمضانِ پاک کا پورا مہینا بھی اعتکاف فرمایا ہے اور آخِری دس دن کا بہت زیادہ اہتمام تھا۔ یہاں تک کہ ایک بار کسی خاص عذر کے تحت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمَضانُ الْمُبارَک میں اعتکاف نہ کرسکے تو شَوَّالُ الْمُکرم کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا۔ (بخاری، ۱/۶۷۱، حدیث: ۲۰۴۱) ایک مرتبہ سفر کی وَجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اعتکاف رہ گیا تو اگلے رَمضان شریف میں بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔ (تِرمذی، ۲/۲۱۲، حدیث: ۸۰۳، مُلَخّصاً)

اعتکاف پرانی عبادت ہے

پچھلی اُمّتوں میں بھی اعتکاف کی عبادت موجود تھی۔ چنانچہ پارہ اوّل سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 125 میں اللہ پاک کا فرمانِ عالی شان ہے:

وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ(۱۲۵)

(پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رُکوع و سجود والوں کے لیے۔

مسجدوں کو صاف رکھنے کا حکم

پیارے اسلامی بھائیو! طواف و نماز و اعتکاف کیلئے کعبۂ مُشَرَّفہ کی پاکیزگی اور صفائی کا خود ربّ کعبہ کی طرف سے فرمان جاری کیا گیا ہے۔ مشہور مُفَسِّرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک صاف رکھا جائے، وہاں گندگی اور بدبودار چیز نہ لائی جائے یہ سنّتِ انبیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف عبادت ہے اور پچھلی اُمتوں کی نمازوں میں رکوع سجود دونوں تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجِدوں کا متولی ہونا چاہئے اور متولی صالح (پرہیزگار) انسان ہو۔ مزید آگے فرماتے ہیں: طواف و نماز و اعتکاف بڑی پرانی عبادتیں ہیں جو زمانۂ ابراہیمی میں بھی تھیں۔ (نور العرفان، ص ۲۹)

دس دن کا اعتکاف

اُمّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا رِوایت فرماتی ہیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمَضانُ المبارک کے آخری عشرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وفات (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ اعتکاف کرتی رہیں۔ (بُخاری، ۱/۶۶۴، حدیث: ۲۰۲۶)

عاشقوں کی دُھن

پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو اعتکاف کے بے شمار فضائل ہیں مگر عُشّاق کیلئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ آخری عشرہ کا اِعتکاف سُنت ہے۔ یہ تصوُّر ہی ذَوق اَفزا ہے کہ ہم پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک پیاری پیاری سنت ادا کر رہے ہیں۔ عاشقوں کی تو دُھن یہی ہوتی ہے کہ فلاں فلاں کام ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا ہے بس اسی لئے ہمیں بھی کرنا ہے، مگر عمل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہمارے لئے کوئی شرعی مُمانعت نہ ہو۔

اونٹنی کے پھیرے لگانے میں حکمت

حضرتِ سیدُنا عبد اللہ ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بہت زیادہ مُتَّبِعِ سنّت تھے اور ادائے مصطفٰے کو ادا کرنے کا جذبہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا چُنانچہ ایک مقام پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی اونٹنی کو

گھمایا، پوچھنے پر ارشاد فرمایا: مجھے اس کے بارے میں معلوم نہیں، صِرف اتنا یاد ہے کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس مقام پر ایسا کرتے دیکھا تھا لہٰذا میں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ (اَلشِّفاء، ۱۵/۲)

معتکف کا مقصودِ اصلی انتظارِ نماز با جماعت

فتاوی عالمگیری میں ہے: اعتکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمل طور پر) اپنے آپ کو اللہ کی عبادت میں منہمک کر دیتا ہے اور ان تمام مَشاغِل دنیا سے کنارہ کش ہو جاتا ہے جو اللہ کے قرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور معتکف کے تمام اوقات حقیقۃً یا حکماً نماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نماز کا انتظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتکاف کا مقصودِ اصلی جماعت کے ساتھ نماز کا انتظار کرنا ہے اور معتکف ان (فرشتوں) سے مُشابَہت رکھتا ہے جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں اور ان کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اکتاتے نہیں۔ (عالمگیری، ۲۱۲/۱)

ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص اللہ کی رِضا و خوشنودی کیلئے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اللہ پاک اس کے اور جہنّم کے درمیان تین خَندَقیں حائل کر دے گا ہر خَندَق کی مَسافَت (یعنی دُوری) مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہو گی۔ (مُعجَم الاَوسَط، ۲۷۹/۵، حدیث: ۷۳۲۶)

سابقہ گناہوں کی بخشش

اُمّ المُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ۔ ترجَمہ: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(الجامع الصغیر، ص۵۱۶، حدیث: ۸۴۸۰)

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جائے اعتکاف

حضرتِ سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: مدینے کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ماہِ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما نے مجھے مسجِد میں وہ جگہ دکھائی جہاں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اعتکاف فرماتے تھے۔ (مسلم، ص۵۹۷، حدیث: ۱۱۷۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسجدِ نَبَوی شریف میں جس جگہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ اعتکاف کیلئے سریر (یعنی تخت) بچھاتے تھے وہاں بطورِ یادگار ایک مبارک سُتون بنام ''اُسْطُوَانَۃُ السَّرِیْر'' آج بھی قائم ہے۔ خوش نصیب عاشِقانِ رسول اس کی زیارت کرتے اور حصولِ بَرَکت کیلئے یہاں نوافل ادا کرتے ہیں۔

دو فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1): جس نے رَمضانُ الْمُبارَک میں دس دن کا اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔

(شُعَبُ الْاِیمان، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۹۶۶)

(2): اِعتکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (ابنِ ماجہ، ۲/۳۶۵، حدیث: ۱۷۸۱)

بغیر کیے نیکیوں کے ثواب

مشہور مُفَسّرِ قرآن حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیث نمبر 2 کے تحت مراۃ جلد 3 صفحہ 217 پر فرماتے ہیں: یعنی اعتکاف کا فوری فائدہ تو یہ ہے کہ یہ معتکف کو گناہوں سے باز رکھتا ہے۔ عَکَف کے معنی ہیں روکنا، باز رکھنا، کیونکہ اکثر گناہ غیبت، جھوٹ اور چغلی وغیرہ لوگوں سے اختلاط کے باعث ہوتی ہے معتکف گوشہ نشین ہے اور جو اس سے ملنے آتا ہے وہ بھی مسجد و اعتکاف کا لحاظ رکھتے ہوئے بری باتیں نہ کرتا ہے نہ کراتا ہے۔ یعنی معتکف اعتکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قُبور، مسلمان سے ملاقات، بیمار کی

مزاج پرسی، نمازِ جنازہ میں حاضری اسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے، ان شآء اللہ غازی، حاجی، طالبِ علمِ دین کا بھی یہ ہی حال ہے۔

روزانہ حج کا ثواب

حضرتِ سیّدُنا حسن بصری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے منقول ہے: معتکف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان، ۴۲۵/۳، حدیث: ۳۹۶۸)

اعتکاف کی تعریف

مسجِد میں اللہ پاک کی رِضا کیلئے بہ نیت اِعتکاف ٹھہرنا اِعتکاف ہے۔ اس کیلئے مسلمان کا عاقل ہونا اور جَنابت سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں، نابالغ بھی جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیّتِ اعتکاف مسجِد میں ٹھہرے تو اُس کا اعتکاف صحیح ہے۔ (عالمگیری، ۲۱۱/۱)

اِعتکاف کے لفظی معنیٰ

اِعتکاف کے لغوی معنیٰ ہیں: "ایک جگہ جمے رہنا" مطلب یہ کہ معتکف اللہ رب العزت کی بارگاہِ عظمت میں اُس کی عبادت پر کمر بستہ ہو کر ایک جگہ جم کر بیٹھا رہتا ہے۔ اس کی یہی دُھن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پَروردگار اس سے راضی ہو جائے۔

اب تو غنی کے در پر بستر جما دیے ہیں

حضرتِ سیّدُنا عطا خُراسانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ پاک کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو: یااللہ! جب تک تو میری مغفرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔ (بَدائعُ الصنائع، ۲۷۳/۲)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۱)

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں (۱) اعتکافِ واجب (۲) اعتکافِ سُنّت (۳) اِعتکافِ نَفل۔

اِعتکافِ واجب

اِعتکاف کی نذر (یعنی مَنّت) مانی یعنی زَبان سے کہا: اللہ پاک کیلئے میں فلاں دن یا اتنے دن کا اِعتکاف کروں گا۔ تواب جتنے دن کا کہا ہے اُتنے دن کا اِعتکاف کرنا واجب ہو گیا۔ منَّت کے اَلفاظ زَبان سے ادا کرنا شرط ہے، صرف دل ہی دل میں منَّت کی نیَّت کر لینے سے منَّت صحیح نہیں ہوتی۔ (اور ایسی منَّت کا پورا کرنا واجب نہیں ہوتا)۔ (رَدُّالمُحتار، ۳/۴۹۵، مُلَخَّصاً)

منَّت [1] کا اعتکاف مرد مسجد میں کرے اور عورت مسجدِ بیت میں، اِس میں روزہ بھی شرط ہے۔ (عورت گھر میں جو جگہ نماز کیلئے مخصوص کرلے اُسے "مسجدِ بیت" کہتے ہیں)۔

اعتکاف سنت

رَمضانُ الْمُبارَک کے آخِری عشرے کا اعتکاف "سنَّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفایہ" ہے۔ (دُرِّمُختار، ۳/۴۹۵) اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہو گا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بری الذِّمّہ۔ (بہار شریعت، ۱/۱۰۲۱)

اِس اعتکاف میں یہ ضروری ہے کہ رَمضانُ الْمُبارَک کی بیسویں تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجِد کے اندر بہ نیّتِ اعتکاف موجود ہو اور اُنیتس (اُن۔تیس) کے چاند کے بعد یا تیس کے غُروبِ آفتاب کے بعد مسجِد سے باہَر نکلے۔ اگر 20 رَمضانُ المبارک کو غروبِ آفتاب کے بعد مسجد میں داخل ہوئے تو اِعتکاف کی سنّتِ مُؤکَّدہ ادا نہ ہوئی۔

---

(1) مَنّت کے بارے میں تفصیلی احکام جاننے کے لیے بہار شریعت جلد 1 صفحہ 1015 تا 1019 اور بہار شریعت جلد 2 صفحہ 311 تا 318 کا مطالعہ کیجئے۔

اعتکاف کی نیت اس طرح کیجئے

میں اللہ کی رِضا کیلئے رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرے کے سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کرتا ہوں۔(دل میں نیت ہونا شرط ہے، دل میں نیت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے)

اعتکاف نفل

نَذر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب و سنّتِ غیر مُؤَکَّدہ ہے۔(بہار شریعت، ۱/۱۰۲۱) اِس کیلئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وَقت کی قید، جب بھی مسجِد میں داخل ہوں اِعتکاف کی نیّت کرلیجئے، جب مسجِد سے باہر نکلیں گے اِعتکاف ختم ہو جائے گا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں جائے اِعتکاف کی نیّت کرلے، جب تک مسجد ہی میں رہے گا اِعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔(فتاوٰی رضویہ، ۸/۹۸) نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، اگر دل ہی میں آپ نے ارادہ کرلیا کہ "میں سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کرتا ہوں۔" آپ معتکف ہوگئے، دل میں نیّت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے بھی یہی الفاظ کہہ لینا بہتر ہے۔ مادری زبان میں بھی نیّت ہوسکتی ہے مگر عربی میں زیادہ بہتر جبکہ معنیٰ ذہن میں موجود ہوں۔

"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صفحہ 317 پر ہے:

نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف

ترجمہ: میں نے سنّتِ اِعتکاف کی نیت کی۔

مسجد نبوی شریف کے قدیم اور مشہور دروازے "بابُ الرَّحمۃ" سے داخل ہوں تو سامنے ہی سُتون مبارک ہے اس پر یاد دہانی کیلئے قدیم زمانے سے نمایاں طور پر " نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعتِکَاف " لکھا ہوا ہے۔

چپ کا روزہ

حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَومِ وِصال (یعنی بغیر سحری وافطار کے مسلسل روزہ رکھنے) اور صومِ سُکوت (یعنی چپ کا روزہ رکھنے) سے منع فرمایا۔ (مُسندِ امامِ اَعظم، ص ۱۹۲)

بعض لوگوں میں یہ غَلَط فہمی پائی جاتی ہے کہ معتکف کو مسجِد میں پردے لگا کر اس کے اندر بالکل چپ چاپ پڑے رہنا چاہئے، بلکہ بعض تو اسے ضَروری سمجھتے ہیں جبکہ ایسا نہیں۔ اگر ضرورت ہو اور کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو پردہ لگالینا بہت عمدہ ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اعتکاف کیلئے خیمہ لگانا ثابت ہے، البتہ بغیر پردہ لگائے بھی اعتکاف دُرُست ہے۔ خاموشی کو بذاتِ خود عبادت سمجھنا غلط ہے چُنانچہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 1026 تا 1027 پر مسئلہ 32 ہے: معتکف اگر بہ نیتِ عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو مکروہِ تحریمی ہے اور اگر چپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو حرج نہیں اور بری بات سے چپ رہا تو یہ مکروہ نہیں، بلکہ یہ تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے کیونکہ بری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات بھی معتکف کو مکروہ ہے، مگر بوقتِ ضرورت اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (دُرِّمُختار، ۳/۵۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

26 مدنی پھول برائے اجتماعی اعتکاف

﴿1﴾ اعتکاف کے حلقوں میں ٪100 شرکت اور جدول کی مکمل پابندی کریں گے ﴿2﴾ مُعلِّم اور حلقہ نگران کی اطاعت کریں گے ﴿3﴾ غیر اخلاقی حرکات سے اجتناب کریں گے ﴿4﴾ اعتکاف کے تمام حلقوں میں اپنے اپنے حلقے کے شرکاء کے ساتھ شرکت کریں گے ﴿5﴾ وقفۂ آرام میں بھی مقررہ جگہ کے علاوہ دوسری جگہ سونے کی ترکیب نہیں ہوگی ﴿6﴾ وقفۂ طعام میں بھی اپنے حلقے کے شرکاء کے ساتھ کھانے کی ترکیب بنائیں گے ﴿7﴾ دورانِ درجہ موبائل فون کا استعمال نہیں کریں گے ﴿8﴾ دورانِ اعتکاف اراکینِ شوریٰ اور دیگر مبلغین کے بیانات سے مدنی پھول تحریر کریں گے ﴿9﴾ دن بھر ہونے والے بیانات اور سیکھنے سکھانے کے حلقوں وغیرہ کے مدنی پھول دہرائی کے حلقے میں سنے جائیں گے ﴿10﴾ ضرورتاً حلقوں میں نگران مجلس کی مشاورت سے تبدیلی بھی کی جاسکتی ہے ﴿11﴾ کسی بھی اسلامی بھائی کو اپنی مرضی سے کسی حلقے میں بیٹھنے کی اجازت نہ ہو گی ﴿12﴾ مجلس چاہے تو حلقہ نگران کو بھی تبدیل کر سکتی ہے ﴿13﴾ تمام معتکفین سے مدنی التجاء ہے کہ درجے

میں بروقت تشریف لائیں ﴿14﴾ اپنا سامان، لحاف اور بیگ وغیرہ مقررہ جگہ پر اپنے حلقے کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ اس احتیاط سے رکھیں کہ بکھرا ہوا محسوس نہ ہو اچھے طریقے سے ڈھانپ کر رکھیں ﴿15﴾ ہر حلقے والا اپنے کھانے کے برتن دھونے اور سنبھال کر رکھنے کی ترکیب خود بنائے ﴿16﴾ معتکفین میں سے کوئی اسلامی بھائی تنگ کرے تو اُس سے اُلجھنے کی بجائے اپنے حلقہ نگران سے رابطہ فرمائیں ﴿17﴾ کسی بھی پریشانی کی صورت میں اپنے حلقہ نگران سے رابطہ فرمائیں مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں درجہ نگران کو مطلع کریں ﴿18﴾ معتکفین میں سے اگر کوئی بیمار ہو گیا تو اُس کی عیادت کریں گے ﴿19﴾ تمام معتکفین سے مدنی التجاء ہے کہ مستقل قفل مدینہ تحریک میں ممتاز کیفیت کو پانے کے لئے بھرپور کوشش کریں ﴿20﴾ پانچوں نمازیں پہلی صف میں باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں ﴿21﴾ دورانِ اعتکاف فضول باتوں سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں ﴿22﴾ نگاہیں جھکا کر چلنے کی مشق جاری رکھیں ﴿23﴾ ضرورت کی بات بھی لکھ کر کرنے کی کوشش کریں ﴿24﴾ دورانِ اعتکاف قفل مدینہ کارڈ اور قفل مدینہ کا عینک سجانے کی سعادت حاصل کرتے رہیں ﴿25﴾ اعتکاف کے دوران امتحانات کا سلسلہ بھی ہو گا ﴿26﴾ دورانِ اعتکاف اپنی انفرادی عبادات میں بہتری لانے کی کوشش کریں گے۔

اجتماعی اعتکاف کی 41 نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

اپنے اعتکاف کی عظیم الشان نیکی کے ساتھ مزید اچھی اچھی نیتیں شامل کر کے ثواب میں خوب اِضافہ کیجئے۔ مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ کارڈ میں سے سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بیان کردہ مسجد میں جانے کی 40 نیتوں میں سے حسبِ حال نیتیں کرنے کے ساتھ ساتھ موقع کی مناسبت سے مزید یہ نیتیں بھی کر کے گھر سے نکلئے، (مسجد میں آکر بھی حسبِ حال نیتیں کی جاسکتی ہیں، جب بھی اچھی اچھی نیتیں کریں ثواب کی نیت پیش نظر رکھا کریں)

﴿1﴾ یکسوئی کے ساتھ عبادت بجالانے، ذاتی مطالعہ یا اہلِ علم کے مُیَسّر ہونے پر اس سے علم دین سیکھنے کے مواقع

سے فائدہ اٹھانے ، لَیْلَۃُ الْقَدْر کی برکتیں پانے اور ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کے قیمتی لمحات سے مکمل فائدہ اٹھانے کے لئے پورے ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک (یا آخِری دس دن) کے سنّت اعتکاف کیلئے جارہا ہوں۔ ﴿2﴾ تصوُّف کے ان اُصولوں • تقلیلِ طعام (یعنی کم کھانا) • تقلیلِ کلام (یعنی کم بولنا) • تقلیلِ مَنام (یعنی کم سونا) پر کاربند رہوں گا ﴿3﴾ روزانہ پانچوں نمازیں پہلی صف میں ﴿4﴾ تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ﴿5﴾ باجماعت ادا کروں گا ﴿6﴾ ہر اذان اور ﴿7﴾ ہر اِقامت کا جواب دوں گا ﴿8﴾ ہر بار مع اوّل و آخر دُرُود شریف اذان کے بعد کی دُعا پڑھوں گا ﴿9﴾ روزانہ تہجُّد ﴿10﴾ اِشراق ﴿11﴾ چاشت و ﴿12﴾ اَوّابین کے نوافل ادا کروں گا ﴿13﴾ تلاوت اور ﴿14﴾ دُرُود شریف کی کثرت کروں گا ﴿15﴾ روزانہ رات سُورۃُ الْمُلْک پڑھوں یا سُنوں گا ﴿16﴾ کم از کم طاق (Odd) راتوں میں صلوٰۃُ التسبیح ادا کروں گا ﴿17﴾ تمام سنتوں بھرے حلقوں اور ﴿18﴾ بیانات میں اوّل تا آخر شرکت کروں گا ﴿19﴾ رِشتے داروں اور ملاقاتیوں کو بھی اِنفرادی کوشش کر کے سنتوں بھرے حلقوں میں بٹھاؤں گا ﴿20﴾ زَبان پر قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فضول گوئی سے بچوں گا اور ممکن ہوا تو اِس نیت خیر کے ساتھ ضرورت کی بات بھی حتی الامکان لکھ کر یا اشارے سے کروں گا تاکہ فضول ، یا بری باتوں میں نہ جا پڑوں یا شوروغل کا سبب نہ بن جاؤں ﴿21﴾ مسجد کو ہر طرح کی بدبو سے بچاؤں گا ﴿22﴾ مسجد میں نظر آنے والے تنکے اور بالوں کے گچھے وغیرہ اٹھا کر ڈالنے کیلئے اپنی جیب میں شاپر رکھوں گا۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو مسجد سے اَذِیت کی چیز نکالے اللہ اُس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائے گا (ابن ماجہ، ۱/۴۱۹، حدیث: ۷۵۷) ﴿23﴾ اپنے پسینے اور منہ کی رال وغیرہ کی آلودَگی سے مسجد کے فرش یا دری یا کارپیٹ کو بچانے کیلئے صِرف اپنی ذاتی چادر یا چٹائی پر ہی سوؤں گا ﴿24﴾ بہ نِیّتِ حَیا، سونے میں پردے میں پردہ رہے اس کا ہر طرح سے خیال رکھوں گا (سوتے وقت پاجامے پر تہبند باندھ کر مزید اوپر سے چادر اوڑھ لینا مفید ہے۔ جامعۃ المدینہ، مَدَنی قافلے اور گھر وغیرہ میں ہر جگہ سوتے وقت اس کا خیال رکھنا چاہئے) ﴿25﴾ مسجد میں گندگی نہ ہو اس لئے وُضو خانہ فنائے مسجد میں ہونے کی صورت میں تیل کنگھی وہیں کروں گا اور جو بال جھڑیں گے اُٹھا لوں گا (اگر کوئی وُضو کیلئے منتظر ہو تو نشست سے ہٹ کر تیل کنگھی کیجئے) ﴿26﴾ بغیر اجازت کسی کی کوئی چیز استعمال نہ کر کے خود کو گناہ سے بچاؤں گا مثلاً اِستنجا خانے جانے کیلئے دوسروں کے چپل وغیرہ استعمال نہیں کروں گا بلکہ ﴿27﴾ جن سے پہلے سے لین دین اور دوستی نہیں تھی ان سے ہلکی

پھلکی چیزیں بھی عاریۃً نہ مانگ کر خود کو خلافِ مروّت کام سے بچاؤں گا اور اگر وہ چیز اُس کے استعمال میں ہے تو اُسے پریشانی نہ پہنچانے کی نیّت بھی مد نظر رکھوں گا لہٰذا چپل، چادر، تکیہ وغیرہ کسی چیز کیلئے دوسروں سے سُوال نہیں کروں گا ﴿28﴾ وَقف اَملاک کو نقصان سے محفوظ رکھنے، نمازیوں کو اَذِیَّت سے بچانے اور مسجد انتظامیہ کو پریشانی سے دور رکھنے کے لئے کھانا فنائے مسجد میں وہ بھی کھانے کی مخصوص دری یا دستر خوان وغیرہ بچھا کر اس پر کھاؤں گا، نماز کی دری پر ہرگز نہیں کھاؤں گا ﴿29﴾ کھانا کم ہونے کی صورت میں بھوک کے باوُجود ایثار کی نیت سے آہستہ آہستہ کھاؤں گا تاکہ دوسرے اسلامی بھائی زِیادہ کھا سکیں۔ ایثار کا ثواب بے شمار ہے، چنانچہ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر کسی اور کو ترجیح دے، تو اللہ اُسے بخش دیتا ہے (ابنِ عساکر، ۱۴۲/۳۱) ﴿30﴾ پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی خواہش سے کم کھاؤں گا تاکہ عبادت میں سستی واقع نہ ہو اور زیادہ کھانے کی وجہ سے صحّت میں کوئی ایسی خرابی نہ ہو جائے جو عبادات کو مُتاثّر کرے ﴿31﴾ اگر کسی نے زیادَتی کی تو اللہ پاک کی رضا کے لئے صَبْر کروں گا اور ﴿32﴾ اُس کو اللہ کی رِضا کیلئے معاف کروں گا ﴿33﴾ خصوصاً پڑوسی مُعتکِف کے ساتھ اور عموماً ہر ایک کے ساتھ حسنِ سلوک کروں گا ﴿34﴾ اعتکاف کے حلقہ نگران کی انتِظامی معاملات اور جَدوَل کے تعلُّق سے اطاعت کروں گا تاکہ مسجد کے اجتماعی نظْم و نَسْق میں کوئی خلل نہ پڑے اور بد انتِظامی پیدا نہ ہو ﴿35﴾ فکر مدینہ کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پر کروں گا ﴿36﴾ اسلامی بھائیوں کے سامنے موقع کی مناسبت سے مسکرا مسکرا کر صدقے کا ثواب کماؤں گا ﴿37﴾ کوئی میری طرف دیکھ کر مسکرائے گا تو یہ دعا پڑھوں گا: اَضْحَکَ اللہُ سِنَّکَ (یعنی اللہ تجھے ہنستا رکھے) ﴿38﴾ اپنے لئے، گھر والوں، اَحباب اور ساری اُمت کیلئے دعائیں کروں گا ﴿39﴾ اگر کوئی معتکف بیمار ہو گیا تو جتنا ہو سکا اُس کی دلجوئی اور خدمت کروں گا ﴿40﴾ بزرگ (یعنی عمر رسیدہ) معتکفین کے ساتھ بہت زیادہ حسنِ سلوک کروں گا ﴿41﴾ دَورانِ اعتکاف حسبِ توفیق رسائل تقسیم کروں گا (ہر معتکف اسلامی بھائی کی خدمت میں درد بھری مَدَنی التجا ہے کہ حسبِ توفیق یا دورانِ اعتکاف کم از کم 112 روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے رسائل یا سنتوں بھرے بیان کی C.D. یا مَدَنی پھولوں کے مَدَنی پمفلٹ آنے والے ملاقاتیوں وغیرہ میں ضَرور تقسیم فرمائیں۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں تقسیمِ رسائل کا ثواب بھی زِیادہ ملے گا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تم میں سے قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ دُرود پڑھے ہوں گے۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کُھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے

سحری کا وقت ختم ہونے سے کم و بیش 1 گھنٹہ 19 منٹ پہلے شرکاء کو تہجّد اور سحری کے لیے بیدار کیجئے۔ مُبَلِّغ اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ جلدی بیدار ہو کر وضو وغیرہ سے فراغت پالیں اور اب مقررہ وقت پر، درودِ پاک کے چاروں صیغے قواعد و مخارج کے ساتھ پڑھتے ہوئے شرکاء کو بیدار کیجئے۔ درودِ پاک سے پہلے ابتدا میں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے اور اب تھوڑے تھوڑے وقفے سے درود و سلام اور کلام کے اشعار پڑھیے! (وقت 7 منٹ)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

وَقتِ سحری کا ہو گیا جاگو

وَقت سحری کا ہو گیا جاگو نور ہر سَمت چھا گیا جاگو
اُٹھو سَحری کی کرلو تیاری روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو
ماہِ رَمَضاں کے فرض ہیں روزے ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو
اُٹھّو اُٹھّو وُضو بھی کرلو اور تم تہجُّد کرو ادا جاگو
چُسکیاں گرم چائے کی بھر لو کھا لو ہلکی سی کچھ غذا جاگو
ہوگی مقبول فضلِ مولیٰ سے کھا کے سَحری کرو دُعا جاگو

ماہِ رَمضاں کی بَرکتیں لُوٹو لُوٹ لو رَحمتِ خدا جاگو
کھا کے سحری اُٹھو ادا کرلو سنّتِ شاہِ انبیا جاگو
تم کو مولیٰ مدینہ دِکھلائے اور حج بھی کرو ادا جاگو
تم کو رَمضاں کے صدقے مولیٰ دے اُلفت و عشقِ مصطفٰے جاگو
تم کو رَمضان کا مدینے میں دے شَرَف ربِّ مصطفٰے جاگو
کیسی پیاری فضا ہے رَمضاں کی دیکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو
رحمتوں کی جَھڑی برستی ہے جلد اٹھ کر کے لو نہا جاگو
تم کو دیدارِ مصطفٰے ہو جائے ہے یہ عطّارؔ کی دُعا جاگو

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق دن کا اکثر حصہ باوضو رہنے کی نیت سے وضو کرکے صفوں میں تشریف لے آیئے۔ (موقع کی مناسبت سے ٹائم کا اعلان کیجئے) مدنی انعام نمبر 20 پر عمل کرتے ہوئے تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور مدنی انعام نمبر 19 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے تَہَجُّد ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(اس کے بعد تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور تہجُّد کے فضائل بیان کیے جائیں) (وقت 8 منٹ)

لفظ ”مَدِیْنَہ“ کے پانچ حروف کی نسبت سے تَحِیَّۃُ الْوُضُو کے 5 فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وضو کے بعد اعضاء (یعنی وہ جسم کے حصے جہاں پانی ڈالا گیا ہے وہ) خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا، اِن نوافل کو تَحِیَّۃُ الْوُضُو کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ۱/ ۶۷۵ ملخصاً)

﴿1﴾... نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کے وقت حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فرمایا: اے بلال! مجھے اپنے اسلام میں کئے گئے سب سے زیادہ اُمید دِلانے والے عمل کے بارے میں بتاؤ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے اتنا اُمید دلانے والا عمل تو کوئی نہیں کیا، البتہ میں دن اور رات کی جس گھڑی میں بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی رکعتیں ہو سکتی ہیں نماز ادا کرلیتا ہوں۔

(بخاری، کتاب التھجد، باب فضل الطھور باللیل...الخ، ۱/ ۳۹۰، حدیث: ۱۱۴۹)

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 243 صفحات پر مشتمل کتاب بہشت کی کنجیاں میں اِس حدیث کی شرح میں ہے: شبِ معراج جب حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت کی سیر فرما کر جنت میں اپنے اُمتیوں کے درجات کا حال دیکھا تو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اپنے آگے آگے جنت میں چلتے ہوئے دیکھا۔

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا جنت میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے آگے چلنا یہ کوئی بے ادبی کی بات نہیں۔ بادشاہ کے کچھ خادم بادشاہ کے پیچھے پیچھے اور کچھ خادم مثلاً نقیب اور چوبدار آگے آگے چلا کرتے ہیں اور یہ دونوں بادشاہ کے باادب خادم ہی ہوا کرتے ہیں۔ اس حدیث سے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بلند درجے کا پتا چلتا ہے کہ وہ جنت میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقیب بن کر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے آگے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد آمد کا اعلان کرتے ہوئے چلیں گے اور حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بلند رُتبہ ان کو نمازِ تحیۃ الوضو کی بدولت ملا ہے۔ (بہشت کی کنجیاں، ص۷۷)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾... حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو فرمایا تو ہاتھوں پر تین بار پانی بہایا پھر کلی شریف فرمائی اور ناک شریف میں پانی لیا پھر تین بار چہرۂ مبارک پر پانی بہایا پھر کہنی مبارک تک سیدھا ہاتھ مبارک تین بار پھر دوسرا ہاتھ مبارک تین بار کہنی تک دھویا پھر سرِ انور کا مسح کیا پھر سیدھا پھر دوسرا پاؤں مبارک تین تین بار دھویا پھر حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ نے میرے وضو کی طرح وضو کیا پھر فرمایا جو میری طرح وضو کرے پھر دو نفل پڑھے جن میں اپنے دل سے کچھ باتیں نہ کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری، کتاب الصوم، باب السواک الرطب والیابس للصائم، ۱/ ۶۳۷، حدیث: ۱۹۳۴)

مشہور مفسرِ قرآن حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:

یعنی وضو کے بعد دو نفل تَحِیَّۃُ الوضو پڑھے جبکہ نفل مکروہ نہ ہوں اور اگر نفل مکروہ ہوں جیسے فجر اور مغرب کا وضو، تو وضو کے بعد فرض نماز میں تَحِیَّۃُ الوضو اور تَحِیَّۃُ المسجد کا بھی ثواب مل جائے گا۔ حدیث پاک کے اس حصے ”اپنے دل سے کچھ باتیں نہ کرے“ کے تحت فرماتے ہیں کہ جان بوجھ کر کسی اور طرف خیال نہ دوڑائے۔

(مراٰۃ المناجیح،۱/۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾... حضرت عُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جو مسلمان اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو نفل کامل توجہ کے ساتھ پڑھے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء،ص۱۱۸، حدیث: ۵۵۳)

مشہور مفسرِ قرآن حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حدیث پاک کے اس حصے ”متوجہ ہو کر پڑھے“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ظاہر و باطن ایک کر کے پڑھے، نہ جسم سے کھیلے نہ اِدھر اُدھر دیکھے نہ دل کو کسی اور طرف لگائے۔ اور حدیث پاک کے اس حصے ”جنت واجب ہو جاتی ہے“ کے تحت فرماتے ہیں: رب کے فضل و کرم سے اس طرح کہ دنیا میں اُسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے، مرتے وقت ایمان پر قائم رہتا ہے، قبر وحشر میں آسانی سے پاس ہوتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ صرف وضو کر لینے اور تحیۃ الوضو کے دو نفل پڑھ لینے سے جنتی ہو گیا اب کسی عمل کی ضرورت نہ رہی۔ (مراٰۃ المناجیح،۱/۲۳۶-۲۳۷، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾... فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی رات میں کھڑا ہو تو نماز دو ہلکی رکعتوں سے شروع کرے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ، ص۳۰۳، حدیث:۱۸۰۷)

مشہور مفسرِ قرآن حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: مستحب یہ ہے کہ تہجد سے پہلے دو رکعت تحیۃ الوضو ہلکی مگر کامل پڑھے اور تہجد دراز۔

(مراٰۃ المناجیح،۲/۲۳۶)

پیارے اسلامی بھائیو! حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر تہجد آٹھ رکعت پڑھتے تھے کبھی کم کبھی زیادہ کیونکہ آپ پر تہجد فرض تھی اور تہجد سے قبل 2 رکعت تحیۃ الوضو ادا فرماتے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾... حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر اُٹھ کر دو یا چار رکعتیں پڑھیں اور ان کے رکوع و سجود، خشوع کے ساتھ ادا کئے پھر اللہ پاک سے مغفرت طلب کی تو اللہ پاک اس کی مغفرت فرما دے گا۔

(مسند احمد، بقیۃ حدیث ابی الدرداء، ۱۰/ ۴۳۰، حدیث: ۲۷۶۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تہجد اور رات میں نماز پڑھنے کا ثواب

اے عاشقانِ رسول: نمازِ عشا پڑھ کر سونے کے بعد صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے جس وقت آنکھ کھلے اُٹھ کر نوافل پڑھنا یہ نمازِ تہجد ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۷/ ۴۴۶)

اللہ کریم پارہ 19 سُوْرَۃُ الْفُرقان میں اپنے نیک بندوں کی مختلف صفات کچھ یوں ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿۶۴﴾ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖۗ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾

(پ۱۹، الفرقان: ۶۴، ۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں اور وہ جو عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غُل (یعنی پھندا) ہے۔

خزائن العرفان میں اس آیت کی تفسیر کچھ یوں ہے: یعنی نماز اور عبادت میں شب بیداری کرتے ہیں اور رات اپنے ربّ کی عبادت میں گزارتے ہیں اور اللہ پاک اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

صراط الجنان فی تفسیر القرآن جلد 7 صفحہ 51 پر اِس آیت کے تحت لکھا ہے: ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ آرام کرنے کے بعد رات میں کچھ نہ کچھ نفلی عبادت ضرور کیا کرے تا کہ اِس میں کامل ایمان والوں کے اَوصاف پیدا

ہوں اور آخرت کیلئے نیکیوں کا کچھ ذخیرہ جمع ہو۔

کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی !زندگی کا   کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رات میں عبادت کرنے کے فائدے

یاد رہے! جو عبادت جس وقت کرنا فرض ہے اسے اس وقت میں ہی کیا جائے گا البتہ نفلی عبادت رات میں کرنا دن کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ رات میں کچھ دیر سونے کے بعد اٹھ کر عبادت کرنا دن کی نماز کے مقابلے میں زبان اور دل کے درمیان زیادہ مُوافقت کا سبب ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دل جمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس وقت شوروغل نہیں ہوتا بلکہ سکون اور اطمینان ہوتا ہے جو کہ دل جمعی حاصل ہونے کا بڑا ذریعہ ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اس وقت عبادت کرنے میں کامل اخلاص نصیب ہوتا ہے اور عبادت میں ریاکاری، نمود و نمائش اور دکھلاوا نہیں ہوتا کیونکہ عام طور پر اس وقت لوگ بیدار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے ریاکاری کا موقع نہیں ہوتا۔ یہ تینوں فوائد قرآن مجید میں انتہائی جامع انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، پ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۷/ ۵۲)

جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نوری جواں تم ہو   ریاضت کے یہی دِن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہمت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم پارہ 26 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت میں اپنے نیک بندوں کے بارے میں فرماتا ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، الذّٰریٰت: ۱۵-۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں، اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بیشک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔

صراط الجنان میں ہے:

﴿كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ: وہ رات میں کم سویا کرتے تھے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ

یہ ہے کہ پرہیز گار لوگوں کا نیک اعمال کرنے میں حال یہ تھا کہ وہ رات تہجّد اور شب بیداری میں گزارتے اور رات میں بہت تھوڑی دیر سوتے تھے اور اتنا سو جانے کو بھی اپنا قصور سمجھتے تھے اور رات تہجّد اور شب بیداری میں گزارنے کے باوجود بھی وہ خود کو گناہگار سمجھتے تھے اور رات کا پچھلا حصہ اللہ پاک سے مغفرت طلب کرنے میں گزارتے تھے۔ (مدارک، الذّٰریٰت، تحت الآیۃ: ۱۷-۱۸، ص۱۱۶۷، جلالین مع جمل، الذّٰریٰت، تحت الآیۃ: ۱۷-۱۸، ۷/۲۷۹، ملتقطاً)

رات کا آخری حصہ مغفرت طلب کرنے اور دعا مانگنے کے لئے انتہائی مَوزوں ہے

اس سے معلوم ہوا کہ رات کا آخری حصہ اللہ پاک سے مغفرت طلب کرنے اور دعا کے لئے بہت مَوزوں ہے۔ یہاں اس سے متعلق ایک حدیث پاک بھی ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب ہر رات اس وقت دنیا کے آسمان کی طرف نزولِ اِجلال فرماتا ہے جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ایسا ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے معافی چاہے تاکہ میں اسے بخش دوں۔ (بخاری، کتاب التّھجّد، باب الدّعاء والصّلاۃ من آخر اللّیل، ۱/۳۸۸، الحدیث: ۱۱۴۵)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حدائق بخشش میں لکھتے ہیں:

ہم مفلس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے
وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دِل کو اللہ پاک کی عبادت میں لگانے کے لیے دِلی کیفیات کو دُرست رکھنا بہت ضروری ہے اور دلی کیفیات کی دُرستی کے لیے اپنے آپ کو شُبہ والی اشیاء اور حرام کھانے سے بچانا ہو گا لہٰذا جو ہاتھ میں آیا بے سوچے سمجھے پیٹ میں اُنڈیلتے، دھکیلتے رہنا تشویشناک ہے، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِرف ایک خراب لُقمہ بعض اوقات دِل کی کیفیت کو اس قدر تباہ کر دیتا ہے کہ پھر عُمر بھر دل راہِ راست پر نہیں آتا اور بعض اَوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ وُہی خراب لقمہ سال بھر تک تہجُّد کی نعمت سے آدمی کو محروم کر دیتا ہے۔ نیز بعض اوقات ایک بار بد نگاہی کرنے والا عرصہ تک تلاوتِ قرآن کی سعادت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص۱۵۷)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سنت کی پہلی جلد کے باب پیٹ کا قفلِ مدینہ میں فرماتے ہیں: جن کو عبادت و تلاوت میں دل نہ لگنے، نعت شریف و دعا میں سوز و رقت نہ ملنے اور ہزار جتن کے باوجود تہجّد میں آنکھ نہ کھلنے جیسی شکایات ہیں اُن کے لئے حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان میں عبرت کا بہُت کچھ سامان ہے۔ رِزقِ حرام سے ہر ایک کو بچنا لازم ہے ورنہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

(فیضانِ سنت، باب پیٹ کا قفلِ مدینہ، ص ۶۶۲)

بیمارِ دِل کا علاج

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ انطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیمار دل کی پانچ دوائیں ہیں: (1) نیکوں کی صحبت (2) تِلاوت قرآن (3) کم کھانا (4) تہجُّد کی پابندی (5) رات کے آخِری حصہ میں گِریہ وزاری۔

(المنبھات للعسقلانی، ص ۲۰)

عبادت میں لگتا نہیں دِل ہمارا ہیں عصیاں میں بدمست ہم یاالٰہی
مجھے سچی توبہ کی توفیق دے دے پئے تاجدارِ حرم یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرامینِ مصطفٰے

❁ فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، ص۵۹۱، حدیث:۱۱۶۳)

❁ جب تم میں سے کوئی شخص سوجاتا ہے تو شیطان اُس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگا دیتا ہے، وہ ہر گرہ پر کہتا ہے کہ لمبی تان کے سوجا، ابھی تو بہت رات باقی ہے۔ جب وہ شخص بیدار ہو کر اللہ پاک کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز ادا کرے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے اور وہ شخص تازہ دم ہو کر صبح کرتا ہے بصورتِ دیگر تھکا ماندہ سست ہو کر صبح کرتا ہے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، تو وہ تازہ دم ہو کر صبح کرتا ہے اور خیر کو پالیتا ہے بصورت دیگر تھکا ماندہ صبح کرتا ہے اور خیر کو نہیں پاتا۔ جبکہ ایک روایت میں ہے لہٰذا شیطان کی گانٹھوں کو کھول لیا کرو اگرچہ دو رکعتوں کے ذریعے ہی سے ہو۔

(بخاری، کتاب التھجد، باب عقد الشیطان علی قافیۃ الراس... الخ، ۱/۳۸۷، حدیث: ۱۱۴۲)

❁میری اُمت میں سے جو شخص رات کو بیدار ہو کر اپنے نفس کو طہارت کی طرف مائل کرتا ہے حالانکہ اس پر شیطان گرہیں لگا چکا ہوتا ہے تو جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو چوتھی گرہ کھل جاتی ہے، تو اللہ پاک حجاب کے پیچھے موجود فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے نفس کو مجھ سے سوال کرنے پر مائل کرتا ہے، یہ بندہ مجھ سے جو کچھ مانگے گا وہ اسے عطا کر دیا جائے گا۔ (ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، ۲/۱۹۴، حدیث:۱۱۴۹)

❁رات کے قیام کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور تمہارے رب کی قُربَت کا ذریعہ ہے اور گناہوں کو مٹانے اور جسم سے بیماریاں دور کرنے کا سبب ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۲۵۸، حدیث:۶۱۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نوافل

(نوافل میں قراءت درمیانی رفتار میں ہو زیادہ تیز تیز نہ پڑھا جائے اور نہ ہی بالکل آہستہ پڑھیے خوش الحانی سے پڑھیے سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاخلاص پڑھیے۔ اس بات کا خیال رکھیے کہ ہمیں جدول پر دیئے گئے وقت پر نظر رکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جانا ہے چاہے کسی حلقے میں اسلامی بھائیوں کی تعداد پوری ہو یا کم، ہمیں وقت کو مدِ نظر رکھنا ہے۔) (وقت 10 منٹ)

تَحِیَّۃُ الْوُضُو

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 20 کے جُز تَحِیَّۃُ الْوُضُو کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

تَہَجُّد

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 19 کے جُز تَہَجُّد کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

دُعا کے مدنی پھول

(دعا و مناجات کے بعد سحری کا وقت کم از کم 41 منٹ ہونا چاہئے۔ کوشش کیجئے کہ کوئی خوش الحان نعت خواں اسلامی بھائی مناجات کریں۔ اگر مناجات میں کسی شعر کی تکرار کرنا چاہیں تو کیجئے مگر یاد رہے مناجات و دعا 10 منٹ سے زائد نہ ہوں۔)

(اب اِس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 44 پر عمل کرتے ہوئے خشوع اور خضوع کے ساتھ دُعا مانگنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَاءَ اللہ)

(پھر مُبَلّغ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بھی بتائیں)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعا میں دونوں ہاتھ اس طرح اٹھایئے کہ سینے، کندھے یا چہرے کی سیدھ میں رہیں یا اتنے بلند ہو جائیں کہ بغل کی رنگت نظر آجائے، چاروں صورتوں میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رہیں کہ دعا کا قبلہ آسمان ہے۔ اپنے ہاتھوں کو اُٹھالیجئے، ندامت سے سروں کو جُھکا لیجئے، گناہوں کو یاد کیجئے اور رو رو کر اللہ کریم کی بارگاہ میں مناجات کیجئے۔

دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

سر ہے خَم ہاتھ میرا اُٹھا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
فَضل کی رحم کی اِلتجا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
قلب میں یاد لب پر ثنا ہے — میرے ہر درد کی یہ دوا ہے
کون دُکھیوں کا تیرے سِوا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
قلب سختی میں حد سے بڑھا ہے — بندہ طالب ترے خوف کا ہے
اِلتجائے غمِ مصطفٰے ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے — نَفسِ بدکار حاوِی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

یَا رَبَّ الْمُصْطَفٰی! یَارَبَّ الْاَنْبِیَاءِ! یَارَبَّ الصَّحَابَہ! یَارَبَّ الْاَوْلِیَاء! اے ہمارے امام اعظم کے ربُ الاکرم! ہمارے غوثُ الاعظم کے رب کریم! اے ہمارے غریب نواز کو نوازنے والے! اے ہمارے امام احمد رضا خان کے خدائے رحمٰن! اے ہم گنہگاروں کو بخشنے والے ربِّ غَفَّار! اے ہم عیب داروں کے عیبوں کو چھپانے والے! اے مولا! تیرے نافرمان بندے تیری بارگاہ میں حاضر ہیں، یا اللہ! عنقریب موت آئے گی اور ہم اندھیری قبر میں اُتار دیئے جائیں گے اگر تیری رحمت شامل حال نہ ہوئی تو ہمارا کیا بنے گا، ہم بہت کمزور ہیں، ہم سے مچھر کا ڈنک برداشت نہیں ہوتا، چیونٹی کاٹ لے تو بے چین ہو جاتے ہیں، قبر میں اگر سانپ بچھو کفن میں گھس گئے تو کیا کریں گے، اے اللہ! کرم کردے، لمحہ بھر کے لیے بھی ہم پر عذاب نہ فرما، ہم پر اپنا فضل و احسان فرما اور ہم سے راضی ہو جا۔

گناہ گار طلب گار عفو و رحمت ہے — عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یارب

نبی کا صدقہ سدا کے لئے تو راضی ہو — کبھی بھی ہونا نہ ناراض یاخدا یارب

(وسائل بخشش، ص۷۷-۸۲)

یا اللہ! ہمارے نامہ اعمال میں گناہ ہی گناہ ہیں، کوئی نیکی ایسی نہیں جو تیری بارگاہ میں پیش کی جا سکے، یا اللہ! اگرچہ ہمارے گناہ بے شمار ہیں مگر تیری رحمت بہت بہت بڑی ہے، یا اللہ! ہمارے گناہوں کی طرف نہ دیکھ، ہمیں اپنی رحمت کے سائے میں چھپالے۔

میرے جُرم و قُصور پر نہ جا — اپنی رحمت پہ کر نظر یارب

یا اللہ! ہمارے گناہ معاف فرما، ہمیں گناہوں سے بچا، ہم نیک بننا چاہتے ہیں، نفس امارہ نیکیاں نہیں کرنے دیتا، ہمیں شیطان اور نفس امارہ کے شر سے بچا، ہمیں نیک اور پرہیز گار بنا، غیبتوں، تہمتوں، چغلیوں، بدگمانیوں اور دل آزاریوں کی ہماری عادت نکال دے۔ یا اللہ! تو قادرِ مُطلَق ہے، تو ہمارے گناہوں کو نیکیوں سے بدلنے پر بھی قادر ہے۔ یا اللہ! ہمارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرمادے۔ یا اللہ! ہم سے حساب نہ لے، بلا حساب جنت میں داخل فرما۔ یا اللہ! ہمارے ماں باپ کی مغفرت فرما، گھر کے تمام افراد کی مغفرت فرما، پیر و مرشد اور ساری امت کی مغفرت فرما۔ یا اللہ! ہمارے بیماروں کو شفا عطا فرما، قرض داروں کے قرضے اتار دے، تنگ دستوں کو فراخ دستی دے، بے روزگاروں کو حلال آسان روزی عطا فرما، بے اولادوں کو عافیت کے

ساتھ نیک اولاد عطا فرما، جن کے رشتوں میں رکاوٹیں ہیں انہیں نیک رشتے نصیب فرما۔ یا اللہ! جو بے جا مقدموں میں گھرے ہیں انہیں نجات دے، جن کے روٹھے ہیں ان کو منا دے، جن کے بچھڑے ہیں ان کو ملا دے، جن کے گھروں میں ناچاقیاں ہیں ان کو آپس میں شیر و شکر کر دے۔ جن پر سحر ہے یا جو آسیب زدہ ہیں انہیں سحر و آسیب سے چھٹکارا عطا فرما۔ یارَبِّ مصطفےٰ، ہمیں آفتوں اور بلاؤں سے بچا، دشمنوں کی دشمنی، شریروں کے شر، حاسدوں کے حسد اور نظر بد سے ہماری حفاظت فرما۔ یا اللہ! ہمیں حج کی سعادت عطا فرما، بار بار پیارا مدینہ دکھا، ہمیں ایمان و عافیت والی شہادت پر مدینے میں موت دے، بقیع پاک میں مدفن اور جنت الفردوس میں پیارے آقا کا پڑوس عطا فرما۔

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں ۔۔۔ مدفن مِرا محبوب کے قدموں میں بنا دے
ہو نظر کرم بہر ضیا سوئے گناہ گار ۔۔۔ جنت میں پڑوسی مجھے آقا کا بنا دے

یا اللہ! حاضرین کی تمام دلی تمنائیں اور جائز مرادیں پوری فرما۔

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے تیرے ۔۔۔ کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وقفہ برائے سحری

(اب اس طرح اعلان کیجئے!)

پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آیئے۔

کھانے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے توجہ سے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے:

❁ کھانے کے بعد کا وضو کروں گا ❁ عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لئے کھاؤں گا ❁ پیوں گا ❁ روزے پر قوت حاصل کرنے کے لئے سحری کی سنت ادا کروں گا ❁ پہلا لقمہ لینے سے پہلے یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِیْ پڑھوں گا ❁ پہلا لقمہ سیدھی جانب سے چباؤں گا ❁ خواہش سے کم کھاؤں گا ❁ حَتَّی الامکان سُنت کے مطابق کھاؤں گا ❁ پیوں گا ❁ دستر خوان پر پردے میں پردہ کر کے سُنت کے مطابق بیٹھ کر تین انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا ❁ جو دانہ وغیرہ گر گیا اُٹھا کر کھالوں گا ❁ ہر دو ایک لقمے

پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، یَا وَاجِدُ اور بِسْمِ اللہ پڑھوں گا ❁ وقتاً فوقتاً زور سے بھی کہہ لوں گا تاکہ دوسروں کو یاد آئے اور اَطراف کی اَشیاء گواہ ہوں ❁ کھانے کے اوّل آخر نمکین استعمال کروں گا ❁ کھانے کی مسنون دُعائیں پڑھوں گا ❁ کھانے کے آخر میں تین تین بار انگلیاں چاٹوں گا ❁ برتن چاٹوں گا ❁ دھو کر پی لوں گا ❁ جب تک دستر خوان نہ اُٹھا لیا جائے بلا ضرورت نہیں اُٹھوں گا ❁ اُٹھنا ہوا تو جو کھا رہے ہوں گے اُن سے اجازت لے لوں گا ❁ کھانے کے آخر میں سورۃ الاخلاص، سورۃ القریش اور دُرود و استغفار کی ترکیب بناؤں گا ❁ کھانے کے دوران یاد آنے پر مزید اچھی اچھی نیتیں حسبِ حال شامل کر لوں گا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

بِسْمِ اللہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنّتیں اور آداب بیان کرتے رہیں۔

کھانے کی سُنّتیں اور آداب

(ہو سکے تو بیچ بیچ میں یہ اشعار طرز میں پڑھتے جائیے اور یَا وَاجِدُ کی صدا بھی لگاتے جائیے۔)

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

پہلا لقمہ لینے سے پہلے یہ پڑھ لیجئے کہ سنّت ہے "یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْ لِیْ" (حلیۃ الاولیاء، ۳/ ۵۱، حدیث: ۳۱۲۸) اور پہلا لقمہ سیدھی جانب سے چبایئے۔

یَا وَاجِدُ

یَا وَاجِدُ جو کوئی کھانا کھاتے وَقت ہر نوالہ پر پڑھا کرے گا، اِنْ شَآءَ اللہ وہ کھانا اُس کے پیٹ میں نُور ہو گا اور بیماری دُور ہو گی۔

یَا وَاجِدُ

ہو سکے تو اِس نیت کے ساتھ بُلند آواز سے یَا وَاجِدُ پڑھئے کہ دوسروں کو بھی یاد آئے ہر لقمہ سے قبل اَللہ یا

بِسمِ اللہِ کہتے جایئے تاکہ کھانے کی حِرص ذِکرُ اللہ سے غافل نہ کر دے۔ ہر دو لقمہ کے درمیان اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یَا وَاجِدُ اور بِسمِ اللہ کہتے جایئے، اِس طرح ہر لقمہ کا آغاز بِسمِ اللہ سے، بیچ میں یَا وَاجِدُ اور خَتمِ لقمہ پر حَمد کی ترکیب ہو جائے گی۔

کھانے کے دَوران اگر کوئی دانہ یا لقمہ وغیرہ گر جائے تو اُٹھا کر پُونچھ کر کھا لیجئے کہ مغفِرت کی بِشارت ہے۔

پیتے ہیں تیرے دَر کا کھاتے ہیں تیرے دَر کا پانی ہے تیرا پانی دانہ ہے تیرا دانہ

کھاتے وقت یہ نیّت کر لیجئے ! میں اللہ پاک کی عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں، یاد رہے! کھانے میں عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کی نیّت اُسی صورت میں سچّی ہو گی جبکہ بھوک سے کم کھانے کا ارادہ بھی ہو ورنہ سِرے سے نیّت ہی جھوٹی ہو جائے گی کیونکہ خوب ڈَٹ کر کھانے سے عبادت کے لیے قوّت حاصل ہونے کے بجائے مزید سُستی پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کی عظیم سُنَّت یہ ہے کہ بھوک لگی ہوئی ہو کہ بِغیر بھوک کے کھانے سے طاقت تو کیا آئے گی اُلٹا صحّت خراب اور دِل بھی سخت ہو جاتا ہے۔

یَا وَاجِدُ

یَا وَاجِدُ جو کوئی کھانا کھاتے وَقت ہر نوالہ پر پڑھا کرے گا، اِن شاءَ اللہ وہ کھانا اُس کے پیٹ میں نُور ہو گا اور بیماری دُور ہو گی۔

اگر شُروع میں بِسمِ اللہ پڑھنا بھول گئے تو دَورانِ طَعام یاد آنے پر اِس طرح کہہ لیجئے: بِسمِ اللہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔
تین اُنگلیوں یعنی بیچ والی، شہادت کی اور انگوٹھے سے کھانا کھایئے کہ یہ سنّتِ اَنبیا ہے۔ لقمہ چھوٹا لیجئے اور اس احتیاط کے ساتھ کہ چپڑ چپڑ کی آواز پیدا نہ ہو اچھّی طرح چبا کر کھایئے۔

آسماں خوان زمیں خوان زمانہ مہمان صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

کھاتے وَقت اُلٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا گُھٹنا کھڑا رکھئے کہ یہ سُنت ہے۔ پردے میں پردہ کی عادت بنایئے چارزانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھے ہوئے کھانا سنت نہیں، کہتے ہیں اِس سے پیٹ باہر نکلتا ہے۔ کھانے کے دَوران اگر کوئی دانہ یا لقمہ وغیرہ گر جائے تو اُٹھا کر پُونچھ کر کھا لیجئے کہ مغفِرت کی بِشارت ہے۔
روٹی ایک ہاتھ سے نہ توڑیئے کہ یہ مغروروں کا طریقہ ہے، روٹی اُلٹے ہاتھ میں پکڑ کر سیدھے ہاتھ سے توڑیئے کہ یہ سُنّت ہے۔ سیدھے ہاتھ سے کھایئے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، شیطان کا طریقہ ہے۔

یا وَاجِدُ جو کوئی کھانا کھاتے وَقْت ہر نوالہ پر پڑھا کرے گا، اِن شاءَ الله وہ کھانا اُس کے پیٹ میں نُور ہو گا اور بیماری دُور ہو گی۔

یا وَاجِدُ

کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے مَثَلاً یہ مت کہئے کہ ٹیسٹی (لذیذ) نہیں، کچّا رہ گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

حدیثِ پاک میں ہے: جو کھانے کے گِرے ہوئے ٹکڑے اُٹھا کر کھائے وہ خوش حالی کی زندگی گزارتا ہے۔

آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ باندھیں پتھر ہم غلاموں کو ملے خوان مدینے والے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھانے کے بعد مبارک انگلیوں کو تین بار چاٹتے۔

کھانے کا برتن بھی چاٹ لیجئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصّے میں برکت ہے۔ کھانے کے بعد جو شخص برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اُس کے لیے دُعا کرتا ہے اور کہتا ہے: الله پاک تجھے جہنّم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تُو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا۔ چاٹنا اور دھونا اُسی وَقْت کہلائے گا جب کہ غذا کا کوئی جُز اور شوربے کا اثر وغیرہ باقی نہ رہے۔ لہٰذا تھوڑا سا پانی ڈال کر اچّھی طرح دھو کر پی لیجئے اِن شاءَ الله ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی تیرا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کھانے کے بعد یہ دُعائیں پڑھتے ہیں:

﴿1﴾... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

﴿2﴾... اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

﴿3﴾... اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ

﴿4﴾... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ

﴿5﴾... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ فجر

بعد نمازِ فجر سنتوں بھرا بیان (26 منٹ)

فیضانِ درود و سلام

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ؕ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

باکمال فرشتہ

سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: بے شک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (مجمع الزوائد، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبۡحٰنَ اللّٰہ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قَدَر بَخْتْوَر ہے کہ اُس کا نام بمع وَلدِیت بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ نُکتہ بھی اِنتہائی ایمان افروز ہے کہ قبرِ مُنوَّر پر حاضِر فِرِشتے کو اس قَدَر زِیادہ قوّتِ سَماعت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی انتہائی دھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اسے علمِ غیب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والِد صاحِبان تک کے نام جان لیا ہے۔ جب خادِمِ دربارِ رسالت کی قوّتِ سَماعت

اور علم غیب کا یہ حال ہے تو مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اختیارات و علمِ غیب کی کیا شان ہو گی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذنِ اللّٰہِ تعالیٰ اِمداد فرمائیں گے۔

میں قُرباں اِس ادائے دَستْ گیری پر مِرے آقا مدد کو آگئے جب بھی پُکارا یا رَسُوْلَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُرُود پڑھنا کب فرض ہے

عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے۔

دُرُود پڑھنا کب واجب ہے

ہر جَلسہ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نامِ اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نامِ اقدس لیا یا سُنا اور دُرود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/۲۷۶، ۲۸۱)

نماز کے قعدے میں درود شریف امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاں فرض ہے، احناف اور دیگر آئمہ کے ہاں سنت موکدہ یا واجب ہے۔

دُرُود پڑھنا کب مُستحب ہے

جہاں تک ممکن ہو دُرود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں (1) روزِ جمعہ (2) شبِ جمعہ (3، 4) صبح و شام (5) مسجد میں جاتے اور (6) مسجد سے نکلتے وقت (7) بوقتِ زیارتِ روضۂ اطہر (8) صفا و مروہ پر (9) خطبہ میں (10) جوابِ اذان کے بعد (11) بوقتِ اقامت (12) دُعا کے اول و آخر اور بیچ میں (13) دُعائے قنوت کے بعد (14) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد (15) اجتماع و فراق کے وقت (16) وضو کرتے وقت (17) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت (18) وعظ کہنے اور (19) پڑھنے اور (20) پڑھانے کے وقت، خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول و آخر (21) سوال و (22) فتویٰ لکھتے وقت (23) تصنیف کے وقت (24) نکاح اور (25) منگنی اور (26) جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ (الدر المختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/۲۸۱)

درود لکھنا کب واجب ہے

نامِ اقدس لکھے تو دُرود ضرور لکھے کہ بعض علما کے نزدیک اس وقت دُرود شریف لکھنا واجب ہے۔(ایضا)

غیر نبی پر درود پڑھنے کا حکم

دُرُود شریف صرف نبی یا فرشتوں پر ہو سکتا ہے غیر نبی پر نبی کے تابع ہو کر درود جائز، بِالاِسْتِقْلال مکروہ۔ اکثر لوگ آج کل دُرود شریف کے بدلے صلعم، عم، "ؐ"، لکھتے ہیں، یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔ یوہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی جگہ "رضؓ"، رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی جگہ "رحؒ" لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے، جن کے نام محمد، احمد، علی حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر "ؐ" بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے، اس پر دُرود کا اشارہ کیا معنی۔(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، خطبۃ الکتاب، ۱/۶. و فتاوی رضویہ، ۲۳/۳۸۷)

کتاب پر دُرُود لکھنا

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: جس نے کسی کتاب میں مجھ پر دُرودِ پاک لکھا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا ملائکہ اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (معجم اوسط، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵)

عظیم فرشتہ

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: جو میرے حق کی تعظیم کرتے ہوئے مجھ پر دُرودِ پاک بھیجتا ہے اللہ پاک اس سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جس کا ایک پَر مشرق میں، دوسرا مغرب میں، اس کی دونوں ٹانگیں ساتویں زمین میں اور گردن عرش کے نیچے ہوتی ہے۔ اللہ پاک اُسے فرماتا ہے: تم میرے بندے پر اسی طرح درودِ پاک بھیجو جس طرح اس نے میرے نبی پر بھیجا۔ پس وہ فرشتہ تا قیامت اس بندے پر دُرُود بھیجتا رہے گا۔(مسند الفردوس، باب الالف، ۱/۱۷۰، حدیث: ۱۲۳۱)

دُرودِ پاک پڑھنے والے پر انعامِ خُداوندی

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرا ایک گناہ گار پڑوسی تھا، نشہ کی وجہ سے اسے صبح وشام کا علم نہ

ہوتا، میں اُسے وعظ و نصیحت کرتا لیکن وہ قبول نہ کرتا، توبہ کی ترغیب دیتا مگر وہ توبہ نہ کرتا، اس کے انتقال کے بعد میں نے اس کو خواب میں بلند مقام پر فائز دیکھا، اس پر جنت کے اِعزاز واِکرام کا لباس تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا: کس کام کے سبب تو نے یہ مقام و مرتبہ پایا؟ تو اس نے جواب دیا: میں ایک دن محفلِ ذکر میں حاضر ہوا تو میں نے ایک مُحدِّث (یعنی حدیث بیان کرنے والے) کو کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بلند آواز سے درودِ پاک پڑھا اس کے لئے جنت لازم ہوگئی پھر انہوں نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر باآوازِ بلند درودِ پاک پڑھا، میں نے بھی ان کے ساتھ بلند آواز سے درودِ پاک پڑھا اور دیگر لوگوں نے بھی اپنی آوازوں کو بلند کیا تو اسی دن ہم سب کو بخش دیا گیا۔ مغفرت کا میرا یہ حصہ اللہ پاک نے مجھے اس نعمت (یعنی درودِ پاک کے پڑھنے) کی برکت سے عطا کیا ہے۔

اے امی جان، یاد رکھئے!

سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنے کے فضائل میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک عورت کا بیٹا تھا جو بہت گناہگار تھا۔ وہ اس کو نیکی کا حکم دیتی، بے حیائی اور برے کاموں سے منع کرتی (لیکن وہ باز نہ آتا) آخر کار وہ گناہوں کی حالت میں مر گیا۔ اس کی ماں کو بہت صدمہ ہوا کہ اس کا بیٹا بغیر توبہ کئے مر گیا۔ اس نے تمنا کی کہ اسے خواب میں دیکھے۔ ایک دفعہ اس نے خواب میں اپنے بیٹے کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو وہ مزید غمگین ہوگئی۔ جب کچھ مدت کے بعد اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کو دیکھا تو اس کی حالت اچھی تھی اور وہ خوش و خرم تھا۔ اس نے اپنے بیٹے سے اس حالت کے متعلق پوچھا کہ اے میرے بیٹے! میں نے تجھے عذاب میں مبتلا دیکھا تھا، یہ مرتبہ ومقام کیسے ملا؟ تو اس نے جواب دیا: اے میری ماں! ایک گناہ گار شخص ہمارے قبرستان سے گزرا، اس نے قبروں کی طرف دیکھا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے متعلق غور و فکر کیا۔ مُردوں سے نصیحت حاصل کی، اپنی لغزش پر رویا اور اپنی خطاؤں پر نادم ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کی کہ اب وہ کبھی گناہوں کی طرف نہ پلٹے گا۔ تو اس کی توبہ سے آسمان کے فرشتے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: سُبحٰنَ اللہ! اس شخص نے اپنے رب کے ساتھ کیا ہی خوب صلح کی ہے۔ جب اس نے سچی توبہ کرلی تو اللہ کریم نے اس کی توبہ قبول فرمالی پھر اس نے کچھ قرآنِ حکیم پڑھا اور حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بیس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اور اس کا ثواب ہم

سب قبرستان والوں کو پہنچایا۔ اس کا ثواب ہم پر تقسیم کیا گیا تو مجھے بھی اس سے بھلائی ملی جس کے سبب اللہ پاک نے مجھے بخش دیا اور مجھے وہ مقام عطا کیا گیا جو آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں۔ اے امی جان! یاد رکھئے! حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھنا دلوں کا نور، گناہوں کا کفارہ اور زندوں اور مُردوں کے لئے رحمت ہے۔

(حکایتیں اور نصیحتیں)

تین قسم کے لوگ

حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جس دن سایۂ عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن تین قسم کے لوگ عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: (۱) جس نے میرے کسی امتی کی پریشانی دور کی (۲) جس نے میری سنت کو زندہ کیا اور (۳) جس نے مجھ پر کثرت سے درود پڑھا۔

(شرح الزرقانی علی الموطا، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، ۴/۴۶۹، تحت الحدیث: ۱۸۴۱)

منفرد خوشخبری

دونوں جہانوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک دن جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے میرے پاس حاضر ہو کر عرض کی: اے محمد مصطفےٰ! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایسی خوشخبری لے کر حاضر ہوا ہوں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے کسی کے پاس لایا نہ بعد میں (لاؤں گا) اور وہ یہ کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: (اے محبوب!) تیرا جو امتی تجھ پر تین مرتبہ درود پاک پڑھے گا اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اسے بخش دیا جائے گا۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ کریم کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ (المستطرف، باب ۸۴ فیما جاء فی فضل الصلاۃ... الخ، ۲/۵۰۵)

میں دُرود کیوں نہ پڑھوں

میں دُرود کیوں نہ پڑھوں جبکہ اللہ کریم نے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضل و شرف کے لئے اپنی مُقَدَّس کتاب قرآنِ کریم میں یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ ترجَمۂ کنزالایمان: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۴۳)

کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

اللہ پاک نے اس نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے آبِ زمزم اور حطیمِ کعبہ کو مشرف فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مجتبیٰ اور مصطفیٰ کی شانوں سے خاص کیا۔ اس نے اپنے مبارک ناموں میں سے دو ناموں رءوف ورحیم کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام رکھا۔ لہٰذا جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت کی پیروی کی اس نے بہت بڑا فضل پالیا اور جنت میں تازگی اور نعمتوں کو حاصل کرلیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے قیدیوں کو آزاد کیا۔ کتنے ہی بے یار و مددگار مساکین کو پناہ دی۔ کتنے ہی ٹوٹے دلوں کو جوڑ دیا، فقیروں کو غنی کردیا اور یتیموں پر رحم فرمایا۔ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وسیلہ بنایا پس انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر درود شریف بھیجا تو عزت و کرامت کے ساتھ لوٹے۔ حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کے طفیل دعا کی تو ڈوبنے سے محفوظ رہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کے وسیلے سے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی تو آگ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی۔ جب حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام کی کثرت کی اور ان کے صدقے مدد کے خواستگار ہوئے تو فدیہ کے ذریعے مدد فرمائی گئی اور یہ نعمتیں اضافے کے بعد برقرار رہیں۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھا تو انہیں اللہ کریم سے ہم کلامی کا شرف عطا ہوا اور حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی بشارت و خوشخبری دی تو انہوں نے رفعت و سبقت کو پالیا۔ اور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات والاصفات ہی ہے جس پر درختوں اور پتھروں نے سلام پڑھا اور مقدس فرشتوں نے درود پاک بھیجا تو اب وہ ربِّ لَمْ یَزَل کی بارگاہ میں اس نعمت پر نازاں ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! کس چیز نے آپ کو مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پاک پڑھنے سے غافل کر رکھا ہے۔ درودِ پاک تو وہ عظیم عبادت ہے جو بڑے بڑے گناہوں کو مٹا دیتی اور پڑھنے والے کو عزت و تکریم عطا کرتی ہے۔ پس حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درود شریف پڑھیے اور ان کی ایسی تعظیم اور ادب کیجئے جس کا ربِّ کریم نے حکم فرمایا ہے۔ اس طرح جنت اور اس کی اَبدی نعمتیں نصیب ہوں گی اور عذاب اور نارِ دوزخ سے چھٹکارا حاصل ہو گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس شان کو بیان فرمایا جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ عالیہ اور مخلوق کے متعلق ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ (پ۲۲: الاحزاب: ۴۳) ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

اللہ پاک نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُس امتی کو جنت میں فضیلت و مرتبہ کی بشارت دی ہے جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھا۔ چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ (پ۲۲: الاحزاب: ۴۴) ترجمۂ کنز الایمان: ان کے لئے ملتے وقت کی دعا سلام ہے اور ان کے لئے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

تو اے میرے پیارے اسلامی بھائیو! حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف کی کثرت کیجئے کہ درودِ پاک غموں اور مصیبتوں کو دور کرتا اور بیماریوں سے شفا دیتا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک پڑھنے کا حکم تو خود اللہ پاک نے دیا ہے۔ وہ خبردار کرتے ہوئے، سمجھاتے ہوئے، یاد دلاتے ہوئے اور سکھاتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۶) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

ایک کے عوض دس

حضرت سیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت فرماتے ہیں کہ میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرے پر بَشاشَت (یعنی خوشی) کے آثار تھے، میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آج کی طرح اتنا خوش و خرم اور ہشاش بشاش نہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: آج میں کیونکر خوش نہ ہوں گا کہ ابھی میرے پاس جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو امتی آپ پر ایک بار درود بھیجے اس کے عوض اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں اور مالکِ حقیقی بھی درود پاک بھیجنے والے کی مثل کہتا ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، حدیث ابی طلحۃ، ۵/۵۰۹، حدیث: ۱۶۳۵۲)

حضرتِ سیِّدَتُنا حوّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا حق مہر

حضرت سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا

فرمایا اور ان میں روح پھونکی اور انہوں نے اپنی نگاہیں کھولیں تو جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه تو عرض کی: یا اللہ! کیا تو نے کسی ایسی ہستی کو بھی پیدا فرمایا ہے جو تیرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ مُعَزَّز ہے؟ تو اللہ پاک کی جانب سے جواب ملا: ہاں! وہ تیری اولاد میں سے ایک نبی ہے۔ پھر جب اللہ کریم نے حضرت سیِّدَتُنا اماں حوا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کو پیدا فرما کر حضرت سیِّدُنا عَلَیْہِ السَّلَام میں شہوت رکھی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے نکاح کی خواہش کی تو اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: اس کا حق مہر ادا کرو۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اس کا حق مہر کیا ہے؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اس نام والے پر سو مرتبہ درودِ پاک بھیجو۔ عرض کی: یا اللہ! اگر میں ایسا کروں تو کیا تو میرا نکاح اس سے کر دے گا؟ تو اللہ پاک نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سو مرتبہ درودِ پاک پڑھا اور یہ حضرت سیِّدَتُنا حوا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کا مہر تھا۔ پھر اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا نکاح حضرت سیِّدَتُنا حوا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا سے کر دیا۔

(نزھۃ المجالس، باب مناقب فاطمۃ الزھراء رضی اللہ تعالی عنھا، فصل فی تزویج حواء... الخ، ۲/۳۱۷، مفھومًا)

اے میرے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درود پاک پڑھو۔ بے شک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجنا گناہوں کی بخشش اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کا باعث ہے، درودِ پاک بھیجنے والا جہنم کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور جنت میں ابدی نعمتوں کا مستحق ہوگا۔

دس عزتیں

ایک روایت میں ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھنے والوں کے لئے دس عزتیں ہیں: (۱) اللہ کریم کی رحمت (۲) نبیِ مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت (۳) معزز ملائکہ کی موافقت (۴) منافقین و کفار کی مخالفت (۵) خطاؤں اور گناہوں کی معافی (۶) حاجات کی تکمیل (۷) ظاہر و باطن کی روشنی (۸) جہنم سے نجات (۹) جنت میں داخلہ اور (۱۰) رب کریم کے سلام کی بشارت۔

فکرِ مدینہ پر استقامت کا آسان سا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ استقامت کے ساتھ روزانہ فکرِ مدینہ کی سعادت حاصل ہو تو اس کے لئے آپ ایک وقت مقرر فرمالیجئے، مثلاً: آپ کی دکان ہے یا آپ آفس جاتے ہیں اور رزق میں برکت

کی نیّت سے وہاں قرآنِ پاک کی تلاوت کے ساتھ اَوراد و وظائف پڑھتے اور اگربتیاں وغیرہ جلاتے ہیں تو ان معمولات میں فکرِ مدینہ جیسے بابرکت کام کو بھی شامل کرلیجئے اِنْ شَآءَ اللہ رزق میں برکت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرنے میں ایسی استقامت حاصل ہوگی کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔(کسی بھی نماز کے بعد یا سونے سے قبل کا وقت بھی مقرر کیا جاسکتا ہے) تمام اسلامی بھائی نیّت فرمالیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ وقتِ مقرر پر پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ ضرور کریں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ یہ بھی چاہتے ہیں کہ بلاناغہ فکرِ مدینہ کی سعادت بھی ملتی رہے اور عمل پر استقامت کے ساتھ گناہوں سے نجات بھی حاصل ہو جائے تو ایک بہت ہی پیارے مدنی انعام پر عمل کا معمول بنالیجئے جسے ساری دنیا "مدنی قافلہ" کے نام سے پکارتی ہے۔ آپ ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی عادت بنا کر دیکھئے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کی جھولی مدنی انعامات کے خوشبودار پھولوں سے مہکنے لگے گی اور دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیوں کے حصول کے ساتھ مصیبتوں اور بیماریوں سے نجات کی حیرت انگیز طور پر راہیں بھی کُھل جائیں گی۔ آیئے! لگے ہاتھوں دعوتِ اسلامی کی ایک مدنی بہار بھی سن لیجئے۔ چنانچہ

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گناہ گار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گم تھا کہ لب ہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفٰے   کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تسبیح فاطمہ

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، تسبیح فاطمہ اور سورۃُ الاِخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

تلاوتِ قرآن (12 منٹ)

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 70 پر عمل کرتے ہوئے قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

اب پہلی صف والے اسلامی بھائی دوسری صف والوں کی طرف اور تیسری صف والے چوتھی صف والوں کی طرف رُخ فرمالیں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ قرآن پڑھتے وقت آواز اِتنی ہو کہ اپنے کان سُن لیں اور جو اسلامی بھائی اِس دوران مَدنی قاعِدے کا سبق دوہرانا چاہیں وہ دوہرالیں۔

شجرہ شریف کے اوراد (7 منٹ)

(اب اِس طرح اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 5 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ شَجَرہ شریف کے اَوْراد پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

﴿1﴾... جو کوئی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم تین بار پڑھ کر سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آخری 3 آیتیں صُبح پڑھے تو شام تک 70 ہزار فرشتے اُس کے لیے اِستِغفار کریں اور اُس دِن مرے تو شہید ہو گا اور شام کو پڑھے تو صُبح تک 70 ہزار فرشتے اُس کے لیے اِستِغفار کریں اور اُس رات میں مرے تو شہید ہو گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! میں پڑھتا ہوں آپ توجہ سے سُنئے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم (3 بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

﴿2﴾...اب جو وِرد پڑھایا جائے گا اُس کی فضیلت میں آتا ہے۔ جو کوئی تین بار پڑھے اِنْ شَآءَ اللہ اُس کا خاتِمہ ایمان پر ہو۔ آپ بھی پڑھ لیجئے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَّعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ

﴿3﴾...اب جو وِرد پڑھایا جائے گا اُس کی فضیلت میں آتا ہے جو کوئی تین بار پڑھے تو پڑھنے والے کے دِین، ایمان، جان، مال بچے سب محفوظ رہیں (اِنْ شَآءَ اللہ) آپ بھی پڑھ لیجئے:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَوُلْدِىْ وَاَهْلِىْ وَمَالِىْ

﴿4﴾...اب جو وِرد پڑھایا جائے گا اُس کی فضیلت میں آتا ہے جو کوئی تین بار پڑھے اُسے سانپ، بچھو وغیرہ موذیات سے پناہ حاصل ہو، آپ بھی پڑھ لیجئے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

﴿5﴾...اب جو وِرد پڑھایا جائے گا اُس کی فضیلت میں آتا ہے جو کوئی تین بار پڑھے وہ جُنون (پاگل پَن)، جذام، بَرَص (کوڑھ) اور نابینا ہونے سے بچے، آپ بھی پڑھ لیجئے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

﴿6﴾...جو کوئی صُبح گیارہ بار سُوْرَۃُ اِخْلَاص پڑھے (اگر شیطان مع اپنے لشکر کوشش کرے کہ اِس سے گناہ کرائے نہ کرا سکے جب تک یہ خود نہ کرے) تمام اِسلامی بھائی اپنے اپنے طور پر گیارہ بار سورۂ اِخلاص پڑھ لیجئے۔

مدنی حلقہ

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 21 پر عمل کرتے ہوئے تین آیات مع ترجمہ وتفسیر سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

سورۃ البقرۃ، پ1، آیت 63 تا 65

ہزاروں انسان بندر بن گئے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے سروں پر طور پہاڑ کو معلق کر دیا (اور کہا کہ) مضبوطی سے تھامو اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے اسے یاد کرو اس امید پر کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ: اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا۔﴾ اس آیت میں یہودیوں سے فرمایا جارہا ہے کہ وہ وقت یاد کرو جب اللہ پاک نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ وہ توریت کو مانیں گے اور اس پر عمل کریں گے لیکن پھر انہوں نے اس کے احکام کو سمجھ بوجھ کر قبول کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ انہوں نے خود بڑی التجاء کر کے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ایسی آسمانی کتاب کی درخواست کی تھی جس میں قوانینِ شریعت اور آئینِ عبادت مفصل مذکور ہوں اور موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے بار بار اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کا عہد لیا تھا اور جب وہ کتاب عطا ہوئی تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور عہد پورا نہ کیا۔ جب بنی اسرائیل نے اللہ پاک سے کیا ہوا عہد توڑا تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کے حکم سے طور پہاڑ کو اٹھا کر ان کے سروں کے اوپر ہوا میں معلق کر دیا اور موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے فرمایا: تم یا تو عہد قبول کر لو ورنہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا اور تم کچل ڈالے جاؤ گے۔ اس میں صورۃً عہد پورا کرنے پر مجبور کرنا پایا جارہا ہے لیکن درحقیقت پہاڑ کا سروں پر معلق کر دینا اللہ پاک کی قدرت کی قوی دلیل ہے جس سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ بے شک حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے رسول ہیں اور ان کی اطاعت اللہ پاک کو مطلوب ہے اور یہ اطمینان ان کو ماننے اور عہد پورا کرنے کا اصل سبب ہے۔ یاد رہے کہ دین قبول کرنے پر جبر نہیں کیا جاسکتا البتہ دین قبول کرنے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کسی کو اپنے ملک میں آنے پر حکومت مجبور نہیں کرتی لیکن جب کوئی ملک میں آجائے تو حکومت اسے قانون پر عمل کرنے پر ضرور مجبور کرے گی۔

احکامِ قرآن پر عمل کی ترغیب

علامہ اسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی کتابوں سے مقصود ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا ہے نہ فقط زبان سے بِالتَّرتیب ان کی تلاوت کرنا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ اپنی سلطنت

کے کسی حکمران کی طرف کوئی خط بھیجے اور اس میں حکم دے کہ فلاں فلاں شہر میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کر دیا جائے اور جب وہ خط اس حکمران تک پہنچے تو وہ اس میں دیئے گئے حکم کے مطابق محل تعمیر نہ کرے البتہ اس خط کو روزانہ پڑھتا رہے تو جب بادشاہ پہنچے گا اور محل نہ پائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ حکمران عتاب بلکہ سزا کا مستحق ہو گا کیونکہ اس نے بادشاہ کا حکم پڑھنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کیا تو قرآن بھی اسی خط کی طرح ہے جس میں اللہ پاک نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ دین کے ارکان جیسے نماز اور روزہ وغیرہ کی تعمیر کریں اور بندے فقط قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہیں اور اللہ پاک کے حکم پر عمل نہ کریں تو ان کا فقط قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا حقیقی طور پر فائدہ مند نہیں۔ (روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۴، ۱/۱۵۵، ملخصاً)

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اس کے بعد پھر تم نے روگردانی اختیار کی تو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے۔

﴿فَضْلُ اللّٰهِ: اللہ کا فضل۔﴾ یہاں فضل و رحمت سے یا تو توبہ کی توفیق مراد ہے کہ انہیں توبہ کی توفیق مل گئی یا عذاب کو مؤخر کرنا مراد ہے یعنی بنی اسرائیل پر عذاب نازل نہ ہوا بلکہ انہیں مزید مہلت دی گئی۔

(مدارک، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۴، ص۵۶)

ایک قول یہ ہے کہ فضلِ الٰہی اور رحمتِ حق سے حضور سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک مراد ہے۔ معنی یہ ہیں کہ اگر تمہیں خاتم المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وجود کی دولت نہ ملتی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہدایت نصیب نہ ہوتی تو تمہارا انجام ہلاک و خسران ہوتا۔

(بیضاوی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۴، ۱/۳۳۶، روح المعانی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۴، ۱/۳۸۲، ملتقطاً)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مخلوق پر اللہ تعالیٰ کا فضل بھی ہیں اور رحمت بھی ہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یقیناً تمہیں معلوم ہیں وہ لوگ جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن میں سرکشی کی تو ہم نے ان سے کہا کہ دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ۔

﴿الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا: جنہوں نے سرکشی کی۔﴾ شہر ایلہ میں بنی اسرائیل آباد تھے، بنی اسرائیل کو اللہ پاک نے ہفتے

کا دن عبادت کے لیے خاص کرنے اور اس دن تمام دنیاوی مَشاغِل ترک کرنے کا حکم دیا نیز ان پر ہفتے کے دن شکار حرام فرما دیا۔ جب اللہ پاک نے ان کی آزمائش کا ارادہ فرمایا تو ہوا یوں کہ ہفتے کے دن دریا میں خوب مچھلیاں آتیں اور یہ لوگ پانی کی سطح پر انہیں دیکھتے تھے، جب اتوار کا دن آتا تو مچھلیاں نہ آتیں۔ شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ تمہیں مچھلیاں پکڑنے سے منع کیا گیا ہے لہٰذا تم ایسا کرو کہ دریا کے کنارے بڑے بڑے حوض بنا لو اور ہفتے کے دن دریا سے ان حوضوں کی طرف نالیاں نکال لو، یوں ہفتے کو مچھلیاں حوض میں آجائیں گی اور تم اتوار کے دن انہیں پکڑ لینا، چنانچہ ان کے ایک گروہ نے یہ کیا کہ جمعہ کو دریا کے کنارے کنارے بہت سے گڑھے کھودے اور ہفتے کی صبح کو دریا سے ان گڑھوں تک نالیاں بنائیں جن کے ذریعے پانی کے ساتھ آکر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو گئیں اور اتوار کے دن انہیں نکال لیا اور یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے دی کہ ہم نے ہفتے کے دن تو مچھلی پانی سے نہیں نکالی۔ ایک عرصے تک یہ لوگ اس فعل میں مبتلا رہے۔ ان کے اس عمل کی وجہ سے اس بستی میں بسنے والے افراد تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔

﴿1﴾... ان میں ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے۔

﴿2﴾... ایک تہائی ایسے افراد تھے جو خود خاموش رہتے اور دوسروں کو منع نہ کرتے تھے جبکہ منع کرنے والوں سے کہتے تھے کہ ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ پاک ہلاک کرنے والا یا انہیں سخت عذاب دینے والا ہے۔

﴿3﴾... اور ایک گروہ وہ خطاکار لوگ تھے جنہوں نے حکمِ الٰہی کی مخالفت کی اور ہفتے کے دن شکار کیا، اسے کھایا اور بیچا۔

جب مچھلی کا شکار کرنے والے لوگ اس مَعْصِیَّت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے ان سے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ میل برتاؤ نہ رکھیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی۔ منع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے اور خطاکاروں کا دروازہ جدا تھا۔ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے ان خطاکاروں پر لعنت کی تو ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطاکاروں میں سے کوئی باہر نہیں نکلا تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید آج شراب کے نشہ میں مدہوش ہو گئے ہوں گے، چنانچہ اُنہیں دیکھنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مَسْخ ہو گئے تھے۔ اب یہ لوگ

دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے اور ان کے پاس آکر اُن کے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہو جانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے۔ اِن لوگوں نے بندر ہو جانے والوں سے کہا: کیا ہم لوگوں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا؟ اُنہوں نے سر کے اشارے سے کہا: ہاں۔ اس کے تین دن بعد وہ سب ہلاک ہو گئے اور منع کرنے والے سلامت رہے۔

اس واقعے میں ان لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے کہ جو شرعی احکام کو باطل کرنے اور انہیں اپنی خواہش کے مطابق ڈھالنے کیلئے طرح طرح کے غیر شرعی حیلوں کا سہارا لیتے ہیں، انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں اس کی پاداش میں ان کی شکلیں نہ بگاڑ دی جائیں۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جیسا یہودیوں نے کیا تم اس طرح نہ کرنا کہ تم اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو طرح طرح کے حیلے کر کے حلال سمجھنے لگو۔ (درمنثور، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۶۳، ۳/۵۹۲)

یاد رہے کہ حکمِ شرعی کو باطل کرنے کیلئے حیلہ کرنا حرام ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہوا البتہ حکمِ شرعی کو کسی دوسرے شرعی طریقے سے حاصل کرنے کیلئے حیلہ کرنا جائز ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کا اس طرح کا عمل سورۂ ص آیت 44 میں مذکور ہے۔ عوامُ النّاس کو چاہئے کہ پہلے حیلے سے متعلق شرعی رہنمائی حاصل کریں اس کے بعد حیلہ کریں تاکہ معلومات میں کمی کی وجہ سے گناہ میں پڑنے کا اندیشہ باقی نہ رہے۔

4 صفحات فیضانِ سُنَّت

(اِس کے بعد یُوں اعلان فرمائیے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 14 کے ایک جُز فیضانِ سُنّت کے ترتیب وار کم از کم 4 صفحات پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

فیضانِ بِسْمِ اللہ (ص 17 تا 21)

پانچ مَدَنی پھول

حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عَمْرو بن الْعاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا ارشادِ سعادت بُنیاد ہے، پانچ عادتیں ایسی ہیں کہ کوئی انھیں اختیار کرلے تو دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جائے۔ (۱) وَقْتاً فَوَقْتاً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہتا رہے (۲) جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو (مثلاً بیمار ہو یا نقصان ہو جائے یا پریشانی کی خبر سُنے) تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھے (۳) جب بھی نعمت ملے تو شُکرانے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہے (۴) جب کسی (جائز) کام کا آغاز کرے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے اور (۵) جب گُناہ کر بیٹھے تو یوں کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ (یعنی میں عظمت والے اللہ سے مغفِرت طلب کرتے ہوئے اُس کی طرف توبہ کرتا ہوں) (المنبہات للعسقلانی، ص ۵۸)

غیبی امداد ہو گھر بھی آباد ہو رِزْق کے دَر کُھلیں بَرَکتیں بھی ملیں
چل کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو لطفِ حق دیکھ لیں قافلے میں چلو

جیسا دروازہ ویسی بھیک

مشہور مُفَسِّرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم میں اپنے اسمِ ذات کے ساتھ رَحمت کی دو صِفات کا بیان فرمایا ہے کیونکہ اللہ کریم کے نامِ مبارک میں ہیبت تھی اور رَحْمٰن اور رَحیم میں رَحمت۔ اللہ پاک کا نام سن کر نیک بندوں کو بھی کچھ عرض کرنے کی جُرْاَت (جُر۔ءَت) نہ ہوتی تھی لیکن رَحْمٰن اور رَحیم سن کر ہر مجرم اور خطاکار کو بھی عرض کرنے کی ہمّت پڑی اور حقیقت بھی یہی ہے، اُس کے جلال کے سامنے کون دَم مار سکتا ہے اور ظُہورِ جمال کے وَقْت ہر ایک ناز کر سکتا ہے۔ ”تفسیرِ کبیر“ میں ہے کہ ایک سائل ایک بہُت بڑے مال دار کے عظیمُ الشّان دروازے پر آیا اور کچھ سُوال کیا، مکان میں سے معمولی سی چیز آئی۔ فقیر نے لے لی اور چلا گیا۔ دوسرے دن ایک بہت مضبوط پھاوڑا لے کر آیا اور دروازہ کھودنے لگا، مالِک نے پوچھا، یہ کیا کرتا ہے؟ فقیر نے کہا: ”یا تو عطا کو دروازے کے لائق کر! یا دروازہ عطا کے لائق کر“ یعنی جب دروازہ اتنا بڑا بنایا ہے تو ضروری ہے کہ بڑے دروازے سے بڑی ہی بھیک مِلا کرے کیونکہ عطا دروازے اور نام کے لائق ہی ہونی چاہیے۔ ہم فقیر گنہگار بندے بھی عرض کرتے ہیں، اے مولیٰ! ہم کو ہمارے لائق نہ دے بلکہ اپنے جود و سخا کے لائق دے۔ بیشک ہم گنہگار ہیں لیکن تیری غفّاری ہماری گنہگاری سے وسیع ہے۔ (تفسیر نعیمی، پ ۱، ص ۴۰)

گُنہِ گدا کا حساب کیا؟ وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا مگر اے عَفُوّ ترے عَفْو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک یقیناً رَحمٰن اور رَحیم ہے، جو اُس کی رَحمت پر نظر رکھے اور اُس کے ساتھ اپنا حُسنِ ظَن قائم کرے اِنْ شَآءَ اللہ دونوں جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے، اللہ کریم کی رَحمت سے اُس کو کبھی بھی محرومی نہیں ہو سکتی۔ چُنانچِہ تفسیرِ نَعیمی پارہ اوّل صفحہ 38 پر ہے:

دو بھائی تھے، ایک پرہیز گار دوسرا بدکار۔ جب بدکار مرنے لگا تو پرہیز گار بھائی نے کہا، دیکھا تجھے میں نے بہُت سمجھایا مگر تُو اپنے گناہوں سے باز نہ آیا، اب بول تیرا کیا حال ہو گا؟ اُس نے جواب دیا کہ اگر قِیامت کے روز میرا ربّ میرا فیصلہ میری ماں کے سپُرد کر دے تو بتاؤ کہ ماں مجھے کہاں بھیجے گی دوزخ میں یا جنّت میں؟ پرہیز گار بھائی نے کہا کہ ماں تو واقعی جنّت میں ہی بھیجے گی۔ گناہ گار نے جواب دیا: "میرا ربّ میری ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔" یہ کہا اور اس کا انتِقال ہو گیا۔ بڑے بھائی نے خواب میں اُسے نہایت خوش حال دیکھا، مغفِرت کی وجہ پوچھی، کہا: مرتے وَقت کی اُسی بات نے میرے تمام گناہ بخشوا دیے۔ اللہ کریم کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

ہم گنہگاروں پہ تیری مِہْربانی چاہیے سب گُنہ دُھل جائیں گے رَحمت کا پانی چاہیے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! واقعی اللہ کریم کی رَحمت بہُت بڑی ہے، زَبان سے نکلا ہوا "ایک لفظ" مغفِرت کا سبب بھی ہو سکتا ہے اور ہَلاکت کا بھی۔ جیسا کہ ابھی حِکایت میں آپ نے سنا کہ ایک جُملے نے اُس گنہگار کا بیڑا پار کروا دیا۔ اِسی طرح ہلاکت کی مِثال یہ ہے کہ اگر کوئی زَبان سے صَریح کُفر بک دے اور توبہ کیے بِغیر مر جائے تو ہمیشہ کے لیے جہنَّم اُس کا مُقدَّر ہے۔ ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفِرت پانے کا ایک بہترین ذَریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تَحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ اگر سفر کی سچّی نیّت کر لی جائے اور کسی وجہ سے سفر نصیب نہ ہو تب بھی اِنْ شَآءَ اللہ بیڑا پار ہے۔ مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کرنے والے ایک خوش نصیب کی ایمان افروز حِکایت سنیے اور جھومیے۔ چُنانچِہ

باغ کا جُھولا

حَیدَر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک محلّہ میں عِلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت سے مُتاثِر ہو کر ایک

ماڈَرن نوجوان مسجِد میں آ گیا۔ بیان میں مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلائی گئی تو اس نے مَدَنی قافِلے میں سفر کرنے کے لیے نام لکھوا دیا۔ ابھی مَدَنی قافلے میں اُس کی روانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قضائے الٰہی سے اُس کا انتِقال ہو گیا۔ کسی اَہلِ خانہ نے مرحوم کو خواب میں اِس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہریالے باغ میں ہَشّاش بَشّاش جُھولا جھول رہا ہے۔ پوچھا، یہاں کیسے آ گئے؟ جواب دیا: "دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ کریم کا بڑا کرم ہوا ہے، میری ماں سے کہہ دینا کہ وہ میرا غم نہ کرے میں یہاں بَہُت چَین سے ہوں۔"

خُلد میں ہو گا ہمارا داخِلہ اِس شان سے ۔۔۔ یَارَسُوْلَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شَجَرہ شَریف

(شَجَرہ شَریف پڑھنے سے پہلے اِشراق وچاشت کا وقت بھی معلوم کر لیجئے اور اسی حساب سے آگے جدول چلایئے)

(اِس کے بعد یُوں اعلان فرمایئے)

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی اِنْ شَآءَ اللہ شَجَرۂ عالیہ قادِرِیَّہ رضویہ پڑھا جائے گا، تمام اِسلامی بھائی شجرہ شریف کا صفحہ نمبر 68 کھول لیجئے۔

یاالٰہی رَحْم فرما مصطفٰے کے واسطے	یَارَسُوْلَ اللہ کَرَم کیجے خدا کے واسطے
مُشکلیں حل کر شہِ مُشکل کشا کے واسطے	کر بَلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے
سیِّدِ سجّاد کے صدقے میں ساجِد رکھ مجھے	عِلْمِ حق دے باقِرِ عِلْمِ ہُدٰی کے واسطے
صِدْقِ صادِق کا تَصَدُّق صادِقُ الاسلام کر	بے غضب راضی ہو کاظِم اور رضا کے واسطے
بَہْرِ معروف و سری معروف دے بیخود سَرِی	جُندِ حق میں گِن جُنَیْدِ باصَفا کے واسطے
بَہْرِ شِبْلی شیرِ حق دُنیا کے کتّوں سے بچا	ایک کا رکھ عَبْدِ واحِد بے رِیا کے واسطے
بُوالفَرَح کا صدقہ کر غم کو فَرَح دے حُسْن وسَعْد	بُو الْحَسَن اور بُو سعید سَعْدْ زا کے واسطے
قادِری کر قادِری رکھ قادِرِیّوں میں اُٹھا	قَدْرِ عبدُ القادِرِ قدرت نُما کے واسطے
اَحْسَنَ اللہُ لَھُمْ رِزْقًا سے دے رِزْقِ حَسَن	بندۂ رزّاق تاجُ الاصفیا کے واسطے
نَصْرِ اَبی صالِح کا صدقہ صالِح ومنصور رکھ	دے حیاتِ دیں مُحیِّ جاں فِزا کے واسطے

طُورِ عِرفان و عُلُوّ و حَمْد و حُسْنٰی و بَہا
دے علی موسٰی حسن احمد بہا کے واسطے

بَہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے رُوئے ایماں کو جمال
شہ ضیا مولٰی جمالُ الاولیاء کے واسطے

دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے
خوانِ فضلُ اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دِین و دُنیا کے مجھے بَرَکات دے بَرَکات سے
عشقِ حق دے عِشْقِیِ عشق اِنْتِما کے واسطے

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لیے
کر شہیدِ عشق، حمزہ پیشوا کے واسطے

دِل کو اچھا تَن کو ستھرا جان کو پُر نُور کر
اچھے پیارے شمسِ دیں بَدْرُ العُلٰی کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسولُ اللہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مُرسَل مجھے
میرے مولٰی حضرتِ احمد رضا کے واسطے

پُرضیا کر میرا چہرہ حشر میں اے کبریا
شَہ ضِیاءُ الدّین پیرِ باصفا کے واسطے

اَحْیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا سَلَامٌ بِالسَّلَامِ
قادِری عَبْدُالسّلام خوش ادا کے واسطے

عشقِ احمد میں عطا کر چشمِ تر، سوزِ جگر
یا خدا اِلیاس کو احمد رضا کے واسطے

صدقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عَیْن عِزّ، عِلم و عَمَل
عَفْو و عِرْفاں عافیت اِس بے نَوا کے واسطے

دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ (10 منٹ)

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

کھانا شُروع کرنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لیجیے، اگر کھانے پینے میں زَہر ہو گا تو بھی اِنْ شَآءَ اللہ وہ اثر نہیں کرے گا۔

بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

(مسند الفردوس، ۱/ ۲۸۲، حدیث: ۱۱۰۶)

ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے شُروع کرتا ہوں جس کے نام کی بَرَکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے۔

اگر شُروع میں بِسْمِ اللہ پڑھنا بھول گئے تو کھانے کے دوران یاد آنے پر اس طرح کہہ لیجیے!

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ (مستدرک، ۵/۱۴۷، حدیث ۷۱۶۹)

ترجمہ: اللہ کے نام سے کھانے کی ابتدا اور انتہا۔

یَاوَاجِدُ

کھانا کھاتے وَقْت جو کوئی ہر نوالے پر یَاوَاجِدُ پڑھا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ وہ کھانا اُس کے پیٹ میں نُور ہو گا اور بیماری دور ہو گی۔ (فیضانِ سنت، باب پیٹ کا قفل مدینہ، ۱/۳۰۸)

فاتحہ کا سلسلہ

(شَجَرہ شَریف پڑھنے کے بعد فاتحہ کا سِلسلہ ہو گا)

پیارے اسلامی بھائیو! اب اِنْ شَآءَ اللہ فاتحہ کا سلسلہ ہو گا، تمام اِسلامی بھائی شجرہ شریف کا صفحہ نمبر 23 کھول لیجیے۔

7 بار دُرُوْدِ غوثیہ پڑھیے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ وَ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

ایک بار سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہْ پڑھیے۔۔۔ ایک بار آیَۃُ الْکُرْسِی پڑھیے۔۔۔ 7 بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھیے۔۔۔

اب آخر میں تین بار دُرُوْدِ غَوْثِیہ پڑھیے۔۔۔

ایصالِ ثواب و دُعا

(اب ایصالِ ثواب و دُعا کیجیے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

یَا اللہ! جو کچھ پڑھا گیا اور اب تک کی میرے پاس موجود نیکیوں کا ثواب تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں قبول فرما، یاربِّ کریم! یہ ثواب ہمارے پڑھنے کے مطابق نہیں بلکہ اپنی رحمت کے شایانِ شان عطا فرما کر ہماری طرف سے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ رحمۃٌ لِّلْعَالَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مزید اِن اِن کو یہ ثواب پہنچا، جملہ انبیاء و مُرسلین، خُلَفَائے راشِدِیْن، اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْن، تمام صحابہ و تابِعِین اور تبع تابعین،

آئمہ مُجْتَہِدِین، علمائے کاملین، مشائخِ عاملین، تمام بزرگانِ دین، کل مومنات و مومنین، کل مسلمات و مسلمین، مُفَسِّرِین، مُحَدِّثِین، تمام شہیدان واسیرانِ کربلا، جَمیع اہل بیت اَطْہار، امام اعظم، غوث اعظم، غریب نواز، شیخ شہاب الدین سہروردی، خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی، مُجَدِّدِ اَلف ثانی، اعلیٰ حضرت، امام غزالی، صدر الشریعہ، صدر الافاضل، قطبِ مدینہ، مفتی دعوت اسلامی، حاجی مشتاق، حاجی زم زم رضا، تمام مُبَلِّغات و مُبَلِّغین مرحومین خصوصاً سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنہ اور جو ہاتھوں ہاتھ چاند رات سے مدنی تربیتی کورس، 41روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، 12روزہ مدنی کورس، فیضانِ نماز کورس، بارہ ماہ اور ہر بارہ ماہ میں ایک ماہ اور ہر ماہ میں 3دن مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیت کرتے ہیں یاکریں گے، ان کی خدمت میں بھی یہ ثواب تحفتاً پیش کرتا ہوں۔اور مدنی انعامات پر عمل کرنے والوں اور والیوں کو بھی ایصالِ ثواب کرتا ہوں۔

ہمارے تمام عزیز و اقارب جو اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے سب کو اس کا ثواب پہنچا، اے اللہ! ہم سب کے رزق میں، کاروبار میں، اولاد میں، گھربار میں خیر و برکتیں نازل فرما۔ہر قسم کی بلاؤں، پریشانیوں، مصیبتوں، آزمائشوں، جادو ٹونوں سے ہم سب کو ہمارے گھربار کو محفوظ فرما۔اپنا فضل و کرم ہم سب کے شاملِ حال فرما۔تمام عالمِ اسلام کی خیر فرما۔اسلام کا بول بالا کر اور دشمنانِ اسلام کا منہ کالا کر۔سیدی امیر اہلسنت، مرکزی مجلس شوریٰ اور دعوتِ اسلامی کے تمام مُبَلِّغین و مُبَلِّغات کی حفاظت فرما۔ہماری تمام دعائیں خاکِ مدینہ کے صدقے قبول فرما۔

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے تیرے ‌ ‌ کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

جب دمِ واپسی ہو یا اللہ آنکھوں کے سامنے ہو جلوۂ مصطفٰے اور لب پہ ہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نمازِ اشراق وچاشت

(دُعا کے بعد یُوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضاپانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر19 کے دو جُز، اشراق وچاشت کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَاءَ اللہ)

(روزانہ اشراق وچاشت کی ایک ایک فضیلت بدل بدل کر بیان فرمائیے)

فیضانِ اِشراق وچاشت

اے عاشقانِ رسول! نَفل اُس عبادت کو کہتے ہیں جس کا شریعت نے بندے کو مکلف نہ کیا ہو بندہ اپنی خوشی سے کرے۔ نوافل کے بہت فضائل ہیں جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: میرا بندہ کسی شے سے میرا اِس قدر قُرب حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض سے کرتا ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُسے محبوب بنالیتا ہوں اور جب اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے دوں گا اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲)

اِس حدیثِ قدسی سے حاصل ہونے والے چند مدنی پھول سنئے!

﴿1﴾... حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ولی اللہ وہ بندہ ہے جس کا اللہ پاک والی وارث ہو گیا کہ اُسے ایک لمحے کے لیے بھی اُس کے نفس کے حوالے نہیں کرتا بلکہ خود اُس سے نیک کام لیتا ہے۔

﴿2﴾... اللہ تک پہنچنے کے بہت ذرائع ہیں مگر ان تمام ذرائع سے زیادہ محبوب ذریعہ ادائے فرائض ہے، جو مسلمان فرض عبادات کے ساتھ نوافل بھی ادا کرتا رہتا ہے وہ میرا پیارا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ فرائض و نوافل کا جامع ہوتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۳۰۸، ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مرتبہ رات بھر مَدَنی مشورے کے باعث امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سو نہ سکے۔ بعدِ فجر ایک اسلامی بھائی نے عرض کی: اَبھی آپ آرام فرمالیں، 10:00 بجے دوبارہ اٹھنا ہے لہٰذا اُٹھ کر اشراق و چاشت ادا فرمالیجئے گا۔ آپ نے جواب دیا کہ "زندگی کا کیا بھروسا، سو کر اٹھنا نصیب ہو یا نہیں.. یا.. کیا معلوم آج زندگی کے آخری نفل ادا ہو رہے ہوں؟" یہ فرمانے کے بعد اِشراق وچاشت کے نفل ادا فرمائے پھر آرام فرمایا۔

اللہ پاک کی امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فجر کی نماز پڑھ کر سورج طلوع ہونے کے کم از کم 20 منٹ بعد دو رکعت نفل ادا کرنا اِن نوافل کو اِشراق

کے نوافل کہتے ہیں اور آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نِصْفُ النَّھار شرعی تک دو یا چار یا بارہ رکعت نوافل پڑھنا اِن نوافل کو چاشت کے نوافل کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت ۱/۲۴-۲۵)

اِشراق، چاشت کے 9 حُروف کی نسبت سے اشراق، چاشت کے فضائل پر 9 فرامین مصطفےٰ

- جو چاشت کی نماز ادا کرنے کے لئے نکلا اُس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے۔

(ابو داود، کتاب التطوع، باب صلوۃ الضحی، ۲/۴۱، حدیث: ۱۲۸۸)

- جو چاشت کی دو رکعتیں پابندی سے ادا کرتا ہے اُس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ابن ماجہ، کتاب امامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب ما جاء فی صلوۃ الضحی، ۲/۱۵۳، حدیث: ۱۳۸۲)

- جب سورج طلوع ہو کر ایسی حالت پر آجائے جیسے نمازِ عصر کے وقت سے غروب تک ہوتا ہے۔ پھر جو شخص دو یا چار رکعتیں ادا کرے تو اُس کے لئے اُس دن کا ثواب ہے اور اُس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، اگر اُس دن اُس کا انتقال ہو گیا تو جنت میں داخل ہو گا۔ (معجم کبیر، ۸/۱۹۲، حدیث: ۷۷۹۰)

- بیشک جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ضُحیٰ کہا جاتا ہے جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک آواز لگانے والا پکارے گا: نمازِ چاشت کی پابندی کرنے والے کہاں ہیں؟ یہ تمہارا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔

(معجم اوسط، ۳/۶۰، حدیث: ۳۸۶۵)

- حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، لہٰذا! میں انہیں ہرگز نہیں چھوڑتا (۱) وِتر ادا کئے بغیر نہ سوؤں (۲) میں چاشت کی دو رکعتیں ترک نہ کروں کیونکہ یہ اوابین یعنی کثرت سے توبہ کرنے والوں کی نماز ہے اور (۳) ہر مہینے تین دن روزے رکھا کروں۔

(بخاری، کتاب التھجد، باب صلوۃ الضحی فی الحضر، ۱/۳۹۷، حدیث: ۱۱۷۸)

- ہر جوڑ پر صدقہ ہے اور ہر تسبیح یعنی سُبْحٰنَ اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اَللہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان سب کو کفایت کرتی ہیں۔ جسے انسان پڑھ لے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلوۃ الضحی۔۔۔ الخ، ص ۳۶۳، حدیث: ۱۷۰۴)

مشہور مُفسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی ان سب میں

صدقہ نفل کا ثواب ہے اور یہ بدن کے جوڑوں کی سلامتی کا شکریہ بھی ہے لہٰذا اگر کوئی انسان روزانہ تین سو ساٹھ نفلی نیکیاں کرے تو محض جوڑوں کا شکریہ ادا کرے گا باقی نعمتیں بہت دور ہیں۔

یہاں چاشت سے مراد اشراق ہی ہے، اس نماز کے بڑے فضائل ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ نماز فجر پڑھ کر مصلے پر ہی بیٹھا رہے، تلاوت یا ذکر خیر ہی کرتا رہے، یہ رکعتیں پڑھ کر مسجد سے نکلے اِنْ شَآءَ اللہ عمرہ کا ثواب پائے گا۔

(مراۃ المناجیح، ۲/۲۹٦)

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

- اللہ پاک فرماتا ہے کہ اے انسان تو شروع دِن میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے میں آخر دن تک تیرے لیے کافی ہوں گا۔ (مسند احمد، مسند الانصار، حدیث نعیم بن همار، ۸/۳۴۳، حدیث:۲۲۵۳٦)

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:(اللہ پاک فرماتا ہے)میری رضا کے لیے یہ نماز پڑھ لے۔ شام تک تیری حاجتیں پوری کروں گا، تیری مصیبتیں دفع کروں گا۔ خلاصہ یہ کہ تو اول دن میں اپنا دل میرے لیے فارغ کردے میں آخر دن تک تیرا دل غموں سے فارغ رکھوں گا۔ سُبْحٰنَ اللہ!دِل کی فراغت بڑی نعمت ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اُس کا ہو جاتا ہے، یہ حدیث اس کی شرح ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۲۹۷)

حُبِّ دُنیا سے تو بچا یا رب عاشقِ مصطفٰے بنا یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

- جو شخص نماز فجر سے فارغ ہو اور اپنے مصلے پر بیٹھا رہے حتّٰی کہ اِشراق کے نفل پڑھ لے، صرف خیر ہی بولے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں۔

(ابو داود، کتاب التطوع، باب صلوۃ الضحی، ۲/۴۱، حدیث:۱۲۸۷)

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:یعنی جہاں فجر کے فرض پڑھے مسجد میں یا گھر، تو بعد فرض مصلے پر ہی بیٹھا رہے خواہ خاموش بیٹھے یا تلاوت و ذکر کرے۔ یعنی اس کے گناہِ صغیرہ کتنے بھی ہوں اس نماز اشراق پڑھنے اور مصلے پر رہنے کی برکت سے معاف ہو جائیں گے۔

شیخ شِہَابُ الدِّین سُہرَوَردی رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں کہ اس نماز سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔ جو دل کا نور چاہے وہ اشراق کی پابندی کرے۔ بعض روایات میں ہے کہ اسے حج کامل و مقبول کا ثواب ملتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۲۹۹)

واسطہ مرے پیرو مرشد کا مجھ کو متقی تو بنا یا رب

- حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو اشراق کی دو رکعتوں پر پابندی کرے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔

(ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی صلوۃ الضحی، ۲/۱۵۴، حدیث:۱۳۸۲)

یہاں بھی ضُحٰی سے مراد اِشراق کے نفل ہیں، حفاظت سے مراد انہیں ہمیشہ پڑھنا ہے۔ بحالتِ سفر اگر اتنی دیر مصلے پر نہ بیٹھ سکے تو سفر جاری کردے اور سورج چڑھ جانے پر یہ نفل پڑھ لے اللہ پاک اس پابندی کی برکت سے گناہ بخش دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نفل پر ہمیشگی کرنا منع نہیں ہاں انہیں فرض و واجب سمجھ کر ہمیشگی کرنا ممنوع ہے، لہٰذا جو لوگ بارھویں تاریخ کو روزہ رکھتے ہیں یا ہمیشہ گیارھویں کو فاتحہ کرتے ہیں وہ اس ہمیشگی کی وجہ سے گنہگار نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۲۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(تہجّد سے اِشراق و چاشت تک وقت کا خیال رکھیں، وقت کے حِساب سے جدول آگے پیچھے کرلیں، مگر کوئی حلقہ رہنے نہ پائے، اور وقت پر ختم بھی ہو جائے)

(اب آخر میں صبح کی نیت بھی کرلیجئے)

ہر صبح یہ نیت فرمالیجئے: آج کا دن آنکھ، کان، زبان اور ہر عضو کو گناہوں اور فضولیات سے بچاتے ہوئے نیکیوں میں گزاروں گا۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

میں سو جاؤں یا مصطفٰے کہتے کہتے کھلے آنکھ صَلِّ علٰی کہتے کہتے

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے، دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمائیے، 11:41 پر آپ کو بیدار کیا جائے گا۔

بیدار کرنے کا اعلان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 17 کے جزو پر عمل کرتے ہوئے اٹھنے کے بعد اپنا بستر تہہ کرکے رکھیے اور مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق دن کا اکثر حصہ باوضو رہنے کی نیت سے وضو فرما کر حلقوں میں تشریف لے آئیے۔

آغاز درجہ

(12:00 بجے تلاوتِ قرآن پاک سے جدول کا آغاز کیجئے)

تلاوت (5 منٹ)

کلامِ امیرِ اہلسنّت (7 منٹ)

یا مصطفٰے عطا ہو اب اِذن حاضِری کا
کرلوں نظارہ آکر میں آپ کی گلی کا

اِک بار تو دِکھا دو رَمضان میں مدینہ
بیشک بنالو آقا مِہمان دو گھڑی کا

روتا ہوا میں آؤں داغِ جگر دکھاؤں
افسانہ بھی سناؤں میں اپنی بیکسی کا

میں سبز سبز گنبد کی دیکھ لوں بہاریں
اب اِذن دے دو آقا تم مجھ کو حاضِری کا

یا مصطفٰے! گناہوں کی عادتیں نکالو
جذبہ مجھے عطا ہو سنّت کی پیروی کا

اللہ! حُبِّ دنیا سے تُو مجھے بچانا
سائل ہوں یاخدا میں عشقِ محمدی کا

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یارب! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

ایماں پہ ربِّ رَحمت دے دے تُو استقامت
دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

ہو ہر نَفَس مدینہ دھڑکن میں ہو مدینہ
جب تک نہ سانس ٹوٹے سرکار زندگی کا

دنیا کے تاجدارو! تم سے مجھے غَرَض کیا!
منگتا ہوں میں تو منگتا سرکار کی گلی کا

اللہ! اِس سے پہلے ایماں پہ موت دے دے
نقصاں مِرے سبب سے ہو سنّتِ نبی کا

الفت کی بھیک دے دو دیتا ہوں واسِطہ میں
صِدّیق کا عمر کا عثمان کا علی کا

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا

میزان پہ سب کھڑے ہیں اعمال تُل رہے ہیں رکھ لو بھرم خدارا! عطّارؔ قادِری کا

درجہ سے پہلے کی احتیاطیں

(درجہ شروع ہونے سے قبل تمام اسلامی بھائیوں کی قطاریں درست کروا دیجئے، قطاروں میں یہ خیال رکھئے کہ حلقہ نگران سب سے پیچھے بیٹھیں تاکہ انہیں معلوم ہوتا رہے کہ اس وقت ان کے حلقے کے کتنے اسلامی بھائی موجود ہیں، لیٹ ہونے والوں سے حلقہ نگران محبت و شفقت سے عرض کریں گے، حتَّی الامکان دوزانوں بیٹھنے کی ترغیب دیجئے، پردے میں پردہ کی ترکیب ہو، حاضری چیک کی جائے جو حلقہ پہلے آیا ہو حلقہ نگران کی دلجوئی فرمایئے، ممکن ہو تو تحفہ بھی دیجئے مگر لیٹ آنے والوں سے سب کے بیچ کلام نہ کیا جائے)

مدرسۃُ المدینہ بالغان

12:12 تا 12:50

(مدنی قاعدے بھی اسی انداز سے تقسیم کئے جائیں جیسے صبح قرآن پاک تقسیم کئے گئے)

اے عاشقانِ رسول! اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 13 پر عمل کرتے ہوئے مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

مدنی قاعدہ

سبق نمبر (۱) : حُروفِ مُفرَدات

- حروف مفردات یعنی حروف تہجی ۲۹ ہیں۔
- حروف مفردات کو تجوید و قراءت کے مطابق عربی لہجہ میں ادا کریں اردو تلفظ سے پرہیز کریں یعنی بے، تے، ثے، حے، خے، طوئے، ظوئے وغیرہ ہرگز نہ پڑھیں بلکہ بَا، تَا، ثَا، حَا، خَا، طَا، ظَا پڑھیں۔
- ان ۲۹ حروف میں سات "۷" حروف ایسے ہیں جو ہر حالت میں پُر یعنی موٹے پڑھے جاتے ہیں انہیں حروف مستعلیہ کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق ان کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے۔
- ہونٹوں سے صرف چار حُروف ادا ہوتے ہیں۔ ب، ف، م، و۔ ان کے علاوہ باقی حُروف پر ہونٹ نہ ملنے دیں۔
- ان تین حروف ز، س، ص کو ادا کرتے وقت سیٹی کی طرح تیز آواز نکلتی ہے اس لئے ان حروف کو حروفِ صفیریہ یعنی سیٹی والے حروف کہتے ہیں۔

ج (جِیْمْ)	ث (ثَا)	ت (تَا)	ب (بَا)	ا (اَلِفْ)

اذکارِ نماز

(12:51 تا 1:10)

- تَکْبِیرِ تَحْرِیمَہ : اَللّٰہُ اَکْبَرُ۝
- ثَنَاء : سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَاۤ اِلٰهَ غَيْرُكَ

نمازِ ظہر کی تیاری

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

بعد نمازِ ظہر

درسِ فیضانِ سنّت (وقت 7 منٹ)

تسبیحِ فاطمہ (وقت 3 منٹ)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

کلامِ امیرِ اہلسنت (وقت 4 منٹ)

مجھے دَر پہ پھر بُلانا مَدنی مدینے والے　　مئے عِشق بھی پلانا مَدنی مدینے والے

مِری آنکھ میں سمانا مَدنی مدینے والے　　بنے دِل ترا ٹھکانا مَدنی مدینے والے

تِری فَرش پر حُکومت تِری عَرش پر حُکومت　　تو شَہنشَہِ زمانہ مَدنی مدینے والے

تِرا خُلق سب سے بالا تِرا حُسن سب سے اعلیٰ　　فِدا تجھ پہ سب زمانہ مَدنی مدینے والے

نماز کے احکام

2:00 تا 2:45 (45 منٹ)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 72 پر عمل کرتے ہوئے نماز کے اِحکام سے وُضو، غُسل اور نماز دُرُست کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

وُضو کا بیان

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: "جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش

دے۔(معجم کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸ / ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لفظ اللہ کے چار حروف کی نسبت سے وضو کے چار فرائض

﴿1﴾... چہرہ دھونا ﴿2﴾... کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا

﴿3﴾... چوتھائی سر کا مسح کرنا ﴿4﴾... ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

(فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی الوضو، ۱/ ۵۔ بہار شریعت، ۱/ ۲۸۸)

وُضو کا طریقہ (حنفی)

کعبۃُ اللہ شریف کی طرف منہ کرکے اُونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔ وُضو کیلئے نیّت کرنا سنّت ہے، نیّت نہ ہو تب بھی وضو ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملے گا۔ نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہٰذا زبان سے اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں حکمِ الٰہی بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وُضو کر رہا ہوں۔ بسمِ اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنّت ہے۔ بلکہ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیجئے کہ جب تک باوُضو رہیں گے فِرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔(معجم صغیر، باب الالف من اسمہ احمد، ۱/ ۷۳، حدیث: ۱۹۴) اب دونوں ہاتھ تین تین بار پہنچوں تک دھویئے، (نل بند کرکے) دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خِلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اُوپر نیچے کے دانتوں میں مِسواک کیجئے اور ہر بار مِسواک کو دھو لیجئے۔ حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "مسواک کرتے وقت نماز میں قراٰنِ مجید کی قِراءَت اور ذِکْرُ اللہ کے لئے مُنہ پاک کرنے کی نیّت کرنی چاہیے۔" (احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثانی فی طھارۃ الاحداث، کیفیۃ الوضوء، ۱/ ۱۸۲) اب سیدھے ہاتھ کے تین چُلّو پانی سے (ہر بار نل بند کرکے) اس طرح تین کُلّیاں کیجئے کہ ہر بار مُنہ کے ہر پرزے پر (حلق کے کَنارے تک) پانی بہ جائے، اگر روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چُلّو (اب ہر بار آدھا چُلّو پانی کافی ہے) سے (ہر بار نل بند کرکے) تین بار ناک میں نرم گوشت تک پانی چڑھایئے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچایئے، اب (نل بند کرکے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی اُنگلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔ تین بار سارا چہرہ اِس طرح دھویئے کہ جہاں سے عادَتاً سر کے بال

اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اگر داڑھی ہے اور اِحرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو (نل بند کرنے کے بعد) اِس طرح خِلال کیجئے کہ اُنگلیوں کو گلے کی طرف سے داخِل کر کے سامنے کی طرف نکالئے۔ پھر پہلے سیدھا ہاتھ اُنگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت تین بار دھویئے۔ اِسی طرح پھر اُلٹا ہاتھ دھولیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مستحب ہے۔ اکثر لوگ چُلّو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چُلّو بھر کر کہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ (بغیر اجازتِ صحیحہ ایسا کرنا) یہ پانی کا اِسراف ہے۔ اب (نل بند کر کے) سر کا مسح اِس طرح کیجئے کہ دونوں انگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سِرے ایک دوسرے سے مِلا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گُدّی تک اِس طرح لے جایئے کہ ہتھیلیاں سَر سے جُدا رہیں، پھر گدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے، کلمے کی اُنگلیاں اور انگوٹھے اِس دَوران سر پر بالکل مَس نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سَطح کا اور انگوٹھوں سے کانوں کی باہَری سَطح کا مَسح کیجئے اور چھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخِل کیجئے اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کے پچھلے حصّے کا مَسح کیجئے۔ بعض لوگ گلے کا اور دُھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مَسح کرتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔ سر کا مسح کرنے سے قبل ٹونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنالیجئے بِلا وجہ نل کُھلا چھوڑ دینا یا اَدھورا بند کرنا کہ پانی ٹپک کر ضائع ہوتا رہے اِسراف و گُناہ ہے۔ پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں ہر بار اُنگلیوں سے شُروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مستحب ہے کہ آدھی پِنڈلی تک تین تین بار دھولیجئے۔ دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا سنّت ہے۔ (خِلال کے دَوران نل بند رکھئے) اس کا مُستحب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے سیدھے پاؤں کی چھنگلیا کا خِلال شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چھنگلیا سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرلیجئے۔ (عامہ کُتُب)

حُجَّۃُ الْاسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر عُضْو دھوتے وقت یہ امّید کرتا رہے کہ میرے اِس عُضْو کے گناہ نکل رہے ہیں۔

(احیاء العلوم، کتاب اسرار الطهارة، القسم الثانی فی طهارة الاحداث، کیفیة الوضوء، ۱/۱۸۳ ملخصا)

”کرم یاربَّ العٰلمین“ کے چودہ حروف کی نسبت سے وضو کی 14 سنتیں

”وُضُو کا طریقہ“(حنفی)میں بعض سنّتوں اور مُستحبّات کا بیان ہو چُکا ہے اس کی مزید وَضاحت مُلاحظہ فرمایئے: ● نِیّت کرنا ● بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا۔ اگر وُضو سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیں تو جب تک باوُضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے ● دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھونا ● تین بار مِسواک کرنا ● تین چُلّو سے تین بار کُلّی کرنا ● روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا ● تین چُلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا ● داڑھی ہو تو(احرام میں نہ ہونے کی صورت میں) اس کا خِلال کرنا ● ہاتھ اور ● پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا ● پورے سر کا ایک ہی بار مَسح کرنا ● کانوں کا مَسح کرنا ● فرائض میں ترتیب قائم رکھنا(یعنی فرض اَعضاء میں پہلے منہ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا)اور ● پے در پے وُضو کرنا یعنی ایک عُضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عُضو دھو لینا۔ (بہار شریعت،۱/۲۹۳-۲۹۴ملخصا)

دھونے کی تعریف

کسی عُضو دھونے کے یہ معنٰی ہیں کہ اُس عُضْو کے ہر حصّے پر کم از کم دو قطرے پانی بہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک قَطرہ بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اِس طرح وُضو یا غسل ادا ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ،۱/۲۱۸،بہار شریعت،۱/۲۸۸)

کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

انجکشن لگانے سے وُضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

(1) گوشت میں اِنجکشن لگانے میں صِرف اِسی صورت میں وُضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے۔(2) جب کہ نَس کا انجکشن لگا کر پہلے خون اُوپر کی طرف کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہٰذا وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔(3)اِسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈرِپ نَس میں لگوانے سے وُضو ٹوٹ جائیگا کیوں کہ بہنے کی مقدار میں خون نکل کر نلکی میں آجاتا ہے۔ہاں بہنے کی مقدار میں خون نلکی میں نہ آئے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (4)سِرنج کے ذَرِیعے ٹیسٹ کرنے کے لئے خون نکالنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے اسی لئے

یہ خون پیشاب کی طرح ناپاک بھی ہوتا ہے، خون سے بھری ہوئی شیشی جیب میں رکھ کر نماز پڑھی، نہ ہوئی نیز خون یا پیشاب کی شیشی اگرچہ اچّھی طرح بند ہو مسجد کے اندر بھی نہیں لاسکتے، لائیں گے تو گنہگار ہوں گے۔

عملی طریقہ

2:45 تا 3:00 (15 منٹ)

مبلغ اسلامی بھائی وضو کا عملی طریقہ (پریکٹیکل) کر کے دکھائیں۔

فیضانِ نماز کورس کر لیجئے

اے عاشقانِ رسول! اپنی نماز درست کرنے کے لیے فیضان نماز کورس کر لیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 7 دن کے فیضان نماز کورس (رہائشی) میں طہارت، وضو، غسل، نماز کا عملی طریقہ، نماز کے اذکار، نماز کی شرائط و فرائض، واجبات، مُفسِدات، مکروہات، مدنی قاعدہ کے ذریعے قواعد و مخارج کے ساتھ قرآن پاک سکھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ روزمرہ کی دعائیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ جو اسلامی بھائی یہ کورس کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام لکھوادیں۔

سنتیں اور آداب کا حلقہ

3:00 تا 03:10 (وقت 10 منٹ)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سلام کے 11 مَدَنی پھول

(1) مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے (2) مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: "سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں" (3) دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سلام میں پہل کرنا سنّت ہے (5) سلام میں پہل کرنے والا اللہ پاک کا مُقرّب ہے (6) سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کہ میرے مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شعب الایمان، الحادی والستون من شعب الایمان

وھو باب فی مقاربۃ اھل الدین ... الخ، ٦/ ٤٣٣، حدیث: ٨٧٨٦) (7) سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت، رکن دوم در کن معاملات ست ... الخ، باب سیم در حقوق مسلمانان ... الخ، ١/ ٣٩٤) (8) اَلسَّلامُ عَلَیْکُم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکَاتُہ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو معاذ اللہ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلامُ عَلَیْکُم اور اس سے بہتر وَرَحمَۃُ اللہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہ شامل کرنا اور اس پر زِیادت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ تو ضَرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے اَلسَّلامُ عَلَیْکُم کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہ کہے۔ اور اگر اس نے اَلسَّلامُ عَلَیْکُم وَرَحمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہ وَبَرَکَاتُہ کہے اور اگر اس نے وَبَرَکَاتُہ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادت نہیں۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَم (9) اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہ وَبَرَکَاتُہ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جا سکتی ہیں (10) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے (11) سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرما لیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرائیے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ (اَس۔ سلا۔ مُ۔ عَلَیْ۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرائیے: وَعَلَیْکُمُ السَّلام (وَ۔ عَ۔ لَیْکُ۔ مُس۔ سَلام)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کام

3:11 تا 03:30 (وقت 20 منٹ)

مسجد درس

(ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقرّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔

(مسند بزار، اول مسند عمار بن یاسر، ۴/۲۵۴، حدیث: ۱۴۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی پسند

ایک مرتبہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے حُجرہ مبارکہ سے مَسْجِد میں تشریف لائے تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے دو حلقے دیکھے، ایک حلقہ والے قرآنِ کریم کی تِلاوت کر رہے تھے اور اللہ پاک سے دُعا مانگ رہے تھے، جبکہ دوسرے حلقہ والے عِلْم سیکھنے (LEARNING) سکھانے (TEACHING) میں مَشْغُول تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: یہ دونوں حلقے اگرچہ بھلائی پر ہیں، مگر جو لوگ قرآنِ کریم کی تِلاوت اور اللہ پاک سے دعا میں مَصْرُوف ہیں، اللہ پاک چاہے تو انہیں کچھ عَطا فرمائے اور چاہے تو کچھ بھی عَطا نہ فرمائے، البتہ! یہ لوگ عِلْم سیکھنے سکھانے میں مَشْغُول ہیں اور بیشک مجھے مُعَلِّم (یعنی سکھانے والا) بنا کر بھیجا گیا ہے (لہٰذا میں انہی کے پاس بیٹھوں گا)۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہیں (عِلْم کے حلقے میں) تشریف فرما ہو گئے۔

(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ۱/۱۵۰، حدیث: ۲۲۹)

درس اور مسجد کا باہمی تعلق

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مَسْجِد کی ابتدا ہی سے دَرْس کا تَعَلُّق مَسْجِد کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ اگر تاریخ پر نَظر دوڑائیں تو نَماز اور دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ مَساجِد میں درس ایک اہم ترین جُزْو کے طور پر وابستہ چلا آرہا ہے۔ سیرتِ مصطفےٰ پر اگر نظر ڈالی جائے تو یہ بات اکثر و بیشتر ملے گی کہ جب بھی سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کا صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو کچھ وَعظ و نصیحت فرمانا مقصود ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مسجدِ نبوی شریف میں جمع فرما کر تربِیت فرمائی۔

دعوتِ اسلامی اور مسجد درس کا اہتمام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پندرھویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جب موجودہ دور میں عالَمِ اسلام میں سنّتوں کی بہار لانے والی تحریک دعوتِ اسلامی کا آغاز فرمایا تو مساجدِ اہلسنّت کی آبادکاری بھی آپ کے مدنی مقصد میں شامل تھی، چُنانچہ مسجد بھر و تحریک کے تحت مساجدِ اہلسنّت میں دَرس کا سلسلہ شروع ہوا تو اوّلاً حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مشہور تصنیف مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب سے دَرس دیا جاتا رہا۔ پھر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کثیر مصروفیات کے باوُجود پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمّت کی خیر خواہی کے لئے بے شمار سُنّتوں، آدابِ اسلام اور پیارے پیارے مدنی پھولوں سے مزیّن تصنیفِ لطیف فیضانِ سنّت عطا فرمائی۔

مسجد درس کیا ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے فروغِ علمِ دین کے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز نے علمِ دین سیکھنے سکھانے اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں پر عمل پیرا ہونے کیلئے جو 12 مدنی کام عطا فرمائے، ان میں سے ایک مدنی کام مسجد دَرس بھی ہے اور اس سے مُراد یہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسائل کے عِلاوہ آپ کی باقی تمام کُتُب و رَسائل بِالخُصوص فیضانِ سنّت سے مسجد میں دَرس دینا، اسے تنظیمی اِصطلاح میں مسجد دَرس کہتے ہیں۔ مسجد دَرس بھی حقیقت میں فروغِ علمِ دین کی ہی ایک کڑی ہے، جس کے لئے مساجد میں روزانہ کم از کم ایک مدنی دَرس کی ترکیب بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ (یاد رکھئے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کُتُب و رَسائل کے عِلاوہ کسی اور کتاب سے دَرس دینے کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے اِجازت نہیں۔) مسجد میں اِجازت نہ ہونے کی صُورت میں انتظامیہ، خطیب و امام و مُؤذِّن وغیرہ کی مُخالَفت کئے بغیر

باہر دَرس دیا جاتا ہے۔

سَعادَت ملے دَرسِ ”فیضانِ سُنّت“ کی روزانہ دو مرتبہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص ۱۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بِسْمِ اللّٰہ شریف کے اُنیس حروف کی نسبت سے مسجد دَرس کے 19 مَدَنی پھول

﴾1﴿... فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔ (جامع صغیر، حرف المیم، ص ۵۱۰، حدیث: ۸۳۶۳)

﴾2﴿... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک اس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث سُنے، اسے یاد رکھے اور دُوسروں تک پہنچائے۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، ۴/۲۹۹، حدیث: ۲۶۶۶)

﴾3﴿... حضرتِ سیِّدُنا اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام کے مُبارک نام کی ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے عطا کردہ صحیفوں کی کَثرت سے دَرس و تدریس فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا نام ہی اِدْرِیس (یعنی دَرس دینے والا) ہو گیا۔ (تفسیر کبیر، پ۱۶، مریم، تحت الآیۃ: ۵۶، ۷/ ۵۵۰)

﴾4﴿... حُضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً یعنی میں عِلْم سیکھتا رہا یہاں تک کہ مقامِ قُطبِیَّت پر فائز ہو گیا۔ (مدنی پنج سورہ، ص ۲۶۴)

﴾5﴿... روزانہ کم از کم دو دَرس دینے یا سننے کی سَعادت حاصِل کیجئے۔

﴾6﴿... پارہ 28 سورۃُ التَّحرِیم کی چھٹی آیت میں اِرشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا (پ۲۸، التحریم: ۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذَرِیعہ مَدَنی دَرس بھی ہے۔

﴾7﴿... دَرس کیلئے وہ نَماز مُنتخب کیجئے جس میں زِیادہ سے زِیادہ اسلامی بھائی شریک ہو سکیں۔

﴾8﴿... جس نَماز کے بعد دَرس دینا ہو، وہ نَماز اُسی مَسْجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجَماعت ادا

فرمائیے۔

﴿9﴾ ... مِحراب سے ہٹ کر (صَحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ دَرس کیلئے مَخصُوص کر لیجئے جہاں دیگر نمازیوں اور تِلاوَت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

﴿10﴾ ... نگران ذیلی مُشاوَرت کو چاہیے کہ اپنی مَسجِد میں دو خیر خواہ مُقرّر کرے جو دَرس (بیان) کے مَوقَع پر جانے والوں کو نَرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

﴿11﴾ ... پردے میں پردہ کیے دوزانو بیٹھ کر دَرس دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حَرَج نہیں جبکہ نمازیوں وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

﴿12﴾ ... آواز زیادہ بُلند ہو نہ بالکل آہِستہ، حَتَّی الْاِمْکان اتنی آواز سے دَرس دیجئے کہ صِرف حاضِرین سُن سکیں۔ بَہر صُورت نمازیوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔

﴿13﴾ ... دَرس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دِھیمے انداز میں دیجئے۔

﴿14﴾ ... جو کچھ دَرس دینا ہے پہلے اُس کا کم از کم ایک بار مُطالَعہ کر لیجئے تاکہ غَلَطیاں نہ ہوں۔

﴿15﴾ ... مُعْرَب اَلفاظ (یعنی جن لفظوں پر زیر، زبر اور پیش وغیرہ لکھا ہوا ہے ان کو) اِعراب کے مُطابِق ہی اَدا کیجئے اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ تَلَفُّظ کی دُرُست اَدائیگی کی عادت بنے گی۔

﴿16﴾ ... حَمد و صلوٰۃ، دُرُود و سلام کے صیغے، آیتِ دُرُود اور اِختتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالم یا قاری کو ضَرور سنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سُنا لیں اکیلے میں اپنے طور پر بھی نہ پڑھا کریں۔

﴿17﴾ ... دَرس مَعَ اِختِتامی دُعا 7 مِنَٹ کے اندر اندر مکمَّل کر لیجئے۔

﴿18﴾ ... ہر مُبَلِّغ کو چاہیے کہ وہ دَرس کا طریقہ، بعد کی ترغیب اور اِختِتامی دُعا زَبانی یاد کر لے۔

﴿19﴾ ... دَرس کے طریقہ میں اسلامی بہنیں (گھر درس وغیرہ کیلئے) حَسْبِ ضَرورت ترمیم کر لیں۔

ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سنّت" مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے۔

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص 475)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اِعلان فرمایئے: ''قریب قریب تشریف لایئے۔'' پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح اِبتِدا کیجئے:

(مائیک استعمال نہ کریں، بغیر مائیک کے بھی آواز دھیمی رکھیں، کسی نمازی وغیرہ کو تشویش نہ ہو)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ط فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِس کے بعد اِس طرح دُرُود و سلام پڑھایئے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

اگر مسجِد میں ہیں تو اس طرح اِعتِکاف کی نِیّت کروایئے:

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اِعتِکاف کی نِیّت کی)۔

پھر اس طرح کہئے: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کئے توَجُّہ کے ساتھ رِضائے الٰہی کے لئے علمِ دِین حاصِل کرنے کی نِیّت سے ''فیضانِ سنّت'' کا دَرس سنئے۔ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لِباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سہلاتے ہوئے سننے سے ہو سکتا ہے اس کی بَرَکتیں جاتی رہیں۔ (بیان کے آغاز میں بھی قریب قریب آجایئے کہہ کر اِسی انداز میں رغبت دِلایئے اور اچھی اچھی نیّتیں بھی کروایئے) یہ کہنے کے بعد ''فیضانِ سنت'' سے دیکھ کر دُرُود شریف کی ایک فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے:

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وُہی پڑھ کر سنایئے، آیات و عَرَبی عِبارات کا صِرف ترجمہ پڑھئے، لکھے ہوئے مضمون کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے۔

دَرس کے آخر میں اِس طرح ترغیب دلایئے!

(ہر مُبلّغ کو چاہئے کہ زَبانی یاد کرلے اور دَرس و بیان کے آخر میں بِلا کمی بیشی اِسی طرح ترغیب دلایا کرے)

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کے لیے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلسنت کا مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیت ثواب ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تہجد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے مدنی قافلے میں سنتوں بھرا سفر اور روزانہ فکر مدینہ کے ذریعے "نیک بننے کا نسخہ" بنام مدنی انعامات کا رسالہ پر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

آخر میں خُشُوع و خُضُوع (یعنی جسم و دل کی عاجزی) اور قبولیت کے یقین کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بِلا کمی بیشی اس طرح دُعا مانگئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

یارَبِّ مصطفےٰ! بطفیلِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔ یااللہ پاک! دَرس کی غَلَطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما۔ ہمیں عاشقِ رسول، پرہیز گار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یااللہ پاک! ہمیں مَدَنی اِنْعامات پر عَمَل کرنے، مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرنے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کی توفیق عطا فرما۔ یااللہ پاک! مسلمانوں کو بیماریوں، قرضداریوں، بے روزگاریوں، بے اولادیوں، جھوٹے مقدموں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نَجات عطا فرما۔ یااللہ پاک! اِسْلَام کا بول بالا کر۔ یااللہ پاک! ہمیں دَعْوتِ اِسْلَامی کے مَدَنی ماحول میں اِسْتِقامت عطا فرما۔ یااللہ پاک! ہمیں زیرِ گنبدِ خَضْرا جَلْوۂ مَحبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مَدفَن اور جنتُ الفردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یااللہ پاک! مدینے کی خوشبو دار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسطہ ہماری جائز مُرادوں پر رحمت کی نظر فرما۔

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے　　　　کردے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۹۶)

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شِعر کے بعد یہ آیتِ مُبارکہ پڑھئے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۵۶)

(پ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

سب دُرُود شریف پڑھ لیں تو پھر پڑھئے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَۚ(۱۸۰) وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَۚ(۱۸۱) وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۠(۱۸۲)

(پ۲۳، اَلصّٰٓفّٰت: ۱۸۰تا ۱۸۲)

(آخر میں کلمہ پڑھ کر سنت پر عمل کی نیت سے منہ پر دونوں ہاتھ پھیر لیجئے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

﴿1﴾... مسجد درس، دعوتِ اسلامی کا بنیادی اور اہم ترین مدنی کام ہے۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوری، 1تا5 ذوالقعدۃِ الحرام 1436ھ بمطابق 17 تا 20 اگست 2015ء)

﴿2﴾... کسی مسجد میں اگر درس کی اِجازت نہیں ہے تو مسجد کے باہر درس بھی مسجد درس میں شُمار کیا جائے گا۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوری، جمادی الاولیٰ 1427ھ بمطابق 5 تا 7 جون 2006ء)

﴿3﴾... جو اُردو پڑھ سکتا ہے وہ دَرْس دے سکتا ہے۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوری، 5 اور 6 شوال المکرم 1429ھ بمطابق 5 اور 6 اکتوبر 2008ء)

مسجد درس سے متعلق احتیاطوں اور مفید معلومات پر مبنی سوال جواب شرعی احتیاطیں

سوال: کیا مائیک پر دَرْس دینے کی اِجازت ہے؟

جواب: دَرْس کا اگرچہ طے شُدہ طریقہ تو یہی ہے کہ پردے میں پردہ کیے دوزانو بیٹھ کر دَرْس دیا جائے لیکن اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حَرَج نہیں جبکہ نَمازیوں وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

سوال: ایسے وَقْت مَسْجِد میں آیا کہ جَماعَت ہو چکی ہو اور دَرْس جاری ہو تو کیا پہلے نَماز پڑھے یا دَرْس میں شِرْکَت کرے؟

جواب: نَماز کے وَقْت میں وُسْعَت ہو تو پہلے دَرْس میں شِرْکَت کرلے بعد میں نَماز پڑھ لے ورنہ پہلے نَماز پڑھے۔

سوال: اگر کوئی دَرْس کے اِخْتِتام پر شَرْعی مسئلہ پوچھے یا بحث کرے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر کوئی شَرْعی مسئلہ پوچھے تو پختہ مَعْلُوم ہونے پر اِصْلاح کا ساماں بنے ورنہ اپنی لاعلمی کا اِظْہار کرتے ہوئے دارُ الافتا اَہلسنّت میں رَابِطہ کرنے کا مَشْوَرہ دے اور اسی طرح اگر کوئی تنظیمی سوال کرے تو مَعْلُوم ہونے پر بتادے ورنہ اپنے سے بڑے ذِمّہ دار کی راہ دِکھلائے اور ہر صُورَت میں بحث مُباحَثے سے بچے۔

سوال: کیا مَسْجِد کے لئے وَقْف کِتاب پڑھنے کے لئے گھر وغیرہ لے جاسکتے ہیں؟

جواب: جو کتاب مَسْجِد کے لئے وَقْف ہے وہ مَسْجِد سے باہَر یعنی گھر وغیرہ لے جانا جائز نہیں۔

تنظیمی احتیاطیں

سوال: کیا تعویذاتِ عطاریہ کے بستے پر دیا جانے والا دَرْس مَسْجِد دَرْس شُمار ہوگا؟

جواب: تعویذاتِ عطاریہ کے بستے پر دیا جانے والا دَرْس مَسْجِد دَرْس نہیں بلکہ چوک دَرْس شُمار ہوتا ہے۔

سوال: کیا موبائل وغیرہ میں فیضانِ سنّت ڈاؤن لوڈ کرکے دَرْس دیا جاسکتا ہے؟

جواب: موبائل وغیرہ سے دَرْس وبیان کی ترکیب نہ کی جائے، بلکہ کتاب سے دیکھ کر ہی دَرْس دیا جائے کہ تنظیمی طور پر یہی طے شُدہ ہے۔

سوال: کیا حالَتِ سَفَر میں بھی موبائل سے دیکھ کر دَرْس نہیں سکتے؟

جواب: جی نہیں! بلکہ ایسی حالَت میں جیبی سائز رسائل اپنے پاس رکھے جائیں۔

سوال: مَسْجِد میں دَرْس دینے کی اجازت نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: کسی مَسْجِد میں اگر دَرْس کی اِجازت نہ ہو تو مَسْجِد کے باہَر دَرْس کی ترکیب بنالیجئے کہ یہ بھی مَسْجِد دَرْس ہی شُمار کیا جائے گا۔

سوال: مَسجِد دَرْس کے لئے کتنا پڑھا لکھا ہونا ضَروری ہے ؟

جواب: جو اُردو پڑھ سکتا ہے وہ دَرْس دے سکتا ہے۔

مدنی درس سکھائیں اور دلوائیں

3:31 تا 03:40 (وقت 10 منٹ)

(درس کا طریقہ صفحہ نمبر 71 سے دیکھ لیجئے)

فکرِ مدینہ مع لکھ کر گفتگو

03:41 تا 03:45 (وقت 5 منٹ)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 15 پر عمل کرتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

دعائے عطار

یا اللہ! جو کوئی سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل
تو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَمْ یَزَل

فکرِ مدینہ کا طریقہ

72 مدنی انعامات (اسلامی بھائیوں کے لئے)

یومیہ 50 مدنی انعامات

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں ؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں ؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی ؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا ؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے ؟

(6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِنْ شَآءَ اللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃُ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنت قبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق، چاشت اور اوابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے برائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟ (36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (41) وقت پر قرض ادا کیا؟ (42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (43) یکساں تعلقات رکھے؟ (44) نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟ (45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟ (47) ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟ (48) مذاق مَسْخَری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟ (49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟ (50) معیوب لباس تو نہیں پہنا؟

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے

باتیں کیے آرام فرمایئے۔

نمازِ عصر کی تیاری

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان واِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

بعد نمازِ عصر مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مدنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ سنانے کے مدنی پھول

● اِعتِکاف کے آخری عشرہ میں مسجد میں آڈیو مدنی مذاکرہ چلاتے وقت چند باتوں کا خیال رکھا جائے۔ جو مجلس مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے وہ مدنی مذاکرہ دکھا سکتی ہے۔ ● جس موبائل سے آڈیو مدنی مذاکرہ چلا رہے ہیں اس موبائل فون کی ٹیون نہ بجے ● کسی قسم کا کوئی اشتہار نہ چلے ● کسی قسم کا میوزک یا عورت کی آواز نہ آئے ● ایسی جگہ مدنی مذاکرہ سنوایا جائے جہاں نمازیوں کو تشویش نہ ہو ● مدنی مذاکرہ دیکھنے والے مُعتَکِفِین کو روزانہ مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ میں لائیو دکھانے کی ترکیب کی جائے۔

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ دکھانے کا سامان

● مدنی چینل ریڈیو ایپ ● ساؤنڈ ● ساؤنڈ اور موبائل کے ساتھ اٹیچ ہونے والی تار ● ساؤنڈ اگر نہ ہو تو چھوٹا اسپیکر بھی چل سکتا ہے ● پانی کا انتظام ● مدنی عطیات بکس ● ہفتہ وار رسائل کا بستہ

افطار اجتماع

تلاوت، نعت کے بعد

سنتوں بھرا بیان (وقت 25 منٹ)

مسجد کے آداب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

درود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے دن مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، (قیامت کے دن) لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہی شخص ہو گا جس نے (دنیا میں) مجھ پر کثرت سے درود پڑھا ہو گا۔ (سنن کبری، کتاب الجمعة، باب مایؤمر به فی لیلة الجمعة...الخ، ۳/۳۵۴، حدیث: ۵۹۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ اہلسنّت اور ادبِ مسجد

رمضان کا بابرکت مہینا تھا اور سرزمینِ ہند کے تاریخی شہر بریلی شریف میں مُوسلا دھار بارش برس رہی تھی، اُوپر سے ایسی سَخت سردی تھی کہ لوگ اُونی کپڑے پہنے لِحافوں میں دَبکے ہوئے تھے، مگر امامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دین وملّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فیضانِ رمضان سے فیضیاب ہونے کیلئے مسجد میں مُعتَکِف تھے، ہر لمحہ یادِ خدا و ذِکرِ مصطفٰے میں گُزر رہا تھا۔ لوگ مغرب کی نماز پڑھ کر جاچکے تھے اور اب گھڑی کی سُوئی عشا کا وَقت قریب ہونے کی خبر دے رہی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو نمازِ عشا کے لئے وُضو کی فکر ہوئی! مگر وہاں بارش کے ٹھنڈے پانی سے بچ کر وُضو کرنے کی کوئی جگہ مُیَسّر نہیں تھی۔ مسجد میں کرتے ہیں تو فرشِ مسجد مستعمل پانی سے آلودہ ہوتا ہے اور باہر جا نہیں سکتے! کریں تو کیا کریں! مگر جسے اللہ تعالیٰ اپنے دِین کے لئے چُن لیتا ہے اُسے فَہم و فراست سے بھی نواز دیتا ہے۔ چنانچہ پیکرِ خوف وخَشیّت، امام اہلسُنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس مسئلہ کا ایسا خوبصورت حل نکالا جسے دیکھ کر ہر مسجد کا ادب کرنے والا اَش اَش کر اُٹھے گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے اَوڑھنے کے لحاف کو تہہ کرکے موٹا کیا اور اسی پر بیٹھ کر وضو کر لیا اور پُوری رات ٹِھٹھَر ٹِھٹھَر کر جاگتے ہوئے گزار دی لیکن وضو کے پانی کا ایک قطرہ بھی مسجد کے فرش پر نہ گرنے دیا۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، باب عادات مبارکہ ومعمولات، ص ۱۲۱ بتغیر)

مسجد کی بے اَدَبی کی مختلف صُورتیں

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ واقعے سے اندازہ لگایئے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دل میں مسجد کے ادب واحترام کا کیسا جذبہ تھا کہ بارش اور سخت سردی کی رات میں خُود تو تکلیف اُٹھالی مگر مسجد میں پانی کا ایک قطرہ بھی گرنے نہیں دیا۔ مگر افسوس! ہمارے مُعاشرے میں بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو مسجد کے آداب سے ناآشنا ہے۔ عُموماً لوگ وُضو کرنے کے بعد مسجد کی دَریوں اور فرش پر گیلے پیروں کے نشانات بناتے نیز ہاتھوں اور چہرے سے پانی کے قطرے ٹپکاتے چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اَعضائے وُضُو سے پانی کے قطرے فرشِ مسجِد پر گرانا ناجائز وگناہ ہے۔ (بہار شریعت، ۱/۶۴۷) اسی طرح رَمَضانُ المُبارک میں اِعْتکاف کرنے والے بعض اَفْراد بھی مسجد کے اِحْتِرام کو پسِ پُشت ڈال کر خُوب گپیں ہانکتے، قہقہے مارتے، پان، گٹکے چباتے اور پھر مسجد کے کسی کونے میں تُھوکتے نظر آتے ہیں، کبھی مسجد کی دَریوں کے دھاگے نوچتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے مسجد کا تَقَدُّس پامال ہوتا ہے مسجد کی صفائی سُتھرائی رکھنے کا تو خُود ربِّ کریم حکم ارشاد فرما رہا ہے، چُنانچہ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 125 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)	ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔

حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک وصاف رکھا جائے۔ وہاں گندگی اور بدبُودار چیز نہ لائی جائے۔ (تفسیر نور العرفان، ص۲۹)

مسجدوں کا کچھ ادب ہائے! نہ مجھ سے ہوسکا — از طفیلِ مُصطفےٰ فرما اِلٰہی درگزر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ ہم سب کی ذِمّہ داری ہے کہ حکمِ قرآنی پر عمل کرتے ہوئے مسجدوں کو ہر طرح کی گندگی اور بدبُودار چیزوں سے بچا کر صاف سُتھرا رکھیں۔ اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی ہمیں اسی بات کا حکم ملتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِ رَحْمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی، پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں۔ یہ مسجدیں تو تلاوتِ قرآن،

اللہ پاک کے ذِکر اور نماز کے لئے ہیں۔ (مسند امام احمد، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ۴/۳۸۱، حدیث: ۱۲۹۸۳)

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور ان میں سے گرد وغُبار نکال دیا کرو کہ جو اللہ کریم کی رِضا کے لئے مسجد بنائے گا، ربِّ کریم اس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مسجدیں گُزر گاہوں پر بنائی جائیں؟ اِرشاد فرمایا: ہاں! اور ان میں سے گرد وغُبار صاف کرنا حُورِ عین کا مہر ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب بناء المسجد، ۲/۱۱۳، حدیث: ۱۹۴۹)

معلوم ہوا کہ مسجد کی صَفائی کرنا بہت ہی عظیمُ الشّان اور فضیلت والا کام ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک روایت سُنتے ہیں۔

مسجد کی صفائی پر انوکھا انعام

حضرت سیِّدُنا عُبَید بن مَرزُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ مدینہ شریف میں ایک عورت مسجد کی صَفائی کیا کرتی تھی۔ جب اس کا اِنتقال ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کے بارے میں خبر نہ دی گئی۔ ایک مَرتبہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی قَبْر کے قریب سے گُزرے تو دریافت فرمایا: یہ کس کی قبر ہے؟ تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے عرض کی: اُمِّ مِحْجَن کی۔ فرمایا: وہی جو مَسجد کی صَفائی کیا کرتی تھی؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو اس کی قَبْر پر صَف بنانے کا حکم دیا اور اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ پھر اس عورت کو مُخاطب کر کے فرمایا: تُو نے کون سا کام سب سے افضل پایا؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا یہ سُن رہی ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اس سے زِیادہ سُننے والے نہیں ہو۔ پھر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "اس (عورت) نے میرے سوال کے جواب میں کہا: مسجد کی صَفائی کو (میں نے سب سے اَفضل عمل پایا)۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی تنظیف المساجد وتطھیرھا... الخ، ۱/۱۲۲، حدیث: ۴)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے کہ مسجد سے مَحبّت کرنا اور اس کی صفائی ستھرائی میں حصّہ لینا کیسا پیارا عمل ہے کہ اس کی برکت سے اس عورت کی نمازِ جنازہ، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی پڑھائی۔ اس واقعے کو سننے کے بعد تین باتوں کی ضروری وضاحت بھی سن لیجئے۔

فی زمانہ عورت کا مسجد میں جانا کیسا؟

پہلے زمانے میں عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت تھی لیکن بعد میں فتنے کے پیشِ نظر عورتوں کو مسجد کی حاضری سے روک دیا گیا ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اب زمانہ خراب ہے عورتیں مسجدوں میں نہ آئیں۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورتیں سینماؤں، بازاروں، کھیل تماشوں میں جائیں، صرف مسجد میں نہ جائیں (بلکہ مطلب یہ ہے کہ) گھروں میں رہیں، بلاضرورتِ شرعیہ گھر سے باہر نہ نکلیں۔

(مرآۃ المناجیح،۱/۳۳۳)

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قبر والی سے گفتگو کرنا اور اُس کا قبر سے جواب دینا

اس مبارک واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ آپ جب چاہیں اور جس مُردے سے چاہیں بات کر سکتے ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مُردے بھی مخلوق کی بات سُننے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زندگی میں لوگوں کی سننے کی طاقت مختلف ہوتی ہے بعض قریب سے سنتے ہیں جیسے عام لوگ اور بعض دُور سے بھی سُن لیتے ہیں جیسے پیغمبر اور اَولیا۔ مرنے کے بعد یہ طاقت بڑھتی ہے گھٹتی نہیں، لہٰذا عام مُردوں کو ان کے قبرستان میں جا کر پُکار سکتے ہیں دُور سے نہیں لیکن انبیاء و اولیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دُور سے بھی پُکار سکتے ہیں کیونکہ وہ جب زندگی میں دُور سے سُنتے تھے تو بعد وفات بھی سُنیں گے۔ (علم القرآن، ص۲۰۸)

تدفین کے بعد قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ولیِ اَقْرَب یعنی میت کا سب سے قریبی رشتہ دار اگر نمازِ جنازہ نہ پڑھ سکے تو اُسے قبر پر جنازہ پڑھنے کا اِختیار ہے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 838 پر ہے کہ ولی کے سوا کسی ایسے نے نمازِ (جنازہ) پڑھائی جو ولی پر مُقدم (افضل) نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اِعادہ کر سکتا ہے اور اگر مُردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر (بھی) نماز (جنازہ) پڑھ سکتا ہے۔ اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے زمانۂ اقدس میں تمام مسلمانوں کے ولیِ اقرب ہیں چنانچہ اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: زمانۂ اقدسِ حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں تمام مسلمین کے ولیِ اَحق واَقْدم (سب سے بڑے مالک) خُود حُضُور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (خود) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِم یعنی میں مُسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہوں۔ (مسلم، کتاب الفرائض، باب ترک مالاً فلورثتہ، ص ۸۷۴، حدیث: ۱۶۱۹)

تو جو نمازِ جنازہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِطلاع دیئے بغیر اور لوگ پڑھ لیں پھر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر اعادہ فرمائیں تو یہ ایسا ہی ہے جیسے نمازِ اَوّل (پہلی نمازِ جنازہ) ولی کے علاوہ کسی غیر نے پڑھائی۔ ولیِ اَحق اختیارِ اِعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنے کا اختیار) رکھتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۲۹۱، ملخصاً) اسی لیے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُمِّ مِحْجَن رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی قبر پر تشریف لے جا کر نمازِ جنازہ اَدا فرمائی اور جب ان سے افضل عمل کے بارے میں پُوچھا تو اُنہوں نے مسجد کی صفائی کو افضل عمل بتایا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی مسجدوں کو پاک وصاف رکھنا چاہیے کہ مسجد کی صَفائی کرنے والا اللہ پاک کا محبوب ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: "مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَهُ اللّٰهُ یعنی جو مسجد سے مَحبّت کرتا ہے، اللہ پاک اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، ۲/۱۳۵، حدیث: ۲۰۳۱)

مسجد کی صفائی کرنے والے اور اس میں رہ کر اللہ پاک کی عِبادت ورِیاضت کرنے والے بڑے ہی خُوش نصیب ہیں۔ یقیناً مسجد اللہ پاک کی بہت ہی پیاری نعمت اور شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے بہت زَبَردَست رُکاوٹ ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن مَعْقِل رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطٰن یعنی مسجد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ (قِل۔عَہ) ہے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، ماجاء فی لزوم المساجد، ۱۹/۱۸۸، حدیث: ۳۵۷۵۶)

مسجد کی حیرت انگیز رونقیں

مگر افسوس صد کروڑ افسوس! فی زمانہ شیطان کے شَر سے بچنے کے لئے مَساجد میں عِبادت وتلاوت کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں، بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ مسلمانوں کی حالت اس قدر اَبتر (یعنی بُری) ہوتی جارہی ہے کہ نماز کے اَوقات میں مسجدیں ویران نظر آتی ہیں، جبکہ چوک، بازار، سینما گھر اور تَفریحی مقامات پر جَمِ غَفیر (یعنی

بہت رَش) دکھائی دیتا ہے۔ مُؤَذِّن دن میں پانچ مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (آؤ فلاح کی طرف) کی صدا لگا کر مسجد میں آنے کی دعوت دیتا ہے، مگر بدقسمتی سے ہم اس حاضری سے محروم رہتے ہیں۔ لہٰذا مسجدوں کی ویرانی پر خُوب دل جلایئے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 2 پر عمل کی اچھی نیّت سے اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور رِشتہ داروں کو نماز کی ترغیب دِلا کر مسجد میں لایئے، زَور و شَور سے "مسجد بھرو تحریک" چلایئے اور ایک ایک بے نمازی پر اِنْفِرادی کوشش کر کے اسے نمازی بنایئے اور یُوں اپنی مَساجد کا تَحَفُّظ بھی فرمایئے کہ جو مکان اپنے مکینوں (یعنی رہنے والوں) سے آباد ہو، اس پر کوئی قبضہ نہیں جما سکتا، ورنہ خالی مکان پر کوئی بھی قابِض ہو سکتا ہے۔ مدنی انعام نمبر 2 کیا ہے؟ آیئے اس کو بھی توجہ سے سُنتے ہیں: "کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟" اس مدنی انعام پر عمل کی برکت سے خود بھی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل ہو گی نیز دُوسروں کو بھی نماز کی دعوت دے کر ثواب کا کثیر خزانہ اکٹھا کرنے کا موقع ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

اے عاشقانِ رسول! اُس مُبارک دَور کو بھی یاد کیجئے کہ جب رات دن مسجِدیں آباد ہوا کرتی تھیں اور نمازیوں کی چہل پہل رہا کرتی تھی، چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاسلام حضرت سیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "نیک لوگ فکرِ آخرت کی وجہ سے مسجِدوں میں پڑے رہتے تھے تا کہ جتنا زِیادہ ہو سکے، اِس مختصر ترین زندگی کی مہلت سے فائدہ اُٹھا کر آخِرت کی اَبدی (یعنی ہمیشگی والی) نعمتیں جمع کر لیں۔ عبادت کرنے والوں کی کثرت کے سبب مسجِد کے باہر لڑکے وغیرہ اَشیائے خُورد و نَوش (یعنی کھانے پینے کی چیزیں) فَروخت کرتے، یُوں کھانے پینے کی اَشیاء بھی عبادت گُزاروں کو بآسانی دستیاب ہو جاتیں۔"

(کیمیائے سعادت، رکن دوم معاملات ست، باب پنجم در شفقت بردن در دین... الخ، احتیاط سیم، ۱/۳۳۹)

سُبْحٰنَ اللہ! وہ کیسا پاکیزہ دَور تھا کہ مسجِدوں میں رات دن رَونق ہوتی تھی اور آہ! آج تو مَساجِد کی وِیرانی دیکھ کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ اے موت کا یقین رکھنے والے اسلامی بھائیو! جس سے بن پڑے وہ کَسبِ حَلال اور والِدین و اَولاد وغیرہ کی دیکھ بھال نیز دیگر حُقُوقُ العِباد کی بجا آوری کے بعد جو وَقْت فارِغ بچے، اُسے ضَرور ذِکر و دُرُود، فکرِ آخِرت اور اچھی صُحبت میں گُزارنے کی کوشش کرے۔

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب سب کو نمازی دے بنا یا ربِّ مُصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعید خُدرِی رَضِیَ اللهُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مسجد میں کثرت سے آمدورفت رکھنے والے کو دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، کیونکہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۱۰، التوبۃ:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے (ہیں)۔

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۴/ ۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۶)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "تفسیرِ نعیمی" میں فرماتے ہیں: "خیال رہے کہ مسجد آباد کرنے کی گیارہ (11) صُورتیں ہیں: (۱) مسجد تعمیر کرنا (۲) اس میں اضافہ کرنا (۳) اسے وسیع کرنا (۴) اس کی مَرَمَّت کرنا (۵) اس میں چٹائیاں، فرش و فروش بچھانا (۶) اس کی قلعی چُونا کرنا (۷) اس میں روشنی وزِینت کرنا (۸) اس میں نماز و تلاوتِ قرآن کرنا (۹) اس میں دِینی مدارس قائم کرنا (۱۰) وہاں داخل ہونا، وہاں اکثر جانا، آنا، رہنا (۱۱) وہاں اَذان و تکبیر کہنا، اِمامت کرنا۔" (تفسیر نعیمی، ۱۰/ ۱۹۵)

مزید فرماتے ہیں: "مسجد بنانے یا اسے آباد کرنے یا وہاں باجماعت نماز اَدا کرنے کا شوق صحیح مُومن کی علامت ہے، اِنْ شَآءَ اللہ ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔" (تفسیر نعیمی، ۱۰/ ۲۰۴)

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

مَساجد کی آباد کاری اور دعوتِ اسلامی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مسجدوں میں رہ کر نماز باجماعت اَدا کرنا، ذِکْرُ اللہ اور عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کے ذریعے انہیں آباد رکھنا، مومن کی علامت ہے۔ ہمیں بھی اپنا قیمتی وَقت فُضُولیات میں برباد کرنے کے بجائے زِیادہ سے زِیادہ مسجد میں گُزارنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی

تحریک دعوتِ اسلامی نے ہمیں ایسے کئی مَواقع فَراہم کردیئے ہیں، جن کے ذریعے ہم اپنا کثیر وَقْت مسجد میں گزار سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ عِلْمِ دِین کا ڈھیروں خزانہ بھی حاصل کرسکتے ہیں مثلاً

- پورے ماہِ رَمضانُ المُبارَک یا آخری عشرے میں تربیتی اِجتماعی اِعْتکاف کی ترکیب ہوتی ہے۔ جس میں ہزارہا اسلامی بھائیوں کو فرض عُلُوم سکھائے جاتے اور سُنَّتوں کے مُطابِق مدنی تربیت کی جاتی ہے۔
- مدنی قافلوں کے مُسافر اسلامی بھائی بھی مسجدوں میں قیام کرتے ہیں، یُوں انہیں اپنا اکثر وقت مسجد میں گُزارنے اور عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔
- بعدِ فجر مدنی حلقے کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں کم از کم تین (3) آیات، ترجمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائن العرفان / تفسیر نورالعرفان / تفسیر صراط الجنان کے ساتھ سُنائی جاتی ہیں۔
- مختلف نمازوں کے بعد مدنی درس یعنی امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتب و رسائل کے ذریعے عِلْمِ دِین کے مدنی پُھول لُٹائے جاتے ہیں۔
- دعوتِ اسلامی کے بعض مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) میں "دارالسنۃ" مَوْجُود ہیں، بنیادی ضروریاتِ دِین، نماز کا عملی طریقہ، مختلف موضوعات پر سُنّتیں و آداب سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے۔ آپ بھی مَساجد آباد کرنے اور عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کے لئے اس عَظِیْم کام میں شامل ہو کر رحمتِ خُداوَنْدی کے حقدار بن جایئے۔
- مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے، اس کی برکت سے بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسجدیں آباد رہتی ہیں۔
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وقتاً فوقتاً مختلف کورسز (مثلاً 63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، کردار ساز 12 روزہ مدنی کورس) اور مختلف مواقع پر ہونے والے مدنی مشوروں اور تربیتی اجتماعات کے ذریعے کثیر عاشقانِ رسول مسجدوں کو آباد رکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

رِسالہ مساجد کے آداب کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! مساجد کے آداب کے عنوان سے متعلق ایک عظیم الشّان معلوماتی رِسالہ بنام "مَساجد کے آداب" مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے، یہ رِسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے کی روشنی میں نئے مواد کے کافی اِضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے، یہ رِسالہ مختلف سوالات پر بہت

ہی پیارے اور اَحسن انداز میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے دِیے گئے جوابات کا اَنمول مدنی گلدستہ ہے، اس مدنی گلدستے کے رنگ برنگے مدنی پھول مختلف خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں، اس رِسالے میں دِیے گئے سوالات کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں تاکہ اِس عظیمُ الشّان رِسالے کو حاصل کرنے، خود بھی مطالعہ کرنے اور دُوسروں تک بھی پہنچانے کا مدنی ذہن بنے۔ مثلاً مسجِد میں بعض لوگ کھڑے ہو کر اپنی مجبوری اور بیماری وغیرہ کا بیان کر کے مدد کی اپیل کرتے ہیں اگر وہ واقعی حقدار ہوں، تو کیا اُنہیں کچھ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ کیا مسجد میں، مسجد، مدرسے یا کسی حاجت مند مسلمان کے لیے بھی چندہ نہیں کر سکتے؟ چھوٹے چھوٹے بچے جو مسجِد میں دَنْدَناتے اور شور مچاتے پھر رہے ہوتے ہیں، ان کا جُرم کس پر ہے؟ ائیر فریشنر (Air Freshner) کے ذریعے خوشبو کا چھڑکاؤ (Spray) عام ہوتا جا رہا ہے، اس میں کوئی نقصان تو نہیں؟ کمرے کو خُوشبو دار کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ جو اسلامی بھائی روٹھ کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام چھوڑ بیٹھے ہوں انہیں کیسے قریب کیا جائے؟

مسجد کے آداب کا خیال رکھئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے گھروں کو آباد رکھنا اور ان سے محبّت کرنا بڑی سَعادت کی بات ہے، لیکن مَساجِد کے آداب کا خیال رکھنا اور اسے ہر طرح کی ناپسندیدہ اور بدبُودار چیزوں سے بچانا بھی انتہائی ضروری ہے، چنانچہ

مسجِد میں کچّا گوشت نہ لے جائیں

صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجِد میں کچّا لہسن اور کچی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک کہ بُو باقی ہو اور یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے، جس میں بُو ہو، جیسے گَندَنا (یہ لہسن سے ملتی جُلتی ترکاری ہے) مُولی، کچا گوشت اور مٹّی کا تیل، وہ دِیا سَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دَہنی کا عارِضہ (یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زَخم ہو یا کوئی بدبودار دوا لگائی ہو تو جب تک بُو مُنقَطِع (یعنی ختم) نہ ہو، اُس کو مسجِد میں آنے کی مُمانَعت ہے۔ (بہار شریعت، ۱/۶۴۸)

مُنہ میں بدبُو ہو تو مسجد میں جانا حرام ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مُنہ میں بدبو ہونے کی صورت میں جب تک بُو ختم نہ ہو جائے مسجد میں جانا منع ہے۔ امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بارے میں مدنی پُھول ارشاد فرماتے ہیں: بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے، یعنی ابھی خواہش باقی ہو کہ ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر کھاتے رہے اور وَقت بے وَقت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پزے، آئسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہو گیا اور خدانخواستہ "گندہ دَہنی" یعنی مُنہ سے بدبو آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت امتحان ہو جائے گا، کیونکہ مُنہ سے بدبو آتی ہو تو مسجِد کا داخِلہ حرام ہے، یہاں تک کہ جس وَقت مُنہ سے بدبو آرہی ہو، اُس وَقت باجماعت نَماز پڑھنے کے لئے بھی مسجِد میں آنا گناہ ہے۔ چُونکہ فکرِ آخِرت کی کمی کے باعث لوگوں کی بھاری اکثریت میں کھانے کی حرص زیادہ اور آج کل ہر طرف "فُوڈ کلچر" کا دَور دَورہ ہے، اِس وجہ سے ایک تعداد ہے جن کے مُنہ سے بدبُو آتی ہے۔ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ سادہ غذا اور وہ بھی بھوک سے کم کھائے اور ہاضِمہ دُرُست رکھے۔ نیز جب بھی کھا چکے، خِلال کرنے اور خوب اچھی طرح کلّیاں وغیرہ کر کے مُنہ صاف رکھنے کی عادت بنائیے، ورنہ غذا کے اَجزا دانتوں کے خَلا (Gape) میں رہ جاتے، سڑتے اور بدبُو لاتے ہیں۔ صِرف مُنہ کی بدبو ہی نہیں بلکہ ہر طرح کی بدبُو سے مسجِد کو بچانا واجب ہے۔

لٰہذا ہمیں مسجد کے آداب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے صاف ستھرا لباس پہن کر، خوشبو لگا کر مسجد میں حاضر ہونا چاہیے۔ ذرا غور کیجئے! اگر ہمیں حکمرانوں، وزیروں، افسروں یا کسی بڑے آدمی کے پاس جانا ہو تو صاف ستھرا لباس پہنتے، عِمامہ، چادر وغیرہ درست کرتے اور خوشبو لگاتے ہیں، مگر مسجد میں جانے کے لئے ایسا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ اللہ پاک تو تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے، اس کی شان و عظمت تو سب سے بلند و بالا ہے۔

سیّدنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا قیمتی عمامہ و لباس

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 517 صفحات پر مشتمل کتاب "عمامہ کے فضائل" صفحہ 184 پر ہے کہ حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رات کی نماز کے لیے ایک قیمتی لباس سلوا رکھا تھا جس میں قمیص، عمامہ، چادر اور شلوار تھی اس کی قیمت پندرہ سو درہم تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اسے روزانہ رات کے وقت زیبِ تن

فرماتے اور ارشاد فرماتے: اَلتَّزَیُّنُ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَوْلٰی مِنَ التَّزَیُّنِ لِلنَّاسِ یعنی اللہ پاک کے لیے زینت اختیار کرنا لوگوں کے لیے زینت اختیار کرنے سے بہتر ہے۔ (تفسیر روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۳۱، ۳/۱۵۴)

مسجِد کی حاضِری کیلئے زِینت اختیار کرنے کا تو خود اللہ پاک نے حکم ارشاد فرمایا ہے: چنانچہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (پ۸، الاعراف: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے آدم کی اَولاد اپنی زِینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

نماز کے لئے عطر لگانا مستحب ہے

صدرُ الْاُفاضِل سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی لباسِ زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخلِ زینت ہے اور سنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت (یعنی عمدہ صورت و حالت) کے ساتھ نماز کے لئے حاضِر ہو، کیونکہ نماز میں ربِّ کریم سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زِینت کرنا عطر لگانا مُستحب ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص ۲۹۱)

مسجد میں باتوں کی بدبُو!

اے عاشقانِ رسول! ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ میں تو پانچوں وَقْت پاک صاف ہو کر خُوشبو لگا کر مسجد میں جاتا ہوں اور مسجد کی اَشْیاء وغیرہ بھی خراب نہیں کرتا، تو اس طرح میں بدبو پھیلا کر مسجد کی بے ادبی سے بچ جاتا ہوں تو جواباً عرض ہے ضروری نہیں کہ ظاہری چیزوں سے ہی مسجد میں بدبُو پھیلتی ہو، بلکہ آج ہماری اکثریت ایسے مَرَض میں مُبتلا ہے جس کا ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا اور ہم مسجدیں "بدبُودار" کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے "جو لوگ غیبت کرتے اور مسجِد میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ان کے منہ سے وہ گندی بدبُو نکلتی ہے، جس سے فِرشتے اللہ پاک کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۳۱۲)

اس روایت کی روشنی میں ہم اپنا اور اپنے معاشرے کا جائزہ لیں کہ کیا ہمارے ذہن کے کسی گوشہ میں کبھی یہ بات آئی کہ مسجد میں غیبت کرنا، مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا بھی منہ سے گندی بدبُو کے نکلنے کا سبب ہے؟ کیا کبھی اس بات کی طرف بھی ہمارا دھیان گیا کہ ہمیں مسجد میں فضول گوئی نہیں کرنی چاہیے؟ یاد رکھئے! مساجد کی

تعمیر کا مقصد اس میں دنیاوی باتیں کرنا نہیں، بلکہ یادِ الٰہی میں مشغول رہنا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اللہ کریم کے داعی (یعنی دعوت دینے والے) کی آواز پر لبّیک کہا اور اللہ کریم کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں، تو اس کے عِوَض اللہ پاک کے یہاں جنّت ہے۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مسجدوں کی اچھی تعمیر کیا ہے؟ فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔ (کنز العمال، کتاب الصلاۃ من قسم الاقوال، الفصل الثالث فی فضائل المسجد...الخ، ۴/۲۷۳، حدیث: ۲۰۸۳۷، الجزء السابع) ہمارے اَسلاف مسجد کے آداب کا بڑا خیال رکھتے اور مسجد میں دُنیوی باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے۔

بے ادبوں کو مسجد سے نکال دیا

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اُن لوگوں کو مساجد میں زیادہ بیٹھنے سے منع کرتے تھے جو مساجد کے آداب نہیں جانتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، جو فضول باتیں کر رہے تھے۔ تو اپنی چادر لَپیٹ کر ان کو مارا اور وہاں سے نکال دیا اور فرمایا: تم نے اللہ پاک کے گھروں کو دنیا کے بازار بنا رکھا ہے، حالانکہ یہ تو آخرت کے بازار ہیں۔ (تنبیہ المغترین، الباب الثالث، ص ۱۶۲)

حضرت سَیِّدُنا سائب بن یزید رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا، کسی نے مجھے کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو جو مسجد میں زور زور سے باتیں کر رہے تھے، میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ان دونوں کو لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اگر تم دونوں مدینے کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سخت سزا دیتا۔ تم لوگ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو۔ (بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الصوت فی المساجد، ۱/۱۷۸، حدیث: ۴۷۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! ایک طرف تو اللہ کریم کے یہ نیک بندے ہیں، جو مسجد کے آداب کا بے حد خیال رکھتے تھے اور دوسری طرف ہم ہیں کہ آدابِ مسجد سے بالکل ناواقف ہیں۔ فضول باتیں تو اپنی جگہ، بسا اوقات کئی لوگ مَعَاذَ اللہ فحش کلام تک کر جاتے ہیں۔ اس قسم کی بے حُرمتی عُموماً مسجد میں نکاح یا

تیجہ وغیرہ کی تقریب میں ہوتی ہے۔کچھ لوگ تو نکاح کے معاملات یا قرآنِ پاک کی تلاوت میں مصروف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ایک کونے میں اپنی باتوں کی محفل سجالیتے ہیں۔پھر فُضُول باتوں، غیبتوں، چُغلیوں، مذاق مسخریوں اور قہقہوں کا ایسا سلسلہ شُروع ہوتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔خدارا کچھ خوف کیجئے! ہمارا یہ طرزِ عمل ہماری دنیا و آخرت کو برباد کر سکتا ہے۔ایسے لوگوں کے خلاف مسجد، خود ربِّ کریم کی بارگاہ میں فریاد کرتی ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک مسجد اپنے رَبّ کریم کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے: ہم انہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۳۱۲)

آیئے! مسجد میں دُنیوی باتوں اور مسجد میں ہنسنے کی مَذَمَّت پر روایات سنتے ہیں:

- ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دُنیا کی باتیں کریں گے، تو اس وَقْت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ اللہ پاک کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔

(شعب الایمان، باب الحادی و العشرون، فصل المشی الی المساجد، ۳/ ۸۶، حدیث: ۲۹۶۲)

- مسجد میں دنیاوی بات چیت، نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے، جس طرح چوپائے گھاس کو کھاتے ہیں۔

(اتحاف السادة المتقین، کتاب اسرار الصلوۃ ومھماتھا، الباب الاول، ۳/ ۵۰)

- مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔(جامع صغیر، حرف الضاد، ۱/ ۳۲۲، حدیث: ۵۲۳۱)

مسجِد میں موبائل فون کی گھنٹی بند رکھئے

اے عاشقانِ رسول! ان تمام وعیدوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خود کو ہلاکت سے بچایئے اور مسجد کے آداب بجالاتے ہوئے اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ مسجِد میں چلتے وقت پاؤں کی دَھمک (دَھ۔مَک) پیدا نہ ہو نیز چھڑی (Walking Stick)، چھتری، ہاتھ کا پنکھا، چپّل، تھیلا (Bag)، برتن وغیرہ کوئی چیز بھی اِس طرح نہ ڈالئے کہ آواز پیدا ہو۔اگر موبائل فون ہو تو مسجِد میں اس کی گھنٹی بھی بند رکھئے، افسوس! فی زمانہ اس کی احتیاط بہت کم کی جاتی ہے، یہاں تک کہ مسجدُ الحرام شریف میں اور وہ بھی عین خانۂ کعبہ کے طواف میں لوگوں کے

موبائل فون کی گھنٹیاں بلکہ مَعَاذَ الله میوزیکل ٹیونز (Musical Tunes) گونجتی رہتی ہیں، حالانکہ میوزیکل ٹیون تو مسجد کے علاوہ بھی ناجائز و گناہ ہے۔ (تو مسجد میں تو حکم اور سخت ہو گا۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

مسجد میں داخلے کی ممانعت

اے عاشقانِ رسول! پاگلوں، ناسمجھ بچوں اور نشہ میں مدہوش افراد کا مسجد میں آنا منع ہے، اس سے مسجد کا تَقَدُّس پامال ہوتا ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سُنَّت، جلد اوّل، صفحہ 1220 پر تحریر فرماتے ہیں: ایسا بچّہ جس سے نَجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خَطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔ (درمختار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، ۲/۵۱۸) صفحہ 1221 پر فرماتے ہیں: بچّہ یا پاگل (یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو اس) کو دَم کروانے کے لئے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ چھوٹے بچّے کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بلکہ "پیکنگ" کر کے بھی نہیں لا سکتے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِحترامِ مسجد کے حوالے سے فیضانِ سُنَّت (جلد اوّل) صَفْحہ 1202 تا 1207 پر بیان کردہ مَدَنی پھولوں میں سے چند مدنی پھول قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجالیجئے، اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ چنانچہ

- مسجِد کے اندر کسی قسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔

سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ "جذبُ القُلوب" میں نقل کرتے ہیں کہ مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذرّہ) بھی پھینکا جائے، تو اس سے مسجِد کو اس قَدَر تکلیف پہنچتی ہے، جس قَدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خس (یعنی معمولی ذرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذب القلوب، ص ۲۲۲)

- مسجِد کی دیوار، اِس کے فَرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تُھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے مَیل نکال کر لگانا، مسجِد کی دری یا چٹائی سے دھاگا یا تِنکا وغیرہ نُوچنا سب ممنوع ہے۔
- ضَرورتاً (مسجِد کے اندر) اپنے رُومال وغیرہ سے ناک پُونچھنے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔

● مسجد میں جھاڑو دینے میں جو گرد اور کُوڑا وغیرہ نکلے، وہ ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدَبی ہو۔

● جُوتے اُتار کر مسجِد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیجئے۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گرد کے ذَرّات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پُونچھ کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ مسجِد میں گرد کا کوئی ذرّہ نہ گرنے پائے اِس کا خیال رکھئے۔

● مسجِد کے وُضو خانے پر وُضو کرنے کے بعد پاؤں وضو خانے ہی پر اچّھی طرح خشک کر لیجئے، گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں مَیلی اور بد نُما ہو جاتی ہیں۔

● مسجِد کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے کے داخِلے کے وَقت (مَثَلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے، حتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو، اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں، تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خَطیب جب مِنبر پر جانے کا اِرادہ کرے، پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

● مسجِد میں اگر چھینک آئے تو کوشِش کریں آہِستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجِد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اِسی طرح ڈکار کو ضَبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتَّی الْاِمکان آواز دَبائی جائے، اگرچِہ غیر مسجِد میں ہو۔ خُصُوصًا مجلس میں یا کسی مُعَظَّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تَہذِیبی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کی ڈکار کی آواز سنی، فرمایا: اپنی ڈکار کم کر، اس لیے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہو گا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔ (ترمذی، کتاب صفۃ... الخ، باب حدیث اکثرھم شبعا فی الدنیا... الخ، ۴/۲۱۷، حدیث: ۲۴۸۶) اور جَماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ اگرچِہ مسجِد سے باہَر تنہا ہو، کیونکہ یہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جَماہی جب آئے حتَّی الْامکان مُنہ بند رکھیں، مُنہ کھولنے سے شیطان مُنہ میں تُھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دَبالیں اور اس طرح بھی نہ رُکے تو حتَّی الْامکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے مُنہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جَماہی شیطان کی طرف سے ہے اور اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اس سے محفوظ ہیں لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ "انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جماہی نہیں آتی۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ فوراً رُک جائے گی۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ۲/۴۹۸-۴۹۹)

● تَمَسخُر (مَسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سخت ناجائز۔

● مسجِد میں حدَث (یعنی رِیح خارِج کرنا) مَنع ہے۔

● قِبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجِد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرتِ سَرِی سَقَطِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مسجِد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجِد سے ہاتِف نے آواز دی: "سری! بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟" مَعًا (یعنی فورًا) پاؤں سمیٹے اور ایسے سَمیٹے کہ وَقتِ انتِقال ہی پھیلے۔ (سبع سنابل، در عبادت وحسن اخلاق درویشان، ومنہا الصدق والاخلاص والاداب، ص ۱۳۱) (چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، لِٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قِبلہ کی طرف نہ ہوں اور بچوں کو قضائے حاجت کرواتے وقت بھی ضروری ہے کہ اُن کا رُخ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو۔)

● استِعمال شُدہ جُوتا مسجِد میں پہن کر جانا، گستاخی و بے ادبی ہے۔

ہمیں مَسجِدوں کا مُیَسّر ادب ہو الٰہی کرم بہرِ شاہِ عَرَب ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی مسجد کے آداب کا مُعامَلہ اِنتہائی نازُک ہے، اس لئے خُوب اِحتیاط کرنے کی ضرورت ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ذرا سی بے احتیاطی کے سبب ہم مسجد کے حُقُوق پامال کر بیٹھیں۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسجد کے آداب کا بہت خیال فرماتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک بار شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسجد میں داخل ہونے سے قبل جُوتے اُتارے، دونوں پاؤں کپڑے سے صاف کیے اور پھر مسجد میں داخل ہوئے۔ مدنی مُذاکرے میں اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں مسجد میں داخل ہوتے وَقت کپڑے سے اپنے پاؤں صاف کر لیتا ہوں تاکہ مٹی کا کوئی ذَرّہ مسجد میں نہ چلا جائے۔ مزید فرماتے ہیں: میں سُنَّت پر عمل کی نیت سے داڑھی اور بھنوؤں پر بھی تیل لگاتا ہوں، لیکن اسے خُوب اچھی طرح صاف کر لیتا ہوں تاکہ اس تیل کی چکناہٹ سے مسجد کا فرش آلودہ نہ ہو جائے۔

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اکثر جیب میں شاپَر رکھتے ہیں اور مسجد کے فرش پر گرے ہوئے بال و ذَرّات وغیرہ اُٹھا کر اس میں ڈالتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی زائد شاپر بھی رکھتے ہیں جو کہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو ترغیب دِلا کر تحفے میں پیش فرماتے اور اس طرح مسجد سے ذَرّات وغیرہ اُٹھانے کا ذِہن بناتے ہیں۔

مسجد کے آداب کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ''مسجدیں خُوشبودار رکھئے'' مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل فرما کر خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی حسبِ توفیق تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو پڑھا (Read) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

- اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج کے بیان میں ہم نے مساجد کو پاک وصاف رکھنے اس کا اَدب واحترام کرنے کے حوالے سے اسلافِ کرام کے واقعات سُنے۔
- اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مسجد کے انوکھے ادب واِحترام والا ایمان افروز واقعہ سُنا۔
- مسجد کی صفائی پر مدینہ شریف کی عورت کو کیسا انعام ملا کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی قبر پر تشریف لے جا کر اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔
- مسجد میں کثرت سے آمد و رفت رکھنے والے خوش نصیب کے بارے میں حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا گیا کہ اُس کے ایمان کی گواہی دو۔
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مختلف مدنی کاموں کے ذریعے بھی مسجدوں کو آباد رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔
- مسجد میں فُضُول باتیں کرنا، ہنسنا کھیلنا، شور وغُل مچانا، بدبودار چیزیں لانا یا خود جسم یا منہ کی بدبو کے ساتھ آنا، موبائل فون کی گھنٹی یا میوزیکل ٹیون بجانا اور خرید وفروخت وغیرہ یہ سب کام منع اور مسجد کے آداب کے خلاف ہیں۔
- اگر ماضی میں ہم سے بھی ایسی بُھول ہوگئی ہو تو اپنے رَبّ کریم کی بارگاہ میں نادِم ہو کر توبہ کریں اور آئندہ ان بُرائیوں سے بچنے کی کوشش بھی کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعائے اِفطار

(مناجات و دعا صفحہ نمبر 27 سے کروایئے۔)

نمازِ مغرب

تسبیحِ فاطمہ

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الْاِخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

سورۃ الملک

(سورۃ الملک اسی اسلامی بھائی کو دیں جن کا لہجہ روانی والا اور خوش الحانی والا ہو، نہ زیادہ Speed ہو اور نہ زیادہ Slow ہو بس درمیانہ انداز ہو حَدَر والا)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مَدَنی انعام نمبر 3 کے جُز سورۂ مُلک پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(سُوْرَۃُ الْمُلْک صفحہ نمبر 762 پر ملاحظہ فرمائیں)

وقفۂ طعام

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آیئے۔

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنّتیں آداب صفحہ نمبر 30 سے بیان کرتے رہیں)

نمازِ عشا کی تیاری

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

نمازِ عشا مع تراویح

تسبیحِ فاطمہ

(نماز کے بعد اِمام صاحِب دُعائے ثانی کروائیں گے۔ دُعا کے بعد یوں اعلان فرمائیں)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الاِخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرے شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مَدَنی مذاکرے میں سب شریک ہو جائیں)

مدنی مذاکرہ کے بعد 20 منٹ دہرائی روزانہ ہو گی۔

نوٹ: طاق راتوں میں صلوۃُ التسبیح کی نماز ادا کی جائے گی۔

صلوۃُ التسبیح

رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا! اگر ہو سکے تو صَلٰوۃُ التَّسبیح ہر روز ایک بار پڑھئے اور اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھ لیجئے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار۔ (ابو داود، کتاب التطوع، باب صلاۃ التسبیح، ۲/۴۴، حدیث: ۱۲۹۷)

صلوۃُ التسبیح پڑھنے کا طریقہ

اِس نَماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر پھر اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع سے پہلے دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ

اَلْعَظِیْم تین مرتبہ پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد پڑھ کر پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ پڑھے پھر اس کے بعد یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے اسی طرح چار رکعت پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورہ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اورباقی سب جگہ یہ تسبیح دس دس بارپڑھے یوں ہر رکعت میں 75 مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو مرتبہ ہو گی۔(بہار شریعت،۴/۳۳)

تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہوسکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔(بہار شریعت،۲/۶۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے

مدینے کے سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: روزہ اور قُرآن پاک بندے کے لیے قِیامت کے دن شَفاعت کریں گے۔روزہ عَرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعَت اس کے حَقّ میں قبول فرما، قُرآن کہے گا: میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفاعَت اِس کے لئے قبول کر۔پس دونوں کی شَفاعَتیں قبول ہوں گی۔

(مسند امام احمد، ۲/۵۸۶، حدیث ۶۶۳۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

جو مجھ پر شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ سو بار دُرُود شریف پڑھے اللہ پاک اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور تیس دُنیا کی۔ (شُعَبُ الْاِیمان، بابِ فی الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی لیلۃ الجمعۃ، ۱۱۱/۳، حدیث: ۳۰۳۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

کھلے آنکھ صَلِّ عَلٰی کہتے کہتے

سحری کا وقت ختم ہونے سے کم و بیش 1 گھنٹہ 19 منٹ پہلے شرکاء کو تہجُّد اور سحری کے لیے بیدار کیجئے۔ مبلغ اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ جلدی بیدار ہو کر وضو وغیرہ سے فراغت پالیں اور اب مقررہ وقت پر، درودِ پاک کے چاروں صیغے قواعد و مخارج کے ساتھ پڑھتے ہوئے شرکاء کو بیدار کیجئے۔ درودِ پاک سے پہلے ابتدا میں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ لیجئے اور اب تھوڑے تھوڑے وقفے سے درود و سلام اور کلام کے اشعار پڑھیے! (وقت 7 منٹ)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

وقت سحری کا ہو گیا جاگو

وَقت سحری کا ہو گیا جاگو نور ہر سَمت چھا گیا جاگو

اٹھو سحری کی کرلو تیّاری روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو

ماہِ رَمضاں کے فرض ہیں روزے ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو

اُٹّھو اُٹّھو وُضو بھی کرلو اور تم تہجُّد کرو ادا جاگو

چُسکیاں گرم چائے کی بھر لو کھا لو ہلکی سی کچھ غذا جاگو

ماہِ رَمضاں کی بَرکتیں لُوٹو لُوٹ لو رَحمتِ خدا جاگو

کھا کے سحری اُٹھو ادا کرلو سنّتِ شاہِ انبیا جاگو
تم کو مولیٰ مدینہ دِکھلائے اور حج بھی کرو ادا جاگو
تم کو رَمضاں کے صدقے مولیٰ دے اُلفت و عشقِ مصطفٰے جاگو
تم کو رَمضان کا مدینے میں دے شَرَف ربِّ مصطفٰے جاگو
کیسی پیاری فضا ہے رَمضاں کی دیکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو
رحمتوں کی جھڑی برستی ہے جلد اٹھ کر کے لو نہا جاگو
تم کو دیدارِ مصطفٰے ہو جائے ہے یہ عطّاؔر کی دُعا جاگو

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق دن کا اکثر حصہ باوضو رہنے کی نیت سے وضو کر کے صفوں میں تشریف لے آیئے۔(موقع کی مناسبت سے ٹائم کا اعلان کیجئے) مدنی انعام نمبر 20 پر عمل کرتے ہوئے تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور مدنی انعام نمبر 19 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے تَہَجُّدْ ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

(اس کے بعد تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور تَہَجُّد کے فضائل بیان کیے جائیں)(وقت 8 منٹ)

(تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور تَہَجُّد کے فضائل صفحہ نمبر 19 سے بیان کیجئے)

نوافل

(نوافل میں قراءت درمیانی رفتار میں ہو زیادہ تیز تیز نہ پڑھا جائے اور نہ ہی بالکل آہستہ پڑھیے، خوش الحانی سے پڑھیے، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاخلاص پڑھیے۔ اس بات کا خیال رکھیے کہ ہمیں جدوَل پر دیئے گئے وقت پر نظر رکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جانا ہے چاہے کسی حلقے میں اسلامی بھائیوں کی تعداد پوری ہو یا کم، ہمیں وقت کو مدِ نظر رکھنا ہے) (وقت 10 منٹ)

تَحِیَّۃُ الْوُضُو

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 20 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے تَحِیَّۃُ الْوُضُو کے

نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَاءَ اللہ)

تہجُّد

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 19 کے جُز تہجُّد کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَاءَ اللہ)

دُعا کے مدنی پھول

(دعا و مُناجات کے بعد سحری کا وقت کم از کم 41 منٹ ہونا چاہئے۔ کوشش کیجئے کہ کوئی خوش الحان نعت خواں اسلامی بھائی مناجات کریں۔ اگر مُناجات میں کسی شعر کی تکرار کرنا چاہیں تو کیجئے مگر یاد رہے مناجات و دعا 10 منٹ سے زائد نہ ہوں)

(اب اِس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 44 پر عمل کرتے ہوئے خُشوع اور خُضوع کے ساتھ دُعا مانگنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَاءَ اللہ)

(پھر مبلغ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بھی بتائیں)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعا میں دونوں ہاتھ اس طرح اٹھایئے کہ سینے، کندھے یا چہرے کی سیدھ میں رہیں یا اتنے بلند ہو جائیں کہ بغل کی رنگت نظر آ جائے، چاروں صورتوں میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رہیں کہ دعا کا قبلہ آسمان ہے۔ اپنے ہاتھوں کو اُٹھالیجئے، ندامت سے سروں کو جُھکا لیجئے، گناہوں کو یاد کیجئے اور رو رو کر اللہ کریم کی بارگاہ میں مناجات کیجئے۔

دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

مٹا دے ساری خطائیں مری مٹا یارب　　بنا دے نیک بنا نیک دے بنا یارب
بنا دے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر　　قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یارب

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارب
گناہگار ہوں میں لائقِ جہنم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب
رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس وشیطاں سے ترے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یارب

اے ہمارے امام اعظم کے رَب! اے ہمارے آئمہ اربعہ کے رب! اے ہمارے غوث اعظم کے رَب! اے ہمارے غریب نواز کے رَب! اے ہمارے شیخ شہاب الدین سہر وردی کے رب! اے ہمارے خواجہ نقشبند کے رب! اے ہمارے امام اہلسنت کے رب! اے ہمارے امیر اہلسنت کے رَب! اے ہم گنہگاروں کی مغفرت کرنے والے رَبِّ غفار! اے ہم عیب داروں کی پردہ پوشی کرنے والے خدائے ستار! تیرے بے شمار احسانات میں سے مزید احسان بالائے احسان یہ ہوا کہ تونے ہمیں تہجد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اے مولا! ہم ناقدروں کی ساری زندگی غفلت میں گزررہی ہے، روز بروز زندگی کم سے کم ہوتی چلی جارہی ہے، ہر آنے والا لمحہ ہمیں موت سے قریب سے قریب تر کرتا چلا جارہا ہے، ہم جب اپنے اعمال ناموں پر نظر دوڑاتے ہیں تو نیکی کا دور دور تک کوئی اَتا پتا نہیں پاتے، آہ! ہمارا نامۂ اعمال گناہوں سے بھرپور ہے، ہائے افسوس! ایک بھی سجدہ تیری بارگاہ میں تیرے شایانِ شان نہ کرسکے۔

گناہگار ہوں میں لائق جہنم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب

اے ربِّ کریم! تجھے تیرے اچھوں کا واسطہ، تجھے سید الابرار جناب احمد مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ، یا اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف کردے، اے اللہ! ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں تیری خفیہ تدبیر کیا ہے، یا اللہ ہمارا ایمان سلامت رکھ، یا اللہ ہمارا ایمان سلامت رکھ، یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ، اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھ۔

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

اے ربِ کریم! ہم گنہگاروں کو بخشنا یقیناً تیرے لئے کوئی مشکل نہیں، اے مالک و مولا! ہمیں بے حساب بخش دے۔ تیری قسم! ہم میں حساب کا سامنا کرنے کی تاب نہیں، کوئی نیک عمل ہی تیری بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل نہیں اگر نیک عمل کیا تو اخلاص نہیں، گناہ بھی کئے اور دیدہ دلیری کے ساتھ کئے، اگر تو ناراض ہو گیا تو ہمارا کیا بنے گا۔۔۔ یا اللہ، یا اللہ قبر کی کالی رات ڈرا رہی ہے۔۔۔

مرا دِل کانپ اٹھتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے
کرم یارب اندھیرا قبر کا جب یاد آتا ہے

اے اللہ! ہماری قبر کو محبوب کے نور سے منوّر کر دے، اپنے نیک بندوں کے صدقے میں اپنا خوف نصیب کر دے، اے ربِّ کریم! ہمیں نیک بنا دے، سنتوں کا پیکر بنا دے، اے مالک و مولا! ہماری، ہمارے ماں باپ اور ساری اُمت کی مغفرت فرما دے، مریضوں کو شفا دے، ہماری ظاہری باطنی بیماریاں دور فرما دے، قرض داروں کے قرضے اتر جائیں، پریشان حالوں کی پریشانی دور کر دے، بے چینوں کو چین دے، یَااِلٰهَ الْعٰلَمِیْن! ہمیں دُنیا کی محبت سے نجات دے، یا اللہ! اپنے پیارے حبیب کی محبت کی خیرات دے دے، اپنی حقیقی محبت نصیب فرما دے، مولا ہمیں مخلص عاشقِ رسول بنا، ہمارے ماں باپ ہمارے دوست و احباب سب کو بخش دے۔ ہر دعوت اسلامی والے اور والی کی مغفرت فرما، اے اللہ! ہر سُنّی کی مغفرت فرما، یا اللہ! علماو مشائخِ اہلسنت کی حفاظت فرما، مولائے کریم! ہمارے امیر اہلسنت کو کامل صحت و تندرستی عطا فرما، اِن کو سلامت رکھ، اِن کے علم و عمل میں برکت عطا فرما، اِن کی برکتیں ہمیں بھی عطا فرما، حاسدوں کے حسد ظالموں کے ظلم، شریروں کے شر اور متکبروں کے تکبر سے اِن کی اِن کے آل اولاد کی حفاظت فرما۔ یا اللہ! ہمیں اِنکی پیاری چہیتی دعوت اسلامی کا مدنی کام جیسا یہ چاہتے ہیں ویسا بن کر کرنے کی سعادت عطا فرما دے۔ آمین بِجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کہتے رہتے ہیں دُعا کے واسطے بندے ترے
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

یا اللہ! پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ہماری یہ ٹوٹی پھوٹی دعائیں قبول فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وقفہ برائے سحری

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آیئے۔

(کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں صفحہ نمبر29 سے کروایئے)

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنتیں اور آداب صفحہ نمبر30 سے بیان کرتے رہیں)

نمازِ فجر

بعد فجر سنتوں بھرا بیان (26منٹ)

فیضانِ تلاوت

درود شریف کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا فرمان ہے: نبیِّ کریم ، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قَدَر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔

(تاریخِ بغداد، رقم ۳٦٠٧، جعفر بن عیسی، ۷/۱۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ علٰی محمّد

سُورۂ یٰسین کی برکت

ایک مرتبہ امام ناصِرُالدِّین بستی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیمار ہوئے اوراِسی بیماری میں آپ پر سَکتہ طاری ہوگیا، اَعِزّہ و اَقْرِبا (یعنی قریبی رشتے داروں) نے مُردہ تصوُّر کرکے تَجْہِیز و تکفین کے بعد تدفین کردی، قبر میں رات کے وَقْت جب آپ کو ہوش آیا تو خُود کو مَدفُون پاکر سخت مُتَحَیِّر (حیران) ہوئے۔ اِسی حیرت واِضْطِراب میں آپ کو یاد آیا کہ جو شخص بحالتِ پریشانی چالیس مرتبہ سُورۂ یٰسین شریف پڑھتا ہے، اللہ پاک اس کی مُصیبت کو دُور فرما

دیتا ہے اور تنگی فراخی سے بدل جاتی ہے۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سُورۂ یٰسین کی تلاوت شُروع کر دی، ابھی آپ نے اُنتالیس مرتبہ ہی پڑھی تھی کہ ایک کَفَن چور نے کفن چُرانے کی نِیَّت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبْر کھودنا شُروع کی، آپ نے اپنی مومنانہ فراست سے جان لیا کہ یہ کفن چور ہے، لہٰذا چالیسویں مرتبہ بہت دِھیمی آواز سے پڑھنا شُروع کیا تاکہ وہ نہ سُن سکے، اِدھر آپ نے چالیسویں مرتبہ پُورا کیا، اُدھر کفن چور بھی اپنا کام پُورا کر چکا تھا، آپ اُٹھ کر قبر سے باہر آئے، خوف کے مارے کفن چور کا دل پھٹ گیا اور وہ چل بَسا، امام ناصرُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خیال ہوا کہ اگر میں فوراً شہر چلا جاؤں تو لوگوں کو سَخْت پریشانی و حیرت و ہیبت ہوگی، آپ رات کو ہی شہر میں گئے اور ہر محلّہ کے دروازے کے آگے پُکارتے تھے کہ میں ناصرُ الدِّین بستی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہوں، تم لوگوں نے مجھے سَکْتہ کی حالت میں دیکھ کر غلطی سے مُردہ تصوُّر کیا اور دَفْن کر دیا تھا، میں زِندہ ہوں۔ اس واقعہ کے بعد امام ناصرُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قرآنِ کریم کی تفسیر لکھی۔ (فوائد الفواد، مترجم ص ۱۳۹)

فلموں سے ڈراموں سے دے نفرت تُو الٰہی بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خُدا دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ تلاوتِ قرآنِ کریم کی کیسی بَرَکتیں ہیں کہ جب امام ناصرُ الدِّین بستی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ہوش آیا اور اُنہوں خُود کو مَدفُون پایا تو اس پریشانی کے عالَم میں آپ نے سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت شُروع کر دی، جس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ اللہ پاک نے غَیب سے آپ کی نَجات کے اَسباب پیدا فرما دیئے اور یُوں آپ زِندہ سَلامت قبْر سے باہر تشریف لے آئے اور آپ کی جان بچ گئی۔ یقیناً قرآنِ مجید اللہ پاک کی بہت ہی پیاری نعمت اور رَحْمتوں اور برکتوں والی کتاب ہے، جو اللہ پاک نے اپنے بندوں کی راہنمائی اور ان کی فَلاح و کامرانی کے لئے سَرورِ کائنات، شاہِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ مُنیر پر نازِل فرمائی۔ اس کی عظمت کے لئے اِتنا ہی کافی ہے کہ یہ کَلَامُ اللہ ہے (یعنی اللہ کریم کا پیارا پیارا کلام ہے)، یہ مُبارک کتاب ہر اِعتبار سے کامِل ہے، اسے اُتارنے والا رَبُّ الْعَالَمِیْن ہے تو لانے والے رُوحُ الْاَمِیْن (حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام) ہیں، جن پر نازِل ہوئی وہ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن ہیں، جس اُمّت کے لئے آئی وہ سب اُمّتوں میں بہترین

ہے، جس زَبان میں اُتری وہ عربی مُبین ہے، جس مہینہ میں آئی وہ تمام مہینوں میں مُعزز ترین ہے، جس رات میں نازِل ہوئی وہ اَفْضل ترین ہے، جن جگہوں میں اُتری وہ اَعْلیٰ ترین ہیں۔ قرآنِ کریم وَحیِ الٰہی ہے، یہ قُربِ خُداوَندی کا ذریعہ ہے، رہتی دُنیا تک کے لئے نُسخۂ کیمیا ہے، تمام آسمانی کتابوں کا لُبِّ لُباب ہے، تمام عُلوم کا سَرچشمہ ہے، یہ ہدایت کا مجموعہ، رحمتوں کا خزینہ اور برکتوں کا مَنْبع ہے، یہ ایسا دَستُور ہے جس پر عمل پیرا ہو کر تمام مَسائل حل کئے جاسکتے ہیں، ایسا نُور ہے جس سے گمراہی کے تمام اَندھیرے دُور کئے جاسکتے ہیں، ایسا راستہ ہے جو سیدھا اللہ پاک کی رِضا اور جنَّت تک لے جاتا ہے، اِصلاح و تَربِیت کا ایسا نِظام ہے جو اِنسان کا تَزکیہ کر کے (یعنی انسان کو پاک کر کے) اسے مثالی بنا دیتا ہے، ایسا دَرخت ہے جس کے سائے میں بیٹھنے والا قلبی سُکون محسوس کرتا ہے، ایسا باوَفا ساتھی ہے جو قبر میں بھی ساتھ نبھاتا ہے اور حشر میں بھی وَفا کا حق اَدا کرے گا۔ اس میں بیمار دِلوں کے لئے شفا ہے، جس نے اسے مضبوطی سے تھاما وہ ہدایت یافتہ ہو گیا، جس نے اس پر عمل کیا وہ فلاحِ دارین (یعنی دنیا و آخرت میں کامیابی) پا گیا۔

مجھ کو روزانہ تلاوت کی بھی تُو توفیق دے   قاریِ قرآں بنا اور خادمِ قرآں بنا

خُود اللہ رَبُّ العزّت پارہ 23 سُوْرَۃُ الزُّمَر آیت نمبر 23 میں قرآنِ کریم کی مدح (یعنی تعریف) میں فرماتا ہے:

سب سے اچھی کتاب

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ (پ۲۳، الزمر: ۲۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی۔

تفسیرِ خازِن میں قرآنِ پاک کے اَحْسَنُ الْحَدِیْث (یعنی سب سے اچھی کتاب) ہونے کی دو صُورتیں بیان کی گئی ہیں: (1) لفظ کے اِعتبار سے اور (2) معنیٰ کے اِعتبار سے۔

(1)...لفظ کے اِعتبار سے اس طرح کہ قرآنِ کریم فَصاحَت و بلاغَت کے سب سے اُونچے دَرَجے پر فائز ہے، نہ یہ اَشعار کی جِنْس سے ہے اور نہ ہی عَوامی خُطبوں اور رَسائل کی طرز پر ہے بلکہ یہ کلام کی ایک ایسی قسم ہے جو اپنے اُسلُوب میں سب سے جُدا ہے۔

(2)...معنیٰ کے اِعتبار سے یُوں کہ قرآنِ مجید میں کہیں بھی تعارُض (یعنی ٹکراؤ) اور اِخْتِلاف نہیں اور اس میں

ماضی کی خبریں، اگلوں کے واقعات، غیب کی کثیر خبریں، وعدہ، وعید اور جنّت و دوزخ کا بیان ہے۔

(تفسیر خازن، پ۲۳، الزمر، تحت الآیۃ: ۲۳، ۴/ ۵۳)

حدیث شریف میں ہے: اَصْدَقُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللہ یعنی سب سے سچّی حدیث کتابُ اللہ ہے۔ (شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/ ۲۰۰، حدیث: ۴۷۸۶ ملتقطاً) ایک اور حدیث شریف میں ہے: خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللہ یعنی بہترین حدیث کِتَابُ اللہ ہے۔ (مسلم، کتاب الجمعۃ، باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ، ص ۳۳۵، حدیث: ۲۰۰۵، ملتقطا)

قرآنِ پاک کی تعلیمات کو اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نیز مدنی منّوں اور مدنی منّیوں میں عام کرنے والی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے امیر حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہیں:

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش خدایا! اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: حدیث کے معنیٰ مُطلقاً بات اور کلام ہے، لہٰذا اس معنیٰ سے قرآن بھی حدیث ہے اور لوگوں کے کلام بھی، مگر اِصطلاح میں صرف حُضُور کے فرمان اور کام کو حدیث کہا جاتا ہے۔ یہاں لُغَوی معنیٰ میں ہے، اللہ کا کلام تمام کلاموں پر ایسا ہی بُزرگ ہے جیسے خُود پروَرْدَگار اپنی مخلوق پر۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۴۶)

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے قرآنِ کریم کے فضائل و کمالات سَماعت فرمائے، واقعی قرآنِ کریم کی عظمت و رِفعت کا اَندازہ نہیں لگایا جاسکتا، اس کا پڑھنا عبادت، اس کا سُننا عبادت، اس کو چُھونا عبادت حتّٰی کہ اسے دیکھنا بھی عبادت ہے۔ یہ مُقدّس کلام رحمتوں اور برکتوں سے بھرپُور ہے۔ آیئے! پہلے اس مُقدّس کتاب سے مَحبَّت کرنے والوں کے فضائل سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

اللہ اور اس کے رسول سے مَحبَّت کی پہچان کا طریقہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جسے یہ جاننا پسند ہو کہ وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کرتا ہے تو وہ دیکھے کہ اگر وہ قرآن سے مَحبَّت کرتا ہے (یعنی اس کی تلاوت اور

اس پر عمل کرتا ہے) تو وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی مَحبّت کرتا ہے۔

(معجم کبیر، ۹/۱۳۲، حدیث: ۸۶۵۷)

حضرت سیِّدُنا سہل بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک سے مَحبّت کی علامت قرآن سے مَحبّت کرنا ہے، قرآن سے مَحبّت کی علامت نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرنا ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کی علامت سُنَّت (یعنی آپ کی اَحادیث اور اَحوال وغیرہ) سے مَحبّت کرنا ہے، سُنَّت سے مَحبّت کی علامت آخرت سے مَحبّت کرنا ہے، آخرت سے مَحبّت کی علامت دُنیا سے بُغض رکھنا ہے اور دُنیا سے بُغض کی علامت یہ ہے کہ اس سے بَقدرِ ضرورت لیا جائے اور اتنی مِقدار لی جائے جو آخرت تک پہنچادے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی، جزء ثانی ص۲۸)

"جَامِعُ الْعُلُوم وَالْحِکَم" میں ہے: مَحبّت کرنے والوں کے نزدیک کوئی چیز محبوب کے کلام سے زِیادہ شیریں اور لذیذ نہیں ہوتی، محبوب کا کلام ان کے دلوں کے لیے کیف وسُرور کا باعث ہوتا ہے اور یہی ان کے مَقصود ومَطلُوب کی اِنتہا ہوتا ہے۔ (جامع العلوم والحکم، ص ۴۵۲)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قرآنِ کریم سے مَحبّت کرنا کتنی اَہمیّت کا حامل ہے کہ قرآن سے مَحبّت کو اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کی علامت قرار دیا جارہا ہے اور قرآنِ پاک سے مَحبّت کی علامت اس کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیر اَہلسنَّت، ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنانے اور اس کی مَحبّت دل میں بڑھانے کے لئے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 21 میں اِرشاد فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے کَنْزُ الْاِیمان سے کم اَز کم تین آیات (مع ترجمہ وتفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟" لہٰذا ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنانی چاہیے کہ روزانہ کَنْزُ الْاِیمان شریف مع تفسیر خزائن العرفان یا صراطُ الْجِنان سے مع ترجمہ وتفسیر خُوب غور وفکر کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کریں، اس طرح مدنی اِنْعام پر عمل کے ساتھ ساتھ تلاوت کی ڈھیروں بھلائیاں اور برکتیں بھی نصیب ہوں گی اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

کنزالایماں اے خدا میں کاش روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اس کی پھر اس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ لوگ بہت خُوش نصیب ہیں جو قرآنِ کریم سے مَحبّت کرتے ہیں اور اس کی تِلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی کرتے ہیں، مگر افسوس صد کروڑ اَفسوس! ہمارے مُعاشرے میں ایک بھاری تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو قرآنِ پاک سے کوسوں دُور ہے اور مہینوں گُزر جانے کے باوجود بھی انہیں تلاوت کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ آج ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، ناچاقیوں، نااِتفاقیوں اور بے روز گاریوں نے بُری طرح ہمیں اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، ہم میں سے تقریباً تمام ہی کے گھروں میں قرآنِ کریم موجود ہوگا اور یہ سعادت کی بات بھی ہے، لیکن ہم گویا رکھ کر بھول گئے ہیں اور کبھی کھول کر دیکھتے تک نہیں، حالانکہ گھروں میں تلاوتِ قرآن کریم کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ چُنانچہ

حضرت سیّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ”جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے، اس کی بھلائی کثیر ہوتی ہے، اس میں فِرشتے حاضر ہوتے اور شَیاطین اس سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا وہ اپنے رہنے والوں پر تنگ ہو جاتا ہے، اس کی بھلائی کم ہو جاتی ہے، اس سے فِرشتے نکل جاتے اور شَیاطین آجاتے ہیں۔“ (احیاء العلوم (مترجم)، ۱/۸۲۶)

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کے حقیقی عاشق بن جائیے، اس سے سچی لو لگالیجئے، اس کی روزانہ تلاوت کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ پھر اس کی رحمتیں اور برکتیں ہمیں بھی نصیب ہوں گی، گھر سے پریشانیاں دُور ہوں گی، رِزْق میں برکت ہو گی اور اِنْ شَآءَ اللہ تمام مُعاملات آسان اور حل ہوتے چلے جائیں گے۔

امیر اہلسنّت لکھتے ہیں:

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آئیے اب تلاوتِ قرآنِ کریم کی عظمتوں اور فضیلتوں کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دِلوں میں بھی قرآنِ پاک کی اَہمیّت اور روزانہ پابندی سے اس کی تلاوت کی طرف رغبت پیدا ہو۔ اللہ پاک پارہ 22 سُوْرَۃُ الْفَاطِر آیت 29 میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ (پ۲۲، فاطر: ۲۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر، وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں، جس میں ہرگز ٹوٹا (نُقصان) نہیں۔

تفسیرِ بَغَوی میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت مذکور ہے کہ "تِجَارَةً" سے مُراد وہ ثواب ہے جس کا اللہ پاک نے وعدہ فرمایا ہے، اس میں ہرگز ٹوٹا نہیں، یعنی یہ اجر نہ فاسد ہوگا نہ ہلاک ہوگا۔(تفسیر بغوی، پ۲۲، الفاطر، تحت الآیۃ: ۲۹، ۳/۴۹۲) گویا کہ اللہ پاک قارئینِ قرآنِ کریم (یعنی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والوں) کو اَجرِ عظیم کی بشارت عطا فرمارہا ہے۔

ایک اور مقام پر تلاوت کرنے والوں کی مدح و ثنا میں یوں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں، وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی زِیاں کار (نقصان اُٹھانے والے) ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اس آیت میں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں سے مُراد نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اَصحاب ہیں، جو اللہ پاک کی آیات پر اِیمان لائے اور ان کی تصدیق کی۔(تفسیر دُرِ منثور، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۱، ۱/۲۷۳) معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا، ایمان والوں کا حصّہ اور اِنہی کا خاصّہ ہے۔

اس آیت کے تحت مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَه سے چھپنے والی عظیم اور عام فہم تفسیر "صراطُ الجنان" جلد ۱، صفحہ 200 پر ہے۔

قرآن مجید کے حقوق

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کے بہت سے حقوق بھی ہیں۔ قرآن کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم

کی جائے، اس سے محبت کی جائے، اس کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے، اس پر ایمان رکھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

اسی طرح اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی تلاوتِ قرآنِ کریم کے بے شُمار فضائل موجود ہیں۔ چُنانچہ اس ضمن میں

چار فرامینِ مصطفٰے سُنئے

(1)... قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرو کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، ص ۳۱۴، حدیث: ۱۸۷۴)

(2)... حدیثِ قُدسی ہے کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: "جسے تلاوتِ قرآن مجھ سے مانگنے اور سوال کرنے سے مشغول (روک) رکھے، میں اسے شکر گزاروں کے ثواب سے افضل عطا فرماؤں گا۔"

(کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السابع فی تلاوۃ القرآن، جز ۱، ۱/۲۷۳، حدیث: ۲۴۳۷)

(3)... "تین قسم کے لوگ بروزِ قیامت سیاہ کَستُوری کے ٹِیلوں پر ہوں گے، انہیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو گی، نہ ان سے حساب لیا جائے گا یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہوں۔ (ان میں سے ایک) وہ شخص ہے جس نے رِضائے الٰہی کے لئے قرآنِ کریم کی تلاوت کی اور لوگوں کی اِمامت کی جبکہ وہ اس سے خُوش ہوں۔"

(شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۴۸، حدیث: ۲۰۰۲)

(4)... اَہلِ قرآن (یعنی اس کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے) (اتحاف السادۃ المتقین، ۵/۱۳) اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ (ابن ماجہ، ۱/۱۴۰، حدیث: ۲۱۵)

اللہ! مجھے حافظِ قرآن بنا دے قرآن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کی تلاوت کی کیسی کیسی برکتیں ہیں کہ اللہ کریم خُود ایسوں کی مَدح سَرائی (یعنی تعریف) فرما رہا ہے، نیز احادیثِ کریمہ میں بھی ان کے کثیر فضائل

وارِد ہوئے ہیں کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کو اللہ کے خاص بندے فرمایا گیا، نیز جس شخص نے رِضائے الٰہی کے لئے قرآنِ کریم کی تلاوت کی ہوگی، بروزِ قیامت اسے نہ تو کسی قسم کی گھبراہٹ ہوگی اور نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا۔ ذرا غور تو فرمایئے کہ اتنے اِنْعامات واِکْرامات کے باوُجُود اس کلامِ مجید کی تلاوت نہ کرنا کیسی محرومی کی بات ہے۔

جبکہ ہمارے اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ایسا شغف تھا کہ وہ ایک ایک آیتِ مُبارَکہ میں خُوب غور وفکر کرتے اور اِنْتہائی ذوق وشوق کیساتھ تلاوت کیا کرتے۔ چُنانچہ ایک بُزرگ فرماتے ہیں میں ایک سُورت شُروع کرتا ہوں اور اس میں ایسی بات کا مُشاہدہ کرتا ہوں کہ صُبح تک کھڑا رہتا ہوں اور وہ سُورت مکمل نہیں ہوتی (احیاء العلوم (مترجم)، ۱/ ۸۵۲)، ایک اور بُزرگ کے بارے میں منقول ہے، فرماتے ہیں: جس آیتِ مُبارَکہ کو میں سمجھے بغیر بے توجُّہی سے پڑھتا ہوں، اسے باعثِ ثواب نہیں سمجھتا۔ (احیاء العلوم (مترجم)، ۱/ ۸۵۲) حضرت سَیِّدُنا سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں قرآنِ کریم کی کوئی آیت پڑھتا ہوں تو چار پانچ راتیں اسی میں غور وفکر کرتے گُزر جاتی ہیں اگر میں خُود اس میں غور وفکر کرنا نہ چھوڑوں تو دوسری آیت کی نوبت ہی نہ آئے۔ (احیاء العلوم (مترجم)، ۱/ ۸۵۲) اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس کثرت سے تلاوت فرماتے تھے کہ اس کے سبب آپ کے پاس دو مُصْحَف شریف (قرآنِ کریم) شہید ہوگئے تھے، کئی صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم دیکھ کر قرآنِ پاک پڑھتے اور کوئی دن قرآنِ پاک کو دیکھے بغیر گُزارنا ناپسند کرتے تھے۔ (احیاء العلوم (مترجم)، ۱/ ۸۴۳)

یااللہ پاک عاشقانِ قرآن کا صدقہ، ہمیں عاشقِ قرآن بنادے، کاش! قرآن دیکھے بغیر، قرآن پڑھے بغیر ہمیں چین ہی نہ آئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تلاوتِ قرآن سب سے بہتر عبادت ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اَفْضَلُ عِبَادَۃِ اُمَّتِیْ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ یعنی میری اُمّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔" (شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/ ۳۵۴، حدیث: ۲۰۲۲) لہٰذا اس کی تلاوت سے جی نہیں چُرانا چاہیے، یقیناً عقلمند وہی ہے کہ جو اس دُنیا میں رہ کر زِیادہ سے زِیادہ نیکیاں سمیٹنے میں مشغول ہوجائے، لہٰذا نِیّت فرمالیجئے کہ آئندہ پابندی کے

ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کریں گے اور کبھی بھی ناغہ نہیں کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے　　　تلاوت کرنا صُبح وشام میرا کام ہو جائے

پیارے اسلامی بھائیو! تعلیمِ قرآں کو عام کرنے کی صرف خواہش ہی کافی نہیں بلکہ عملی طور پر قرآنِ کریم کی تعلیمات کو عام کرنے کی کوشش بھی کرنی ہے، دعوتِ اسلامی قرآنِ کریم کی تعلیمات عام کر رہی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلسنّت کی تربیت کی برکت سے دعوتِ اسلامی، قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی تعلیمات ملک بہ ملک، شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں، ہر ہر گلی محلے میں پہنچانے کے لئے کوشاں ہے، آپ بھی ان کوششوں میں دعوتِ اسلامی والوں کی مدد کریں، کس طرح مدد کریں گے؟ سنئے، اپنی پاک کمائی میں سے دعوتِ اسلامی کو مدرسے تعمیر کروا دیجئے تاکہ دعوتِ اسلامی والے آپ کے مدنی منوں اور مدنی منیوں کو قرآن پڑھائیں، تعلیمِ قرآں عام کرنے کے لئے آپ اپنی تنخواہ وآمدنی میں سے کچھ حصہ مقرر فرمادیں، چاہیں تو کسی مدرسۃ المدینہ کے اخراجات یا کسی مدرس کی تنخواہ اپنے ذِمّے لے لیں، کسی دوسرے کو بھی اس نیکی کے کام میں شامل کر سکتے ہیں، اللہ پاک نے چاہا تو آپ کو قرآن کی تعلیم عام کرنے کا خوب خوب اجر نصیب ہو گا۔ اگر آپ نے قرآنِ پاک نہیں پڑھا ہوا تو آپ خود بھی دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان جو کہ صرف 41 منٹ کے لئے لگتے ہیں، اُس میں شامل ہو جائیے، اسلامی بہنوں کے لئے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغات ہیں، جن میں اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں کو گھروں پر فی سبیل اللہ قرآنِ پاک پڑھاتی ہیں۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے　　　تلاوت کرنا صُبح وشام میرا کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی محمّد

قُرآن بہترین دَوا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! صُبح وشام قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے کو جہاں کثیر اَجر وثواب ملتا ہے وہاں اس کی برکت سے ظاہری وباطنی بیماریوں سے شفا بھی نصیب ہوتی ہے۔ ایک شخص نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حَلْق میں دَرْد کی شکایت کی تو آپ نے اِرْشاد فرمایا: قرآن پڑھنا اختیار کرو۔ (شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۵۱۹، حدیث: ۲۵۸۰) ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: میرے سینے میں تکلیف ہے۔

ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ (پ۱۱، یونس:۵۷) تَرجَمۂ کنز الایمان: اور دلوں کی صحت۔

(تفسیر در منثور، پ۱۱، یونس، تحت الآیۃ:۵۷، ۴/ ۳۶۶) بلکہ قرآنِ کریم تو مختلف بیماریوں کی بہترین دَوا بھی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ یعنی بہترین دَوا قرآنِ کریم ہے۔

(ابن ماجه، کتاب الطب، باب الاستشفاء بالقرآن، ۴/ ۱۱۶، ۱۱۷، حدیث: ۳۵۰۱)

حضرت علامہ عبد الرءوف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی بہترین تعویذ وہ ہے، جو کسی قرآنی آیت کے ذَریعے سے کیا جائے، اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۲) تَرجَمۂ کنز الایمان: اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔

تو قرآنِ مجید دل، بدن اور رُوح سب کے لیے دَوا ہے۔ جب بعض کلاموں کی بھی خاصیتیں اور فوائد ہوتے ہیں، تو پھر رَبُّ الْعٰلَمِین جَلَّ جَلَالُہٗ کے کلام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، جس کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسی ہے، جیسی اللہ پاک کی اس کی مخلوق پر۔ قرآنِ پاک میں کچھ ایسی آیات ہیں جو خاص اَمراض اور مَصائب کے خاتمے کے لیے ہیں، ان آیات کی مَعْرِفت خاص لوگوں کو ہوتی ہے۔ (فیض القدیر، ۳/ ۶۲۸، تحت الحدیث: ۴۰۰۷)

پیارے اسلامی بھائیو! پُورا قرآنِ کریم ہی بیماریوں کیلئے شِفا اور مَصائب و تکالیف میں مُشکل کُشا ہے اور قرآنِ پاک کی ہر سُورت کی اپنی ہی فضیلت اور شان ہے جو جان و مال کی حِفاظَت کرنے، رَنج و غم مِٹا کر دل میں فَرحت و مَسرت داخل کرنے اور مَرض سے نَجات دِلانے کیلئے کافی ہے۔ چُنانچہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مُشتمل کتاب ”جنّتی زیور“ سے قرآنِ پاک کی چند سُورتوں کے مُختصر فَضائل سُنتے ہیں: سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ 100 مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی تلاوت سے شیطان گھر سے بھاگ جاتا ہے، آیَۃُ الْکُرْسِی پڑھنے سے مُحتاجی دُور ہوتی ہے، سُوْرَۃُ الْکَھْف کو ہمیشہ پڑھنے والا دَجّال کے فِتنوں سے محفوظ رہے گا، والدین کی قبر پر ہر جُمعہ سُوْرَۂ یٰسٓ کی تِلاوت کرنے سے اس کے حُروف کی تعداد کے برابر ان کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں، سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھنے سے مُشکل دُور ہوتی ہے، جو قریبُ المرگ ہو اس پر سُوْرَۃُ الْجَاثِیَہ

کا دَم کرنے سے اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا، سُوْرَۃُ الحُجُرات کا پڑھنا اور دَم کرکے پینا گھر میں خَیر و برکت کے لئے مُفید ہے، سُوْرَۂ قٓ پڑھنے سے باغ میں پھلوں کی کثرت ہوتی ہے، سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن 11 بار پڑھنے سے تمام مَقاصِد پُورے ہوتے ہیں، سُوْرَۃُ الْواقِعہ جو شخص روزانہ پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہ ہو گا۔ سُوْرَۃُ الْمُلْك کو ہر رات میں پڑھنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا، سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کو 11 بار پڑھنے سے ہر مُشکل آسان ہو جاتی ہے، سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر کو پڑھ کر حفظِ قرآن کی دُعا مانگنے سے قرآنِ کریم کا یاد کرنا آسان ہو جائے گا، سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت پڑھنے سے جاں کَنی کی تکلیف نہیں ہوگی، سُوْرَۃُ الضُّحیٰ پڑھنے سے بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے گا، سُوْرَۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کو جس مال پر پڑھ دیا جائے اس میں خُوب برکت ہوگی، سُوْرَۃُ التِّیْن 3 مرتبہ پڑھنے سے اَخلاق و کردار بہترین ہوتے ہیں، سُوْرَۃُ الْعَلَق میں جوڑوں کے دَرْد کا علاج ہے، سُوْرَۃُ الْقَدْر جو صُبح و شام پڑھے گا، اللہ پاک اس کی عزت بڑھادے گا، سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ برص اور یرقان کا علاج ہے، سُوْرَۃُ الزِّلْزال چوتھائی قرآن کے برابر ہے، جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو اس پر سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت کا دَم مُفید ہے، سُوْرَۃُ الْقارِعَہ پڑھنے سے بلاؤں سے حِفاظَت رہتی ہے، سُوْرَۃُ التَّکاثُر کو 300 بار پڑھنے سے بہت جلد قرض اَدا ہو جاتا ہے، سُوْرَۃُ الْعَصْر پڑھنے سے غم دُور ہو جاتا ہے، سُوْرَۃُ الْھُمَزَہ اور سُوْرَۃُ الْفِیْل دُشمن کے شَر سے حِفاظَت اور سُوْرَۂ قُرَیش جان کی حِفاظَت کے لئے مُجرَّب ہے، سُوْرَۃُ الْماعُوْن بڑی مشکل کے وقت پڑھنا بہت مفید ہے، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر کی تلاوت سے بے اَوْلاد، صاحبِ اَوْلاد ہو جاتا ہے، سُوْرَۃُ الْکافِرُوْن چوتھائی قرآن کے برابر ہے، سُوْرَۃُ الْاِخْلاص تہائی قرآن کے برابر ہے، اس کے بہت فضائل ہیں سُوْرَۃُ الْفَلَق اور سُوْرَۃُ النَّاس سے جن و شیطان اور حاسدوں کے شر سے حفاظت رہتی ہے۔ (جنتی زیور، ص۵۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی مختلف سُورتوں کے فَضائل اور مزید معلومات جاننے کیلئے امیرِ اَہلسنّت مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت ہی پیاری کتاب "مدنی پنج سورہ" مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل فرما کر مُطالَعہ کرلیجئے۔ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب میں مشہور قُرآنی سُورتوں، دُرُودوں اور رُوحانی علاجوں کے ساتھ ساتھ بے شُمار خُوشبودار مدنی پُھول اپنی خُوشبوئیں

لُٹا رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ WWW.DAWATEISLAMI.NET سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے اور ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔

دُرُست تلفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک سیکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے والے پر اللہ پاک کی رحمتوں کی بارش بھی اسی وَقْت ہوگی جبکہ وہ صحیح معنوں میں قرآنِ کریم پڑھنا جانتا ہوگا۔ ہمارے مُعاشرے میں لوگ جدید دُنیوی تعلیم حاصل کرنے، اِنگلش لینگویج، کمپیوٹر اور مختلف کورسز کیلئے تو ان سے مُتَعَلِّق اِداروں میں بھاری فیسیں جمع کروانے سے نہیں کَتراتے، مگر افسوس صد کروڑ افسوس! علمِ دین سے دُوری کے باعث دُرُست اَدائیگی کے ساتھ فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآنِ پاک پڑھنے کی فُرصت تک نہیں۔ یاد رکھئے! جو لوگ صحیح مَخارج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا نہیں جانتے، وہ ثواب کمانے کے بجائے گُناہ کے مُرتکب ٹھہرتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ (غلط پڑھنے کی وجہ سے) قرآن ان پر لَعنت کرتا ہے۔ (احیاء العلوم (مترجم)،۱/۳۶۴)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حَرف دوسرے حَرف سے صحیح مُمتاز ہو، فرضِ عین ہے۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ،۳/۲۵۳)

مزید فرماتے ہیں: "بلاشُبہ اتنی تَجوید جس سے تَصحیحِ حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مُطابق حُرُوف کو دُرُست مَخارِج سے اَدا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔ (فتاویٰ رضویہ،۶/۳۴۳) صدرُ الشریعہ مُفتی اَمجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس سے حُروف صحیح اَدا نہیں ہوتے، اس پر واجب ہے کہ تَصحیحِ حروف میں رات دن پُوری کوشش کرے۔ (بہار شریعت،۱/۵۷۰، حصہ:۳)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی دُرُست قواعد و مَخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنے کے خواہشمند ہیں اور پڑھنا بھی چاہئے تو مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) میں ضَرور شرکت کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مختلف مَقامات اور مَساجِد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے، جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حُروف کی دُرُست اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے اور دُعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ

دُرُست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مُفت حاصل کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں دُنیا کے مختلف مُمالِک میں گھروں کے اَندر تقریباً روزانہ ہزاروں مَدارِس بنام مدرَسۃُ المدینہ (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں، جن میں اسلامی بہنیں قرآنِ پاک، نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔ تعلیمِ قرآنِ کریم کے فضائل کے کیا کہنے! چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحَہ 484 سے دو فرامینِ مصطفٰی مُلاحَظہ ہوں: (1) تم میں بہتر وہ شخص ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بُخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷) (2) جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رُک رُک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس پر شاق ہے، یعنی اُس کی زَبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ اَدا کرتا ہے، اُس کے لیے دو اَجر ہیں۔ (مُسلِم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل الماھر بالقرآن، ص ۳۱۲، حدیث: ۱۸۶۲) اللہ پاک ہمیں دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک سیکھنے کیلئے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان کی بار بار ترغیب دِلانے والے امیرِ اہلسنّت بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں:

خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا
عطا ہو شوق مَولٰی مدرسے میں آنے جانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآنِ پاک کی برکتیں صحیح معنوں میں اسی صُورت میں حاصل ہو سکیں گی، جب ہم اس کے آداب کو بھی ملحوظِ خاطِر رکھتے ہوئے تلاوت کریں گے اور اگر آداب کا لحاظ نہ رکھا جائے تو نہ اس کے مَقاصد حاصل ہو سکیں گے اور نہ ہی برکتوں سے مُسْتَفِیض ہوں گے بلکہ بعض صُورتوں میں گُناہ کے مُرتکب بھی ٹھہر سکتے ہیں۔ آیئے! چند آداب سُنتے ہیں تاکہ صحیح معنوں میں قرآنِ کریم پڑھ کر اس کی برکتیں پا سکیں۔

● ...امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روزانہ صبح قرآنِ مجید کو چُوما کرتے اور فرماتے: ''یہ میرے رَبّ کریم کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔'' (دُرِّ مختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/۶۳۴)

- تلاوت کے آغاز میں اَعُوْذُ پڑھنا مُستَحَب ہے اور ابتدائے سُورت میں بِسمِ اللہ سُنَّت، ورنہ مُستَحَب۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۰، حصہ:۳)
- باوُضُو، قِبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تِلاوت کرنا مُستَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۰، حصہ:۳)
- قرآنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام عِبادت ہیں۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّی، القراءۃ خارج الصلاۃ، ص۴۹۵)
- قرآنِ مجید کو نہایت اچّھی آواز سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچّھی نہ ہو تو اچّھی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُرُوف میں کمی بیشی ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں قواعِدِ تجوید کی رعایت کیجئے۔ (دُرِّمختار مع رَدُّالْمُحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۹۵، ملخصا)
- قرآنِ مجید بُلند آواز سے پڑھنا اَفضل ہے جبکہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو اِیذا نہ پہنچے۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّی، القراءۃ خارج الصلاۃ، ص۴۹۷)
- جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضِرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع سُننے کے لئے حاضر ہو، ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ اور (لوگ) اپنے کام میں ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۳/ ۳۵۳، مُلَخَّصاً)
- مجمع میں سب لوگ بُلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں، یہ حرام ہے، اگرچند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۲، حصہ:۳)
- بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں، بُلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گُناہ پڑھنے والے پر ہے، اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اِس نے پڑھنا شُروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مُقرّر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اِس نے شُروع کیا اور لوگ نہیں سُنتے تو لوگوں پر گُناہ اور اگر کام شُروع کرنے کے بعد اِس نے پڑھنا شُروع کیا تو اِس (پڑھنے والے) پر گُناہ ہے۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّی، القراءۃ خارج الصلاۃ، ص۴۹۷)
- لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور مُنہ کُھلا ہو، یُوہیں (یوں ہی) چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّی، القراءۃ خارج الصلاۃ، ص۴۹۶ ملتقطا)
- غسل خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قرآنِ مجید پڑھنا، ناجائز ہے۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّی، القراءۃ خارج الصلاۃ، ص۴۹۶)

● ...قرآنِ مجید سُننا، تلاوت کرنے اور نَفل پڑھنے سے افضل ہے۔(غُنْیَۃُ المُتَمَلّی، القراءۃ خارج الصلاۃ، ص۴۹۷)

● ...جو شخص غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجِب ہے کہ بتادے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔

(غُنْیَۃُ المُتَمَلّی، القراءۃ خارج الصلاۃ، ص۴۹۷)

● ...تلاوتِ قرآنِ پاک کرتے وَقت ترتیل یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے کہ یہ مُسْتَحَب ہے۔

● ...اگر دورانِ تلاوت نَشاط (چُستی) میں کمی اور سُستی محسوس ہو تو کچھ دیر کے لیے تلاوت مَوْقُوف کر دی جائے تاکہ سُستی ختم ہونے کے بعد دوبارہ دِلجمعی سے تلاوت کرنے میں آسانی ہو۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جب تک تُمہارا دل لگے قرآن پڑھتے رہو، پھر جب اِدھر اُدھر ہونے لگو تو اس سے اُٹھ جاؤ۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب اقرؤ القرآن...الخ، ۳/۴۱۹، حدیث: ۵۰۶۰)

پیارے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآن کے مزید آداب سیکھنے کے لئے امیر اہلسنّت کا رسالہ ''تلاوت کی فضیلت'' کا مطالعہ فرمائیے۔

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات

(1) مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن (2) مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ جُز وقتی (3) مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ رہائشی (4) مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات (5) مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان (6) مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغات (7) مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن آن لائن (8) مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات آن لائن

مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن میں ملک و بیرونِ ملک مدنی مُنّوں کو قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ جُزوقتی میں اسکول پڑھنے والے بچوں کو اسکول کی تعلیم کے بعد ایک یا دو گھنٹے کے لئے قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ رہائشی میں طَلَبہ مدارس میں قیام پذیر ہو کر قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات میں قاریہ اسلامی بہنیں مدنی مُنّیوں کو قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دیتی ہیں۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان کا دورانیہ صرف 41 منٹ ہے، اس میں اسلامی

بھائیوں کو دُرست مخارج کے ساتھ قرآن پڑھایا جاتا، نماز، سنّتیں اور دعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغات میں اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعی طور پر فی سبیل اللہ قرآن پڑھاتیں اور اسلامی بہنوں کو نماز، دعائیں اور ان کے مخصوص مسائل وغیرہ سکھاتی ہیں۔ مدرسۃ المدینہ للبنین آن لائن میں قاری صاحبان مدنی منوں اور بڑوں کو بھی بذریعہ انٹرنیٹ قرآنِ پاک پڑھاتے، سنّتیں سکھاتے اور دعائیں یاد کرواتے ہیں۔ مدرسۃ المدینہ للبنات آن لائن میں اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو بذریعہ انٹرنیٹ دُرست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھاتی اور ان کی سنّت کے مطابق تربیت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کم وبیش 72 ممالک میں طلبہ وطالبات انٹرنیٹ کے ذریعے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ 2200 سے زائد ہیں اور طلبہ و طالبات کی تعداد تقریباً 1 لاکھ 10 ہزار ہے، دعوتِ اسلامی کے ہزاروں حفاظ تراویح میں ہر سال قرآنِ پاک سُنتے یا سناتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان وبالغات میں 12 ہزار سے زائد طلبہ وطالبات ہیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے تلاوت کرنا صُبح وشام میرا کام ہو جائے

بیان کا خُلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج ہم نے قرآنِ مجید کی عظمتوں اور اس کی تلاوت کی برکتوں کے حوالے سے بیان سُنا۔ قرآنِ مجید وَحیِ الٰہی ہے، یہ قُربِ خُداوندی کا ذَریعہ ہے، رہتی دُنیا تک کے لئے نسخۂ کیمیا ہے، تمام آسمانی کتابوں کا لُبِّ لُباب ہے، تمام عُلُوم کا سَرچشمہ ہے، یہ ہدایت کا مجموعہ، رحمتوں کا خزینہ اور برکتوں کا مَنْبَع ہے، اس کی تلاوت کی برکات میں سے ہے کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرے گا، نیز قیامت کے دن تلاوت کرنے والوں کو کچھ گھبراہٹ نہ ہوگی، نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا۔ قرآنِ پاک کی تلاوت اَفْضل عِبادت ہے۔ ہمیں بھی قرآنِ مجید کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے دُرست مَخارج کے ساتھ صُبح وشام جس قدر ممکن ہوسکے تلاوت کا معمول بنانا چاہیے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی بسر کرنی چاہیے۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ۔ لہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ بعدِ فجر مدنی حلقہ بھی ہے، یہ مدنی کام مسجد میں بعدِ فجر ہوتا ہے، اوّلاً تفسیر خزائن العرفان / صراطُ الجنان سے 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ دیکھ کر سنائی جاتی ہیں، پھر فیضانِ سُنّت سے کم و بیش 4 صفحات یا امیرِ اہلسنّت کی کسی کتاب یا رسالے سے درس ہوتا ہے، پھر سب اسلامی بھائی شجرۂ قادِریہ رضویہ عطاریہ کے اشعار مل کر پڑھتے ہیں، اس کے بعد فکرِ مدینہ کا اجتماعی حلقہ ہوتا ہے اور خوش نصیب اسلامی بھائی اشراق و چاشت پڑھ کر اللہ پاک کے کرم سے حج و عمرے کا ثواب پانے کی کوشش کرتے ہیں۔

لہٰذا آپ بھی مدنی حلقے میں شرکت کی نیّت فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان پڑھنے پڑھانے کی ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے۔ چُنانچہ

مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) پڑھانے والا مفتی کیسے بنا؟

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی مُفتی فُضَیل رضا عطّاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے 14 سال کی عمر میں میٹرک پاس کیا اور مزید تعلیم کے لئے کالج جا پہنچا۔ میرا اکثر وقت عام نوجوانوں کی طرح دوستوں کے ساتھ گپ شپ لڑاتے یا کرکٹ وغیرہ کھیلنے میں گزرتا۔ ہمارے علاقے میں سبز عمامہ اور سفید لباس میں ملبوس ایک عاشقِ رسول اکثر بڑی محبت سے ملتے اور تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتاتے اور مجھے بھی یہ ماحول اپنانے کی ترغیب دیتے۔ میں ان کے محبت بھرے مَدَنی انداز سے متاثر تو بہت تھا مگر طویل عرصہ تک کوئی پیش قدمی نہ کرپایا۔ بالآخر میں ان کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے مسجد میں بعدِ نمازِ عشاء قائم کئے جانے والے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت

کرنے لگا۔ میں جسمانی طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے اپنی اصل عمر سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا تھا، اس لئے مجھے الگ سے بٹھا کر پڑھایا جاتا۔ اسی وجہ سے ایک بار مجھے مدرسے میں پڑھانے سے معذرت بھی کرلی گئی کیونکہ وہاں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کی ترکیب تھی۔ مگر میں نے ہمت نہ ہاری اور دوبارہ داخلے کی کوشش کرتا رہا۔ میرے جذبے کو دیکھتے ہوئے مجھے دوبارہ داخلہ دے دیا گیا۔ میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں دُرست قرآن پڑھنا سیکھ گیا۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا۔ جلد ہی میں شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے مرید ہوکر ''عطاری'' بن گیا۔ میں کم و بیش 8 سال مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھانے کی سعادت پاتا رہا۔ اس دوران میں نے دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں بھی شرکت کی اور نیکیوں کی مزید رغبت پائی۔ میں نے 1996ء میں درسِ نظامی کرنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 2003ء میں فارغ التحصیل ہوا۔ اس دوران فتویٰ نویسی کی بھی تربیت لے چکا تھا۔ پیر و مرشد کی شفقت سے مجلس تحقیقاتِ شرعیہ کے رُکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کے ساتھ دارالافتاء اہلسنّت میں تادمِ تحریر بطورِ مُفتی و مُصَدِّق خدمتِ افتاء کی سعادت حاصل ہے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

اللہ کریم کی امیر اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مدرسۃ المدینہ (بالغان) پڑھاتے پڑھاتے توجہ مُرشِد کی برکت سے کالج میں پڑھنے والے اسلامی بھائی مفتی و مصدِّق بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قرآنِ پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مختلف مساجد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدارس المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے۔ جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرآن کریم سیکھتے، دُعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں

کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔ آپ بھی ان مدارس المدینہ (بالغان) میں پڑھنے یا پڑھانے کی نیت کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تسبیح فاطمہ

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

تلاوتِ قُرآن (12 منٹ)

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 70 پر عمل کرتے ہوئے قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

اب پہلی صف والے اسلامی بھائی دوسری صف والوں کی طرف اور تیسری صف والے چوتھی صف والوں کی طرف رُخ فرمالیں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ قرآن پڑھتے وقت آواز اِتنی ہو کہ اپنے کان سُن لیں اور جو اسلامی بھائی اِس دوران مدنی قاعِدے کا سبق دوہرانا چاہیں وہ دوہرالیں۔

شجرہ شریف کے اوراد (7 منٹ)

(اب اِس طرح اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 5 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ شَجَرۂ شَرِیف کے اَوْرَاد پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(اب صفحہ نمبر 42 سے اوراد پڑھائیے)

مدنی حلقہ

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 21 پر عمل کرتے ہوئے تین آیات (مَع

ترجمہ وتفسیر) سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَاءَ اللّٰه)

سورۃ البقرۃ، آیت 51 تا 54

سامری کا بچھڑا

وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی اور تم واقعی ظالم تھے۔ پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی عطا فرمائی تا کہ تم شکر ادا کرو۔

﴿وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً: اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں بنی اسرائیل پر کی گئی جو نعمت بیان ہوئی، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ فرعون اور فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد جب حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے تو ان کی درخواست پر اللہ پاک نے تورات عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اس کیلئے تیس دن اور پھر دس دن کا اضافہ کر کے چالیس دن کی مدت مقرر ہوئی جیسا کہ سورۂ اعراف آیت 142 میں ہے۔ ان چالیس دنوں میں ذُوالْقَعْدہ کا پورا مہینہ اور دس دن ذوالحجہ کے شامل تھے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قوم پر حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا نائب بنا کر تورات حاصل کرنے کوہِ طور پر تشریف لے گئے، چالیس دن رات وہاں ٹھہرے اور اس عرصہ میں کسی سے بات چیت نہ کی۔ اللہ پاک نے تختیوں پر تحریری صورت میں آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تورات عطا فرمائی۔

دوسری طرف سامری نے جواہرات سے مُزَیَّن سونے کا ایک بچھڑا بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے۔ وہ لوگ ایک مہینے تک حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انتظار کرنے کے بعد سامری کے بہکانے سے بچھڑے کی پوجا کرنے لگے، ان پوجا کرنے والوں میں تمام بنی اسرائیل شامل تھے، صرف حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کے بارہ ہزار ساتھی اِس شرک سے دور رہے۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

واپس تشریف لائے تو قوم کی حالت دیکھ کر انہیں تنبیہ کی اور انہیں ان کے گناہ کا کفارہ بتایا، چنانچہ جب انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق توبہ کی تو اللہ کریم نے انہیں معاف کر دیا۔

وَ اِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور حق و باطل میں فرق کرنا تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

﴿اَلْفُرْقَانَ: فرق کرنا۔﴾ فرقان کے کئی معانی کئے گئے ہیں: (۱) فرقان سے مراد بھی تورات ہی ہے۔ (۲) کفر و ایمان میں فرق کرنے والے معجزات جیسے عصا اور ید بیضاء وغیرہ۔ (۳) حلال و حرام میں فرق کرنے والی شریعت مراد ہے۔ (مدارک، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۵۳، ص ۵۲)

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى بَارِىٕكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىٕكُمْؕ فَتَابَ عَلَیْكُمْؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۴﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم تم نے بچھڑے (کو معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا لہٰذا (اب) اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو (یوں) کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

﴿فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ: کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو۔﴾ بنی اسرائیل کو بچھڑا پوجنے کے گناہ سے یوں معافی ملی کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم سے فرمایا: تمہاری توبہ کی صورت یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑے کی پوجا نہیں کی ہے وہ پوجا کرنے والوں کو قتل کریں اور مجرم راضی خوشی سکون کے ساتھ قتل ہو جائیں۔ وہ لوگ اس پر راضی ہو گئے اور صبح سے شام تک ستر ہزار قتل ہو گئے، تب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے گڑگڑاتے ہوئے بارگاہِ حق میں ان کی معافی کی التجاء کی۔ اس پر وحی آئی کہ جو قتل ہو چکے وہ شہید ہوئے اور باقی بخش دیئے گئے، قاتل و مقتول سب جنتی ہیں۔ (تفسیر عزیزی (مترجم)، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۵۴، ۱/ ۴۳۹، ۴۴۲ ملخصاً)

مرتد کی سزا قتل کیوں ہے؟

اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک کرنے سے مسلمان مُرتَد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ یہ

اللہ پاک سے بغاوت کر رہا ہے اور جو اللہ پاک کا باغی ہو اسے قتل کر دینا ہی حکمت اور مصلحت کے عین مطابق ہے۔ دنیا کے تقریبا تمام ممالک میں یہ قانون نافذ ہے کہ جو اس ملک کے بادشاہ سے بغاوت کرے اسے قتل کر دیا جائے۔ اس قانون کو انسانیت کے تمام علمبر دار تسلیم کرتے ہیں اور اس کے خلاف کسی طرح کی کوئی آواز بلند نہیں کرتے ، جب دنیوی بادشاہ کے باغی کو قتل کر دینا انسانیت پر ظلم نہیں تو جو سب بادشاہوں کے بادشاہ اللہ پاک کا باغی ہو جائے اسے قتل کر دیا جانا کس طرح ظلم ہو سکتا ہے۔

بنی اسرائیل پر اللہ پاک کا فضل

بچھڑا بنا کر پوجنے میں بنی اسرائیل کے کئی جرم تھے:

(1) ... مجسمہ سازی جو حرام ہے۔

(2) ... حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نافرمانی۔

(3) ... بچھڑے کی پوجا کر کے مُشرِک ہو جانا۔

یہ ظلم آلِ فرعون کے مظالم سے بھی زیادہ شدید ہیں کیونکہ یہ افعال ان سے بعدِ ایمان سرزد ہوئے، اس وجہ سے وہ مستحق تو اس کے تھے کہ عذابِ الٰہی انہیں مہلت نہ دے اور فِی الفَور ہلاک کر کے کفر پر ان کا خاتمہ کر دے لیکن حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے طفیل انہیں توبہ کا موقع دیا گیا، یہ اللہ پاک کا بڑا فضل ہے اور یہ قتل ان کے لیے کفارہ تھا۔

وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ(۵۵) ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۵۶)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب تم نے کہا: اے موسیٰ! ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہیں کڑک نے پکڑ لیا۔ پھر تمہاری موت کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا تاکہ تم شکر ادا کرو۔

﴿لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ: ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے۔﴾ جب بنی اسرائیل نے توبہ کی اور کفارے میں اپنی جانیں بھی دیدیں تو اللہ پاک نے حکم فرمایا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام انہیں اِس گناہ کی معذرت پیش کرنے کیلئے حاضر کریں چنانچہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان میں سے ستر آدمی منتخب کر کے طور پر لے گئے، وہاں جا کر

وہ کہنے لگے: اے موسیٰ! ہم آپ کا یقین نہ کریں گے جب تک خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں، اس پر آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس کی ہیبت سے وہ سب مر گئے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے گڑ گڑا کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا؟ اس پر اللہ پاک نے ان ستر افراد کو زندہ فرما دیا۔ (جمل، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱،۵۵/۸۰، تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱،۵۵/۵۱۹ ملتقطاً)

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت

اس واقعہ سے شانِ انبیا بھی ظاہر ہوئی کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے "ہم آپ کا یقین نہیں کریں گے" کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کئے گئے اور اسی سے حضور پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب میں ترکِ ادب غضبِ الٰہی کا باعث ہوتا ہے لہٰذا اس سے ڈرتے رہیں۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک اپنے مقبولانِ بارگاہ کی دعا سے مُردے بھی زندہ فرما دیتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

4 صفحات فیضانِ سُنَّت

(اِس کے بعد یُوں اعلان فرمایئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 14 کے ایک جز فیضانِ سُنّت کے ترتیب وار کم از کم 4 صفحات پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

آدابِ طعام (ص 350 تا 353)

سات کھجوریں

حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: غَزْوَۂ تبوک میں ایک رات سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: اے بِلال! تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عَرض کی، حُضُور! آپ کے ربّ کریم کی قسم! ہم تو اپنے توشہ دان خالی کئے بیٹھے ہیں۔ رحمتِ

عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اچّھی طرح دیکھو اور اپنے توشہ دان جھاڑو شاید کُچھ نکل آئے۔ (اُس وقت ہم تین افراد تھے) سب نے اپنے اپنے توشہ دان جھاڑے تو کُل سات کھجوریں بر آمد ہوئیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو ایک صَحْفَۃٌ (پلیٹ) پر رکھ کر ان پر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا، اور فرمایا: بِسمِ اللہ پڑھ کر کھاؤ، ہم تینوں نے محبوبِ داوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ انور کے نیچے سے اُٹھا کر خوب کھائیں، حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں گُٹھلیاں اُلٹے ہاتھ میں رکھتا جاتا تھا، جب میں نے سیر ہو کر ان کو شُمار کیا تو 54 تھیں! اِسی طرح ان دونوں صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے بھی سیر ہو کر کھائیں۔ جب ہم نے کھانے سے ہاتھ روک لیا تو سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنا دستِ پُر انور اُٹھالیا۔ وہ ساتوں کھجوریں اِسی طرح موجود تھیں! محبوبِ ربِّ ذوالجلال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے بِلال! ان کو سنبھال کر رکھو اور ان میں سے کوئی نہ کھائے، پھر کام آئیں گی۔ حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے ان کو نہ کھایا، جب دوسرا دن آیا اور کھانے کا وَقت ہوا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وُہی سات کھجوریں لانے کا حکم دیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر اِسی طرح ان پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ! اب ہم دس آدمی تھے سب سَیر ہو گئے۔ حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ رَحمت اُٹھایا تو سات کھجوریں بدستور موجود تھیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اے بِلال! اگر مجھے حقّ تعالیٰ سے حَیا نہ آرہی ہوتی تو واپَس مدینہ پہنچنے تک ان ہی سات کھجوروں سے کھاتے۔ پھر سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ کھجوریں ایک لڑکے کو عطا فرمادیں۔ وہ انھیں کھا کر جاتا رہا۔ (الخصائص الکبریٰ، ۲/۴۵۵)

اللہ کریم کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ربِّ کائنات نے شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر وَسیع اِختیارات سے نوازا تھا۔ سات کھجوروں میں کس قَدَر بَرَکت ہوئی کہ کئی صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے شِکَم سیر ہو کر تناوُل کیا۔

مالِکِ کونَین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

میں روزانہ دو فلمیں دیکھتا تھا

اے عاشقانِ رسول! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول نے بے شمار افراد کی تقدیر میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا۔ چُنانچِہ عطّار آباد (جیکب آباد) بابُ الاِسلام سندھ کے ایک اسلامی بھائی نے اپنے مَدَنی ماحول میں آنے کا واقعہ کچھ اِس طرح تحریر فرمایا ہے، میں بہُت زیادہ گناہوں میں ڈوبا رَہتا، عُمُوماً روزانہ دو فلمیں دیکھتا، ہر وَقت اپنے ساتھ ریڈیو رکھتا، ایک بیچتا اور دوسرا خریدتا، رات کو سوتے وَقت بھی سرہانے ریڈیو چلا کر رکھتا، ریڈیو سنتے سنتے رات دو بجے جب مجھے نیند گھیر لیتی تو اُٹھ کر امّی جان ریڈیو بند کرتیں۔ غالِباً ۱۴۱۶ھ کے رَمَضَانُ المبارَک کی کسی جُمعرات کا واقِعہ ہے کہ میں اپنے ایک دوست سے ملنے حَیدر آباد گیا، وہ مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں فیضانِ مدینہ لے گئے۔ بابُ المدینہ کراچی سے آپ (یعنی امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) کا ٹیلفونِک بیان سنا، سُنتے ہی میری زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو گیا، خوفِ خدا کے سبب میں نے رو رو کر گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا۔ عطّار آباد میں دعوتِ اسلامی کے ایک عاشقِ رسول نے انفِرادی کوشِش کے ذَریعے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے ایک مٹّھی داڑھی رکھوائی۔

میں تو نادان تھا دانِستہ بھی کیا کیا نہ کیا لاج رکھ لی مِرے لجپال نے رُسوا نہ کیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

شَجَرہ شریف

(شجرہ شریف پڑھنے سے پہلے اشراق وچاشت کا وقت بھی معلوم کرلیجئے اور اسی حساب سے آگے جدول چلائیے)

(اِس کے بعد یُوں اعلان فرمائیں)

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ پڑھا جائے گا، تمام اِسلامی بھائی شجرہ شریف کا صفحہ نمبر 68 کھول لیجئے۔

دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ (10 منٹ)

سوتے وقت کی دعا

سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا سنت ہے۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیَا

(بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث ۶۳۲۵)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔

فاتحہ کا سلسلہ

(شجرہ شریف پڑھنے کے بعد فاتحہ کا سلسلہ ہو گا)

پیارے اسلامی بھائیو! اب اِنْ شَآءَ اللہ فاتحہ کا سلسلہ ہو گا، تمام اِسلامی بھائی شجرہ شریف کا صفحہ نمبر 23 کھول لیجئے۔

(فاتحہ کا طریقہ اور دعا صفحہ نمبر 52 سے دیکھ لیجئے)

نمازِ اشراق و چاشت

(دُعا کے بعد یُوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 19 کے دو جُز، اشراق و چاشت کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(اشراق و چاشت کی ایک ایک فضیلت بدل بدل کر صفحہ 54 سے بیان کیجئے)

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمایئے، 11:41 پر آپ کو بیدار کیا جائے گا۔

بیدار کرنے کا اعلان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 17 کے جز پر عمل کرتے ہوئے اٹھنے کے بعد اپنا بستر تہہ کر کے رکھیے اور مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق دن کا اکثر حصہ باوضو رہنے کی نیت سے وضو فرما کر حلقوں میں تشریف لے آیئے۔

آغازِ دَرَجہ

(12:00 بجے تلاوتِ قرآن پاک سے جدول کا آغاز کیجئے)

تلاوت (5 منٹ)

کلام (7 منٹ)

مجھے مدینے کی دو اجازت نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
پلاؤ بُلوا کے جامِ الفت نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
اگر نہیں میری ایسی قسمت سدا حُضُوری کی پاؤں لذَّت
رُلائے مجھ کو تمہاری فُرقت نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
لگاؤ سینے میں آگ ایسی قرار پائے نہ دل کبھی بھی
رُلائے دن رات تیری الفت نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
میں نام پر تیرے واری جاؤں میں عشق میں تیرے سر کٹاؤں
دو ایسا جذبہ دو ایسی ہمت نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنادو مجھ کو بھی نیک خصلت نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
گنہ کے دَلدَل سے اب نکالو مجھے سنبھالو مجھے بچالو
کہیں نہ ہو جاؤں شاہ! غارَت نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
کرے کیا عطّار مال و دولت اسے نہیں چاہیے حکومت
یہ تیرا طالِب ہے جانِ رَحمت نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

درجہ سے پہلے کی احتیاطیں

(درجہ شروع ہونے سے قبل تمام اسلامی بھائیوں کی قطاریں درست کروادیجئے، قطاروں میں یہ خیال رکھئے کہ حلقہ نگران سب

سے پیچھے بیٹھیں تاکہ انہیں معلوم ہوتا رہے کہ اس وقت ان کے حلقے کے کتنے اسلامی بھائی موجود ہیں، لیٹ ہونے والوں سے حلقہ نگران محبت و شفقت سے عرض کریں گے، حتی الامکان دوزانوں بیٹھنے کی ترغیب دیجئے، پردے میں پردہ کی ترکیب ہو، حاضری چیک کی جائے جو حلقہ پہلے آیا ہو حلقہ نگران کی دلجوئی فرمایئے، ممکن ہو تو تحفہ بھی دیجئے مگر لیٹ آنے والوں سے سب کے بیچ کلام نہ کیا جائے)

مدرسۃ المدینہ بالغان

12:12 تا 12:50

(مدنی قاعدے بھی اسی انداز سے تقسیم کئے جائیں جیسے صبح قرآن پاک تقسیم کئے گئے)

اے عاشقانِ رسول! اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 13 پر عمل کرتے ہوئے مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

مدنی قاعدہ

سبق نمبر (۳) : حَرَکَات

- حرکت کی جمع حرکات ہے۔ زبر ـَ، زیر ـِ اور پیش ـُ کو حرکات کہتے ہیں۔ زبر اور پیش حرف کے اوپر جبکہ زیر حرف کے نیچے ہوتا ہے۔
- جس حرف پر کوئی حرکت ہو اُسے متحرک کہتے ہیں۔
- زبر ـَ منہ اور آواز کو کھول کر، زیر ـِ آواز کو نیچے گرا کر اور پیش ـُ ہونٹوں کو گول کر کے ادا کریں۔
- حرکات کو بغیر کھینچے بغیر جھٹکا دیئے معروف پڑھیں ۔
- " الف" پر کوئی حرکت یا جزم آجائے تو اسے ہمزہ " اِ، اُ" پڑھیں۔
- " را "پر زبر یا پیش ہو تو رَا کو پُر اور" را "کے نیچے زیر ہو تو" را " کو باریک پڑھیں۔

اَ	اِ	اُ	بَ	بِ	بُ
تَ	تِ	تُ	ثَ	ثِ	ثُ

جَ جِ جُ حَ حِ حُ
خَ خِ خُ دَ دِ دُ
ذَ ذِ ذُ رَ رِ رُ
زَ زِ زُ سَ سِ سُ
شَ شِ شُ صَ صِ صُ
ضَ ضِ ضُ طَ طِ طُ
ظَ ظِ ظُ عَ عِ عُ
غَ غِ غُ فَ فِ فُ
قَ قِ قُ كَ كِ كُ
لَ لِ لُ مَ مِ مُ
نَ نِ نُ وَ وِ وُ
هَ هِ هُ ءَ ءِ ءُ
یَ یِ یُ

اذکارِ نماز

1:10 تا 12:51

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۠ اٰمین

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان واِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

بعد نمازِ ظہر

درسِ فیضانِ سنّت (وقت 7 منٹ)

تسبیحِ فاطمہ (وقت 3 منٹ)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

کلام (وقت 4 منٹ)

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ ۔۔۔ کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل ۔۔۔ ہمیں گل سے بہتر ہیں خارِ مدینہ

مری خاک یارب نہ برباد جائے پسِ مرگ کردے غبارِ مدینہ

رگِ گل کی جب نازُکی دیکھتا ہوں مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا ہمیں اِک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ

مرادِ دلِ بلبلِ بے نوا دے خدایا دِکھا دے بہارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیا کو وہی ہیں حسن افتخارِ مدینہ

نماز کے احکام

2:00 تا 2:45 (45 منٹ)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 72 پر عمل کرتے ہوئے نماز کے اِحکام سے وُضو، غُسل اور نماز دُرُست کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

نماز کی شرائط

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ کریم اُس پر دس رحمتیں نازِل فرمائے گا۔

(مُسلِم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی بعد التشھد، ص ۱۷۲، حدیث: ۹۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یا اللہ“ کے چھ حُرُوف کی نسبت سے نماز کی 6 شرائط

﴿1﴾ طہارت ﴿2﴾ سترِ عورت ﴿3﴾ اِستقبالِ قبلہ ﴿4﴾ وقت ﴿5﴾ نیّت ﴿6﴾ تکبیرِ تحریمہ

﴿1﴾ طہارت

نمازی کا بدن لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اُس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔ (مَراقی

الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الطہارۃ، باب شروط الصلاۃ وارکانھا، ص۲۰۷)

﴿2﴾ سترِ عورت

(۱) مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہوا ہونا ضروری ہے۔(در مختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ۹۳/۲) (۲) اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصّہ جس کا نَماز میں چُھپانا فرض ہے نظر آئے یا جِلد کا رنگ ظاہِر ہو نَماز نہ ہو گی۔(فتاویٰ عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، ۵۸/۱) (۳) آج کل باریک کپڑوں کا رَواج بڑھتا جارہا ہے۔ ایسے باریک کپڑے کا پاجامہ پہننا جس سے ران یا سِتر کا کوئی حصّہ چمکتا ہو عِلاوہ نَماز کے بھی حرام ہے۔(بہارِ شریعت، ۴۸۰/۱) (۴) دَبیز (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عُضْو کی ہَیْئَت (ہَے۔اَٹ) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگر چہ نَماز ہو جائے گی مگر اُس عُضْو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجہ الامرد، ۱۰۳/۲) ایسا لِباس لوگوں کے سامنے پہننا منع ہے اور عورتوں کے لئے بدرَجۂ اَولیٰ مُمانَعَت۔(بہارِ شریعت، ۴۸۰/۱)

﴿3﴾ اِستِقبالِ قبلہ یعنی نَماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا

(۱) نَمازی نے بِلا عُذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نَماز فاسِد ہو گئی اور اگر بِلا قصد پھر گیا اور بَقَدَر تین بار ''سُبْحٰنَ اللہ'' کہنے کے وقفہ سے پہلے واپس قِبلہ رُخ ہو گیا تو فاسِد نہ ہوئی۔ (بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۴۹۷/۱) (۲) اگر صِرف منہ قِبلہ سے پھرا تو واجِب ہے کہ فوراً قِبلہ کی طرف منہ کر لے اور نَماز نہ جائے گی مگر بلا عُذر ایسا کرنا مکروہِ تَحریمی ہے۔(غنیۃ المتملی، ص۲۲۲) (۳) اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شناخت کا کوئی ذَرِیعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو تَحَرِّی (تَ۔حَر۔ری) کیجئے یعنی سوچئے اور جِدھر قبلہ ہونے پر دل جمے اُدھر ہی رُخ کر لیجئے آپ کے حق میں وہی قِبلہ ہے۔(الھدایۃ مع فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ التی تتقدمھا، ۲۳۶/۱) (۴) تَحَرِّی کر کے نَماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قِبلہ کی طرف نَماز نہیں پڑھی، نَماز ہو گئی لوٹانے کی حاجت نہیں۔(فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب

الثالث فی شروط الصلاۃ، ۱/۶۴) (۵) ایک شخص تحرّی کر کے (سوچ کر) نماز پڑھ رہا ہو دوسرا اس کی دیکھا دیکھی اُسی سَمت نَماز پڑھے گا تو نہیں ہو گی دوسرے کے لئے بھی تحرِّی کرنے کا حکم ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب مسائل التحری فی القبلۃ، ۲/۱۴۳)

﴿4﴾ وقت

یعنی جو نَماز پڑھنی ہے اُس کا وقت ہونا ضَروری ہے۔ مثلاً آج کی نَمازِ عصر ادا کرنی ہے تو یہ ضَروری ہے کہ عَصر کا وقت شُروع ہو جائے، اگر وقتِ عصر شُروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نَماز نہ ہو گی۔ (غنیۃ المتملی، الشرط الخامس، ص ۲۲۵) (۱) عُموماً مساجِد میں نظامُ الاوقات کے نقشے آویزاں ہوتے ہیں ان میں جو مُستند تَوقیت داں (تَو۔قِیت۔داں) کے مُرتَّب کردہ اور عُلَمائے اہلسنّت کے مُصَدَّقہ ہوں ان سے نَمازوں کے اَوقات معلوم کرنے میں سہولت رہتی ہے۔

تین اوقاتِ مکروہہ

(۱) طُلُوعِ آفتاب سے لے کر بیس مِنَٹ بعد تک (۲) غُروبِ آفتاب سے بیس مِنَٹ پہلے سے غروبِ آفتاب تک (۳) ضَحوَۂ کُبریٰ جسے عوام زوال کا وقت کہتے ہیں سے لے کر ظہر کا وقت شروع ہونے تک۔ ان تینوں اَوقات میں کوئی نَماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجِب نہ نَفْل نہ قضا۔ ہاں اگر اِس دن کی نَمازِ عصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شُروع ہو گیا تو پڑھ لے البتّہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ (دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ۲/۴۰۔ بہارِ شریعت، ۱/۴۵۴)

دورانِ نَماز مکروہ وقت داخِل ہو جائے تو؟

غروبِ آفتاب سے کم سے کم 20 مِنَٹ قبل نَمازِ عصر کا سلام پھر جانا چاہئے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”نَمازِ عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے ختم ہو جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵/۱۵۶) پھر اگر اس نے احتیاط کی اور نماز میں تطویل کی (یعنی طول دیا) کہ وقتِ کراہت درمیان نماز میں آگیا جب بھی اس پر اعتراض نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، ۵/۱۳۹)

(5) نیّت

نیّت دل کے پکّے ارادے کا نام ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ وارکانھا، ص۲۱۵) (۱) زَبان سے نیت کرنا ضروری نہیں، البتّہ دل میں نیّت حاضِر ہوتے ہوئے زَبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، ۱/۶۵) عَرَبی میں کہنا بھی ضَروری نہیں اردو وغیرہ کسی بھی زَبان میں کہہ سکتے ہیں۔ (ملخص از دُرِّ مختار مع رَدُّالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۱۱۳) (۲) نیت میں زَبان سے کہنے کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں ظہر کی نیت ہو اور زَبان سے لفظِ عصر نکلا تب بھی ظہر کی نَماز ہوگئی۔ (درمختار، ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۱۱۲) (۳) نیت کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نَماز پڑھتے ہو؟ تو فوراً بتا دے۔ اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نَماز نہ ہوئی۔ (فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، ۱/۶۵) (۴) فرض نَماز میں نیّتِ فرض بھی ضَروری ہے مَثَلاً دل میں یہ نیت ہو کہ آج کی ظُہر کی فرض نَماز پڑھتا ہوں۔ (درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۱۱۶) (۵) اَصَح (یعنی دُرُست ترین) یہ ہے کہ نَفْل، سنّت اور تراویح میں مُطلَق نَماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنّتِ وَقت کی نیت کرے اور باقی سنّتوں میں سنّت یا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُتابَعَت (یعنی پیروی) کی نیت کرے۔ (منیۃ المصلی مع غنیۃ المتملی، الشرط السادس، ص۲۴۷) (۶) نَمازِ نَفْل میں مُطلَق نَماز کی نیّت کافی ہے اگرچہ نَفْل نیّت میں نہ ہو۔ (درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۱۱۶) (۷) یہ نیت کہ مُنہ میرا قبلہ شریف کی طرف ہے شَرط نہیں۔ (اَیضاً) (۸) اِقتِدا میں مُقتدی کا اس طرح نیت کرنا بھی جائز ہے کہ جو نَماز امام کی ہے وُہی نَماز میری ہے۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، ۱/۶۶) (۹) نَمازِ جنازہ کی نیت یہ ہے: نماز اللہ کے لئے اور دُعا اِس مَیِّت کے لئے۔ (درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: مضی علیہ سنوات وھو...الخ، ۲/۱۲۶) (۱۰) واجِب میں واجِب کی نیت کرنا ضَروری ہے اور اسے مُعیَّن بھی کیجئے۔ مَثَلاً: عیدُ الفِطر، عیدُ الاَضحیٰ، نَذر، نَماز بعدِ طواف (واجِبُ الطّواف) یا وہ نَفْل نَماز جس کو جان بوجھ کر فاسِد کیا ہو کہ اُس کی قضا بھی واجِب ہو جاتی ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ وارکانھا، ص۲۲۲) (۱۱) سَجدۂ شکر اگرچہ نَفْل ہے مگر اس میں بھی نیت ضَروری

ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ میں سجدۂ شکر کرتا ہوں۔(درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی حضور القلب والخشوع، ۲/۱۲۰) (۱۲) سجدۂ سہو میں بھی صاحبِ نہر الفائق کے نزدیک نیّت ضروری ہے۔(اَیضاً) یعنی اُس وقت دل میں یہ نیت ہو کہ میں سجدۂ سہو کرتا ہوں۔

(6) تکبیرِ تحریمہ

یعنی نماز کو اَللہُ اَکْبَر کہہ کر شُروع کرنا ضَروری ہے۔(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، ۱/۶۸)

عملی طریقہ

2:46 تا 3:00 (15 منٹ)

مبلغ اسلامی بھائی نماز کے دوسرے فرض "قیام" کی عملی مشق کروائیں۔

قیام کے مدنی پھول

- لفظِ "اللہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑنا۔
- لفظِ "اَکْبَر" کی را کے ختم پر ہاتھ ناف کے نیچے زور سے باندھنا۔
- الٹے ہاتھ کی کلائی پر سیدھے ہاتھ کی 3 انگلیاں اور چھوٹی انگلی اور انگوٹھا اغل بغل۔
- تراوح کرنا(یعنی کبھی دائیں پاؤں پر اور کبھی بائیں پاؤں پر زور دینا۔)

✲ ... ثناء، تعوذ، تسمیہ، قراءت، آمین وغیرہ۔

(1)..... پہلی رکعت میں ثنا و تعوذ دونوں پڑھنا سنت ہے۔(نماز کے احکام، ص ۲۲۳ ماخوذاً) جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سُبْحٰنَكَ (یعنی ثنا) پڑھنا سنت ہے بغیر اس کے نماز ہو جاتی ہے مگر بلاضرورت ترکِ سنت کی اجازت نہیں اور عادت ڈالنے سے گناہ گار ہو گا اور جو مثلاً پہلی رکعت جہریہ میں ملا اور قراءت شروع ہو جانے کے باعث "سُبْحٰنَكَ" نہ پڑھ سکا اس پر کوئی الزام نہیں کہ اس نے یہ ترک ادائے فرض خاموشی کیلئے بحکم شرع کیا۔(فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۱۸۲ ملتقطاً)

(2)..... سنتِ مؤکدہ کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو، عتاب ہی کا استحقاق ہو، مگر بار بار ترک سے بلاشبہ گناہ گار ہوتا ہے کمافی ردالمختار وغیرہ۔ (فتاوی رضویہ، ۱/۵۹۶ حصہ ب)

(3)..... ہر رکعت کے شروع میں تسمیہ اور سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا، یہ دونوں بھی سنت ہیں۔ (نماز کے احکام ص ۲۲۳ ماخوذاً)

(4)..... ان سب کا آہستہ ہونا سنت ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۲۳ ماخوذاً) بلند آواز سے ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۶۱ ماخوذاً)

✵... مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر ونوافل کی ہر رکعت میں امام ومنفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر فرض ہے۔ (بہار شریعت، ۱/ ۵۱۲، حصہ ۳)

(5)..... وہ آیت کہ چھ حرف سے کم نہ ہو اور بہت نے اس کے ساتھ یہ بھی شرط لگائی کہ صرف ایک کلمہ کی نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ، ۶/ ۳۴۴)

(6)..... چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے صٓ، نٓ، قٓ، کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا، اگرچہ اس کی تکرار کرے۔ (بہار شریعت، ۱/ ۵۱۲، حصہ ۳)

(7)..... فرض کی تیسری چوتھی رکعت کے علاوہ باقی ہر نماز کی ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه (یعنی سورۂ فاتحہ) پڑھنا واجب ہے، اسی طرح سورت ملانا یا قرآن کی ایک آیت جو چھوٹی تین آیات کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیات پڑھنا واجب ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۱۷ ماخوذاً)

(8)..... اَلْحَمْدُ لِلّٰه (یعنی سورۂ فاتحہ) کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (بہار شریعت، ۱/ ۵۴۶، حصہ ۳ ماخوذاً)

(9)..... حضر (سفر کے علاوہ) میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھے، عصر وعشا میں اوساطِ مفصل اور مغرب میں قصار مفصل، ان سب سورتوں میں امام ومنفرد دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔ (بہار شریعت، ۱/ ۵۴۶، حصہ ۳)

فائدہ: حُجُرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مُفَصَّل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصّے ہیں، سورۂ حُجُرات سے بُروج تک طوال مُفَصَّل اور بُرُوج سے لم یکن تک اوساط مُفَصَّل اور لم یکن سے آخر تک قصار مُفَصَّل۔

(بہارِ شریعت، ۱/۵۴۶، حصہ ۳)

✲ ... نماز میں دیکھ کر قرآن پڑھنا مفسد ہے، اگر یاد سے پڑھ رہے ہیں اور مصحف شریف پر فقط نظر ہے تو اس میں حرج نہیں۔ (نماز کے احکام ص ۲۴۱ ماخوذاً)

✲ ... نماز میں بلا عذر دیوار وغیرہ پر ٹیک لگانا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۶۱)

✲ ... قراءت کے بعد متصلاً رکوع کرنا واجب ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۱۸)

✲ ... قراءت رکوع میں پہنچ کر ختم کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۵۵)

سنتیں اور آداب کا حلقہ

(3:00 تا 03:10) (وقت 10 منٹ)

"یانبیَّ اللہ" کے نو حُرُوف کی نسبت سے ناخُن کاٹنے کے 9 مَدَنی پھول

(1) جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ (دُرِّمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن ترشوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن ترشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گُناہ جائیں گے (دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۶۸۔ بہارِ شریعت، ۲/ ۲۲۵-۲۲۶، حصہ ۱۶) (2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۷۰۔ احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، ۱/ ۱۹۳) (3) پاؤں

کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (ایضاً) (4) جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الأظفار... إلخ، ۵/۳۵۸) (5) دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (ایضاً) (6) ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (ایضاً) (7) ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الخَلا یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (ایضاً) (8) بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے، اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 574-685 ملاحظہ فرما لیجئے) (9) لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (إتحاف السّادۃ للزّبیدی، ۲/۶۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

12 مدنی کام

(3:11 تا 03:30) (وقت 20 منٹ)

(ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے دوسرا مدنی کام)

بعدِ فجر مدنی حلقہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرودِ پاک لکھا تو

جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لئے بَخْشِش کی دُعا کرتے رہیں گے۔

(معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵)

عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرود اس نے کبھی یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص۹۳-۹۴ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

معمولاتِ اِمام حسن مجتبیٰ

حضرت سَیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ایک بار مدینہ مُنوّرہ کے ایک قریشی شخص سے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے مُتَعَلِّق دَرْیافْت فرمایا تو اس نے عَرْض کی: اے اَمیرُ الْمُومِنِین! وہ نمازِ فَجْر ادا فرمانے کے بعد سُورَج طُلُوع ہونے تک مَسْجِدِ نبوی ہی میں تشریف فرما رہتے۔ پھر مُلاقات کیلئے آئے ہوئے مُعَزَّزِین سے ملتے اور گفتگو فرماتے یہاں تک کہ کچھ دن نکل آتا تو 2 رَکعت نماز ادا فرما کر اُمَّہاتُ الْمُومِنِین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی خِدمَت میں سلام عَرْض کرنے کے لئے تشریف لے جاتے، وہ آپ کو (خوش آمدید کہتیں اور) بسا اَوقات کوئی چیز تُحْفَۃً پیش فرماتیں۔ اس کے بعد آپ اپنے گھر تشریف لے جاتے۔

(تاریخ مدینہ دمشق، ۱۳۸۳-حسن بن علی بن ابی طالب، ۱۳/۲۴۱)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی زہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

بعدِ فجر مدنی حلقہ کیا ہے؟

دَعْوَتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول میں بَعْدِ فَجْر مَدَنی حلقہ سے مُراد یہ ہے کہ روزانہ بعدِ فَجْر تا اِشْراق و چاشت قرآنِ پاک سے تین آیات کی تِلاوت مع ترجمۂ کنز الایمان شریف اور تفسیر صِراطُ الْجِنَان / خَزائِنُ الْعِرفَان / نُور

اَلْعِرفَان سے انہی آیات کی تفسیر دیکھ کر سُنائی جاتی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ فیضانِ سنّت کے ترتیب وار 4 صفحات اور مَنْظُوم شجرہ شریف پڑھنے کے بعد دُعا کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔(بہتر ہے کہ نگرانِ ذیلی حلقہ مُشاوَرت/ ذیلی ذِمّہ دار مَدَنی اِنْعامات/ جَامِعَةُ الْمَدِیْنَه کے مدرسین و طلبۂ کرام/ مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه للبنین/ مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه آن لائن کے ناظمین و قاری صاحبان بھی بَعْدِ فَجْر مَدَنی حلقہ لگائیں۔)

تنظیمی طور پر مدنی حلقہ کس کے ذِمّے ہے؟

تنظیمی طور پر بَعْدِ فَجْر مَدَنی حلقہ لگانا اور اس کا اِہتمام کرنا مَجْلِس مَدَنی اِنْعامات کے ذِمّہ داران کے سپُرد ہے۔

مدنی حلقے کا طریقہ

نمازِ فَجْر کی دُعا کے بعد مُبَلِّغ اِسلامی بھائی مَسْجِد کے ایک طرف مَدَنی حلقے کی اس طرح ترکیب فرمائیں:

● تین (3) بار اس طرح اِعلان فرمایئے: قریب قریب تشریف لایئے۔ پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح اِبتدا کیجئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

● اِس کے بعد اِس طرح دُرُود و سلام پڑھایئے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

● پھر اس طرح اِعتِکَاف کی نِیّت کروایئے: نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِکَاف کی نِیّت کی)۔

● 3 آیات کی تِلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان اور صِرَاطُ الْجِنَان / خَزَائِنُ الْعِرفَان / نُوْرُ الْعِرفَان سے دیکھ کر ان کی تفسیر بیان کی جائے۔

● اگر صِرَاطُ الْجِنَان میں کسی مَقام پر تفسیر طویل ہو تو عام طور پر 3 آیات کے مُطابِق جس قَدْر صفحات بنتے ہوں اسی قَدْر پڑھ لیجئے۔

- ...پھر دوبارہ خطبہ پڑھے بغیر فیضانِ سنّت کے ترتیب وار 4 صفحات پڑھ کر سنایئے۔
- ...اس کے بعد اجتماعی طور پر شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ (مَنْظُوم) پڑھا جائے۔(چاہے طرز میں پڑھیں یا بغیر طرز کے)
- ...اِشْرَاق وچاشت میں اگر کچھ وَقْت باقی ہو تو شجرہ شریف کے اوراد و وظائف کی ترکیب بنالی جائے۔
- ...اِشْرَاق و چاشت کا وَقْت (سُورج طُلُوع ہونے کے کم از کم 20 یا 25 مِنٹ بعد سے لے کر ضَحْوَۂ کُبریٰ تک نَمازِ اِشْرَاق کا وَقْت رہتا ہے۔ جبکہ نَمازِ چاشت کا وَقْت آفتاب بُلَند ہونے سے زَوال یعنی نِصْفُ النَّہار شَرْعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (بہار شریعت، سنن ونوافل کا بیان، ۱/۶۷۶) نَمازِ اِشْرَاق کے فوراً بعد بھی چاہیں تو نَمازِ چاشت پڑھ سکتے ہیں۔ (مدنی پنج سورہ، ۲۷۷-۲۷۸ ملتقطا)) شروع ہوتے ہی نَمازِ اِشْرَاق وچاشت ادا کی جائے اور مُخْتَصَر دُعا کی جائے۔
- ...آخر میں مُبَلِّغ اِسْلَامی بھائی سب سے خندہ پیشانی سے مُلَاقَات کریں۔

مدنی حلقہ مسجد میں لگانے کی حکمت

مَسْجِد اللہ پاک کا مُبارَک گھر ہے، جس میں مسلمان اپنے کریم ورحیم رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہیں، جب کوئی شخص اس میں داخِل ہوتا ہے تو بہُت سارے گناہوں سے بچ جاتا ہے، بظاہِر اس کا دنیا سے تَعلُّق خَتْم ہو جاتا ہے اور شیطان کے وار کا زور بھی کم ہو جاتا ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَعْقِل رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: شیطان سے بچنے کے لئے مَسْجِد ایک مَضْبُوط قلعہ ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، ماجاء فی لزوم المساجد...، ۸/۱۷۲، حدیث: ۴) اور مَسْجِد میں یادِ الٰہی کرنے والوں سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے اور ان پر نُور کی رَحْمَت برستی ہے۔ ایک رِوایَت میں ہے: جو مسلمان مَسْجِد کو نَماز اور ذِکْر کے لئے ٹھکانہ بنالیتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف رَحْمَت کی نَظَر فرماتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب المساجد...الخ، باب لزوم المساجد...الخ، ص ۱۳۶، حدیث: ۸۰۰)

اَسلاف کے مَدَنی حلقے

اے عاشقانِ رسول! ہمارے اَسلاف (یعنی بزرگوں) کی عادتِ مبارکہ تھی کہ وہ بعدِ فَجْر مَسْجِد میں ہی تشریف فرما ہو جاتے اور اپنے اَوراد و وظائف میں مَصْرُوف رہتے یا پھر دَرْس و تدریس میں مَشْغُول ہو جاتے۔ آیئے! چند

ایک بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے بعدِ فَجْر کے مَعْمُولات مُلاحَظہ کرتے ہیں:

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا معمول

اُمّت کے چراغ، حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پوری زِندَگی دِیْنِ اِسلَام کی خِدْمَت میں گزری، آپ کے شاگردوں نے اِسلَامی تعلیمات کی حقیقت کو اُجاگر کیا اور ان کو پھیلانے میں دن رات مَصرُوف رہے، آپ کے دَرْس کا سلسلہ نَمازِ فَجْر کے فوراً بعد شروع ہو جاتا اور پورا دن جاری رہتا، صِرف نَماز وغیرہ کے لئے وقفہ ہوتا۔

(اخبار ابی حنیفہ، ذکر ما روی فی تھجدہ۔۔۔ الخ، ص ۵۳ مفھومًا)

ہو نائبِ سرورِ دو عالم، امامِ اعظم ابو حنیفہ — سراجِ اُمّت فقیہِ اَفخم، امامِ اعظم ابو حنیفہ

جو بے مثال آپکا ہے تقویٰ تو بے مثال آپکا ہے فتویٰ — ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۵۷۳ ملتقطا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

امام شافِعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا معمول

حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی اپنی زِندَگی دِیْنِ اِسلَام کی خِدْمَت کیلئے وَقْف کر رکھی تھی، تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ دَرْس و تدریس سے بھی بے پناہ مَحَبَّت تھی کہ صُبْح ہوتے ہی اسی کام میں مَشْغُول ہو جاتے اور صُبْح کی نَماز کے بعد ہی دَرْس شروع کر دیتے۔

(مناقب الشافعی للبیھقی، باب ما یؤثر من خضاب الشافعی۔۔۔ الخ، ۲/۲۸۵ ملتقطًا)

مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

☜ تمام ذِمّہ دارانِ دَعْوَتِ اِسلَامی کو تاکید ہے کہ بعدِ فجر مدنی حلقہ لگایا کریں۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۲۷ محرم الحرام تا ۲ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ، 3 تا 7 جنوری 2011)

☜ بَعدِ فجر مَدَنی حلقہ، مَسجِد دَرس اور صدائے مدینہ میں آپ کے عَلاقے کے لوگوں کا تَحَفُّظ ہے۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، یکم تا ۷ صفر المظفر، 29 جنوری تا 4 فروری 2009)

بعد فجر مدنی حلقے سے متعلق احتیاطوں اور مفید معلومات پر مبنی سوال جواب

شرعی احتیاطیں

سوال 1: قرآنِ کریم کی تِلاوت سُننا فَرض ہے تو کیا تفسیر اور دَرسِ فیضانِ سُنّت کا بھی یہی حکم ہے؟

جواب: تفسیر و دَرس کو خاموشی سے سننا اگرچہ واجِب نہیں مگر بے توجُّہی سے سننے سے اس کی بر کتیں زائل ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ دَعْوتِ اِسلامی کے تمام مبلغین مَدَنی دَرس سے پہلے یہ اِعلان کرتے ہوئے نَظر آتے ہیں: لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لِباس، بدن یا بالوں وغیرہ کو سہلاتے ہوئے دَرس سننے سے اس کی بر کتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ نیز دَعْوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مَطْبُوعَہ 102 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب "علم و حِکْمت کے 125 مدنی پھول" صَفحہ 68 پر ہے: عِلمِ دین کی باتیں غور سے سننی چاہئیں کہ بے تَوَجُّہی کے ساتھ سننے سے غَلَط فَہمی کا سَخت اندیشہ رہتا اور بسا اَوقات ہاں کا "نا" اور "نا" کا "ہاں" سمجھ میں آتا ہے، بلکہ مَعَاذَ الله کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کہا گیا تھا حلال اور ذِہن میں بیٹھ جاتا ہے حرام۔

سوال 2: جن 3 آیات کی تِلاوت، ترجمہ و تفسیر بعدِ فجر مَدَنی حَلْقے میں سننے کی ترکیب ہو، ان میں سے ایک آیتِ مُبارَکہ آیتِ سجدہ والی ہو تو کیا اس کا ترجمہ و تفسیر سُن کر بھی سجدۂ تِلاوَت واجب ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! اگر آیتِ سجدہ کا صِرف ترجمہ و تفسیر پڑھی گئی تو بھی سجدہ واجِب ہو گا اور اس تِلاوت کی وجہ سے تمام سُننے والوں پر سجدۂ تِلاوَت واجِب ہے۔

سوال 3: دورانِ مَدَنی حَلْقَہ سَلام کا جواب دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: فقہائے کِرام رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم نے بعض جگہوں پر سلام نہ کرنے اور ان کے جواب کے مُتَعَلِّق کچھ صورتیں بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو لوگ مَسْجِد میں تِلاوَتِ قرآن اور تسبیح وَدُرُود میں مَشْغُول ہیں

یا اِنتِظارِ نماز میں بیٹھے ہیں انہیں سلام نہیں کرنا چاہیے کہ یہ سلام کا وَقت نہیں۔ البتہ! کسی نے انہیں سلام کر دیا تو انہیں اِختیار ہے کہ سلام کا جواب دیں یا نہ دیں۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام و تشمیت العاطس، ۵/۴۰۲)

سوال4: مدنی حلقہ جاری تھا کہ کسی دن نمازیوں (مسافروں) کی اتنی تعداد اچانک آ جائے کہ مَسجِد کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے جگہ تنگ پڑ جائے تو اب کیا کیا جائے؟ کیا نمازیوں کو نماز پڑھنے کے لئے جگہ دے دی جائے یا مدنی حلقہ جاری رکھا جائے؟

جواب: یہ نادِر صُورَت ہے، کیونکہ مَدنی حلقہ بَعدِ فَجر ہوتا ہے، پھر بھی اگر ایسا ہو تو نَماز کے لئے نمازیوں کو جگہ دی جائے کہ وَقت پر نَماز ادا کرنا ضَروری ہے اور ویسے بھی فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ مَسجِد میں جگہ تنگ ہو گئی تو جو نَماز پڑھنا چاہتا ہے وہ بیٹھے ہوئے کو کہہ سکتا ہے کہ سرک جاؤ، نَماز پڑھنے کی جگہ دے دو۔ اگرچہ وہ شخص ذِکر و دَرس یا تِلاوَتِ قرآن میں مَشغُول ہو یا مُعتکِف ہو۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلۃ...الخ، ۵/۳۹۷)

سوال5: مدنی حلقے کے لئے مَسجِد کی اَشیا مَثَلاً بجلی اور چٹائیاں وغیرہ اِستِعمال کرنا کیسا؟

جواب: مدنی حلقہ اگرچہ دعوتِ اسلامی کا ایک مَدنی کام ہے، مگر حقیقت میں اس کا بُنیادی مقصد قرآن فہمی، عِلمِ دین کی اِشاعت اور ذِکر و اذکار میں مشغول رہتے ہوئے نمازِ اِشراق و چاشت کی ادائیگی تک کے وَقت کو کار آمد بنانا اور فُضُول گوئی سے بچنا بچانا ہے اور یہ سب کام عِبادَت ہی ہیں۔ لِہٰذا اس دوران ضرورتاً بجلی و چٹائیاں وغیرہ اِستِعمال کرنے میں کوئی حَرَج نہیں، البتہ! شرکائے مدنی حلقہ اس بات کا ضَرور خَیال رکھیں کہ بِلا وجہ فالتو لائٹیں اور پنکھے وغیرہ نہ چلائیں۔

سوال6: مَدنی حَلقے کے بعد اگر کوئی شَرعی مسئلہ پوچھے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر 100 فیصد دُرست مسئلہ مَعلُوم ہو تو بتانے میں حَرَج نہیں ورنہ دارُ الافتاء اَہلسنّت میں رَابِطہ کرنے کا مَشوَرہ دیا جائے۔

سوال7: وَقت مُقرّر کر کے شجرہ شریف پڑھنا کیسا؟

جواب: یہ صُوفیا کا طریقہ ہے کہ وہ ایک وَقْت مُقَرَّر کر کے حلقہ بنا کر ذِکْر واَذکار کرتے اور شجرہ پڑھتے تھے۔

سوال 8: بعدِ فَجْر مدنی حلقے کا اِخْتِتام چونکہ نمازِ اِشْراق وچاشت کی ادائیگی پر ہوتا ہے، لِہٰذا اگر کوئی اِسلامی بھائی نمازِ اِشْراق کی جَماعَت میں شریک نہ ہو تو کیا وہ چاشت کی نماز جَماعَت کے ساتھ ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کر سکتا ہے۔

تنظیمی احتیاطیں

سوال 1: کیا فیضانِ سنّت کے علاوہ شَیْخِ طَرِیقَت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کسی اور کتاب یا رسالے کے 4 صفحات پڑھ کر سنائے جاسکتے ہیں؟

جواب: بعدِ فجر مَدَنی حَلْقے میں فیضانِ سنّت کے 4 صفحات ہی پڑھے جائیں۔

سوال 2: وَقْت کی کمی کے باعث کیا 4 صفحات سے کم بھی پڑھے جاسکتے ہیں؟

جواب: فیضانِ سنّت جِلْد اوّل سے 4 صفحات مُکَمَّل پڑھے جائیں جبکہ جِلْد دُوم کے اَبواب یعنی نیکی کی دعوت اور غیبت کی تباہ کاریاں کے صفحات میں کمی کی جاسکتی ہے کیونکہ جِلْد دُوم کے صفحات سائز میں بہ نِسْبَت جِلْد اوّل کے بڑے ہیں۔

سوال 3: بعدِ فَجْر مدنی حلقوں کی تعداد بڑھانے کے لئے کیا اقدامات کیے جائیں؟

جواب: بِالْخُصُوص "مدنی" اِسلامی بھائیوں اور بالعموم ہر سَطْح کے ذِمّہ داران کو بَعْدِ فَجْر مدنی حلقے میں شِرکت کرنے یا مدنی حلقہ لگانے کی ترکیب کرنی چاہیے۔ جتنی بڑی سَطْح کا تنظیمی ذِمّہ دار بعدِ فَجْر مدنی حلقہ لگائے گا، اُسی قَدْر مدنی حلقوں کی تعداد بڑھنے کے ساتھ ساتھ شُرکا کی تعداد میں بھی اِضافہ ہوگا۔ تمام ذیلی حلقوں کا ہَدَف بنا کر اِس مدنی کام کو آگے سے آگے بڑھانے کی کوشش جاری رکھی جائے، مثلاً ہر ماہ کارکردگی کا جائزہ لیا جائے کہ کل کتنے ذیلی حلقے ہیں، کتنے ذیلی حلقوں میں بعدِ فَجْر مدنی حلقوں کی ترکیب ہوچکی ہے، کتنوں میں باقی ہے وغیرہ۔ اس طرح مسلسل جائزہ لیتے رہنے سے اس مدنی کام میں ترقی ومضبوطی آتی جائے گی۔ جہاں پہلے سے مدنی حلقے کی ترکیب ہو رہی ہے، اس کو بھی جاری رکھنا ہے اور نئے ذیلی حلقوں میں مدنی حلقہ شروع بھی کروانا ہے۔

سوال 4: مدنی حلقہ ایک ہی اسلامی بھائی لگائے یا ذِمّہ داریاں تقسیم بھی کی جاسکتی ہیں؟

جواب: ایک اِسلَامی بھائی بھی یہ تینوں کام کر سکتا ہے اور 3 اسلامی بھائیوں میں مُختَلِف ذِمّہ داریاں تقسیم بھی کی جاسکتی ہیں، مَثَلاً: ایک اسلامی بھائی 3 آیات کی تِلاوت، ترجمہ و تفسیر کی ترکیب کرے، ایک مدنی درس، ایک شجرہ شریف پڑھنے اور دُعا کی ترکیب کرے۔

سوال5: بَعدِ فجر مدنی حلقے کو کیا فقط مدنی حلقہ کہا جاسکتا ہے؟

جواب: نہیں، کیونکہ مدنی حلقے تو بہت سارے ہیں جبکہ فَجر کی نَماز کے بعد ہونے والا مَدَنی حلقہ 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام ہے، جس کے لئے ایک مَخصُوص اِصطِلَاح "بعدِ فجر مَدَنی حَلقہ" ہی اِستِعمال کی جاتی ہے۔

سوال6: کیا 3 آیات سے کم بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ایک ایسی آیت جس کی تفسیر اتنی ہے کہ وہ 3 آیات کے برابر ہے تو ایک آیت بھی پڑھنے سے مدنی انعام پر عَمَل مان لیا جائے گا۔

سوال7: جہاں اپنی مَساجِد نہیں (یعنی جس مَسجِد میں عاشقانِ رسول کی خِدمَت نہ ہو)، یا ہیں مگر مَدَنی حَلقہ لگانے کی اِجازَت نہیں، تو وہاں کیا ترکیب کی جائے؟

جواب: کسی گھر، ہوسٹل، دکان وغیرہ پر بھی یہ ترکیب کی جاسکتی ہے۔

سوال8: اگر کسی جگہ بعدِ فجر مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان کی بھی ترکیب ہو تو اب کیا کیا جائے؟

جواب: بَعدِ فجر مدنی حلقے کے بعد مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان کی ترکیب بھی کی جاسکتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مدنی درس سکھائیں اور دلوائیں

(3:31 تا 03:40) (وقت 10 منٹ)

(مدنی درس کا طریقہ صفحہ نمبر 71 سے دیکھ لیجئے)

فکرِ مدینہ مع لکھ کر گفتگو

(03:41 تا 03:45)(وقت 5 منٹ)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 15 پر عمل کرتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

دعائے عطار

یااللہ! جو کوئی صدقِ دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل تو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِ لَمْ یَزَلْ

فکرِ مدینہ کا طریقہ

(فکر مدینہ کا طریقہ صفحہ نمبر 75 پر ہے۔)

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمایئے۔

نمازِ عصر کی تیاری

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

بعد نمازِ عصر مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مَدَنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ سنانے کے مدنی پھول

● اعتکاف کے آخری عشرہ میں مسجد میں آڈیو مدنی مذاکرہ چلاتے وقت چند باتوں کا خیال رکھا جائے۔ جو مجلس مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے وہ مدنی مذاکرہ دکھا سکتی ہے۔ ● جس موبائل سے آڈیو مدنی مذاکرہ چلا رہے ہیں اس موبائل فون کی ٹیون نہ بجے۔ ● کسی قسم کا کوئی اشتہار نہ چلے۔ ● کسی قسم کا میوزک یا عورت کی آواز نہ آئے۔ ● ایسی جگہ مدنی مذاکرہ سنوایا جائے جہاں نمازیوں کو تشویش نہ ہو۔ ● مدنی مذاکرہ دیکھنے والے معتکفین کو روزانہ مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ میں لائیو دکھانے کی ترکیب کی جائے۔

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ دکھانے کا سامان

● مدنی چینل ریڈیو ایپ۔ ● ساؤنڈ۔ ● ساؤنڈ اور موبائل کے ساتھ اٹیچ ہونے والی تار۔ ● ساؤنڈ اگر نہ ہو تو چھوٹا اسپیکر بھی چل سکتا ہے۔ ● پانی کا انتظام۔ ● مدنی عطیات بکس۔ ● ہفتہ وار رسائل کا بستہ۔

افطار اجتماع

تلاوت، نعت کے بعد

سنتوں بھرا بیان (وقت 25 منٹ)

توبہ کرنے والوں کے لیے انعامات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، ١٨/٣٦٢، حدیث: ٩٢٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک نوجوان کی توبہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب "حکایتیں اور نصیحتیں" کے صفحہ 363 پر ہے: ایک دن حضرت سَیِّدُنا مَنصوربن عَمّار رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ لوگوں کو وَعظ و نصیحت کرنے کے لئے مِنبر پر تشریف لائے اور انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرانے اور گناہوں پر ڈانٹنے لگے۔ قریب تھا کہ لوگ شِدّتِ اِضطِراب سے تڑپ تڑپ کر مر جاتے۔ اس محفل میں ایک گُناہ گار نوجوان بھی مَوْجُود تھا، جو اپنے گُناہوں کی وَجہ سے قبر میں اُترنے کے مُتعلّق کافی پریشان تھا۔ جب وہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے اِجتماع سے واپس گیا تو یُوں لگتا تھا جیسے بیان اس کے دل پر بہت زیادہ اَثر انداز ہو چکا ہو۔ وہ اپنے گُناہوں پر نادِم ہو کر اپنی ماں کی خِدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "امّی جان! آپ چاہتی تھیں کہ میں شیطانی لَہو ولَعِب اور خُدائے رَحمٰن کی نافرمانی چھوڑ دوں، لہٰذا آج سے میں گناہوں کو چھوڑتا ہوں۔" اور اس نے اپنی امّی جان کو یہ بھی بتایا کہ میں حضرت سَیِّدُنا مَنصُور بن عَمّار رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے اِجتماعِ پاک میں حاضر ہوا اور اپنے گُناہوں پر بہت نادِم ہوا۔ چُنانچہ ماں نے کہا: "اے میرے بیٹے! تمام خُوبیاں اللہ پاک کے لئے ہیں، جس نے تجھے بڑے اچھے انداز سے اپنی بارگاہ کی طرف لوٹایا اور گُناہوں کی بیماری سے شِفا عطا فرمائی اور مجھے قَوِی اُمید ہے کہ اللہ کریم میرے تجھ پر رونے کے سبب تجھ پر ضَرور رَحم فرمائے گا اور تجھے قبول فرما کر تجھ پر اِحسان فرمائے گا، پھر اس نے پوچھا: اے بیٹے! نصیحت بھرا بیان سُنتے وَقت تیرا کیا حال تھا؟ تو اس نے جواب میں چند اَشعار پڑھے، جن کا مفہوم یہ ہے:

"میں نے توبہ کے لئے اپنا دامن پھیلا دیا ہے اور اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے مُطیع و فرماں بردار بن گیا ہوں۔ جب بیان کرنے والے نے میرے دِل کو اِطاعتِ خُداوندی کی طرف بُلایا تو میرے دل کے تمام قُفل (یعنی تالے) کُھل گئے۔ اے میری امّی جان! کیا میرا مالک و مولیٰ میری گُناہوں بھری زِندگی کے باوُجُود مجھے قبول فرمالے گا۔ ہائے اَفسوس! اگر میرا مالک مجھے ناکام و نامُراد واپس لوٹا دے یا اپنی بارگاہ میں حاضِر ہونے سے روک دے تو میں ہَلاک ہو جاؤں گا۔"

پھر وہ نوجوان دن کو روزے رکھتا اور راتوں کو قِیام کرتا، یہاں تک کہ اس کا جسم لاغَر و کمزور ہو گیا، گوشت جھڑ گیا، ہڈیاں خُشک ہو گئیں اور رَنگ زَرد ہو گیا۔ ایک دن اس کی والدۂ مُحترمہ اس کے لئے پیالے میں سَتّو لے

کر آئیں اور اِصرار کرتے ہوئے کہا: میں تجھے اللہ پاک کی قسم دے کر کہتی ہوں کہ یہ پی لو، تمہارا جسم بہت مَشَقَّت اُٹھا چکا ہے۔ چنانچہ ماں کی بات مانتے ہوئے جب اس نے پیالہ ہاتھ میں لیا تو بے چینی و پریشانی سے رونے لگا اور اللہ پاک کے اس فرمانِ عالیشان کو یاد کرنے لگا:

ترجمۂ کنز الایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اُتارنے کی اُمّید نہ ہوگی۔(پ۱۳، ابراھیم:۱۷) پھر اس نے زور زور سے رونا شُروع کر دیا اور زمین پر گر گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا طائرِ رُوح قفسِ عُنصُری سے پرواز کر گیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۶۳)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے، دن رات گناہوں میں مَشغُول رہنے والا نوجوان ایک اِجتماع میں حاضِر ہوا اور اس میں ہونے والا رِقّت انگیز بیان سُنا تو اس کے دل میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ ساری ساری رات اللہ کریم کی عبادت کرتا، دن میں روزہ رکھتا اور سچی توبہ کرنے کے بعد بھی خوفِ خدا کے باعث ہر وَقْت اپنے سابِقہ گناہوں پر نادِم رہتا، اسی کیفِیَّت میں وہ اس دُنیا سے رُخصت ہوا۔ اس حکایت سے ہمیں یہ درس ملا کہ نیک اِجتماعات میں شِرکت کرنا بڑی سَعادَت کی بات ہے کہ اس کی بَرَکت سے جہاں اَجْر و ثواب کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے، وہاں بہت سے لوگوں کو توبہ کی بھی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں نیز ہر ہفتے ہونے والے مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر ضَرور شِرکت کرنی چاہیے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ مُبارَک اجتماعات، تلاوتِ قُرآن، نعتِ رَحْمتِ عالمیان، سُنَّتوں بھرے بیان، رِقَّت انگیز دُعا اور صَلوٰۃ و سَلام اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے دیے جانے والے علم و حکمت سے مالا مال رنگ برنگے مدنی پھولوں کے مدنی گُلدستوں سے سجے ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات میں شِرکت کی بَرَکت سے نہ صِرف علمِ دین سیکھنے کا مَوقع ہاتھ آتا ہے بلکہ حُقُوقُ اللہ کی پاسداری کے ساتھ ساتھ گُناہوں سے توبہ کرکے نیکیاں کرنے اور سُنَّتوں پر عمل پیرا ہونے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔

تُو گُناہوں کو کر مُعاف اللہ میری مَقْبول مَعْذرت فرما
مُصطفیٰ کا وَسیلہ توبہ پر تُو عِنایت مُداوَمت فرما

(وسائلِ بخشش، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

بار بار توبہ کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کی رَحْمتیں بے حد و بے حساب ہیں، وہ اپنے بندوں کی ساری خطائیں مُعاف فرمادیتا ہے، لہٰذا بندوں کو بھی اپنی توبہ پر قائم رہنا چاہیے۔ یاد رکھئے! توبہ کی تین شرائط ہیں، اگر ان شرطوں پر عمل کیا جائے تو ہی سچی توبہ مانی جائے گی۔ وہ تین شرطیں یہ ہیں:

توبہ کی شرائط

(1)...ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر ندامت) (2)...ترکِ گناہ (یعنی گناہ کو چھوڑ دینا) (3)...یہ عزم (پکا ارادہ) کرنا کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ (منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص ۴۳۶)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سچی توبہ کے یہ معنیٰ ہیں کہ گناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رَبّ کریم کی نافرمانی تھی نادِم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پُورا عَزْم کرے، جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۲۱)

لہٰذا ہمیں بھی توبہ کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے توبہ کرتے رہنا چاہیے، اگر پھر بھی بتقاضائے بَشَرِیَّت کوئی گُناہ سَرزَد ہو جائے تو فوراً رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں بَصَد عاجِزی واِنکساری گُناہ پر نادِم ہوتے ہوئے توبہ کیجئے، اگر پھر گُناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کرلیجئے، پھر خطا ہو جائے تو پھر توبہ کیجئے اور ہر وَقْت اللہ پاک کا خوف پیشِ نظر رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔

تیرا خوفِ خُدا تیری شَفاعت کرے گا

حضرت سَیِّدُنا رَبیعہ بن عُثمان تیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص بہت زِیادہ گُناہ گار تھا، اس کے شب و روز اللہ پاک کی نافرمانی میں گُزرتے۔ وہ گُناہوں کے گہرے سَمُندر میں غَرق تھا، پھر اللہ پاک نے اس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرمایا اور اس کے دِل میں اِحساس پیدا فرمایا کہ اپنے آپ پر غور کر، تُو کس رَوِش پر چل رہا ہے، اللہ پاک جب اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو اُسے اِحساس کی اور گُناہوں پر ندامت کی توفیق عطا فرمادیتا ہے۔ اس گناہ گار پر بھی پاک پروَرْدگار نے کرم فرمایا اور اسے اپنے گُناہوں پر شرمندگی ہوئی، غفلت کے پردے آنکھوں سے ہَٹ گئے۔ سوچنے لگا کہ بہت گُناہ ہوگئے، اب پاک پروَرْدگار کی بارگاہ

میں توبہ کرلینی چاہیے۔

چنانچہ اس نے اپنی زَوجہ سے کہا: میں اپنے سب گُناہوں پر شرمندہ ہوں اور اپنے پاک پروردگار کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، وہ رحیم وکریم پروردگار میرے گُناہوں کو ضَرور مُعاف فرمائے گا۔ میں اب کسی ایسی ہَستی کی تلاش میں جارہا ہوں جو اللہ کریم کی بارگاہ میں میری سِفارِش کرے۔

اتنا کہنے کے بعد وہ شخص صحرا کی طرف چل دیا۔ جب ایک وِیران جگہ پہنچا تو زور زور سے پُکارنے لگا: ''اے زمین! تُو اللہ کریم کی بارگاہ میں میرے لئے شَفیع بن جا، اے آسمان! تُو میرا شَفیع بن جا، اے اللہ کے مَعْصُوم فرشتو! تم ہی میری سِفارِش کردو۔'' وہ زاروقطار روتا رہا اور اسی طرح صَدائیں بُلند کرتا رہا۔ ہر ہر چیز سے کہتا کہ تم میری سفارش کرو، میں اب اپنے گُناہوں پر شرمندہ ہوں اور سچے دل سے تائب ہو گیا ہوں۔ وہ شخص مُسلسل اسی طرح پُکارتا رہا، بالآخر روتے روتے بے ہوش ہو کر زمین پر مُنہ کے بل گر گیا، اس کی اس طرح آہ وزاری اور گُناہوں پر نَدامت کا یہ اَنداز مقبول ہوا اور اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا گیا جس نے اسے اُٹھایا اور اس کے سر سے گرد وغیرہ صاف کی اور کہا: اللہ کے بندے! تیرے لئے خُوشخبری ہے کہ تیری توبہ اللہ کریم کی بارگاہ میں قبول ہوگئی ہے۔ اس پر وہ بہت خُوش ہوا اور کہنے لگا: اللہ کریم آپ پر رحم فرمائے، اللہ کریم کی بارگاہ میں میری سِفارِش کون کرے گا؟ وہاں میرا شفیع کون ہوگا؟ فرشتے نے جواب دیا: تیرا اللہ سے ڈرنا، یہ ایک ایسا عمل ہے جو تیرا شفیع ہوگا اور تیرا یہی عمل بارگاہِ خُداوندی میں تیری سِفارِش کرے گا۔ (عیون الحکایات، ص۱۷۳)

سُبْحٰنَ اللہ! صَد ہزار آفرین اس نوجوان پر کہ جب اس پر گُناہوں کے سبب اللہ پاک کی بارگاہ میں شَرمندہ ہونے کا خَوف غالب آیا، تو اس نے اپنے تمام گُناہوں سے سچی توبہ کرلی اور روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی سِفارِش کرنے والے کی تلاش میں نکلا تو اللہ پاک نے ایک فرشتے کے ذَرِیعے اسے توبہ قبول ہوجانے کی خُوشخبری سُنائی۔ یقیناً جن خُوش نصیبوں کو صحیح معنوں میں اللہ پاک کا خوف نصیب ہوجائے، وہ خَلْوَت ہو یا جَلْوَت ہر حال میں اللہ کریم سے ڈرتے ہیں اور اِرْتکابِ گُناہ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! بِلاشُبہ خوفِ خُدا ہماری اُخْرَوِی نَجات کے لئے بڑی اَہمیّت کا حامل ہے، کیونکہ عبادات کی بجا آوری اور مَنْہِیّات (یعنی ممنوع چیزوں) سے باز رہنے کا عظیم ذَرِیعہ خوفِ خدا ہے۔ نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حکمت کا سَرچشمہ اللہ کریم کا خوف ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/ ۴۷۱، حدیث: ۷۴۴)

لہٰذا! دُنیوی رونقوں، مَسرَّتوں اور رَعنائیوں میں کھو کر حسابِ آخرت کے مُعاملے میں غَفلَت کا شِکار ہو جانا یقیناً نادانی ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نَجات اسی میں ہے کہ ہم رَبِّ کائنات اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذَخِیرہ اِکٹھا کریں اور گُناہوں کے اِرتِکاب سے پرہیز کریں۔

اس مَقصدِ عظیم میں کامیابی کیلئے ایک مسلمان کے دل میں خوفِ خدا کا ہونا بے حد ضَروری ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک پارہ 4 سُورَۂ اٰلِ عِمران آیت نمبر 175 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴿۱۷۵﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

حضرت مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تَحت فرماتے ہیں: کیونکہ اِیمان کا مُقتَضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خُدا ہی کا خوف ہو۔

حضرت سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروی ہے کہ رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک فرمائے گا کہ اسے آگ سے نکالو جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/ ۴۶۹، حدیث: ۷۴۰)

سردارِ دو جہان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، جو شخص اللہ پاک سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ پاک کے سوا کسی سے ڈرتا ہے تو اللہ پاک اسے ہر شے سے خوف زدہ کرتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/ ۵۴۱، حدیث: ۹۷۴)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گِرفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غَضَب اور اس کے نتیجے میں اِیمان کی بَربادی وغیرہ سے خوف زَدہ رہنے کا نام خوفِ خُدا ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۶) خوفِ خدا سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے یعنی خوفِ خدا کیا ہے؟ خوف کا ادنیٰ، اعلیٰ اور درمیانی درجہ، خوفِ خدا کا

نتیجہ، خوفِ خدا کی برکات، خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت، خوفِ خدا کے حصول کے طریقے، انبیاو سید الانبیا عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ملائکہ، صحابہ و اولیا کا خوفِ خدا، خوفِ خدا پیدا کرنے والی چند آیات وغیرہ کا علم حاصل کرنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ کتاب "احیاء العلوم جلد 4" کا مطالعہ کیجئے۔ یاد رہے! کہ صِرف قبر و حشر اور حساب ومیزان وغیرہ کے حالات سُن یا پڑھ کر محض چند آہیں بھرلینا... یا... اپنے سر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھرالینا... یا... کفِ افسوس مل لینا... یا پھر... چند آنسو بہالینا ہی کافی نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا کے عملی تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے گُناہوں کو ترک کر دینا اور اِطاعتِ الٰہی میں مشغول ہو جانا اُخروی نجات کے لئے بے حد ضروری ہے اور جو لوگ خوفِ خدا کے سبب اِرتکابِ گُناہ سے بچتے ہیں، اللہ پاک ان کے گُناہوں کو مُعاف فرما کر اپنا مُقرَّب و محبوب بنالیتا ہے۔ چُنانچہ

عبدُ اللہ بن مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی توبہ

حضرت عبدُ اللہ بن مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک عام سے نوجوان تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک کنیز سے عِشق ہو گیا تھا اور مُعاملہ کافی طُول پکڑ چُکا تھا۔ سخت سردیوں کے موسم میں ایک بار دِیدار کے اِنتظار میں اس کنیز کے مکان کے باہر ساری رات کھڑے رہے یہاں تک کہ صُبح ہو گئی۔ رات بے کار گُزرنے پر دل میں ندامت (شرمندگی) کی کیفیَّت پیدا ہوئی اور اس بات کا شِدَّت سے اِحساس ہوا کہ اس کنیز کے پیچھے ساری رات برباد کر دی مگر کچھ ہاتھ نہ آیا، کاش! یہ رات عِبادت میں گُزاری ہوتی۔ اس تصوُّر سے دل کی دنیا زیر و زَبَر ہو گئی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خالِص توبہ فرمائی، کنیز کی مَحبَّت سے جان چُھڑائی، اپنے پروَرْدگار سے لَو لگائی اور قلیل ہی عرصے میں وِلایَت کی اَعْلیٰ مَنْزِل پائی اور اللہ کریم نے شان اِس قَدر بڑھائی کہ ایک بار والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تلاش میں نکلیں تو ایک باغ میں گُلبُن یعنی گُلاب کے پودے کے نیچے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس طرح محوِ خواب (یعنی سوتا) مُلاحَظہ کیا کہ ایک سانپ مُنہ میں نَرگِس کی ٹہنی لئے مگس رانی کر رہا ہے یعنی آپ کے وُجُودِ مَسْعُود پر سے مکّھیاں اُڑا رہا ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ۱۶۶/۱) اللہ کریم کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عشقِ مجازی کی آگ میں سُلگنے والے ایک نوجوان پر اللہ کریم کا کیسا کرم ہوا کہ اس نے خالِص توبہ کی اور عشقِ حقیقی کا جام پی کر مرتبۂ وِلایت حاصل کرلیا۔ عشقِ مجازی کا ایسا عجیب وغریب مُعاملہ ہے کہ عُموماً جو ایک بار اس کی لپیٹ میں آگیا، اُس کا بچ نکلنا دُشوار ہوتا ہے۔ آج کل ہمارے مُعاشَرے میں بھی عشقِ مَجازی کی خُوب ہوا چل رہی ہے، اِس کی سب سے بڑی وَجہ اَکثر مُسلمانوں میں اِسلامی مَعلومات کی کمی اور دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T.V ، موبائل اور اِنٹرنیٹ وغیرہ میں عِشقِیہ فلموں اور فِسقیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازیوں کی مُبالغہ آمیز اَخباری خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں، ڈائجسٹوں میں فَرضی عِشقیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مخلوط (جہاں لڑکا لڑکی ساتھ ہوں ایسی) کلاسوں میں بیٹھ کر نامَحرم رِشتے داروں کے ساتھ خَلْط مَلْط ہو کر آپس میں بے تکلّفی کی دَلدَل کے اَندر اُتر کر اکثر نوجوانوں کو کسی نہ کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اَوّل فریقِ ثانی کو مُطّلع کرتا ہے تو بعض اَوقات دوطرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُموماً گناہ وعِصیان کا طُوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شَرمانہ بات بلکہ بے حیایانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات وسَوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قول وقرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دِیوار بنیں تو بسا اَوقات دونوں فرار ہو جاتے ہیں، بَعدُہٗ (یعنی اُس کے بعد) اَخبار میں ان کے اِشتہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو سرِ بازار نیلام ہوتی ہے، کبھی ''کورٹ میرج'' کی ترکیب بنتی ہے (یا پھر) بھاگتے نہیں بنتی تو خودکُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اَخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ (نیکی کی دعوت، ص۴۰)

مَحبّت غیر کی دل سے نکالو یا رَسُولَ اللہ　　　مجھے اپنا ہی دیوانہ بنالو یا رَسُولَ اللہ

پیارے اسلامی بھائیو! عشقِ مَجازِی سے نَجات کا بہترین ذریعہ ''سُنَّتِ نِکاح'' کی اَدائیگی ہے۔ آیئے! حُصُولِ ثواب کے لئے نِکاح کے فَضائل پر چند فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں۔

''مصطفٰے'' کے پانچ حروف کی نسبت سے نکاح کے فضائل پر مبنی 5 فرامینِ مصطفٰے

(1)...جو میرے طریقے کو محبوب رکھے وہ میری سُنَّت پر چلے اور میری سُنَّت سے نِکاح (بھی) ہے۔

(شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ۳۸۱/۴، حدیث: ۵۴۷۸)

(2)...عورت سے نکاح چار باتوں کی وَجہ سے کیا جاتا ہے (یعنی نِکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے): (1) مال (2) حَسب (3) جمال (4) دِین۔ اور تُو دِین والی کو تَرجیح دے۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، ۴۲۹/۳ حدیث: ۵۰۹۰)

(3)...جب تم میں کوئی نِکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ہائے اَفسوس! ابنِ آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی (۲/۳) دین بچالیا۔ (الفردوس بماثور الخطاب، ۳۰۹/۱، حدیث: ۱۲۲۲)

(4)...جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نِکاح کرلے پھر بھی نکاح نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔

(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ، کتاب النکاح، ۲۷۰/۳)

(5)...اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی اِستطاعت رکھتا ہے، وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نَظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حِفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ شہوت کو توڑنے والا ہے۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، ۴۲۲/۳، حدیث: ۵۰۶۶)

میں نیچی نِگاہیں رکھوں کاش اَکثر عَطا کردے شَرم وحَیا یاالٰہی
ہو اَخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا مجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سِتار بجانے والی کی توبہ

حضرتِ سَیِّدُنا صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سِتار (ایک قسم کا باجا) بجانے والی ایک لڑکی کسی قارِیٔ قرآن کے پاس سے گُزری جو یہ آیتِ مُبارکہ تِلاوت کر رہا تھا:

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ (العنکبوت: ۵۴) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک جہنّم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو۔

آیتِ مُبارکہ سنتے ہی لڑکی نے سِتار پھینکا، ایک زور دار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی۔ جب اِفاقہ ہوا تو سِتار توڑ کر عِبادت و رِیاضت میں ایسی مشغول ہوئی کہ عابدہ وزاہدہ مشہور ہوگئی۔ ایک دن میں نے اُس سے کہا کہ "اپنے آپ پر نرمی کر۔" یہ سُن کر روتے ہوئے بولی: "کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ جہنّمی اپنی قبروں

سے کیسے نکلیں گے؟ پُلِ صِراط کیسے عُبور کریں گے؟ قِیامت کی ہولناکیوں سے کیسے نَجات پائیں گے؟ کھولتے ہوئے گرم پانی کے گُھونٹ کیسے پئیں گے؟ اور اللہ پاک کے غَضَب کو کیسے برداشت کریں گے؟'' اتنا کہہ کر پھر بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ جب اِفاقہ ہوا تو بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گُزار ہوئی: ''یااللہ! میں نے جوانی میں تیری نافرمانی کی اور اب کمزوری کی حالت میں تیری اِطاعت کر رہی ہوں، کیا تُو میری عبادت قُبول فرما لے گا؟'' پھر اس نے ایک آہِ سَرد، دِلِ پُر دَرْد سے کھینچی اور کہا: ''آہ! کل بروزِ قیامت کتنے لوگوں کے عیب کُھل جائیں گے۔'' پھر اس نے ایک چیخ ماری اور ایسے دَرْد بھرے اَنداز میں روئی کہ وہاں موجود سب لوگ اُس کی شِدَّتِ گریہ وزاری سے بے ہوش ہو گئے۔ (الروض الفائق، ص۱۴۸)

عیب میرے نہ کھول محشر میں   نام سَتّار ہے ترا یارب!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل   نام غفّار ہے ترا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کیسے ایک باجا بجانے والی لڑکی پر خوفِ خدا کا غَلَبہ ہوا اور وہ اپنے اس فسقیہ عمل سے توبہ کرکے اللہ پاک کی عِبادت و رِیاضت میں مَشْغُول ہوگئی۔ افسوس! آج کل گانے باجوں، موسیقی اور آلاتِ لَہو ولَعِب نے مُسلمانوں کی اَکْثَرِیَّت کو یادِ الٰہی سے غافل کر رکھا ہے۔ مُوسیقی کئی مُسلمانوں کی نَس نَس میں اُتر چکی ہے، تقریباً ہر ہر چیز میں مُوسیقی مُسَلَّط ہے۔ کار ہو یا ہوائی جہاز، ٹرک ہو یا بس، ٹیکسی ہو یا سُوزوکی، گدھا گاڑی ہو یا بیل گاڑی، مکان ہو یا دُکان، کارخانہ ہو یا گودام، ہوٹل ہو یا پان کی ہٹّی (یعنی دُکان)، دھوبی کی پاٹ ہو یا حجّام کی ہاٹ، تقریباً ہر جگہ مُوسیقی کی دُھنیں سُنی جاتی ہیں۔ بچّہ آنکھ ہی مُوسیقی کے سُروں میں کھول رہا ہے، بے چارے کے پنگھوڑے کے اُوپر کھلونا لٹکا دیتے ہیں جو اس کو مُوسیقی سُناتا اور سُلاتا ہے، (شاید یہی سبب ہو کہ کئی بدنصیب سرہانے گانے چلاتے ہیں جبھی انہیں نیند آتی ہے) کھلونوں میں گُڑیا ہو یا بھالو، ریل گاڑی ہو یا ہوائی جہاز سب میں مُوسیقی یہاں تک کہ بچّے کی جُوتیاں بھی مُوسیقی بجاتی ہیں! پھر یہ بچّہ بڑا ہو کر مُوسیقی سے کیسے بچ سکے گا؟ یاد رکھئے! مُوسیقی شیطانی اِیجاد ہے، اس بارے میں دُنیائے اِسلام کے مشہور و مَعْرُوف حَنَفی بُزرگ، عارف بِاللہ، حضرتِ سیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مَنْقُول ایک رِوایت کا خُلاصہ ہے: اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کو بے حد سُریلی آواز عطا فرمائی تھی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام

کی خُوش اِلحانی سے پہاڑ وَجد میں آ جاتے، پَرندے اُڑتے اُڑتے گر پڑتے، چرِندے اور دَرندے آواز سُن کر جنگلوں سے نکل آتے، دَرَخت جُھومنے لگتے، بہتا پانی تھم جاتا، جنگلی جانور وغیرہ ایک ایک ماہ تک کھانا پینا چھوڑ دیتے، چھوٹے بچّے رونا اور دُودھ مانگنا تَرک کر دیتے، آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُر سوز آواز کے اَثر سے بعض اَوقات اِنسانوں کی رُوحیں پرواز کر جاتیں۔ ایک بار آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُر سوز آواز سُن کر 100 عورَتیں وفات پا گئیں۔ شیطان آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نیکی کی دعوت کے اِس انداز سے بہُت پریشان تھا۔ آخرِ کار اِس نے بانسری اور طَنبُورہ (طَم۔بُورَہ) بنایا اور خُوب گایا بجایا۔ اب لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے، جو سَعادت مند تھے وہ حَضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُر سوز آواز کے شیدائی ہوئے اور جو گمراہ تھے وہ شیطان کے سازوں اور گانوں کی طرف مائل ہو گئے۔ (کَشْفُ الْمَحجوب ص ۴۵۷ بتغیّر)

واقعی گانا شیطان ہی کی ایجاد ہے، جیسا کہ ”تفسیراتِ اَحمدِیَّہ“ کی اس رِوایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”شیطان نے سب سے پہلے نَوحہ کیا اور گانا گایا۔“

(تفسیراتِ احمدیہ، ص۶۰۱-اَلْفِردوس بمأثور الخطّاب، ۲۷/۱، حدیث: ۴۲)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گانے باجوں کا مُوجِد (یعنی اِیجاد کرنے والا) شیطان مَلْعُون ہے اور گانے باجے سُننا، سُنانا شیطان کے نَقشِ قدم پر چلنا چلانا ہے، آیئے! گانے باجے کی مَذمّت پر چار (4) روایات سُنتے ہیں:

(1)... دو آوازوں پر دُنیا و آخِرت میں لَعنت ہے (1) نِعمت کے وَقْت باجا (2) مصیبت کے وَقْت نوحہ کرنا (یعنی چِلّانا)۔ (اَلْکامِل فِی ضُعَفاءِ الرِّجال لابن عَدِی، ۲۹۹/۷)

(2) ... حَضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقل فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شَہوَت کو اُبھارتے اور غیرت کو بَرباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مَقام ہیں، اس میں نَشے کی سی تاثیر ہے۔ (تفسیر دُرِّ منثور، پ۲۱، لقمٰن، تحت الآیۃ: ۶، ۵۰۶/۶-شُعَبُ الْاِیمان، باب فی حفظ اللسان، ۲۸۰/۴، حدیث: ۵۱۰۸)

(3)... جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دِھیان سے سُنے، تو اللہ پاک بروزِ قِیامت اُس کے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔ (ابنِ عساکر، محمد بن إبراھیم، ۲۶۳/۵۱)

(4)... گانا اور لَہو، دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اُس ذاتِ مُقدَّسہ کی جس کے قَبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! بے شک قرآن اور ذِکْرُ اللہ ضَرور دل میں اِس طرح اِیمان اُگاتے

ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔ (اَلْفِردوس بمأثور الخطاب، ۳/ ۱۱۵، حدیث: ۴۳۱۹)

کیا واقعی موسیقی رُوح کی غذا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات سے مَعْلُوم ہوا کہ گانے باجے سُننا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مُعاشَرے کے ماڈرن مُفکِّرین اور مُوسیقی کے شائقین اس لَہو و لَعِب اور یادِ الٰہی سے غافل کرنے والی منحوس شے کو رُوح کی غِذا قرار دیتے ہیں۔ مُوسیقی ہرگز رُوح کی غذا نہیں بلکہ اِس سے رُوحانیَّت تباہ ہوتی ہے۔ رُوح کی غذا تو ذِکْرُ اللہ ہے جیسا کہ پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعْد، آیت 28 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ ﴿۲۸﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔

رُوح کی غِذا نماز ہے جو کہ ذِکْر ہی ہے، چُنانچِہ پارہ 16 سُوْرَۃُ طٰهٰ، آیت نمبر 14 میں فرمانِ خُدائے رحمٰن ہے:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

پیارے اسلامی بھائیو! گانے باجے رُوح کی غذا نہیں بلکہ یہ تو رُوح میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں، نَمازوں اور عبادتوں کی لذّتیں تباہ کرتے ہیں، شَرم و حَیا کا خُون کرتے ہیں، مُسلمان خواتین کو بے پردَگی پر اُبھارتے ہیں، یقیناً اسے ”رُوح کی غِذا“ کہنا شیطانی اور سازِشی نَعْرہ ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۴۸۸)

اللہ کریم ہمیں گانے باجوں کی تباہ کاریوں سے بچنے، ذِکْرُ اللہ، تلاوتِ قرآن کرنے اور نعت شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں گانے باجوں اور فلموں ڈراموں کے گُنہ چھوڑوں ۔۔۔ پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یا رسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دو گُدڑیوں والا!

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کے دن تھے، میں مسجد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ قریب سے ایک شخص گُزرا، جس نے دو گُدڑیاں اَوڑھ رکھی تھیں۔ میرے دِل میں بات آئی کہ شاید یہ بِھکاری ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ اپنے ہاتھ سے کَما کر کھاتا۔ جب میں سویا تو خواب میں دو فرشتے آئے مجھے بازو سے پکڑا اور اُسی مسجد میں لے گئے۔ وہاں ایک شخص دو گُدڑیاں اَوڑھے سو رہا تھا۔ اس کے چہرے

سے جب گُدڑِی ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وُہی شخص ہے جو میرے قریب سے گُزرا تھا! فرشتوں نے مجھ سے کہا: اِس کا گوشت کھاؤ۔ میں نے کہا: میں نے اس کی کوئی غیبت تو نہیں کی۔ کہا: کیوں نہیں! تُو نے دل میں اس کی غیبت کی، اس کو حقیر جانا اور اس سے ناخُوش ہوا۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میری آنکھ کُھل گئی، خوف کی وَجہ سے مجھ پر لَرزہ طاری تھا، میں مُسَلْسَل 30 دن اُسی مسجد کے دروازے پر بیٹھا رہا، صِرف فرض نماز کے لئے وہاں سے اُٹھتا۔ میں دُعا کرتا رہا کہ دوبارہ وہ شخص مجھے نظر آجائے تاکہ اس سے مُعافی مانگوں۔ ایک ماہ بعد وہ پُراَسرار شخص مجھے نظر آگیا، پہلے کی طرح اُس کے جسم پر دو گُدڑِیاں تھیں۔ میں فوراً اس کی طرف لپکا، مجھے دیکھ کر وہ تیز تیز چلنے لگا، میں بھی پیچھے ہولیا۔ آخِر کار میں نے اُس کو پُکار کر کہا: اے اللہ کے بندے! میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو دِل کے اَندر مومنین کی غیبت کرتے ہیں؟ اس کے مُنہ سے اپنے بارے میں غیب کی خَبر سُن کر میں بے ہوش ہو کر گِر پڑا۔ جب ہوش آیا تو وہ شخص میرے سرہانے کھڑا تھا۔ اُس نے کہا: کیا دوبارہ ایسا کروگے؟ میں نے کہا: نہیں، اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔ پھر وہ پُراَسرار شخص میری نظروں سے اَوجَھل ہو گیا اور دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔ (عُیونُ الحِکایات، ص ۲۱۲)

بد گُمانی بھی غیبت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہمیں عبرت کے بے شُمار مَدَنی پھُول چُننے کو ملتے ہیں۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کے بارے میں بد گُمانی بھی غیبت ہے۔ یعنی کسی واضِح قرینے کے بِغیر کسی کے بارے میں بُرائی کو دِل میں جَمالینا کہ وہ ایسا ہی ہے، بد گُمانی کہلاتا ہے جو کہ غِیْبَۃُ الْقَلْب یعنی دل کی غیبت ہے۔ کسی کے سادہ لِباس وغیرہ کو دیکھ کر اُسے حَقِیر اور بھیک مانگنے والا فقیر جاننا بڑی بُھول ہے۔ کیا معلوم ہم جسے حقیر تصوُّر کر رہے ہیں وہ کوئی گُدڑی کا لَعل یعنی پہنچی ہوئی ہَستی ہو۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۴۳)

رُوحانی حاکم

یادرکھئے! اللہ پاک کے نیک بندے رُوحانی حاکم ہوتے ہیں اور اللہ پاک کی عطا سے غَیب کی باتیں اللہ والوں کے عِلْم میں آجاتی ہیں۔ ہر وَلی کی وِلایت کا شُہرہ اور دُھوم دَھام ہونا کوئی ضَروری نہیں۔ یہ حضرات

مُعاشَرے کے ہر طَبقے میں ہوتے ہیں۔ کبھی مَزدُور کے بھیس میں، کبھی سبزی اور پَھل فَروش کی صُورت میں، کبھی تاجر یا مُلازِم کی شکل میں، کبھی چوکیدار یا مِعْمار کے رُوپ میں بڑے بڑے اَوْلیا ہوتے ہیں۔ ہر کوئی ان کی شناخت نہیں کر سکتا۔ لِہٰذا ہمیں کسی بھی مُسلمان کو حقیر نہیں جاننا چاہئے۔ (فیضانِ سنت، ص ۴۳۰) مغرور آدمی جس کو حقیر جانتا ہے، اُس کی ہنسی اُڑاتا ہے، حالانکہ اللہ پاک پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات آیت نمبر 11 میں فرماتا ہے:

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! نہ مَرد مَردوں سے ہنسیں، عَجَب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مَکّی شافِعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: "سُخْرِیَہ" سے مُراد یہ ہے کہ جس کی ہنسی اُڑائی جائے، اُس کی طرف حَقارت سے دیکھنا۔ اس حکمِ خُداوندی کا مَقْصد یہ ہے کہ کسی کو حقیر نہ سمجھو، ہوسکتا ہے وہ اللہ پاک کے نزدیک تم سے بہتر، اَفْضل اور زِیادہ مُقَرَّب ہو۔ چُنانچہ دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: کتنے ہی پریشان حال، پَراگندہ بالوں اور پھٹے پُرانے کپڑوں والے ایسے ہیں کہ جن کی کوئی پَرواہ نہیں کرتا، لیکن اگر وہ اللہ پاک پر کسی بات کی قسم کھالیں تو وہ ضَرور اسے پُورا فرمادے۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب مصعب بن عمیر، ۵/۴۵۹، ۴۶۰، حدیث: ۳۸۸۰)

فُقَرا اور ان کی مَجالس کو حقیر نہ جانو!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی تمام مُسلمانوں، اللہ پاک کے نیک بندوں بالخُصوص نیک و پرہیز گار فُقَرا کی تعظیم و تکریم کرنی چاہیے اور انہیں ہرگز ہرگز اپنے سے حقیر نہیں جاننا چاہیے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ہم جنہیں کم تر سمجھ رہے ہوں، وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں مَقْبولِیَّت کے اَعْلیٰ مَراتِب میں ہم سے بڑھ کر مَقام رکھتے ہوں۔

زاہد نگاہِ تنگ سے کسی رِند کو نہ دیکھ شاید کہ اس کریم کو تُو ہے کہ وہ پسند

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! توبہ کرنے والوں کے واقعات سُن کر یقیناً ہمارا بھی گُناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے کا ذِہن بنا ہوگا۔ اَوَّلاً تو ہمیں گُناہوں سے بچنا ہی چاہیے، مگر بَتَقاضائے بَشَرِیَّت کبھی دانستہ یا نادانستہ کوئی گُناہ سرزد ہوجائے تو توبہ میں ہرگز ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہیئے، بلکہ اپنے رَبّ کریم کی بارگاہ میں اِنْتِہائی عاجِزی وزاری

کرتے ہوئے توبہ کرلینی چاہئے کہ توبہ کرنے والوں کو اللہ پاک پسند فرماتا ہے اور ان کی توبہ بھی قبول کرلیتا ہے۔

اللہ پاک کی شانِ غفّاری

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، مُحْسِنِ اِنْسانیَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اگر تم گُناہ کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کرو تو اللہ کریم تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔'' (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، ۴/۴۹۰، حدیث:۴۲۴۸)

پیارے اسلامی بھائیو! توبہ کے بعد اس پر اِسْتِقامت حاصل ہوجانا ہی اَصْل کامیابی ہے۔ لہٰذا توبہ پر اِسْتِقامت پانے، گُناہوں سے دامن چُھڑانے اور نیکیوں میں دل لگانے کے لئے گُناہوں کے اَنْجام اور توبہ پر ملنے والے اِنْعام واِکْرام کو پیشِ نظر رکھئے اور وَقتاً فوقتاً توبہ کرنے والوں کے واقعات بھی پڑھتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ توبہ پر ضرور اِسْتِقامت نصیب ہوگی۔ اس کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 132 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''توبہ کی روایات وحکایات'' کا مُطالَعہ بے حد مُفید ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب میں توبہ کی اَہمیَّت وفضائل، سچی توبہ کی تعریف، توبہ پر اِسْتِقامت پانے کے طریقے نیز توبہ میں حائل ہونے والی رُکاوٹیں اور ان کا حَل جاننے کے ساتھ ساتھ سچی توبہ کرنے والے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے اِیمان اَفروز 55 واقعات بھی اپنی بہاریں لُٹارہے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی اپنی مَصْروفیات سے وَقْت نکال کر اس کتاب کا بغور مُطالَعہ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی ڈھیروں برکتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بیان کا خُلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے تَوبہ کرنے والوں کے واقعات اور ضمناً کچھ مَدَنی پُھول سُننے کی سَعادَت حاصل کی۔ اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت ہم سے کوئی گُناہ سَرزَد ہوجائے تو فوراً اپنے رَبّ کریم سے ڈرتے ہوئے سچے دِل سے تَوبہ کرلینی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ ہمارا خوفِ خُدا رکھنا اور اس کی بارگاہ میں رُجوع لانا، اس کے دربار میں ہماری سِفارش کرے گا۔ یاد رکھئے! تَوبہ کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وَقْتی طور پر اپنے گُناہوں پر ندامت کا اِظْہار کیا جائے اور پھر سے گُناہوں کا سلسلہ شُروع کردیا جائے بلکہ سچی تَوبہ وہی ہے کہ جس کے بعد گُناہ نہ

کرنے کا پُختہ اِرادہ ہو۔اللہ پاک ایسی توبہ کرنے والوں کو ہی پسند فرماتا ہے اوران کی تمام خطاؤں کو مُعاف فرماتا ہے۔یادر کھئے! توبہ کے اس قدر فضائل سُن کر اگر ہمارا ذِہن بنا تو شیطان ہر گز نہیں چاہے گا کہ ہم ان فضائل کو پانے میں کامیاب ہو جائیں بلکہ وہ ہمیں بہکانے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے اِستعمال کرکے ہمیں بہکانے کی کوشش کرے گا، مگر ہمیں اس کے واروں سے بچنے کی بھرپُور کوشش کرنی ہوگی۔نَفس وشیطان کے مَکْروفَریب سے بچنے کے طریقے جاننے اور خُود کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کیلئے اچھی صُحبت اِختیار کرنا اِنتہائی ضَروری ہے، اگر ہم اچھی صُحبت اَپنانے میں کامیاب ہو گئے تو اِنْ شَآءَ اللہ توبہ میں حائل تمام رُکاوٹیں دُور ہو جائیں گی اور ہم نیکیوں کے عادی بن جائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دعائے اِفطار

(مناجات ودعا صفحہ نمبر 164 سے کروائیے۔)

نماز مغرب

تسبیح فاطمہ

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔(وقت 3 منٹ)

سورۃ الملک

(سورۃ الملک اسی اسلامی بھائی کو دیں جن کا لہجہ روانی والا اور خوش الحانی والا ہو، نہ زیادہ speed ہو اور نہ زیادہ slow ہو بس درمیانہ انداز ہو حَدَر والا)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مَدَنی انعام نمبر 3 کے جُز سورۂ مُلک پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

(سورہ ملک صفحہ نمبر 762 پر ملاحظہ فرمائیں)

وقفہ طعام

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آئیے۔

(کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں صفحہ نمبر29 سے کروائیے)

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنتیں آداب صفحہ نمبر30 سے بیان کرتے رہیں)

نماز عشا کی تیاری

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان واِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

نماز عشا مع تراویح

تسبیح فاطمہ

(نماز کے بعد اِمام صَاحِب دُعائے ثانی کروائیں گے۔ دُعا کے بعد یوں اعلان فرمائیں)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مَدَنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

مدنی مذاکرہ کے بعد 20 منٹ دہرائی روزانہ ہو گی۔

نوٹ: طاق راتوں میں صلوۃ التسبیح کی نماز ادا کی جائے گی۔

صلوۃ التسبیح کا طریقہ

(صلوۃ التسبیح کا طریقہ صفحہ 96 پر ملاحظہ فرمائیں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

(مجمع الزوائد،کتاب الادعی،باب الصلاۃ علی النبی...الخ،۱۰/۲۵۳،حدیث:۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

کھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے

سحری کا وقت ختم ہونے سے کم و بیش 1 گھنٹہ 19 منٹ پہلے شُرَکا کو تہجُّد اور سحری کے لیے بیدار کیجیے۔ مبلغ اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ جلدی بیدار ہو کر وضو وغیرہ سے فراغت پالیں اور اب مقررہ وقت پر دُرودِ پاک کے چاروں صیغے قواعد و مخارج کے ساتھ پڑھتے ہوئے شُرَکا کو بیدار کریں۔ دُرودِ پاک سے پہلے ابتدا میں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ لیجیے اور اب تھوڑے تھوڑے وقفے سے دُرود و سلام اور کلام کے اشعار پڑھیے! (وقت 7 منٹ)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه　　وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه　　وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

وقتِ سحری کا ہو گیا جاگو

وَقت سحری کا ہو گیا جاگو　　نور ہر سَمت چھا گیا جاگو

اُٹھو سحری کی کرلو تیّاری　　روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو

ماہِ رَمضاں کے فرض ہیں روزے　　ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو

اُٹھو اُٹھو وُضو بھی کرلو اور　　تم تہجُّد کرو ادا جاگو

چُسکیاں گرم چائے کی بھر لو کھا لو ہلکی سی کچھ غذا جاگو

ماہِ رَمَضاں کی بَرکتیں لُوٹو لُوٹ لو رَحمتِ خدا جاگو

کھا کے سحری اُٹھو ادا کرلو سنّتِ شاہِ انبیا جاگو

تم کو مولیٰ مدینہ دِکھلائے اور حج بھی کرو ادا جاگو

تم کو رَمضاں کے صدقے مولیٰ دے اُلفت و عشقِ مصطفٰے جاگو

تم کو رَمضان کا مدینے میں دے شَرَف ربِّ مصطفٰے جاگو

کیسی پیاری فضا ہے رَمضاں کی دیکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو

رحمتوں کی جَھڑی برستی ہے جلد اٹھ کر کے لو نَہا جاگو

تم کو دیدارِ مصطفٰے ہو جائے ہے یہ عطّاؔر کی دُعا جاگو

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق دن کا اکثر حصہ باوضو رہنے کی نیت سے وضو کر کے صفوں میں تشریف لے آیئے۔ (موقع کی مناسبت سے ٹائم کا اعلان کیجئے) مدنی انعام نمبر 20 پر عمل کرتے ہوئے تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور مدنی انعام نمبر 19 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے تَہَجُّد ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(اس کے بعد تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور تَہَجُّد کے فضائل بیان کیے جائیں) (وقت 8 منٹ)

(تحیۃ الوضو اور تہجد کے فضائل صفحہ نمبر 19 سے بیان فرمائیں)

نوافل

(نوافل میں قراءت درمیانی رفتار میں ہو، زیادہ تیز نہ پڑھا جائے اور نہ ہی بالکل آہستہ۔ خوش اِلْحانی کے ساتھ سورۃُ الْفاتحہ اور سورۃُ الْاِخلاص کی قراءت کی جائے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہمیں جدول میں دیئے گئے وقت کے مطابق آگے بڑھتے چلے جانا ہے، چاہے کسی حلقے میں اسلامی بھائیوں کی تعداد پوری ہو یا کم، ہمیں وقت کو مدِّ نظر رکھنا ہے) (وقت 10 منٹ)

تَحِیَّۃُ الْوُضُو

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 20 کے جُز تَحِیَّةُ الْوُضُو کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

تہجُّد

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 19 کے جُز تہجُّد کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

دُعا کے مدنی پھول

(دعا و مُناجات کے بعد سحری کا وقت کم از کم 41 منٹ ہونا چاہئے۔ کوشش کیجئے کہ کوئی خوش الحان نعت خواں اسلامی بھائی مُناجات کریں۔ اگر مُناجات میں کسی شعر کی تکرار کرنا چاہیں تو کیجئے مگر یاد رہے! مناجات و دعا 10 منٹ سے زائد نہ ہوں)

(اب اِس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 44 پر عمل کرتے ہوئے خُشُوع اور خُضُوع کے ساتھ دُعا مانگنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(پھر مُبلِّغ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بھی بتائیں)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُعا میں دونوں ہاتھ اس طرح اٹھایئے کہ سینے، کندھے یا چہرے کی سیدھ میں رہیں یا اتنے بلند ہو جائیں کہ بغل کی رنگت نظر آجائے، چاروں صورتوں میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رہیں کہ دعا کا قبلہ آسمان ہے۔ اپنے ہاتھوں کو اُٹھا لیجئے، ندامت سے سروں کو جُھکا لیجئے، گناہوں کو یاد کیجئے اور رو رو کر اللہ کریم کی بارگاہ میں مناجات کیجئے۔

دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یارب — ہو مَغْفِرت پئے سلطانِ انبیا یارب

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یارب — پڑوس خُلد میں سَرْوَر کا ہو عطا یارب

نبی کا صدقہ سدا کیلئے تُو راضی ہو کبھی بھی ہونا نہ ناراض یاخدا یارب

ہمارے دل سے نکل جائے الفتِ دنیا دے دل میں عشقِ محمد مرے رچا یارب

نبی کی دید ہماری ہے عید یااللہ عطا ہو خواب میں دیدارِ مصطفٰے یارب

مِری زُبان پہ "قفلِ مدینہ" لگ جائے فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یارب

یارَبِّ مصطفٰے! تیرے گنہگار بندے تیری بارگاہ میں حاضر ہیں، یااِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ہم نہیں جانتے کہ ہمارا خاتمہ کیسا ہو گا، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! دُنیا کی دولت کی حفاظت کا ہر طرح سے انتظام کرتے ہیں مگر افسوس! ایمان کی حفاظت کی کوششیں کرنے کا ذہن نہیں ہوتا، اے اللہ! ہمارے پاس کوئی گارنٹی نہیں کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہی ہو گا، یااللہ! تیری بارگاہ میں رجوع کرتے ہیں، اے اللہ! ہم تجھ سے ایمان کی حفاظت کی خیرات مانگتے ہیں۔ اے اللہ! تُو ہمارے ایمانوں پر مہر لگادے، اے اللہ! ہمارا ایمان برباد نہ ہو، اے اللہ! ہمارا ایمان محفوظ ہو، یا اللہ! ہم تجھ سے ایمان کی حفاظت کی بھیک مانگتے ہیں، میٹھے مدنی محبوب کا واسطہ ہمارا ایمان سلامت رکھنا، اے اللہ! ہر نبی کا واسطہ، ہر صحابی کا واسطہ، ہر ولی کا واسطہ، ہر عاشقِ نبی کا واسطہ، اے اللہ! تیرے ہر اُس بندے کا واسطہ جس کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہم سب کا خاتمہ بھی ایمان پر کرنا۔

وِردِ لب کلمۂ طیِّبہ ہو اور ایمان پر خاتمہ

آگیا ہائے وقتِ قضا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

یا اللہ! قبر کی اندھیری رات، ہائے موت، ہائے مُردے کے صدمے، ہائے بادشاہوں کی ہڈیوں کی عبرتناک داستان، ہائے عبرت انگیز خزانہ، ہائے، ہائے، اے اللہ! ہم پر عبرت کا دروازہ مکمل کھل جائے، ہم جنازے اٹھتے دیکھتے ہیں، نوجوان دنیا سے جاتے دیکھتے ہیں، ہنستے مسکراتے پھولوں جیسے چہرے آج خاک میں ملے ہوئے ہیں، جو اپنے ناک پر مکھی بیٹھنے نہیں دیتے تھے آج قبر میں ان پر کیڑے رینگ رہے ہیں، اے اللہ! ہم نے کرّوفر والوں کو خاک میں ملتا دیکھا مگر عبرت نہیں ملتی، غفلت کی نیند نہیں اُڑتی، ہائے! عنقریب ہمارے ناز اٹھانے والے ہمیں کندھوں پر اٹھا کر قبرستان لے چلیں گے اور اپنے ہاتھوں سے اندھیری قبر میں منوں مٹی تلے ڈال کر چھوڑ جائیں گے، یااللہ! اگر تیری رحمت کا ساتھ نہ ہوا تو ہمارا کیا بنے گا!!!

آہ! ہر لحہ گُنہ کی کثرت و بھر مار ہے

غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداطوار ہے

اے اللہ! تیرے نکمے بندے تیری بارگاہ میں حاضر ہیں، ہم نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ غفلت میں گنوادیا، اے مولا۔۔۔

تو بخش بے حساب کہ ہیں بے شمار جرم

دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

یااللہ! زندگی کے جو دِن رہ گئے ہیں، اپنی رضا والے کاموں میں گزارنے کی سعادت دے دے، یااللہ! ہمارے ملک پاکستان کو استحکام اور سنتوں بھرا نظام نصیب فرما، یااللہ! اندرونی وبیرونی سازشوں سے بچا، سب مسلمان ایک اور نیک بن جائیں۔ یااللہ! عالمِ اسلام پر رحم وکرم فرما، یااللہ! جہاں کہیں مسلمان تکلیف میں ہیں، انہیں سکون اور راحت والی زندگی عطا فرما۔

کہتے رہتے ہیں دُعا کے واسطے بندے ترے

کردے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

یااللہ! پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ہماری یہ ٹوٹی پھوٹی دعائیں قبول فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وقفہ برائے سحری

(اب اس طرح اعلان کیجئے!)

پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آئیے۔

(کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں صفحہ نمبر29 سے کروائیے)

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنتیں آداب صفحہ نمبر30 سے بیان کرتے رہیں)

نمازِ فجر

بعدِ فجر سنتوں بھرا بیان (26 منٹ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ اورادووظائف

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّد محمود کُردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ''میری والدۂ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والدِ ماجد (یعنی حضرت سَیِّد محمود کُردی کے نانا جان) جن کا نام محمد تھا، انہوں نے مجھے وَصِیَّت کی تھی کہ جب میرا اِنتقال ہو جائے اور مجھے غُسل دے دیا جائے تو چھت سے میرے کَفن پر ایک سبز رنگ کا رُقعہ (PAPER) گرے گا جس میں لکھا ہوگا ''ھٰذِہٖ بَرَاءَۃٌ مُحَمَّدِنِ الْعَالِمِ بِعِلْمِہٖ مِنَ النَّار'' یعنی محمد جو عالِم ہے، اسے علم کے سبب جہنم سے چھٹکارا مل گیا ہے۔ اُس رُقعے کو میرے کَفن میں رکھ دینا۔ چُنانچہ غُسل کے بعد رُقعہ گرا، جب لوگوں نے رُقعہ پڑھ لیا تو میں نے اسے اِن کے سینے پر رکھ دیا۔ اُس رُقعے میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جس طرح صفحے کے اُوپر سے پڑھا جاتا تھا، اسی طرح صفحے کے پیچھے سے بھی پڑھا جاتا تھا۔ میں نے اپنی والدۂ ماجدہ سے پوچھا کہ نانا جان کا عمل کیا تھا؟ اَمّی جان نے فرمایا: ''کَانَ اَکْثَرُ عَمَلِہٖ دَوَامَ الذِّکْرِ مَعَ کَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِی'' یعنی اُن کا یہ عمل تھا کہ وہ ہمیشہ ذِکرُ اللہ کرنے کے ساتھ ساتھ دُرودِ پاک کی بھی کثرت کیا کرتے تھے۔''

(سعادة الدارين، الباب الرابع ،اللطيفة السادسة والتسعون،ص۱۵۲)

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! درودِ پاک کتنا بہترین وظیفہ ہے کہ اس کی برکت سے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے جہنّم سے آزادی کا پروانہ آگیا، جن لوگوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنے کی یہ برکت اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوگی تو یقیناً ان کا بھی دُرُوْد وسلام پڑھنے کا ذہن بنا ہوگا۔ لہٰذا خصوصاً دُکھیاروں، غم کے ماروں، پریشان حالوں، مصیبتوں میں گھرے لوگوں، مریضوں اور حَرَمینِ طیّبین کی حاضری کی تڑپ رکھنے والوں کو چاہیے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر زیادہ سے زیادہ دُرُوْد شریف پڑھنے کی عادت بنائیں بلکہ اسے اپنا وظیفہ بنالیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دُرودِ پاک کے فضائل پر مشتمل بہت سی کُتُب لکھی جاچکی ہیں، وقتاً فوقتاً عُلمائے کِرام بھی اس کے فَضائِل و ثَمرات اور اس کی بَرَکات کو بیان فرماتے ہی رہتے ہیں۔ آیئے! مزید سنتے ہیں کہ درودِ پاک کی کثرت کرنے والے خوش نصیب مسلمان کو اس کی کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں، چنانچہ

"تفسیرِ صراطُ الْجِنان" جلد 8 صفحہ نمبر 81 پر لکھا ہے کہ (1) جو خوش نصیب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُوْد بھیجتا ہے، اس پر اللہ پاک، فرشتے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود دُرود بھیجتے ہیں۔ (2) دُرُوْد شریف خطاؤں کا کفّارہ بن جاتا ہے۔ (3) درود شریف سے اَعمال پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ (4) درود شریف سے دَرَجات بلند ہوتے ہیں۔ (5) گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (6) درود بھیجنے والے کے لئے درود خود اِستغفار کرتا ہے۔ (7) اس کے نامۂ اعمال میں اَجر (ثواب) کا ایک قیراط لکھا جاتا ہے، جو اُحد پہاڑ کی مِثْل ہوتا ہے۔ (8) درود پڑھنے والے کو اجر (ثواب) کا پورا پورا پیمانہ ملے گا۔ (9) درود شریف اس شخص کے لئے دنیا و آخرت کے تمام اُمور (کاموں) کیلئے کافی ہو جائے گا جو اپنے وظائف کا تمام وقت درودِ پاک پڑھنے میں بسر کرتا ہو۔ (10) مَصائِب (مصیبتوں) سے نجات مل جاتی ہے۔ (11) اس کے درودِ پاک کی حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گواہی دیں گے۔ (12) اس کے لئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (13) درود شریف سے اللہ پاک کی رِضا اور اس کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔ (14) اللہ پاک کی ناراضی سے امن ملتا ہے۔ (15) عرش کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔ (16) میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔ (17) حوضِ کوثر پر حاضری کا موقع میسر آئے گا۔

(18) قیامت کی پیاس سے محفوظ ہو جائے گا۔ (19) جہنم کی آگ سے چھٹکارا پائے گا۔ (20) پُلِ صراط پر چلنا آسان ہو گا۔ (21) مرنے سے پہلے جنّت کی منزل دیکھ لے گا۔ (22) جنت میں کثیر بیویاں ملیں گی۔ (23) درود شریف پڑھنے والے کو بیس (20) غَزْوات سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ (24) درود شریف تنگدست کے حق میں صدقہ کے قائم مقام ہو گا۔ (25) یہ سراپا پاکیزگی وطہارت ہے۔ (26) درود کے وِرد سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ (27) اس کی وجہ سے سو (100) بلکہ اس سے بھی زیادہ حاجات پوری ہوتی ہیں۔ (28) یہ ایک عبادت ہے۔ (29) درود شریف اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ اَعمال میں سے ہے۔ (30) درود شریف مجالس (محافل) کی زینت ہے۔ (31) درود شریف سے غُربت وفقر دُور ہوتا ہے۔ (32) زندگی کی تنگی دُور ہو جاتی ہے۔ (33) اس کے ذریعے خیر کے مقام تلاش کئے جاتے ہیں۔ (34) درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہو گا۔ (35) درود شریف سے درود پڑھنے والا خود، اس کے بیٹے پوتے نفع (فائدہ) پائیں گے۔ (36) وہ بھی نفع (فائدہ) حاصل کرے گا جس کو درودِ پاک کا ثواب پہنچایا گیا۔ (37) اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہو گا۔ (38) یہ درود ایک نور ہے، اس کے ذریعے دشمنوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے۔ (39) نفاق (مُنافقت) اور زنگ سے دل پاک ہو جاتا ہے۔ (40) درود شریف پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔ (41) خواب میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوتی ہے۔ (42) درود شریف پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔ (43) درود شریف تمام اَعمال سے زیادہ برکت والا اور افضل عمل ہے۔ (44) درود شریف دین و دنیا میں زیادہ نفع بخش (یعنی فائدہ دینے والا) ہے اور اس کے علاوہ اس وظیفے میں اس سمجھدار آدمی کے لئے بہت وسیع (زیادہ) ثواب ہے۔

اللہ کریم ہمیں بکثرت درودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ (صراط الجنان، ۸/ ۸۱)

کربلا والوں کا صدقہ یانبی! دُور ہوں رَنج و اَلَم چشمِ کرم
وردِ لب ہر دم دُرودِ پاک ہو یا شہِ عرب و عجم! چشمِ کرم

(وسائل بخشش (مرمّم)، ص ۲۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، یحیی بن قیس الکندی عن ابی حازم، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

● نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ● ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ● ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ● دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا ● گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ● صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ● اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم اوراد و وظائف کی برکتیں، آداب و شرائط، واقعات وحکایات، قرآنی آیات، احادیث اور اقوالِ بزرگانِ دین سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ان کے علاوہ بعض قرآنی سورتوں کے فضائل، برکات و خصوصیات اور معلومات سے بھرپور مدنی پھول بھی بیان کیے جائیں گے۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

وظیفے کی برکت سے بیڑیاں ٹُوٹ گئیں

مشہور سیرت نگار حضرت سیدنا محمد بن اسحاق رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے، حضرت مالک اشجعی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میرا بیٹا عوف (دشمنوں کی)

قید میں ہے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم اپنے بیٹے کی طرف یہ پیغام بھجوا دو کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے کثرت سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔

حضرت سیدنا عوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو دشمنوں نے بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا، مگر اس وظیفے کی برکت سے ان کی بیڑیاں ٹُوٹ گئیں، وہ دشمنوں کی قید سے نکل کر ان کی ایک اُونٹنی پر سوار ہو کر چل پڑے۔ راستے میں ایک چراگاہ میں دشمنوں کے جانور چر رہے تھے۔ آپ نے انہیں پکارا تو وہ سب کے سب دوڑتے بھاگتے ہوئے آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ جب آپ گھر پہنچے تو دروازے (DOOR) پر آکر اپنے والدین کو پکارا تو ان کے والدین خوشی سے جُھوم اُٹھے اور حیرت بھی کر رہے تھے کہ عوف تو قید میں تھے پھر کیسے یہاں آگئے؟ بہر حال جب ان کے والدین اور ان کا خادم دروازے کی طرف گئے تو دیکھا کہ حضرت عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اُونٹوں کے زبردست ریوڑ کے ساتھ موجود ہیں، آپ نے اپنے والدین کو اپنے اور اُونٹوں کے معاملے سے آگاہ کیا۔ آپ کے والدِ محترم نے آپ سے فرمایا: ٹھہرو! میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان اُونٹوں کے بارے میں سوال کروں گا (کہ یہ اونٹ ہمارے لئے حلال ہیں یا نہیں؟) چنانچہ آپ کے والدِ محترم نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عوف اور اُونٹوں کے بارے میں عرض کی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: ان اُونٹوں کو تم جو چاہو کرو (یعنی وہ اُونٹ تمہارے لئے حلال ہیں)۔

(تفسیر ابن کثیر، پ۲۸، الطلاق، تحت الآیۃ:۲-۳، ۸/۱۷۰)

شُکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا دل اُن پہ فِدا جانِ حَسنؔ آن پہ فِدا ہو

(ذوقِ نعت، ص۲۰۷)

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! اَوْراد و وَظائف کی کیسی کیسی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ جب حضرت عوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو دشمنوں نے قید میں ڈالا اور آپ نے حضور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عطا کردہ وظیفے کو کثرت سے پڑھا تو قدرتِ الٰہی کے جلووں کی بہاریں آگئیں، اللہ پاک کی مدد شاملِ حال ہوگئی، بیڑیاں خود بخود ٹُوٹ گئیں، قید سے آزادی نصیب ہوگئی، آپ کی کرامت سے اونٹوں کا ریوڑ آپ کی آواز پر آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا اور آپ اللہ پاک کی رحمت کا نظارہ کرنے کے بعد خوشی خوشی اپنے گھر کی جانب رَواں دَواں

ہوگئے۔ بیان کردہ حکایت میں جہاں بہت سے خوشبودار مدنی پھول اپنی خوشبو بکھیر رہے ہیں وہاں ہمیں لَاحَوْل شریف کی اہمیت و فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ یہ ایک ایسا طاقتور (POWERFULL) وظیفہ ہے جو مشکلات کی دَلدَل سے نکالنے میں نہایت فائدہ مند ہے، لہٰذا جب بھی کوئی مشکل یا بیماری آگھیرے، مثلاً دل کی گھبراہٹ ہو، جانی یا مالی نقصان ہوجائے، مثلاً گاڑی، سامان یا رقم چوری ہوجائے، گھر، دُکان یا فیکٹری میں آگ لگ جائے، ناانصافی یا دھوکہ ہوجائے، دشمنوں کا خوف سکون ختم کردے، حالات خراب ہوجائیں، ناحق کسی مقدمے (CASE) میں پھنسادیا جائے، کوئی حادثہ ہوجائے، قرض خواہ قرض لوٹانے کا تقاضا کریں، آندھی، سیلاب یازلزلہ آجائے، گھر میں کوئی بیمار ہوجائے، اَلْغَرَض ہر حال میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ کی کثرت کی جائے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ فائدہ ہوگا اور فائدہ کیوں نہ ہو کہ خود رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے لَاحَوْل شریف کے فضائل اور اس کی بَرَکات کو بیان فرمایاہے۔ آیئے! حُصولِ برکت کے لئے 4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں، چنانچہ

(1)...ارشاد فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ پڑھا کرو، کیونکہ یہ جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(مسلم،کتا ب الذکرو الدعاء...الخ، باب استحباب خفض الصوت بالذکر،ص۱۱۱۲،حدیث:۶۸۶۲)

(2)...ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی: وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ۔

(مجمع الزوائد،کتا ب الاذکار،باب ماجاء فی لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ،۱۰/۱۱۸،حدیث:۱۶۸۹۷)

(3)...ارشاد فرمایا: جس نے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ پڑھا تو یہ (اس کے لئے) ننانوے (99) بیماریوں کی دوا ہے، ان میں سب سے ہلکی بیماری رنج و غم ہے۔

(الترغیب والترھیب،کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی قول لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ،۲/۲۹۱،حدیث:۳)

(4)...ارشاد فرمایا: اے علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ)! میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتادوں، جنہیں تم مصیبت کے وقت پڑھ لو، عرض کی: ضرور ارشاد فرمایئے! آپ پر میری جان قربان! تمام اچھائیاں میں نے آپ ہی سے سیکھی ہیں۔ ارشاد فرمایا: جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو اس طرح پڑھو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ”پس اللہ پاک اس کی برکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔

(عمل الیوم واللیلة،باب مایقول اذا وقع فی ورطة،ص۱۴۹)

اس کے علاوہ علمائے کرام نے بھی لَاحَوْل شریف کی برکتوں کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: صُوفیائے کرام (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم) فرماتے ہیں: جو کوئی صبح و شام اِکّیس (21) بار لَاحَوْل شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ) پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ وَسوسَۂ شیطانی سے اَمن میں رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۸۷ ملخصاً)

بلاؤں نے مجھے ہر سَمت سے کچھ ایسا گھیرا ہے مرے بڑھتے ہی جاتے ہیں مسائل یا رسولَ اللہ

تمہیں دیتا ہوں مولیٰ واسِطہ میں چار یاروں کا مِرے ہو جائیں طے مشکل مراحل یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۳۳۵)

صبح و شام کی تعریف

شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شجرۂ قادِریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ کے صَفحہ نمبر 11 پر صبح اور شام کی تعریف بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: آدھی رات ڈَھلے سے سُورج کی پہلی کرن چمکنے تک ”صُبح“ ہے۔ اس سارے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صُبح میں پڑھنا کہیں گے اور دوپہر ڈَھلے (یعنی ابتدائے وَقتِ ظُہر) سے لے کر غُرُوبِ آفتاب تک ”شام“ ہے۔ اِس پورے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔

(شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص۱۱)

آیئے! فتاوٰی رضویہ جلد 23، صفحہ 398 سے اوراد و وظائف سے متعلق کچھ معلوماتی مدنی پھول سنتے ہیں:

(1)...جب بھی کوئی وظیفہ پڑھا جائے تو وہ کسی جائز کام کو پورا کرنے کے لیے ہو اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی کرنے کا ذریعہ ہو۔ نیز وظیفہ پڑھنے والا وظیفے کو اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ بنائے اور ثواب کی نیّت سے وظیفہ کرے۔

(2)...ان نیّتوں کے ساتھ وظیفہ مسجد میں بھی کیا جا سکتا ہے۔

(3)...اگر وظیفہ صرف اسی نیّت سے کیا جائے کہ میرا کام ہو جائے تب بھی جائز تو ہے مگر ثواب نہیں ملے گا اور ایسے وظیفے مسجد میں نہ کرنا بہتر ہیں۔

(4)...یہ کیسے پتہ چلے کہ وظیفہ ثواب و دعا سمجھ کر کر رہے ہیں یا اپنا مقصد پانے کے لیے؟ اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اگر وظیفہ کرنے کے باوجود مقصد نہ مِلا تو وظیفہ ہی چھوڑ دیا تو یہ وظیفہ اپنا کام نکالنے ہی کے لیے تھا، کیونکہ اگر دعا و ثواب سمجھ کر کرتے تو جاری رکھتے۔

(5)...وظیفہ جائز کام کے حصول کے لیے ہو۔ اگر ناجائز کام کے لیے ہو، مثلاً میاں بیوی میں لڑائی کروانے کے لیے تو ایسا وظیفہ حرام ہے۔

(6)...وظیفہ اگر کسی جائز کام کے لیے ہی ہو، مگر کسی ناجائز طریقے سے ہو مثلاً سِفْلی عِلْم وغیرہ کے ذریعے تب بھی حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۳۸۹ ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً جب انسان بیمار ہوتا ہے تو سیدھا کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جاتا ہے، وہ ڈاکٹر یا حکیم مریض کی حالت کے مطابق اس کو چند چیزوں کا پرہیز بتاتا ہے، مثلاً سادہ غذائیں کھانے کی تاکید کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر پرہیز کرو گے تو ہی دوا اثر کرے گی، پرہیز کرنے سے جلد عِلاج ہو گا، اگر بد پرہیزی کی تو سوائے پیسہ ضائع کرنے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اب مریض اگر اپنے طبیب کی ہدایت کے مطابق دوا (MEDICINE) وقت پر لے اور پابندی سے پرہیز بھی جاری رکھے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ وہ جلد صحت یاب ہو جائے گا، لیکن اگر وہ دوا وقت پر نہ کھائے، منع کی گئی چیزیں بھی ڈَٹ کر کھاتا پیتا رہے، اس کے دل و دماغ میں اس طرح کے خیالات بھی آتے رہیں کہ پتا نہیں دوا اثر کرے گی یا نہیں، پتا نہیں مجھے شفا ملے گی یا نہیں، کہیں اس سے مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہو جائے گا؟ تو یقیناً ایسا شخص نادان ہے۔ اسی طرح اَوْراد و وَظائف کا معاملہ ہے کہ اگر کوئی شخص اَوْراد و وَظائف کے اُصول و قوانین کی پابندی نہ کرے، جن چیزوں کو کرنا چاہیے ان سے غافل رہے اور جن سے بچنا چاہیے ان میں مُبْتَلا رہے، اس کے دل و دِماغ میں ایسے خیالات آتے رہیں کہ پتا نہیں وظیفہ کرنے سے بیماری دُور ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے روزگار میں برکت ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے اللہ پاک کی رحمت

نازل ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے بچی کی شادی ہو گی یا نہیں، کہیں وظیفہ کرنے سے دِماغ خراب تو نہیں ہو جائے گا، کہیں وظیفہ کرنے سے اُلٹا مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہو گا؟ تو ایسا شخص اپنے مقصد میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کو اَوْراد و وَظائف کا کوئی فائدہ نصیب ہو گا۔ جبکہ اس کے مقابلے میں اَوْراد و وَظائف کی شرائط و آداب کی رعایت کرنے والے کو اس کے بھرپور فوائد و ثَمرات ملتے ہیں، چنانچہ

اوراد و وظائف کے ضروری آداب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "جنّتی زیور" میں ہے: یاد رکھو کہ جس طرح جڑی بوٹیوں اور تمام دواؤں کی تاثیر اسی وقت ظاہر ہوتی ہے جب کہ اسی ترکیب سے وہ دوائیں استعمال کی جائیں جو ان کے استعمال کا طریقہ ہے، اسی طرح عملیات اور تعویذات کی بھی کچھ شرائط کچھ ترکیبیں کچھ لوازمات ہیں کہ جب تک ان سب چیزوں کی رعایت نہ کی جائے گی، عملیات کی تاثیرات ظاہر نہ ہوں گی اور فیوض و برکات حاصل نہ ہوں گے، ان شرائط میں سے سات (7) شرطیں نہایت ہی اہم اور انتہائی ضروری ہیں کہ جن کے بغیر قرآنی اعمال میں تاثیرات کی اُمید رکھنا نادانی ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں:

اعمال اور دعاؤں کی 7 شرائط

(1) حلال لقمہ کھانا اور حرام غذاؤں سے بچنا۔ (2) سچ بولنا اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔ (3) نیت کو دُرست اور پاکیزہ رکھنا کہ ہر نیکی اللہ کریم ہی کے لئے کرنا۔ (4) شریعت کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔ (5) اللہ کریم کے دِین کے سُتونوں مثلاً قرآن، کعبہ، نبی، نماز وغیرہ کی تعظیم اور بزرگانِ دِین کا ہمیشہ ادب واحترام کرنا۔ (6) جو وظیفہ بھی پڑھیں دل کی حضوری (یعنی مکمل توجہ) کے ساتھ پڑھنا۔ (7) جو عمل اور وظیفہ پڑھیں اس کی تاثیر پر پورا پورا یقین (CONVICTION) اور پختہ عقیدہ رکھنا۔ اگر شک و شبہ ہوا تو وظیفہ یا عمل میں اَثر نہ رہے گا۔

ان 7 شرائط کے علاوہ اعمال و وظائف کے کچھ ضروری آداب بھی ہیں۔ ہر عمل کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ ان آداب کا بھی خیال و لحاظ رکھے، ورنہ دُعاؤں اور وظیفوں کی تاثیرات میں کمی ہو جانا لازمی ہے۔ آیئے! چند اہم اور ضروری آداب کا تذکرہ سنتے ہیں:

وظائف کے 9 ضروری آداب

(1) ہر عمل یا وظیفہ کرتے وقت نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی و نیاز مندی کا اظہار کرے۔ (2) ہر عمل اور وظیفہ شروع کرنے سے پہلے کچھ صدقہ و خیرات کرے۔ (3) ہر عمل ہر وظیفہ کے اوّل و آخر درودِ پاک کا وِرد کرے۔ (4) وظیفوں کے بعد جب اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے تو ایک ہی مرتبہ دعا مانگ کر بس نہ کر دے بلکہ بار بار گڑ گڑا کر خدا سے دعا مانگے۔ (5) جہاں تک ہو سکے ہر دعا، وظیفہ اور عملیات وغیرہ کو تنہائی میں پڑھے جہاں نہ کسی کی آمد و رفت ہو نہ کسی کی کوئی آواز آئے۔ (6) کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لئے ہرگز ہرگز نہ کوئی عمل کرے نہ کوئی وظیفہ پڑھے۔ (7) جب کوئی عمل کرے یا وظیفہ پڑھے تو اس دوران بہت کم کھائے اور سادہ غذا کھائے، پیٹ بھر کر نہ کھائے کیونکہ پیٹ بھرے لوگ دعاؤں کی تاثیر سے اکثر محروم رہتے ہیں۔ (8) وظائف پڑھنے کے دوران بدن اور کپڑوں کی پاکی اور صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال ولحاظ رکھے بلکہ خوشبو / عطر (PERFUME) بھی استعمال کرے اور ظاہری پاکی وصفائی کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق و کردار اور باطنی صفائی کا بھی اہتمام رکھے۔ (9) ہر عمل اچھے وقت میں کرے اور ہر وظیفہ قبلہ کی جانب رُخ کر کے پڑھے۔ (جنتی زیور، ص ۵۷۵-۵۷۶ ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بسا اوقات اَوراد و وَظائف کے فضائل و برکات سُن کر پڑھنے کا ذہن تو بنتا ہے، مگر اِس پر اِستقامت نہیں مِل پاتی، اس کی 2 بنیادی وُجوہات ہو سکتی ہیں، ایک تو یہ کہ شاید ہمیں دُرست پڑھنا نہیں آتا، جس کی وجہ سے ہم اَوراد و وَظائف پڑھنے سے محروم رہتے ہیں، اِس کمزوری کو دُور کرنا چاہئے، ویسے بھی ہمیں نماز تو پڑھنی ہی پڑھنی ہے، تِلاوتِ قرآن تو کرنی ہی ہے، ہم قرآنِ کریم دُرست پڑھنا سیکھ لیں، اس کی برکت سے اَوراد و وَظائف دُرست پڑھنا آسان ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں قرآنِ کریم کو مخارج کی دُرستی کے ساتھ پڑھانے کا باقاعدہ اِہتمام کیا جاتا ہے، مجلس مدرسۃ المدینہ بالغان کے تحت ملک و بیرونِ ملک ہزاروں مدارس المدینہ بالغان مساجد، مارکیٹوں اور دفاتر وغیرہ میں لگائے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ قرآن فی سبیل اللہ تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کی سعادت

حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ان عاشقانِ رسول کے ساتھ شامل ہو کر دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کی سعادت حاصل کریں۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی ہمیں "مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن" کے تحت اِنٹرنیٹ کے ذریعے آن لائن قرآنِ کریم پڑھنے کا موقع بھی مُہیّا کر رہی ہے۔

اَوْراد و وَظائف میں سُستی کی دُوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ شاید ہم جلد گھبرا جاتے ہیں کہ فُلاں وظیفے میں تو اتنا وقت لگتا ہے، میرے پاس تو اِتنا وقت ہی نہیں ہے، اِس کمزوری کو دُور کرنے کے لیے آیئے! ایک مثال کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

اگر کسی نے طویل (LONG ROOT پر) سفر کرنا ہو، مثلاً مرکز الاولیاء (لاہور) سے باب المدینہ (کراچی) جانا ہو تو وہ وقفے وقفے سے سڑک پر دِیئے گئے کلو میٹرز کے نشانات کو دیکھتا ہے کہ اب اِتنا سفر باقی ہے، اب اِتنا سفر باقی ہے، ان کلو میٹرز کے نشانات کو دیکھتے رہنے سے اُسے محسوس ہوتا ہے کہ شاید اُس کا سفر آسان ہوتا جا رہا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔

اِسی طرح ثواب پر نظر رکھی جائے اور اوّلاً چند وظائف کے لیے وقت کا اندازہ کر لیا جائے کہ فُلاں وظیفہ پڑھنے میں کتنا وقت لگتا ہے، مثلاً سُورۂ مُلک کی تِلاوت میں تقریباً 5 منٹ لگتے ہیں، شجرۂ قادِریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ میں دِیئے گئے اَوراد و وَظائف میں سے روزانہ کا ایک وظیفہ ہے جسے 70 بار پڑھنا ہوتا ہے اور وہ ہے: "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْه" اِس میں تقریباً 4 منٹ لگتے ہیں، 166 بار یہ پڑھنا ہوتا ہے: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" (آخر میں "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه") اِس میں تقریباً 4 منٹ لگتے ہیں، 111 بار اگر یہ دُرود شریف "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد" پڑھا جائے تو تقریباً 4 منٹ لگتے ہیں۔ تینوں قُل (سُورۂ اِخلاص، سُورۂ فَلَق اور سُورۂ نَاس) پڑھنے والے کے لیے ہر بلا سے حفاظت کی خوشخبری ہے، اس وظیفے میں تقریباً 1 منٹ لگتا ہے۔ اِس طرح ہم غور کرتے جائیں، کئی وظائف اور بھی ایسے ہوں گے، جن پر بہت مختصر وقت یعنی صرف چند منٹ لگتے ہیں، اِس انداز سے جائزہ لینے سے اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ پڑھنے میں ثابت قدمی نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه

پھر ہم یہ بھی غور کریں کہ روزانہ نہ جانے کتنے گھنٹے فضول گفتگو میں گزر جاتے ہوں گے، جس میں غیبت بھی ہو جاتی ہو گی، کئی مسلمانوں کی دِل آزاری بھی کر دیتے ہوں گے، زبان کی بے اِحتیاطی کی وجہ سے جھوٹ

بھی نکل جاتا ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں زبان کا دُرست اِستعمال کرتے ہوئے کثرت کے ساتھ اپنا ذِکر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

ذِکر و دُرود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۳۰۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جو خوش نصیب اوراد و وظائف کی شرائط اور آداب کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کوئی وظیفہ یا وِرد کرتے ہیں تو ان کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے دامن کو گوہرِ مراد سے بھرنے (یعنی اپنی مُراد کو پانے) میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

”مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ“ کا وظیفہ کرنے پر اِنعام

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن زَیّات رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا مَعْروف کَرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: حضور! آج صبح ہمارے ہاں بچے کی ولادت ہوئی، میں سب سے پہلے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس یہ خبر لے کر آیا ہوں تاکہ آپ کی برکت سے ہمارے گھر میں بھلائی اُترے۔ حضرت سیِّدُنا مَعروف کَرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ یہاں بیٹھ جاؤ اور 100 مرتبہ یہ الفاظ کہو: مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ یعنی اللہ پاک نے جو چاہا وہی ہوا۔ اس نے 100 مرتبہ یہ الفاظ دُہرائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دوبارہ یہی الفاظ کہو۔ اس نے 100 مرتبہ پھر وہی الفاظ دُہرائے۔ فرمایا: پھر وہی الفاظ دُہراؤ۔ اس طرح 5 مرتبہ اس کو حکم دیا۔ چنانچہ اس نے 500 مرتبہ وہ الفاظ دہرائے۔ اتنے میں وزیر کی والدہ اُمِّ جعفر کا خادم ایک خط اور تھیلی لے کر حاضر ہوا اور کہا: اے مَعروف کَرخی! اُمِّ جعفر آپ کو سلام کہتی ہے، اس نے یہ تھیلی آپ کی خدمت میں بھجوائی ہے اور کہا ہے کہ غریبوں اور مسکینوں میں یہ رقم تقسیم فرمادیجئے۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پیغام لانے والے سے فرمایا: رقم کی تھیلی اس شخص کو دے دو، اس کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے۔ اس نے کہا: یہ 500 درہم ہیں، کیا سب اسے دے دوں؟ فرمایا: ہاں! ساری رقم اسے دے دو۔ اس نے 500 مرتبہ ”مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ“ کہا تھا۔ پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ

500 درہم تمہیں مُبارَک ہوں، اگر اس سے زیادہ مرتبہ کہتے تو ہم بھی اتنی ہی مقدار مزید بڑھا دیتے۔ جاؤ! یہ رقم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ التاسعۃ بعد الثلاثمائۃ، ص۲۷۷)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمتگاروں کی سرکار کا عالَم کیا ہوگا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حکایت سے ہمیں 2 مدنی پھول حاصل ہوئے: (1) پہلے کے لوگوں کو جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو وہ اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے تھے، انہیں معلوم تھا کہ یہ اللہ پاک کے محبوب اور مقرب بندے ہوتے ہیں اور اللہ پاک کی عطا سے بااختیار ہوتے ہیں، ان کے پاس اللہ پاک کی عطا سے نعمتوں کے خزانے ہوتے ہیں، ان کے در پر آنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں جاتا کیونکہ یہ حضرات اللہ پاک کی عطا سے اپنے عقیدت مندوں کو ان کی امیدوں سے زیادہ عطا فرمادیتے ہیں۔ (2) دوسرا مدنی پھول یہ ملا کہ اللہ والوں کے بتائے ہوئے اوراد و وظائف کی بھی بہت زیادہ برکتیں ہوتی ہیں، بعض لوگ بازاروں میں دستیاب عملیات کی کتابیں خرید لاتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ انٹرنیٹ کے ذریعے کوئی وظیفہ تلاش کرلیتے ہیں اور پھر اپنی کسی بھی مشکل و بیماری میں کسی باعمل عامل یا کسی صحیح العقیدہ ولیِ کامل کے پاس جانے یا ان سے اجازت لینے کے بجائے خود ہی عامل بن بیٹھتے ہیں، یوں ہی بعض لوگ اپنی طرف سے وظائف ایجاد کرکے نیم حکیم خطرۂ جان بن کر دوسروں کی زندگی داؤ پر لگادیتے ہیں۔ ایسوں سے متعلق پھر آئے دن خبریں (NEWS) سننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں کا دِماغ پلٹ گیا، فُلاں پاگل ہوگیا وغیرہ۔ لہٰذا کتابوں، انٹرنیٹ اور اپنی ناقص عقل پر اعتماد کرنے کے بجائے ہمیشہ کسی باعمل و مُستَنَد عامل یا پیرِ کامل کے بتائے ہوئے وظائف ہی پڑھنے کی ترکیب ہونی چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! موجودہ دور میں امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صورت میں ایک کامل و اکمل عامل، عالِم اور پیرِ کامل موجود ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ تعویذات و وظائف انتہائی پُر تاثیر ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ نے مسلمانوں کی خیر خواہی کے عظیم جذبے کے تحت مشہور قرآنی سورتوں، دُرُودوں، روحانی و طِبّی علاجوں اور خوشبودار مدنی پھولوں کا دِلچسپ مدنی گلدستہ "مدنی پنج سورہ"، علاج کے گھریلو نُسخوں پر مشتمل مدنی گلدستہ "گھریلو علاج" اور اللہ کریم کے مبارک ناموں کی برکتوں سے معمور رِسالہ "چالیس (40) روحانی علاج مع طِبّی علاج" کے تحفے اُمّت کو عطا فرمائے ہیں۔ ان کے علاوہ ان رسائل "بیمار عابد"، "زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"، "چڑیا اور اندھا سانپ"، "مینڈک سُوار بچھو" اور کتاب "پردے کے بارے میں سُوال جواب" میں بھی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سینکڑوں وَظائف تحریر فرمائے ہیں۔

لہٰذا اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرتے رہنے اور جَعْلی عاملوں کے ہتھے چڑھنے کے بجائے ان کُتُب و رَسائل کو آج ہی مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب کیجئے اور دوسروں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ان کُتُب و رَسائل کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (DOWNLOAD) اور پرنٹ آؤٹ (PRINT OUT) بھی کیا جاسکتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس طرح تعویذات و وَظائف مصیبتوں، پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات دلانے میں فائدہ مند ہیں، اسی طرح قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا بھی پریشانیوں اور بیماریوں سے چھٹکارا پانے کا ایک بہترین وظیفہ ہے، تِلاوتِ قرآن کی بَرَکت اور اللہ پاک کی رحمت سے ہمارے کئی مسائل حل ہو سکتے ہیں، چنانچہ

قرآن سے عِلاج

ایک شخص نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حَلْق (گلے) میں دَرْد کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: قرآن پڑھنا اختیار کرو۔

(شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان...الخ، فصل فی الاستشفاء بالقرآن، ۲/۵۱۹، حدیث: ۲۵۸۰)

اسی طرح ایک شخص نے بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے سینے میں تکلیف ہے۔ اِرشاد فرمایا: قرآن پڑھو، اللہ پاک فرماتا ہے: وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (پ ۱۱، یونس: ۵۷) (تَرجَمۂ کنز الایمان: اور دلوں کی صحت)۔ (تفسیر در منثور، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۵۷، ۴/۳۶۶)

بلکہ قرآنِ کریم تو مختلف بیماریوں کی بہترین دَوا بھی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: خَیْرُ الدَّوَاءِ اَلْقُرْاٰنُ یعنی بہترین دَوا قرآنِ کریم ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الاستشفاء بالقرآن، ۴/۱۱۶، حدیث: ۳۵۰۱)

حضرتِ علّامہ عبدالرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی بہترین تعویذ وہ ہے، جو کسی قرآنی آیت کے ذَرِیعے سے کیا جائے، چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 82 میں اِرْشادِ باری ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شِفا اور رَحمت ہے۔

تو قرآنِ مجید دل، بدن اور رُوح سب کے لیے دَوا ہے۔ جب بعض کلاموں کی بھی خاصیتیں اور فوائد ہوتے ہیں، تو پھر ربِّ کریم کے کلام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، جس کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسی ہے، جیسی اللہ کریم کی اس کی مخلوق پر۔ قرآنِ پاک میں کچھ ایسی آیات ہیں جو خاص اَمراض اور مصیبتوں کے خاتمے کے لیے ہیں، ان آیات کی پہچان خاص لوگوں کو ہوتی ہے۔

(فیض القدیر، حرف الخاء، ۳/۶۲۸، تحت الحدیث: ۴۰۰۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قرآنِ پاک کی ہر سُورت کی اپنی ہی فضیلت، خاصیت اور شان ہے جو جان و مال کی حِفاظَت کرنے، رَنج و غم مِٹا کر دل میں خوشی داخل کرنے اور مَرَض سے نَجات دِلانے کیلئے کافی ہے۔ آیئے! ترغیب کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”جنّتی زیور“ سے قرآنِ پاک کی چند سورتوں کے فضائل و خصوصیات اور فوائد سنتے ہیں، چُنانچہ

قرآنی سورتوں کے فضائل و خصوصیات اور فوائد

● سُوْرَۃُ الْفَاتِحہ 100 مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگی جائے، قبول ہوتی ہے ● سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی تلاوت سے شیطان گھر سے بھاگ جاتا ہے ● آیۃُ الْکُرسی پڑھنے سے مُحتاجی دُور ہوتی ہے ● سُوْرَۃُ الْکَھْف کو ہمیشہ پڑھنے

والا دجّال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا ● والدین کی قبر پر ہر جمعہ سُورۂ یٰسٓ کی تِلاوت کرنے سے اس کے حُروف کی تعداد کے برابر، ان (پڑھنے والوں) کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں ● سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھنے سے مُشکل دُور ہوتی ہے ● جو مرنے کے قریب ہو اس پر سُوْرَۃُ الْجَاثِیَہ کا دَم کرنے سے اس کا خاتِمہ بالخیر ہوتا ہے ● سُوْرَۃُ الحُجُرات کا پڑھنا اور دَم کرکے پینا گھر میں خَیر و بَرَکت کے لئے مُفید ہے ● سُوْرَۂ قٓ پڑھنے سے باغ میں پھلوں کی کثرت ہوتی ہے ● سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن 11 بار پڑھنے سے تمام مَقاصِد پُورے ہوتے ہیں ● سُوْرَۃُ الْوَاقِعَہ جو شخص روزانہ پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا ● سُوْرَۃُ الْمُلْك کو ہر رات میں پڑھنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا ● سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کو 11 بار پڑھنے سے ہر مُشکل آسان ہو جاتی ہے ● سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر کو پڑھ کر حِفْظِ قرآن کی دُعا مانگنے سے قرآنِ کریم کا یاد کرنا آسان ہو جائے گا ● سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت پڑھنے سے جاں کَنی کی تکلیف نہیں ہوگی ● سُوْرَۃُ الضُّحٰی پڑھنے سے بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے گا ● سُوْرَۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کو جس مال پر پڑھ دیا جائے اس میں خُوب برکت ہوگی ● سُوْرَۃُ التِّیْن 3 مرتبہ پڑھنے سے اَخلاق و کردار بہترین ہوتے ہیں ● سُوْرَۃُ الْعَلَق میں جوڑوں کے دَرْد کا علاج ہے ● سُوْرَۃُ الْقَدْر جو صُبح و شام پڑھے گا اللہ پاک اس کی عزّت بڑھا دے گا ● سُوْرَۃُ الْبَیِّنَه برص اور یرقان کا علاج ہے ● سُوْرَۃُ الزِّلْزَال چوتھائی قرآن کے برابر ہے ● جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو اُس پر سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت کا دَم مُفید ہے ● سُوْرَۃُ الْقَارِعَه پڑھنے سے بَلاؤں سے حِفاظت رہتی ہے ● سُوْرَۃُ التَّکَاثُر کو 300 بار پڑھنے سے بہت جلد قَرض اَدا ہو جاتا ہے ● سُوْرَۃُ الْعَصْر پڑھنے سے غم دُور ہو جاتا ہے ● سُوْرَۃُ الْهُمَزَه اور سُوْرَۃُ الْفِیْل دُشمن کے شَر سے حِفاظت اور سُوْرَۂ قُریش جان کی حِفاظت کے لئے مُجرَّب ہے ● سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن بڑی مشکل کے وقت پڑھنا بہت مفید ہے ● سُوْرَۃُ الْکَوْثَر کی تلاوت سے بے اَولاد صاحبِ اَوْلاد ہو جاتا ہے ● سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن چوتھائی قرآن کے برابر ہے ● سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص تہائی قرآن کے برابر ہے اس کے بہت فضائل ہیں ● سُوْرَۃُ الْفَلَق اور سُوْرَۃُ النَّاس سے جِنّ و شیطان اور حاسِدوں کے شر سے حِفاظت رہتی ہے۔ (جنتی زیور، ص ۵۸۸)

اے کاش! سب مسلمانوں کو تلاوتِ قرآن کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مجلس ہومیو پیتھک ڈاکٹرز

سُبْحٰنَ الله ! سنا آپ نے ! قرآنی سورتوں کے کیسے کیسے فضائل وبرکات ہیں، لہٰذا روزانہ کَم اَز کَم ایک پارہ یا جتنا ممکن ہو تلاوتِ قرآن کا معمول بنالیجئے، اگر قرآن پڑھنا نہیں آتا تو عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مَساجِد میں لگنے والے مَدَارِسُ المدینہ بالغان میں پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ الله کچھ ہی عرصے میں دُرُست قرآن پڑھنے کے ساتھ ساتھ بہت سے شرعی مسائل سے بھی آگاہی نصیب ہو گی۔ مَدْرَسَةُ المدینہ بالغان میں پڑھنے پر اِستقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم وبیش 105 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ "مجلس ہومیو پیتھک ڈاکٹرز" بھی ہے۔ موجودہ دور میں عِلاج کے مختلف طریقے رائج ہیں، ایلو پیتھک طریقۂ علاج اور میڈیسن سے علاج کرنے والوں کو "ایلو پیتھک ڈاکٹرز"، ہومیو پیتھک طریقۂ علاج و اَدْوِیات سے علاج کرنے والوں کو "ہومیو پیتھک ڈاکٹرز" اور یونانی طریقۂ طِب و اَدْوِیات سے علاج کرنے والوں کو "حکیم" کہا جاتا ہے۔

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ڈاکٹرز کے ہر ہر طبقے کے لیے الگ الگ مَجالس قائم کی گئی ہیں۔ ان تمام مَجالس کا بنیادی مقصد اس پیشے سے وابستہ لوگوں کے دلوں میں فَرض عُلوم کی اہمیت اُجاگر کرنا، ان تک دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو پہنچانا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا مدنی ذہن دینا ہے۔

الله پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس و شُعْبہ جات کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائل بخشش (مرمّم)، ص ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

تسبیحِ فاطمہ

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، تَسْبِیحِ فاطمہ اور سورۃُ الْاِخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

تلاوتِ قُرآن (12 منٹ)

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 70 پر عمل کرتے ہوئے قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

اب پہلی صف والے اسلامی بھائی دوسری صف والوں کی طرف اور تیسری صف والے چوتھی صف والوں کی طرف رُخ فرمالیں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ قرآن پڑھتے وقت آواز اِتنی ہو کہ اپنے کان سُن لیں اور جو اسلامی بھائی اِس دوران مَدنی قاعِدے کا سبق دوہرانا چاہیں وہ دوہرالیں۔

شَجَرہ شریف کے اَوْراد (7 منٹ)

(اب اِس طرح اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 5 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ شَجَرہ شَریف کے اَوْراد پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(اب صفحہ نمبر 42 سے اوراد پڑھائیے)

مدنی حلقہ

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 21 پر عمل کرتے ہوئے تین آیات (مَع

ترجمہ و تفسیر) سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَاءَ اللّٰہ)

سورۃ البقرۃ، پ1، آیت 57 تا 59

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَنّ و سَلْویٰ کا واقعہ

وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ (۵۷)

ترجمۂ کنز العرفان: اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنا دیا اور تمہارے اوپر مَنّ اور سَلْویٰ اتارا (کہ) ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے۔

{وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ: اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنا دیا۔} فرعون کے غَرق ہونے کے بعد بنی اسرائیل دوبارہ مصر میں آباد ہوگئے۔ کچھ عرصے بعد حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں حکمِ الٰہی سنایا کہ ملکِ شام حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی اولاد کا مَدفَن ہے اور اسی میں بیت المقدس ہے، اُسے عمالقہ قبیلے سے آزاد کرانے کے لیے جہاد کرو اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ۔ مصر کا چھوڑنا بنی اسرائیل کیلئے بڑا تکلیف دہ تھا۔ شروع میں تو انہوں نے ٹال مٹول کی لیکن جب مجبور ہو کر حضرت موسیٰ اور حضرتِ ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَعِیَّت میں روانہ ہونا ہی پڑا تو راستے میں جو کوئی سختی اور دشواری پیش آتی تو حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے شکایتیں کرتے۔ جب اُس صحرا میں پہنچے جہاں نہ سبزہ تھا، نہ سایہ اور نہ غلہ، تو وہاں پہنچ کر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دھوپ، گرمی اور بھوک کی شکایت کرنے لگے۔ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا فرمائی اور اللہ پاک نے اُس دعا کی برکت سے ایک سفید بادل کو ان پر سائبان بنا دیا جو رات دن ان کے ساتھ چلتا اور ان پر ایک نوری سُتون نازل فرمایا جو کہ آسمان کی جانب سے ان کے قریب ہو گیا اور ان کے ساتھ چلتا اور جب رات کے وقت چاند کی روشنی نہ ہوتی تو وہ ان کے لئے چاند کی طرح روشن ہوتا۔ ان کے کپڑے میلے

اور پرانے نہ ہوتے، ناخُن اور بال نہ بڑھتے۔

(تفسیر جمل، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۵۷، ۱/۸۱۔ تفسیر روح البیان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۵۷، ۱/۱۴۱)

{وَاَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى: اور تم پر من اور سلویٰ اتارا۔} اُس صحرا میں حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی برکت سے ان کے کھانے کا انتظام یوں ہوا کہ انہیں مَن و سَلْویٰ ملنا شروع ہوگیا۔ من وسلوی کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں:

''مَنّ'' کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ تُرَنْجبین کی طرح ایک میٹھی چیز تھی جو روزانہ صُبْحِ صادِق سے طلوع آفتاب تک ہر شخص کے لیے ایک صاع (یعنی تقریباً چار کلو) کی بقدر اترتی اور لوگ اس کو چادروں میں لے کر دن بھر کھاتے رہتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک ''من'' سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جو اللہ پاک نے اپنے بندوں کو کسی مَشَقَّت اور کاشتکاری کے بغیر عطا کر کے ان پر احسان فرمایا۔ ''سلویٰ'' کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ایک چھوٹا پَرَندہ تھا، اور اس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ پرندہ بھنا ہوا بنی اسرائیل کے پاس آتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ جنوبی ہوا اس پرندے کو لاتی اور بنی اسرائیل اس کا شکار کرکے کھاتے۔ یہ دونوں چیزیں ہفتے کو بالکل نہ آتیں، باقی ہر روز پہنچتیں، جمعہ کو دگنی آتیں اور حکم یہ تھا کہ جمعہ کو ہفتے کے لیے بھی جمع کرلو مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع نہ کرو۔ بنی اسرائیل نے ان نعمتوں کی ناشکری کی اور ذخیرے جمع کیے، وہ سڑ گئے اور ان کی آمد بند کردی گئی۔ یہ انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم ہوئے اور آخرت میں سزا کے مستحق ہوئے۔

(تفسیر خازن، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۵۷، ۱/۵۶۔ تفسیر روح البیان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۵۷، ۱/۱۴۲)

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْؕ وَسَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ﴿۵۸﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب ہم نے انہیں کہا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہونا اور کہتے رہنا، ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور عنقریب ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔

{وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ: اور جب ہم نے کہا اس شہر میں داخل ہو جاؤ۔} اس شہر سے ”بیتُ المقدس“ مراد ہے یا اَریحا جو بیت المقدس کے قریب ہے جس میں عمالقہ آباد تھے اور وہ اسے خالی کر گئے تھے، وہاں غلے میوے بکثرت تھے۔ اس بستی کے دروازے میں داخل ہونے کا فرمایا گیا اور یہ دروازہ ان کے لیے کعبہ کی طرح تھا اور اس میں داخل ہونا اور اس کی طرف سجدہ کرنا گناہوں کی معافی کا سبب تھا۔ بنی اسرائیل کو حکم یہ تھا کہ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے ”حِطَّةٌ“ کہتے جائیں (یہ کلمہِ استغفار تھا۔) انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی اور سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کی بجائے سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور توبہ واِستغفار کا کلمہ پڑھنے کی بجائے مذاق کے طور پر حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ کہنے لگے جس کا معنیٰ تھا: بال میں دانہ۔ اس مذاق اور نافرمانی کی سزا میں ان پر طاعون مسلط کیا گیا جس سے ہزاروں اسرائیلی ہلاک ہو گئے۔

(تفسیر خازن، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۵۸، ۱/۵۶۔ تفسیر مدارک، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۵۸، ص۵۳۔ تفسیر عزیزی (مترجم)، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۵۸، ۱/۴۵۶-۴۵۷ ملتقطاً)

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: پھر ان ظالموں نے جو اُن سے کہا گیا تھا اسے ایک دوسری بات سے بدل دیا تو ہم نے آسمان سے ان ظالموں پر عذاب نازل کر دیا کیونکہ یہ نافرمانی کرتے رہتے تھے۔

{فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ: تو ہم نے آسمان سے ان ظالموں پر عذاب نازل کر دیا۔} بنی اسرائیل پر طاعون کا عذاب مسلط کیا گیا اور اس کی وجہ سے ایک ساعت میں ان کے 70,000 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

(تفسیر خازن، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۵۹، ۱/۵۶)

طاعون کے بارے میں 3 احادیث

یہاں طاعون کا ذکر ہوا، اس مناسبت سے طاعون سے متعلق 3 احادیث ملاحظہ ہوں:

(1)... حضرتِ اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ”بے شک یہ طاعون ایک عذاب ہے جسے تم سے پہلے لوگوں پر مُسَلَّط کیا گیا تھا لہٰذا جب کسی جگہ طاعون ہو (اور تم وہاں موجود

ہو) تو تم طاعون سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی جگہ طاعون ہو تو تم وہاں نہ جاؤ۔

(مسلم،کتاب الطب، باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، ص۹۳۷،حدیث:۵۷۷۴)

(2)...ایک اور روایت میں ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”طاعون پچھلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمہارے شہر میں طاعون واقع ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اور دوسرے شہر میں واقع ہو تو وہاں نہ جاؤ۔“ (مسلم،کتاب الطب، باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، ص۹۳۸،حدیث:۵۷۷۹)

(3)...ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے طاعون کے بارے میں عرض کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ طاعون ایک عذاب ہے، اللہ پاک جس پر چاہتا ہے یہ عذاب بھیج دیتا ہے اور اللہ پاک نے اسے اہل ایمان کے لئے رحمت بنایا ہے، کوئی مومن ایسا نہیں جو طاعون میں پھنس جائے لیکن اپنے شہر ہی میں صبر سے ٹھہرا رہے اور یہ سمجھے کہ جو اللہ پاک نے لکھ دی ہے اس کے سوا کوئی تکلیف مجھے نہیں پہنچ سکتی، تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

(بخاری،کتاب احادیث الانبیاء،باب۵۶، ۲/۴۶۸،حدیث:۳۴۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

4 صفحات فیضانِ سُنَّت

(اِس کے بعد یُوں اعلان فرمائیں)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 14 کے ایک جُز فیضانِ سُنّت کے ترتیب وار کم از کم 4 صفحات پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

آدابِ طعام (ص 358 تا 363)

300 آدمی سُور بن گئے!

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمتِ سراپا عظمت میں حواریوں نے عَرض کی: (کیا) آپ کا ربِّ کریم آپ کی دُعا سے یہ کرم نوازی فرما دیگا کہ ہم پر آسمان سے غیبی دسترخوان نعمتوں سے بھرا ہوا

اُتارے؟ اس پر حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: ایسے سُوالات نہ کرو، اللہ پاک سے ڈرو، منہ مانگے معجزات نہ مانگو، اگر تم مومن ہو تو اِس سے باز آجاؤ۔ اُنہوں نے جواباً عرض کی: حُضُورِ والا! ہمارا یہ مَعرُوضہ آپ کی نُبُوّت یا ربِّ کریم کی قُدرتِ کامِلہ میں کسی شک وشُبہ کی بِنا پر نہیں بلکہ اس کے چار مقصد ہیں: (1) ایک یہ کہ ہم وہ غیبی کھانا کھائیں، بَرَکت حاصِل کریں، اس سے ہمارے دل منوّر ہو جائیں، ہم کو قُربِ خُدا اور زیادہ حاصِل ہو جائے (2) دوسرے یہ کہ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے جو ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تم لوگ مقبولُ الدُّعا ہو، ربِّ کریم تمہاری مانتا ہے اِس کا ہم کو عَینُ الیقین حاصِل ہو جائے دل ہمارے مطمئن ہو جائیں ہم کو اپنے کامِلُ الایمان ہونے پر اطمینان ہو جائے (3) تیسرے یہ کہ ہم کو آپ عَلَیْہِ السَّلام کی صَداقت عَینُ الیقین سے معلوم ہو جائے (4) چوتھے یہ کہ ہم اِس آسمانی معجزے کا مُشاہَدہ کرلیں اور دُوسروں کے لیے ہم عَینی گواہ بن جائیں نیز تا قِیامت لوگوں کے لیے ہمارا یہ واقِعہ کمالِ ایمان کا باعث بنے ہم آپ کے زندہ جاوِید گواہ بن جاویں۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی و عبدُاللہ ابنِ عبّاس و جمہور مُفَسّرین رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِین کا قول یہ ہے کہ جب حَواریوں نے حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ہر طرح کا اطمینان دلایا کہ ہم یہ خوان مَحض شوق یا تفریح کیلئے نہیں مانگتے بلکہ اس میں ہمارے دینی مقاصِد ہیں۔ تب حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ٹاٹ کا لباس پہنا اور رو رو کر دُعا کی:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ (پ۷، المائدۃ: ۱۱۴)	ترجمۂ کنزالایمان: اے اللہ اے رب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تُو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

چُنانچِہ سُرخ رنگ کا دستر خوان بادَلوں میں ڈھکا ہوا آیا، یہ تمام لوگ اسے اُترتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ یہ دستر خوان مَع بادَلوں کے آہستہ آہستہ نیچے اترا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان رکھ دیا گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام اِس دستر خوان کو دیکھ کر بہُت روئے اور دُعا کی، مولیٰ! مجھے شاکرین سے بنا، الٰہی! اسے اِن حواریوں کے لئے رَحمت بنا، عذاب نہ بنا۔ حواریوں نے اس سے ایسی خوشبو محسوس کی جو اس سے پہلے کبھی نہ کی

تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اور حواری سجدۂ شکر میں گر گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اسے کون کھولے گا؟ یہ خوان سُرخ غلاف سے ڈھکا ہوا تھا۔ تمام نے عرض کی: حُضُور! آپ ہی کھولیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تازہ وُضُو کیا نوافِل پڑھے، دیر تک دعائیں مانگیں، پھر دسترخوان سے غِلاف ہٹایا، اس میں یہ چیزیں تھیں: سات مچھلیاں، سات روٹیاں، ان مچھلیوں پر سِنّے نہ تھے، اندر کانٹا نہ تھا۔ اس سے روغن ٹپک رہا تھا ان کے سروں کے آگے سِرکہ دُم کی طرف نمک آس پاس سبزیاں۔ بعض روایات میں ہے کہ پانچ روٹیاں تھیں۔ ایک روٹی پر زیتون دوسری پر شہد تیسری پر گھی چوتھی پر پنیر۔ پانچویں پر بُھنا ہوا گوشت۔ شَمعون حواری نے پوچھا کہ اے روحُ اللہ! یہ کھانا جنّت کا ہے یا زمین کا؟ فرمایا، نہ زمین کا نہ جنّت کا، یہ مَحض قدرَتی ہے۔ اوّلاً بیمار وفُقَرا، فاقہ مست، بَرَص وجُذام والے اور اپاہج بلائے گئے۔ آپ نے فرمایا: بِسمِ اللہ پڑھ کر کھاؤ تمہارے لئے مبارک ہے اور مُنکِرین کے لئے بلا۔ پھر دوسرے لوگوں سے بھی یِہی فرمایا، چُنانچِہ پہلے دن سات ہزار تین سو آدمیوں نے کھایا، پھر وہ خوان اُٹھا، لوگ دیکھتے رہے، اُڑتا ہوا ان کی نگاہوں سے غائب ہو گیا۔ تمام بیمار مصیبت زدہ اچّھے تندرست ہو گئے فُقَرا غنی (یعنی غریب مالدار) ہو گئے پھر یہ خوان چالیس دن مسلسل یا ایک دن کے بعد ایک دن آتا رہا، لوگ کھاتے رہے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وحی آئی کہ اب اِس سے صِرف فُقَرا کھائیں کوئی غنی نہ کھائے۔ جب یہ اعلان ہوا تو اَغنیا (یعنی مالدار لوگ) ناراض ہو گئے اور بولے کہ یہ مَحض جادو ہے! یہ مُنکِرین (یعنی انکار کرنے والے) تین سو آدمی تھے یہ لوگ شَب کو اپنے بال بچّوں میں بخیریت سوئے مگر صبح کو اُٹھے تو سُوَّر تھے راستوں میں بھاگتے پھرتے تھے گندگی پاخانہ کھاتے تھے۔ جب لوگوں نے ان کا حال یہ دیکھا تو حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس بھاگے آئے، بَہُت روئے، یہ سُور بھی آپ کے گِرد جمع ہو گئے اور روتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اُنہیں نام بنام پکارتے تھے یہ جواب میں سر ہلاتے تھے مگر بول نہ سکتے تھے۔ تین دن نہایت ذِلّت وخواری سے جیئے، چوتھے دن سب کے سب ہلاک ہو گئے ان میں کوئی عورت یا بچّہ نہ تھا، سب مرد تھے۔ جتنی قومیں دُنیا میں مَسخ کی گئیں وہ ہلاک کر دی گئیں ان کی نسل نہ چلی یہ

قانونِ قدرت ہے۔(تفسیر کبیر، ۴/۴۶۳)

ترمذی شریف کی حدیث میں ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے، آسمان سے روٹی اور گوشت کا خوان نازِل کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ نہ خِیانت کریں نہ دوسرے دن کے لیے بچا کر رکھیں، پس اُنہوں نے خیانت کی اور دوسرے دن کیلئے جَمع بھی کیا تو انہیں بندر اور خنزیر کی شکل کر دیا گیا۔

(ترمذی،کتاب التفسیر،باب و من سورۃ المائدۃ، ۵/۴۴، حدیث:۳۰۷۲)

اُن لوگوں کو تاکید کی گئی تھی کہ اِس خوان میں سے کل کے لیے بچا کر چُھپا کر نہ رکھیں بعض لوگوں نے کَل کے لیے بچایا وہ سُوَّر بنا دیئے گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا فرمانِ عبرت نشان ہے، قِیامت میں سخت عذاب، دستر خوان والے عیسائیوں، فِرعونی لوگوں اور مُنافِقوں کو ہو گا۔

(تفسیر در منثور،پ۷،المائدۃ،تحت الآیۃ:۱۱۵،۳/۲۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

شجرہ شریف

(شجرہ شریف پڑھنے سے پہلے اشراق وچاشت کا وقت بھی معلوم کرلیجئے اور اسی حساب سے آگے جدول چلایئے)

(اِس کے بعد یُوں اعلان فرمائیں)

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی اِنْ شَآءَ اللہ شَجَرۂ عالیہ قادریہ رضویہ پڑھا جائے گا، تمام اِسلامی بھائی شجرہ شریف کا صفحہ نمبر 68 کھول لیجئے۔

دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ (10 منٹ)

بیدار ہونے کے بعد کی دعا

جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(بخاری،کتاب الدعوات،باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶،حدیث:۶۳۲۵)

فاتحہ کا سلسلہ

(شجرہ شریف پڑھنے کے بعد فاتحہ کا سلسلہ ہوگا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اب اِنْ شَاءَ اللہ فاتحہ کا سلسلہ ہو گا، تمام اِسلامی بھائی شجرہ شریف کا صفحہ نمبر 23 کھول لیجئے۔۔۔۔

(فاتحہ کا طریقہ اور دعا صفحہ نمبر 52 سے دیکھ لیجئے)

نمازِ اشراق و چاشت

(دُعا کے بعد یُوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 19 کے دو جُز، اشراق و چاشت کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(اب اشراق و چاشت کی ایک ایک فضیلت بدل بدل کر صفحہ نمبر 54 سے بیان فرمائیں)

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے، دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمایئے۔ 11:41 پر آپ کو بیدار کیا جائے گا۔

بیدار کرنے کا اعلان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 17 کے جز پر عمل کرتے ہوئے اٹھنے کے بعد اپنا بستر تہہ کر کے رکھیے اور مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق دن کا اکثر حصہ باوضو رہنے کی نیت سے وضو فرما کر حلقوں میں تشریف لے آیئے۔

آغازِ درجہ

(12:00 بجے تلاوتِ قرآن پاک سے جدول کا آغاز کیجئے)

تلاوت (5 منٹ)

کلام امیر اہلسنّت (7 منٹ)

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی

گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

درجہ سے پہلے کی احتیاطیں

(درجہ شروع ہونے سے قبل تمام اسلامی بھائیوں کی قطاریں درست کروادیجئے، قطاروں میں یہ خیال رکھئے کہ حلقہ نگران سب سے پیچھے بیٹھیں تاکہ انہیں معلوم ہوتا رہے کہ اس وقت ان کے حلقے کے کتنے اسلامی بھائی موجود ہیں، لیٹ ہونے والوں سے حلقہ نگران محبت و شفقت سے عرض کریں گے، حتَّی الامکان دوزانوں بیٹھنے کی ترغیب دیجئے، پردے میں پردہ کی ترکیب ہو، حاضری چیک کی جائے، جو حلقہ پہلے آیا ہو اس کے حلقہ نگران کی دلجوئی فرمائیے، ممکن ہو تو تحفہ بھی دیجئے مگر لیٹ آنے والوں سے سب کے بیچ کلام نہ کیا جائے)

مدرسۃُ المدینہ بالغان

12:12 تا 12:50

(مدنی قاعدے بھی اسی انداز سے تقسیم کئے جائیں جیسے صبح قرآن پاک تقسیم کئے گئے)

اے عاشقانِ رسول! اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 13 پر عمل کرتے

ہوئے مدرستہ المدینہ بالغان پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

مدنی قاعدہ

سبق نمبر (۴)

- اس سبق کو رواں پڑھیں۔
- حرکات کی دُرُست ادائیگی کا خاص خیال رکھیں۔
- حُروفِ قریبُ الصّوت یعنی ملتی جلتی آواز والے حروف میں واضح فرق کریں۔
- حروفِ قریبِ الصّوت سولہ ''١٦'' ہیں۔(ت ، ط)،(ز ، ذ ، ظ)،(ث ، س ، ص)،(د ، ض) (ك ، ق)،(ہ ، ح)،(ء ، ع)

تَ	تِ	تُ	طَ	طِ	طُ
زَ	زِ	زُ	ذَ	ذِ	ذُ
ظَ	ظِ	ظُ	ثَ	ثِ	ثُ
سَ	سِ	سُ	صَ	صِ	صُ
دَ	دِ	دُ	ضَ	ضِ	ضُ
كَ	كِ	كُ	قَ	قِ	قُ
هَ	هِ	هُ	حَ	حِ	حُ

اَذکارِ نماز

12:51 تا 1:10

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠

نمازِ ظہر کی تیاری

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان واِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰه)

بعد نمازِ ظہر

درسِ فیضانِ سنّت (وقت 7 منٹ)

تسبیحِ فاطمہ (وقت 3 منٹ)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃ الاِخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

کلام (وقت 4 منٹ)

تو شمعِ رِسالت ہے عالَم تیرا پروانہ تو ماہِ نُبُوّت ہے اے جلوۂ جانانہ

جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نِقاب اُٹھے ہر دل بنے مے خانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضَو تیری بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

پیتے ہیں تیرے دَر کا کھاتے ہیں تیرے دَر کا پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ

آباد اِسے فرما وِیراں ہے دلِ نوریؔ جلوے تیرے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

نماز کے احکام

2:00 تا 2:45 (45 منٹ)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 72 پر عمل کرتے ہوئے نماز کے احکام سے وُضو، غُسل اور نماز دُرست کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

نماز کے فرائض

دُرود شریف کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ نور بار ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرود پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔

(جامع صغیر، حرف الزاء، ص٢٨٠، حدیث: ٤٥٨٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

"بسم اللہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے نَماز کے 7 فرائض

(1) تکبیرِ تَحریمہ (2) قِیام (3) قِراءَت (4) رُکُوع (5) سُجُود (6) قَعدۂ اَخیرہ (7) خُرُوج بِصُنعِہٖ۔

(غنیۃ المتملی، فرائض الصلاۃ، ص٢٥٣-٢٨٦)

(1) تکبیرِ تحریمہ: دَرْ حقیقت تکبیرِ تحریمہ (یعنی تکبیرِ اُولیٰ) شرائطِ نَماز میں سے ہے مگر نَماز کے اَفعال سے بِالکل ملی ہوئی ہے اِس لئے اسے نَماز کے فرائض میں بھی شُمار کیا گیا ہے۔

(غنیۃ المتملی، فرائض الصلاۃ، الاول تکبیرۃ الافتتاح، ص٢٥٣)

❀ مُقتَدی نے تکبیرِ تحریمہ کا لَفظ "اللہ" امام کے ساتھ کہا مگر "اَکْبَر" امام سے پہلے ختم کرلیا تو نماز نہ ہوگی۔

(فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، ١/٦٨)

❀ امام کو رُکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رُکوع میں گیا یعنی تکبیر اُس وَقْت خَتْم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھُٹنے تک پہنچ جائے نَماز نہ ہوگی۔ (خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصلاۃ، الفصل التاسع فی التکبیر، ص٨٣، جز ١)

(ایسے موقع پر قاعدے کے مطابِق پہلے کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لیجئے اِس کے بعد اللہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع کیجئے، امام کے ساتھ اگر رُکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگئی تو رَکعت مل گئی اگر آپ کے رُکوع میں داخل ہونے سے قبل امام کھڑا ہو گیا تو رَکعت نہ ملی)

❀ لفظِ اللہ کو "آللہ" یا اَکْبَر کو "اَکْبَر" یا "اَکْبار" کہا نَماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنیٰ فاسِدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافِر ہے۔ (در مختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ٢/١٧٧)

❀ پہلی رَکعَت کا رُکوع مل گیا تو تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت پا گیا۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، ١/٦٩)

(2) قِیام: کمی کی جانب قیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھُٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ (در مختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ٢/١٦٣)

❀ قِیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قِراءَت ہے۔ یعنی بقدرِ قراءت فرض قِیام بھی فرض، بَقَدَرِ واجِب واجِب، اور بَقَدَرِ سنَّت سنّت۔(در مختار مع ردالمحتار،کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ،۲/۱۶۳)

❀ فرض، وِتر، عِیدَین اور سنّتِ فجر میں قِیام فرض ہے۔ اگر بِلا عُذرِ صَحیح کوئی یہ نمازیں بیٹھ کر ادا کرے گا تو نہ ہوں گی۔(در مختار مع ردالمحتار،کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ،۲/۱۶۳)

❀ اگر عَصا (یا بیساکھی) خادِم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا ممکن ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔

(غنیۃ المتملی،فرائض الصلاۃ،الثانی القیام، ص۲۵۸)

❀ اگر صِرف اِتنا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لے اور اب کھڑا رہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔(غنیۃ المتملی،فرائض الصلاۃ،الثانی القیام، ص۲۵۹)

❀ خبر دار! بعض لوگ معمولی سی تکلیف (یا زخم) کی وجہ سے فرض نمازیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں وہ اس حکمِ شَرعی پر غور فرمائیں، جتنی نَمازیں قدرتِ قِیام کے باوُجُود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹانا فرض ہے۔ اسی طرح ویسے ہی کھڑے نہ رہ سکتے تھے مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑے ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھتے رہے تو ان کی بھی نَمازیں نہ ہوئیں ان کا لوٹانا فرض ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۵۱۱)

❀ کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

(3) قِراءَت: قراءَت اِس کا نام ہے کہ تمام حُروف مَخارِج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حَرف غیر سے صحیح طور پر مُمتاز (نُمایاں) ہو جائے۔(فتاوی ہندیۃ،کتاب الصلاۃ،الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ ،۱/۶۹)

❀ آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضَروری ہے کہ خود سن لے۔(غنیۃ المتملی،فرائض الصلاۃ،الثالث القراءۃ، ص۲۷۱)

❀ اگر حُرُوف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی رُکاوٹ مَثَلاً شور و غل یا ثِقْلِ سَماعت (یعنی اُونچا سننے کا مَرَض) بھی نہیں تو نَماز نہ ہوئی۔(فتاوی ہندیۃ،کتاب الصلاۃ،الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ،۱/۶۹)

❀ اگرچِہ خود سننا ضَروری ہے مگر یہ بھی اِحتِیاط رہے کہ سِرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قراءَت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اِسی طرح تسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھئے۔

❀ نَماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یاپڑھنا مقرّر کیا ہے اِس سے بھی یِہی مراد ہے کہ کم از کم اِتنی آواز ہو کہ خود سن سکے مَثَلاً طَلاق دینے، آزاد کرنے یا جانور ذَبح کرنے کے لئے اللّٰہ کا نام لینے میں اِتنی آواز ضَروری ہے کہ خود سن سکے۔(فتاوی ہندیة،کتاب الصلاة،الباب الرابع فی صفة الصلاة،۱/۶۹)

❀ درود شریف وغیرہ اَوراد پڑھتے ہوئے بھی کم از کم اتنی آواز ہونی چاہئے کہ خود سُن سکے جبھی پڑھنا کہلائے گا۔

❀ مُطلَقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رَکعتوں میں اور وِتر، سُنَن اور نوافِل کی ہر رَکعت میں امام و مُنْفَرِد (یعنی تنہا نَماز پڑھنے والے) پر فرض ہے۔(حاشیة الطحطاوی ،کتاب الصلاة،باب شروط الصلاة و ارکانها،ص۲۲۶)

❀ مقتدی کو نَماز میں قراءت جائز نہیں نہ سورۃ الفاتحہ نہ آیت۔ نہ سِرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نَماز میں نہ جَہری (یعنی بُلند آواز سے قراءت والی) نَماز میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔

(حاشیة الطحطاوی ،کتاب الصلاة،باب شروط الصلاة و ارکانها،ص۲۲۷)

❀ فرض کی کسی رَکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی نَماز فاسد ہو گئی۔

(فتاوی ہندیة،کتاب الصلاة،الباب الرابع فی صفة الصلاة ،۱/۶۹)

❀ فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں مُتوسِّط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مَد کا جو دَرَجہ قارِیوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے، اس لئے کہ تَرتیل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔

(در مختار مع ردالمحتار ،کتاب الصلاة،مطلب:السنة تکون سنة عین و سنةکفایة،۲/۳۲۰)

❀ آج کل کے اَکثر حُفّاظ اِس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے۔ یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سِوا کسی لفظ کا پتا نہیں چلتا، نہ تصحیح حُرُوف ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تَفاخُر ہوتا ہے کہ فُلاں اِس قَدَر جلد پڑھتا ہے! حالانکہ اس طرح قرآنِ مجید پڑھنا حرام اور سخت حرام ہے۔ (بہارِ شریعت،۱/۵۴۷)

حروف کی صحیح ادائیگی ضَروری ہے

اکثر لوگ "ط ت، س ص ث، ا ء ع، ہ ح اور ض ذ ظ" میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُروف بدل

جانے سے اگر معنیٰ فاسِد ہو گئے تو نماز نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۷ ملخصًا)

مثلاً جس نے "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیم" میں "عظیم" کو "عزیم" (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہٰذا جس سے "عظیم" صحیح ادا نہ ہو وہ "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیم" پڑھے۔ (قانون شریعت، ص۱۱۹)

خبر دار! خبر دار! خبر دار! جس سے حُروف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیر مَشْق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازِم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ اس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حُرُوف صحیح ادا کر سکتا ہو۔ اور یہ دونوں صورَتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشِش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مَرَض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۷۰۔ ۵۷۱ ملخصًا)

جس نے رات دن کوشِش کی مگر سیکھنے میں ناکام رہا جیسے بعض لوگوں سے صحیح حُروف ادا ہوتے ہی نہیں اس کے لئے لازِمی ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشِش کرے اور زمانۂ کوشِش میں وہ معذور ہے اِس کی اپنی نماز ہو جائے گی مگر صحیح پڑھنے والوں کی امامت ہر گز نہیں کر سکتا۔ ہاں جو حُرُوف اس کے اپنے غَلَط ہیں وُہی دوسروں کے بھی غَلَط ہوں تو زمانۂ کوشِش میں اَیسوں کی امامت کر سکتا ہے۔ اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو خود اِس کی نماز ہی نہیں ہوتی تو دوسرے کی اِس کے پیچھے کیا ہو گی! (فتاوٰی رضویہ، ٦/ ۲۵۴ ماخوذا)

(4) رُکوع: اِتنا جُھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گُھٹنے کو پہنچ جائے یہ رُکوع کا اَدنیٰ دَرَجہ ہے۔ (در مختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ۲/ ۱٦٦) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

(حاشیة الطحطاوی، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ و ارکانها، ص۲۲۹)

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، اللہ پاک بندہ کی اُس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رُکوع و سُجُود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

(مسند امام احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۲۱۷، حدیث: ۱۰۸۰۳)

(5) سُجُود: نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گُھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔

(مسلم،کتاب الصلاۃ،باب اعضاء السجود...الخ،۱/۱۹۳)

❀ ہر رَکعت میں دوبار سجدہ فَرض ہے۔(در مختار مع ردالمحتار،کتاب الصلاۃ،باب صفۃ الصلاۃ،۲/۱۶۷)

❀ سَجدے میں پیشانی جَمنا ضَروری ہے۔ جمنے کے معنٰی یہ ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو، اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ پیشانی نہ جمی تو سجدہ نہ ہوگا۔(فتاوی ھندیۃ،کتاب الصلاۃ،الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ ،۱/۷۰)

❀ کسی نَرم چیز مَثَلاً گھاس (جیسا کہ باغ کی ہریالی) رُوئی یا قالین (CARPET) وغیرہ پر سَجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

(فتاوی ھندیۃ،کتاب الصلاۃ،الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ،۱/۷۰)

❀ آج کل مساجد میں کارپیٹ (CARPET) بچھانے کا رَواج پڑ گیا ہے (بلکہ بعض جگہ تو کارپیٹ کے نیچے مزید فوم بھی بچھا دیتے ہیں) کارپیٹ پر سَجدہ کرتے وقت اِس بات کا خاص خَیال رکھنا ہے کہ پیشانی اچّھی طرح جم جائے ورنہ نَماز نہ ہوگی۔ اور ناک کی ہڈّی نہ دبی تو نَماز مکروہِ تحریمی واجبُ الاِعادہ ہوگی۔(بہارِ شریعت،۱/۵۱۴ ملخصًا)

(6) قعدۂ اَخیرہ: یعنی نَماز کی رَکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تَشَہُّد (یعنی پوری اَلتَّحِیات) رَسُوْلُہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔(فتاوی ھندیۃ،کتاب الصلاۃ،الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ،۱/۷۰)

❀ چار رَکعت والے فرض میں چوتھی رَکعَت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سَجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سَجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سَجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سَجدہ کر لیا ان سب صورَتوں میں فرض باطِل ہو گئے۔ مغرب کے علاوہ اور نَمازوں میں ایک رَکعَت مزید ملالے۔(غنیۃ المتملی،فرائض الصلاۃ،الخامس السجدۃ ، ص۲۸۴)

(7) خُروجِ بِصُنعِہٖ: یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فِعل قَصداً (یعنی ارادتًا) کرنا جو نَماز سے باہَر کر دے۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی فِعل قصداً پایا گیا تو نماز واجبُ الاِعادہ ہوگی۔ اور اگر بِلا قصد کوئی اِس طرح کا فِعل پایا گیا تو نَماز باطِل۔(غنیۃ المتملی،فرائض الصلاۃ،الخامس السجدۃ ، ص۲۸۴)

عملی طریقہ

2:45 تا 3:00 (15 منٹ)

مُبَلِّغ اسلامی بھائی رُکوع کی عَمَلی مَشق کروائیں

رکوع کے مدنی پھول

✵ ... اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جانا۔

✵ ... اختتامِ تکبیر رُکوع میں ہونا۔

لفظ "اللہ" کی الف سے انتقال شروع اور "اَکْبَر" کی راء پر ختم ہو یہ سنت ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر تکبیرِ انتقال میں حکم ہے کہ ایک فعل (یعنی رُکن) سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتداء کے ساتھ اللّٰہُ اَکْبَر کا الف شروع ہو اور ختم کے ساتھ ختم ہو۔ (فتاوی رضویہ، 6/۱۸۸)

✵ ... یہ راستہ پورا کرنے کو "اَکْبَر" کا الف (اٰکْبَر) یا.... با (اَکْبَار) بڑھائیں گے تو اس سے نماز فاسد ہوتی ہے یا (راء) بڑھائیں گے تو یہ غَلَط و خِلافِ سنت ہے.... راستہ پورا کرنے کیلئے لفظ "اللہ" کے لام کو بڑھائیں اور "راء کو جزم (یعنی ساکن) پڑھے۔" (بہارِ شریعت، ۱/۵۲۵)

✵ ... پیٹھ اچھی طرح بچھی ہونا کہ پانی کا پیالہ ٹھہر جائے (اس کے لیے کہنیاں سیدھی رکھنا) رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائے اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھ جائے۔ (نماز کے احکام، ص ۲۱۲)

✵ ... سنت یہ ہے کہ رکوع میں پیٹھ اچھی طرح بچھی ہو حتیٰ کہ اگر پانی کا پیالہ پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ (نماز کے احکام، ص ۲۲۴) اس کے لیے کہنیاں سیدھی رکھیں۔

✵ ... گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور انگلیاں پھیلی ہوئی رکھنا۔ مرد کا گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا سنت، (نماز کے احکام، ص ۲۲۴) نہ پکڑنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (نماز کے احکام، ص ۲۶۱)

✵ ... انگلیاں خوب کھلی رکھنا سنت ہے۔ (نماز کے احکام، ص ۲۲۴)

✵ ... سر اونچا نیچا نہ ہونا۔ رکوع میں سر اونچا نیچا نہ ہو، پیٹھ کی سیدھ میں ہو، یہ سنت ہے۔ (نماز کے احکام، ص ۲۲۴)

✵ ... قدموں پر نظر ہونا۔ رکوع میں دونوں قدموں کی پشت پر نظر رکھنا مستحب ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۳۶)

✵ ... ٹانگیں سیدھی ہونا۔ ٹانگیں سیدھی ہونا سنت ہے، اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۵۲۵) ہلائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا، پھر اس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا۔(مسند احمد، حدیث حسین بن علی ، ۱ / ۴۲۹ ، حدیث: ۱۷۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھلے آنکھ صَلِّ عَلٰی کہتے کہتے

سحری کا وقت ختم ہونے سے کم و بیش 1 گھنٹہ 19 منٹ پہلے شُرَکا کو تہجُّد اور سحری کے لیے بیدار کیجئے۔ مُبلّغ اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ جلدی بیدار ہو کر وضو وغیرہ سے فراغت پالیں اور اب مقرَّرہ وقت پر دُرودِ پاک کے چاروں صیغے قواعد و مخارِج کے ساتھ پڑھتے ہوئے شُرَکا کو بیدار کریں۔ دُرودِ پاک سے پہلے ابتدا میں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے اور اب تھوڑے تھوڑے وقفے سے دُرود و سلام اور کلام کے اشعار پڑھیے! (وقت 7 منٹ)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

وقت سحری کا ہو گیا جاگو

وَقت سحری کا ہو گیا جاگو نور ہر سَمت چھا گیا جاگو

اٹھو سَحری کی کرلو تیّاری روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو

ماہِ رَمضاں کے فرض ہیں روزے ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو

اُٹھو اُٹھو وُضو بھی کرلو اور تم تہجُّد کرو ادا جاگو

چُسکیاں گرم چائے کی بھر لو کھا لو ہلکی سی کچھ غذا جاگو

ماہِ رَمضاں کی بَرکتیں لُوٹو لُوٹ لو رَحمتِ خدا جاگو

کھا کے سحری اُٹھو ادا کرلو — سنّتِ شاہِ انبیا جاگو
تم کو مولیٰ مدینہ دِکھلائے — اور حج بھی کرو ادا جاگو
تم کو رَمضاں کے صدقے مولیٰ دے — اُلفت و عشقِ مصطفےٰ جاگو
تم کو رَمضان کا مدینے میں — دے شَرَف ربِّ مصطفےٰ جاگو
کیسی پیاری فَضا ہے رَمضاں کی — دیکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو
رحمتوں کی جَھڑی برستی ہے — جلد اٹھ کر کے لو نَہا جاگو
تم کو دیدارِ مصطفےٰ ہو جائے — ہے یہ عطّاؔر کی دُعا جاگو

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق دن کا اکثر حصہ باوضو رہنے کی نیت سے وضو کر کے صفوں میں تشریف لے آیئے۔ (موقع کی مناسبت سے ٹائم کا اعلان کیجئے) مدنی انعام نمبر 20 پر عمل کرتے ہوئے تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ اور مدنی انعام نمبر 19 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے تَہَجُّد ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(اس کے بعد تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ اور تَہَجُّد کے فضائل بیان کیے جائیں) (وقت 8 منٹ)

(تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ اور تَہَجُّد کے فضائل صفحہ نمبر 19 سے بیان فرمائیں)

نوافل

(نوافل میں قراءت درمیانی رفتار میں ہو، زیادہ تیز نہ پڑھا جائے اور نہ ہی بالکل آہستہ۔ خوش الحانی کے ساتھ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاخلاص کی قراءت کی جائے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہمیں جدول میں دیئے گئے وقت کے مطابق آگے بڑھتے چلے جانا ہے، چاہے کسی حلقے میں اسلامی بھائیوں کی تعداد پوری ہو یا کم، ہمیں وقت کو مدِّ نظر رکھنا ہے) (وقت 10 منٹ)

تَحِیَّۃُ الْوُضُو

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 20 کے جُز تَحِیَّۃُ الْوُضُو کے نفل ادا کرنے

کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

تہجُّد

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر19 کے جُز تہجُّد کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

دُعا کے مدنی پھول

(دعا و مناجات کے بعد سحری کا وقت کم از کم 41منٹ ہونا چاہئے۔کوشش کیجئے کہ کوئی خوش الحان نعت خواں اسلامی بھائی مناجات کریں۔اگر مناجات میں کسی شعر کی تکرار کرنا چاہیں تو کیجئے مگر یاد رہے مناجات و دعا10منٹ سے زائد نہ ہوں)

(اب اِس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر44پر عمل کرتے ہوئے خشوع اور خضوع کے ساتھ دُعا مانگنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

(پھر مُبلّغ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بھی بتائیں)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعا میں دونوں ہاتھ اس طرح اٹھایئے کہ سینے، کندھے یا چہرے کی سیدھ میں رہیں یا اتنے بلند ہو جائیں کہ بغل کی رنگت نظر آ جائے، چاروں صورتوں میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رہیں کہ دعا کا قبلہ آسمان ہے۔ اپنے ہاتھوں کو اُٹھالیجئے، ندامت سے سروں کو جُھکا لیجئے، گناہوں کو یاد کیجئے اور رو رو کر اللہ کریم کی بارگاہ میں مناجات کیجئے۔

دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

لاج رکھ میرے دستِ دُعا کی میرے مولیٰ تو خیرات دے دے
اپنی رَحمت کی اپنی عطا کی میرے مولیٰ تو خیرات دے دے

میں گناہوں میں لتھڑا ہوا ہوں بد سے بدتر ہوں بگڑا ہوا ہوں

عَفوِ جُرم و قُصُور و خطا کی میرے مولیٰ تو خیرات دے دے

ہے یہ تسلیم سب سے بُرا ہوں میں سدھرنا خدا چاہتا ہوں

عَفوِ جُرم و قُصُور و خطا کی میرے مولیٰ تو خیرات دے دے

تیرے ڈر سے سدا تھر تھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں

کیف ایسا دے، ایسی ادا میرے مولیٰ تو خیرات دے دے

اے ربِّ مصطفٰے، اے ربِّ انبیا، اے ربِّ صحابہ، یاربِّ اہلِ بیت، اے ہمارے امامِ اعظم کے ربّ، اے ہمارے غوثُ الاعظم کے ربّ، اے ہمارے غریب نواز کو نوازنے والے، اے ہمارے امام احمد رضا خان کے خدائے رحمٰن، اے ہم گنہگاروں کو بخشنے والے ربِّ غفار، اے ہم عیب داروں کے خدائے ستّار، اے مولا تیرے نافرمان بندے تیری بارگاہ میں حاضر ہیں، یَآ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ہم بے صبروں ناشکروں ناقدروں نے جو کیا کیا، مگر تیری رحمت کے خزانے تو ختم نہیں ہوئے، ہماری غفلتوں اور گناہوں نے تیری رحمت کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا تیرے خزانے کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! تیری قسم! ساری زندگی غفلت میں گزر گئی ہم نے نیک بننے کی کوشش نہیں کی، اے اللہ! اچھوں کے صدقے ہم بروں کو بھی نبھالے، روزہ داروں کے صدقے معاف فرمادے، تلاوت کرنے والوں کے طفیل بخش دے، جنہوں نے زندگی میں عبادتیں کیں ان عابدوں کے صدقے مغفرت فرمادے، اے اللہ! ہم کچھ نیک عمل نہیں کر سکے۔۔۔

میں نے مانا کہ سب سے برا ہوں میں سدھرنا خدا چاہتا ہوں

عَفوِ جُرم و قُصُور و خطا کی میرے مولیٰ تو خیرات دے دے

یا اللہ! محشر کی کڑی دھوپ ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکیں گے، اُس وقت زبانیں پیاس سے لٹک رہی ہوں گی، یا اللہ! ہمیں اپنے محبوب کے ہاتھوں سے جام کوثر نصیب کرنا، یا اللہ! محشر میں جب ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے مجرموں کو الگ کیا جائے گا، ہائے ہائے ہمارا کیا بنے گا! ہائے! پل صراط بال سے زیادہ باریک

تلوار کی دھار سے تیز، لوگ کٹ کٹ کر گر رہے ہوں گے اور پلِ صراط اندھیرے میں ڈوبا ہو گا، یااللہ! تیری رحمت شاملِ حال رہی تو پلِ صراط پار ہو سکے گا ورنہ تو کوئی صورت ہی نہیں، اے اللہ! پیارے محبوب کا واسطہ، پیارے محبوب کی آل کا واسطہ، ہم پل صراط پار کرلیں، یااللہ! محبوب کی شفاعت ہمارے حق میں قبول کرلے، یااللہ! ہمیں قربانیاں دینے والا بنا دے، یااللہ! ہمیں اخلاص کے ساتھ تیری راہ میں مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت دے دے، اے اللہ! اپنے دین کیلئے ہمیں قبول کرلے، یااللہ! ہمارے اندر سے حرص نکل جائے، یااللہ کرم کردے کہ ہم تیرے مخلص بندے بن جائیں، اے مالک و مولا! ہمیں سراپا اخلاص بنادے، اِمامُ الْمُخْلِصِیْن کا واسطہ! رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن کا واسطہ! خاتَمُ النَّبِیِّین کا واسطہ! ہم پر رحم فرما، رحم فرما، رحم فرما۔ اے اللہ! کرم کردے، ہم سب کو نیک بنادے، محبوب کی امت پر کرم کردے، اے اللہ! ہمارے ملک پر بھی کرم فرما، اندرونی بیرونی سازشوں سے بچا، اے اللہ! دُنیائے اسلام پر رحم و کرم فرما، اے اللہ! دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان ہیں سب پر فضل و کرم فرما، اے ربِّ کریم! ایمان کی سلامتی عطا فرما۔ اے اللہ! ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں زیرِ گنبد خضرا محبوب کے جلووں میں شہادت کی سعادت دے دے، جنتُ البقیع میں مدفن، جنت الفردوس میں اپنے پیارے محبوب کا پڑوس عطا فرمادے، یااِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ یااللہ! پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ہماری یہ ٹوٹی پھوٹی دعائیں قبول فرما۔

کہتے رہتے ہیں دُعا کے واسطے بندے ترے
کردے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وقفہ برائے سحری

(اب اس طرح اعلان کیجئے!)

پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آیئے۔

(کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں صفحہ نمبر29 سے کروایئے)

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنتیں آداب صفحہ نمبر30 سے بیان کرتے رہیں)

نمازِ فجر

بعد فجر سنتوں بھرا بیان (26 منٹ)

فیضانِ مدنی انعامات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۴۷۱،حدیث:۸۲۱۰)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار　　　بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

(وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص۶۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے نفس! اللہ پاک سے ڈر

بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عِبادت گُزار تھا۔ وہ رات میں اللہ پاک کی عِبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھوم پھر کر کچھ چیزیں لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ (فکرِ مدینہ) کرتے ہوئے کہتا: ”اے نَفْس! اللہ پاک سے ڈر۔“ ایک دن وہ حسبِ معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیا بیچنے کے لئے صَدا لگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حسین شخص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اس پر عاشِق ہو گئی اور اُسے بہانے سے محل کے اندر بُلا لیا پھر اُس سے کہنے لگی: اے تاجر! میرا دل تمہاری طرف مائل ہو چکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور زَرق بَرق لِباس ہیں، تم یہ

کام چھوڑ دو! میں تمہیں ریشمی لِباس اور بہت سا مال دُوں گی۔ یہ پیش کش سُن کر اس کا نَفْس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا، مگر فوراً اس نے اپنی عادت کے مطابق (نَفْس کو مُخاطَب کرتے ہوئے) کہا: ”اے نَفْس! اللہ پاک سے ڈر“ پھر اس عورت کو جواب دیا: ”مجھے اپنے رَبّ کریم کا خوف ہے۔“ وہ عورت کہنے لگی: ”تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔“ اس شخص نے پھر کہا: ”اے نَفْس! اللہ پاک سے ڈر۔“ اور نَجات کی ترکیب سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا: ”مجھے مہلت دو کہ میں وُضو کر کے دو رَکْعتیں ادا کرلوں۔“ اجازت ملنے پر اس نے وُضو کیا اور چھت پر چلا گیا، وہاں اس نے دو رَکْعت نماز ادا کرنے کے بعد چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی (تقریباً) بیس (20) گز تھی۔ اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کرنے لگا: ”اے میرے رَبّ! میں طویل عرصے سے تیری عِبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا فرما۔“ یہ کہہ کر وہ چھت سے کُود گیا، اللہ کریم نے حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دِیا: ”جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، کیونکہ اس نے میری ناراضی کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔“ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو تھام لیا اور زمین پر بٹھا دیا۔

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن　　　بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۱)

(دُرَّۃُ النّاصحین، المجلس التاسع والستون...الخ، ص۲۷۰ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اَعمال کے اِحْتِساب کا معمول بنالیتا ہے، اپنے اعمال کا ہر وقت جائزہ لیتا رہتا ہے تو اس کی یہ اچھی عادت اسے گُناہوں سے بچانے میں مُعاوِن ثابِت ہوتی ہے جیسا کہ اُس نیک شخص کا دِل جونہی گُناہ کی طرف مائل ہوا تو فکرِ مدینہ (یعنی اپنا مُحاسبہ کرنے) کی عادت کی وجہ سے فوراً ہی اُس کے منہ سے یہ جُملہ نِکلا: ”اے نَفْس! اللہ پاک سے ڈر۔“ اور پھر اُس پر خوفِ خُدا ایسا غالب ہوا کہ وہ گناہ سے بچ گیا۔ یہ بھی پتا چلا کہ مُشکل وقت میں نیکیاں کام آتی ہیں، بسا اوقات ان کی وجہ سے اللہ کریم کی ایسی مَدَد حاصل ہوتی ہے کہ بڑی سے بڑی مصیبت بھی آسان ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب

اُس نیک شخص نے گُناہ سے چھٹکارا پانے کے لئے اپنی عبادات کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے چھت کی بُلندی سے چھلانگ لگائی تو مَدَدِ الٰہی کی وجہ سے جانی ہلاکت وجسمانی مصیبت سے محفوظ رہا۔

یاد رہے! ہماری شریعت میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں۔ بہر حال ہمیں چاہئے کہ اپنے اَعْمال کا مُحاسبہ کرتے ہوئے خُود کو گُناہوں سے بچائیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اَعْمال بجالائیں، نیک اَعْمال کی وجہ سے نہ صرف مَدَدِ الٰہی حاصل ہوتی ہے بلکہ دُنیا و آخرت کی بے شُمار سَعادتیں بھی نصیب ہوتی ہیں، اس کے علاوہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹانے کا ذریعہ بھی ہیں، قرآنِ کریم میں ترغیب کیلئے جابجا نیک اعمال کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ بَیِّنَۃ کی آیت نمبر 7 اور 8 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِؕ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُؕ (پ ۳۰، البینة:۷-۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچّھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں اُن کا صِلہ اُن کے ربّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! جو لوگ ایمان لانے کے بعد نیک اَعْمال کرتے ہیں، اللہ پاک اُن خُوش نصیبوں کو جنّتی باغات اور اپنی رِضا کی خوشخبری عطا فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگی کو بیکار کاموں اور فضول تبصروں میں گنوانے کے بجائے آخرت کے لئے نیکیوں کا خُوب خُوب ذخیرہ اکٹھا کریں اور گُناہوں سے بچتے ہوئے اِخلاص و اِستقامت کے ساتھ نیک اَعْمال میں مصروف رہیں۔ احادیثِ مُبارکہ میں نیک اعمال بجالانے کے بہت سے فضائل و برکات بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب دو فرامینِ مُصْطَفٰے سنتے ہیں۔ چُنانچہ

نیک اعمال کے فضائل

(1)... فرمایا: بے شک اللہ پاک نے مجھے حُسنِ اخلاق اور اچھے اعمال کو تمام و کمال تک پہنچانے کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب مکارم الاخلاق والعفو عمن ظلم، ۸/ ۳۴۳، رقم: ۱۳۶۸۴)

(2)...فرمایا: جس نے اپنی بقیہ زندگی میں نیک اعمال کئے تو اس کی ان خطاؤں کو بخش دیا جائے گا جو ماضی میں ہو چکی تھیں اور جس نے اپنی بقیہ زندگی میں بُرے اعمال کئے تو اس کی گزشتہ اور آئندہ زندگی میں ہونے والی خطاؤں پر اس کی پکڑ کی جائے گی۔ (معجم اوسط، ۱۲۸/۵، حدیث: ۶۸۰۶)

نماز و روزہ و حجّ و زکوٰۃ کی توفیق
عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یاربّ

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۸۸)

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی نیک اعمال کی بڑی برکتیں ہیں، نیک اعمال کی برکت سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے، نیک اعمال کی برکت سے جنّت کی لازوال نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ نیک اعمال کی برکت سے عذابِ قبر وحشر سے نجات ملتی ہے، نیک اعمال گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں، نیک اعمال رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہیں۔

یاد رکھئے! گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کے لئے، اِستِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعْمال کا اِحتِساب کرنا نہایت ضروری ہے، اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے اَعْمال کے اَنْجام پر سنجیدگی سے اس طرح غور کرے کہ ماضی میں جو کچھ کرتا رہا اور اب بھی اسی پر قائم ہوں تو کیا یہ کام میری آخرت کے لئے نُقصان دِہ تو نہیں؟ یقیناً جو مُسلمان فِکرِ آخرت کی عادت بنالیتا ہے، اس کے کردار و گُفتار میں رفتہ رفتہ نِکھار پیدا ہو جاتا ہے اور اسے ہمیشہ اپنی آخرت بہتر بنانے کی فکر رہتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں بھی محاسبے کی ترغیب پر مشتمل ایک مدنی انعام موجود ہے۔ چُنانچہ

مدنی انعام نمبر 15 ہے: "کیا آج آپ نے یکسوئی کے ساتھ کم از کم 12 منٹ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا مُحاسبہ) کرتے ہوئے جن جن مدنی انعام پر عمل ہوا رسالہ میں ان کی خانہ پُری فرمائی؟"

اعمال کے بارے میں غور و فکر کی اَہَمِیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن و حدیث میں باقاعدہ اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الحَشْر کی آیت نمبر 18 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ (پ۲۸، الحشر: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔

اس آیت کے تحت تفسیرِ ابن کثیر میں ہے کہ اپنا مُحاسبہ کرلو، اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسبہ کیا جائے اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اَعْمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر، پ ۲۸، الحشر، تحت الآیة:۱۸، ۸ / ۱۰۶)

احادیثِ کریمہ میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی بارہا اَعْمال کا مُحاسبہ کرنے کی تَرْغِیب دِلائی ہے۔ آیئے اس ضِمن میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

اِحْتِساب (فکرِ مدینہ) کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے

(1)...فرمایا: جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے اَنجام کے بارے میں غور کرلو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر گُزرو اور اگر اس کا نتیجہ غَلَط ہو تو اس سے باز رہو۔

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، التودة والتانی والتبیین، جزء ۲، ۳/ ۴۴، حدیث:۵۶۷۳)

(2)...عَقَل مند کے لئے ایک ساعت ایسی ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے نَفْس کا مُحاسبہ کرے۔

(شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ ...الخ ، ۴/ ۱۶۴، حدیث: ۴۶۷۷)

(3)...(اُمورِ آخرت میں) گھڑی بھر غور و فِکْر کرنا 60 سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، التفکر، ۳/ ۴۸، حدیث:۵۷۰۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم اور احادیثِ مُبارکہ میں مُحاسبہ کرنے کی تَرْغِیب دِلائی گئی ہے، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں رِضائے رَبُّ الْاَنام حاصل ہو جائے، ہم دنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی اور شرمندگی سے بچ جائیں، جہنّم سے چُھٹکارا مل جائے اور جنّت ٹھکانہ بن جائے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی موت سے غافل ہونے اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھنے کے بجائے سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ (مُحاسبہ) کرنے کی عادت بنائیں، کیونکہ ہمیں ابھی مہلت ملی ہوئی ہے، ہماری زندگی کی سانسوں کا تسلسل جاری ہے، موت کا فرشتہ ابھی تشریف نہیں لایا، ہوش و حواس اور عقل سب سلامت ہیں، مگر جس دن سانسوں کی مالا ٹُوٹی، موت کا فرشتہ آن پہنچا تو لاکھ کوششوں کے باوجود چاہتے ہوئے بھی ہم کچھ نہ کرپائیں گے اور اس وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے اعمال کا اس سے پہلے محاسَبہ کرلو کہ قیامت آجائے اور اُن کا حساب لیا جائے۔ (احیاء العلوم، ۱۲۸/۵)

آیئے! اب ہم مُحاسبے کی تعریف سنتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے ہم زیادہ اچھے انداز میں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے میں کامیاب ہوسکیں۔ چنانچہ

محاسبہ کیا ہے؟

حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی مشہور کتاب "اِحیاءُ العلوم" میں فرماتے ہیں: اعمال کی کثرت اور مقدار میں زیادتی اور نُقصان کی معرفت کے لئے جو غور کیا جاتا ہے اسے مُحاسَبہ کہتے ہیں، لہٰذا اگر بندہ اپنے دن بھر کے اعمال کو سامنے رکھے تاکہ اسے کمی بیشی کا علم ہوجائے تو یہ بھی مُحاسَبہ ہے۔

(احیاء العلوم،۳۱۹/۵)

فکرِ مدینہ کسے کہتے ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفتن دور میں ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا ذہن دیا ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اپنے اَعْمال کا مُحاسبہ کرنے کو "فکرِ مدینہ" کہا جاتا ہے۔ فکرِ مدینہ سے مُراد یہ ہے کہ انسان اُخْرَوی اِعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی پر غور و فِکر کرے، پھر جو کام اُس کی آخرت کے لئے نُقصان دہ ثابت ہوسکتے ہوں، اُن کی اِصْلاح کی کوشش کرے اور جو کام اُخْرَوی اِعتبار سے نَفْع بَخْش نظر آئیں اُن میں بہتری کے لئے اِقْدامات کرے۔ اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرنے سے خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین نہایت اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ (اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ) کرتے تھے اور اس سے کسی صُورت بھی غفلت اِخْتیار نہ کرتے تھے۔ چنانچہ

سَیِّدُنا فاروقِ اعظم کی فکرِ مدینہ

حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (اپنا محاسبہ کیا کرتے تھے اور) رات کے وقت اپنے پاؤں پر دُرَّہ (کوڑا) مار کر فرماتے: بتا! آج تُونے "کیا عمل" کیا؟۔ (احیاء العلوم،۳۵۸/۵ ملخصاً)

ہر دم فکرِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصْری رَضِیَ اللہُ عَنْہ چالیس برس تک نہیں ہنسے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں جب بھی ان کو بیٹھے ہوئے دیکھتا تو ایسا لگتا جیسے کوئی قیدی ہے، جسے گردن اُڑانے کے لئے لایا گیا ہے، جب آپ گُفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آخرت کا مُشاہدہ فرما رہے ہیں اور اسے دیکھ دیکھ کر خبر دے رہے ہیں اور جب خاموش ہوتے تو یہ عالَم ہوتا گویا اُن کی آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے۔ جب آپ سے اس قدر خوف زَدہ رہنے سے متعلق عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوں کہ اللہ پاک میرے بعض ناپسندیدہ اَعْمال پر مطلع ہو کر مجھ سے ناراض ہو جائے اور ارشاد فرمادے: "جا! میں تجھے نہیں بخشتا" (تو) اس صُورت میں میرے تمام اَعْمال ضائع ہو جائیں گے۔ (احیاء العلوم، ۵۵۵/۴)

نَفْس کے مُحاسَبہ کا انوکھا طریقہ

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے یہ تصوُّر باندھا کہ میں جنّت میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اُس کی نہروں سے مشروب پی رہا ہوں اور حُوروں سے مُلاقات کر رہا ہوں، اِس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں جہنّم میں ہوں، آگ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں، تُھوہڑ (کانٹے دار درخت) کھا رہا ہوں اور دَوزخیوں کی پیپ پی رہا ہوں۔ پھر میں نے اپنے نَفْس سے پوچھا: تجھے ان دونوں میں سے کون سی چیز پسند ہے؟ نَفْس بولا: میرا ارادہ ہے کہ دُنیا میں جا کر نیک عمل کر کے آؤں، تب میں نے اسے کہا کہ فی الحال تجھے مہلت ملی ہوئی ہے، لہٰذا خوب نیک اعمال کر لے۔ (مکاشفة القلوب، ص ۵۴۶ ملخصاً)

اللہ تبارک وتعالیٰ ان نیک ہستیوں کے صدقے میں ہمیں نیک بنادے اور کاش! ہم سُدھر جائیں۔

اِلٰہی رحم فرما میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب
نبی کا تجھ کو صدقہ میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین میں فکرِ مدینہ (مُحاسبہ کرنے) کا جذبہ

کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، اُن مُبارک ہستیوں کے نزدیک فکرِ مدینہ (مُحاسبہ کرنے) کی کس قدر اہمیّت تھی کہ ہر وَقْت اپنے اَعْمال کے بارے میں فکر مند رہتے کہ نہ جانے ہمارے یہ اَعْمال اللہ پاک کی بارگاہ میں مَقْبول ہو کر ہماری مَغْفِرت کا ذریعہ بنیں گے یا مَردُود ہو کر ہماری ہلاکت کا سبب ثابِت ہوں گے۔ ذرا سوچئے! جب یہ مَقْبُولانِ بارگاہ اس قدر اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرتے تھے تو ہم گُناہ گاروں کو فکرِ مدینہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ فکرِ مدینہ کرنے کی اَہمیّت اور نہ کرنے کا نُقْصان کیا ہوتا ہے یہ اِس مثال سے سمجھئے! جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تَعلُّق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب تاجر بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کا اَصل سرمایہ بھی مَحْفُوظ رہے۔ اِس مَقْصد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (BUSINESS) کا روزانہ، ماہانہ اور سالانہ حساب کتاب کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے نہ صرف زبانی غور و فِکْر کرتا ہے بلکہ اُس کو تحریری طور پر محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے، جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے، اُسے دُرُسْت کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ نظر آتی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعاملات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اُسے نفع حاصل ہونا تو درکنار، اُلٹا نُقْصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس نُقْصان کے بعد بھی وہ "خوابِ خرگوش" (یعنی غفلت کی گہری نیند) سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص "کاروبارِ آخرت" میں نفع کمانے کا آرزُو مَنْد ہو، اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمال پر غور کرے، جو اَعْمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اس طرح اپنا اِحْتِساب جاری رکھے گا، وہ اللہ پاک کی توفیق سے کامیابی سے ہمکنار ہو گا اور بطورِ نفع اِنْ شَآءَ اللہ اُسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا اور اگر ایسا کرنے کے بجائے "خوابِ غفلت" کا شکار ہو جائے تو وہ خسارے میں رہے گا، جس کا نتیجہ جہنّم میں داخلے کی صُورت میں سامنے آ سکتا ہے۔ (وَالْعِیاذُ بِاللہ)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسان اور بہتر انداز میں فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے کے بارے میں جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ واقعی قابلِ تحسین اور لائقِ عمل ہے، آپ نے اِس پُرفتن دور میں

آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ''مَدَنی اِنعامات'' بَصُورت سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبۂ عِلمِ دین کے لئے 92، دِینی طالِبات کے لئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کے لئے 40 اور خُصُوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات عطا فرمائے ہیں۔

عاملینِ مدنی انعامات کے لئے ''دُعائے عطار''

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی انعامات کا سلسلہ کیوں شروع فرمایا، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''مَدَنی کام میں ترقی، اَخلاقی تربیت و تقویٰ ملے، اس غَرَض سے میں نے ''مَدَنی انعامات'' کا سلسلہ شروع کیا۔ (جنّت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص۲۵) جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فُلاں اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا ''مَدَنی انعامات'' پر عمل ہے تو دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو جاتا ہے یا سُنتا ہوں کہ فُلاں نے زبان اور آنکھوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا ''قفلِ مدینہ'' لگایا ہے تو عجیب کیف وسُرُور حاصل ہوتا ہے۔'' ''مَدَنی انعامات'' کے مُطابق عمل کرنے والوں کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی دعاؤں سے کس طرح نوازتے ہیں، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں: ''اللہ پاک آپ کو مدینۂ منورہ کے سدا بہار پھولوں کی طرح مسکراتا رکھے، کبھی بھی آپ کی خوشیاں ختم نہ ہوں، حیات و مَمات (یعنی زندگی و موت)، بَرزَخ و سَکَرات (حالتِ نزع) اور قیامت کے جاں سوز لمحات میں ہر جگہ مَسَرَّتیں اور شادمانیاں نصیب ہوں، اللہ پاک آپ کی اور تمام قبیلے کی مغفرت کرے، جنّتُ الفِردَوس میں آپ کو اپنے پیارے حبیب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا جوار عطا فرمائے۔ (جنّت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص۳۳)

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعامات پر عمل کرنے والوں کے لیے ولایت کی دُعا فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالی میں عرض کرتے ہیں۔

تُو ولی اپنا بنالے اس کو ربِّ لَمْ یَزَل
''مدنی انعامات'' پر کرتا ہے جو کوئی عمل

مدنی انعامات کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ''مَدَنی انعامات'' کا عظیم تحفہ نہ صرف اَسْلاف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی یاد دِلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے بعض اسلامی بھائی عطار کے دوست، بعض عطار کے پیارے، بعض محبوبِ عطار اور کچھ تو عطار کے منظورِ نظر بھی بننے کی سعادت پا رہے ہیں، ان مدنی انعامات پر عمل کر کے ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں، مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی ''ہاں'' یا ''نا'' کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غَلَطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی قائم کردہ خود اِحْتِسابی کی عدالت میں حاضر کر کے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصلاح و نَجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے اور جَہَنَّم میں لے جانے والے اَعْمال سے بچنے کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بد حالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اِصْلاح کا ایک انوکھا طریقہ اِخْتیار فرمایا ہے، تاکہ ہم روزانہ وقتِ مُقَرَّرہ پر فِکرِ مدینہ پر اِسْتِقامت حاصل کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شُمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ و طالبات روزانہ سونے سے پہلے ''فِکرِ مدینہ'' کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ پاک کے فَضْل و کرَم سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں، پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔

کتاب ''فِکرِ مدینہ'' کا تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فِکرِ مدینہ کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے، فکرِ مدینہ پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ پانے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صفحات پر مشتمل کتاب '' فکرِ مدینہ '' کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اس کتاب میں فکرِ مدینہ (اَعْمال کا مُحاسبہ

کرنے) کی ضرورت و اَہمیّت، اِس کے فَوائد، قرآن و حدیث کی روشنی میں مُحاسبہ کرنے کا ثُبوت اور بُزرگانِ دِین کی فکرِ مدینہ کے واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مُختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل پڑھنا بھی اِس تعلق سے بہت مُفید ہوں گے، ایک کا نام ہے "نیک بننے کا نُسخہ" اور دُوسرے رِسالے کا نام ہے "میں سُدھرنا چاہتا ہوں"۔ تمام اسلامی بھائیوں سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرما کر اس کا مُطالعہ کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب اور ان 2 رِسالوں کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (DOWNLOAD) اور پرنٹ آؤٹ (PRINT OUT) بھی کیا جاسکتا ہے۔

نَجات کا بہترین ذریعہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مَدَنی اِنعامات کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ نَجات کی راہ پر چلنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں تو شاید غلط نہ ہوگا، کیونکہ ان میں سے بعض مَدَنی اِنعامات فَرائض پر، بعض واجِبات پر اور بعض سُنَن و مُستحبّات پر مُشتَمِل ہیں اور یقیناً یہ تمام کام اُخروی نَجات کا باعث ہیں، آیئے! اِن میں سے چند مَدَنی اِنعامات کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چنانچہ

مَدَنی اِنعام نمبر 1 میں ہے: "کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دِلائی؟"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بلاشُبہ اچھی نیت کرنا ایک ایسا عمل ہے جو محنت کے اعتبار سے بے حد ہلکا، لیکن اجر و ثواب کے لحاظ سے بے حد عظیم ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہر نیک عمل سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلیں، حتّٰی کہ کھانے، پینے، سونے، لباس پہننے اور نکاح کرنے میں بھی اچھی نیت شاملِ حال ہو۔ مثلاً کھانے پینے سے اللہ پاک کی اطاعت پر قوت حاصل کرنے کی نیت ہو۔ لباس پہنتے وقت یہ نیت ہو کہ اللہ پاک نے مجھے اپنی پوشیدہ چیزیں چھپانے کا حکم دیا ہے اور اللہ پاک کی نعمت کے اظہار کی نیت ہو۔ سونے سے یہ مقصود ہو کہ جو عبادات اللہ پاک نے فرض کی ہیں، ان کو ادا کرنے میں مدد حاصل ہو۔ نکاح کرنے میں پاکدامنی حاصل کرنے اور حرام سے بچنے کی نیت ہو۔ آیئے! بزرگانِ دِین کی زبانی نِیَّت کی اہمیت و فضیلت پر مشتمل چند نصیحت آموز اقوال سنتے ہیں:

بزرگانِ دِین سے منقول ہے: اکثر چھوٹے اَعمال کو نِیَّت بڑا کر دیتی ہے اور بہت سے بڑے بڑے اعمال نِیَّت کی وجہ سے چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ (قوت القلوب،الفصل الثامن والثلاثون...الخ،۲/۲۶۸) حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اعمال کا سُتُون نیتیں ہیں، عمل نِیَّت کا محتاج ہے تاکہ اس کی وجہ سے بہتر ہو جائے جبکہ نِیَّت بذاتِ خُود خیر (بھلائی) ہے، اگرچہ کسی رُکاوٹ کی وجہ سے عمل دشوار ہو جائے۔ (احیاء العلوم،۵/۲۲۳) حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے کے لوگ عمل کے لئے اس طرح نِیَّت سیکھتے تھے جس طرح عمل سیکھتے تھے۔ بعض عُلمائے کرام نے فرمایا: عمل سے پہلے اس کی نِیَّت سیکھو اور جب تک تم نیکی کی نِیَّت پر رہو گے، بھلائی پر رہو گے۔ (قوت القلوب، ۲/۲۶۸)

اچّھی اچّھی نیّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا کر عفو میری ہر خطا

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُعا فرما رہے ہیں کہ یا اللہ! مجھے اچھی اچھی نیّتوں کا جذبہ عطا فرما، مجھے اپنا مُخلص بندہ بنا اور میری ہر خطا معاف فرما۔

اچھی نِیَّت پر اِنعامِ ربُّ الانام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 656 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ ریاضُ الصالحین" صفحہ نمبر 31 پر ہے: منقول ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص قحط کے زمانے میں ریت کے ایک ٹیلے کے قریب سے گزرا تو دل میں کہا: اگر یہ رَیت غَلّہ ہوتی تو میں اسے لوگوں پر صَدَقہ کر دیتا۔ اللہ پاک نے اُس دَور کے نبی عَلَیْہِ السَّلام پر وَحی بھیجی کہ اس سے فرماؤ: اللہ پاک نے تیرا صَدَقہ قبول کر لیا اور اچھی نیت کے بدلے تجھے اتنا ثواب دیا کہ جتنا اس وقت ملتا جب یہ ریت غَلّہ ہوتی اور تُو اسے صَدَقہ کر دیتا۔ (قوت القلوب،۲/۲۷۱)

"یومِ تعطیلِ اعتکاف"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اقوالِ بزرگانِ دین اور حکایت سے نِیَّت کی اَہمِیَّت و فضیلت معلوم ہوئی، لہٰذا ہر نیک و جائز کام سے قبل کچھ نہ کچھ اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں تاکہ ہم اچھی نیّتوں کی برکتیں

پانے میں کامیاب ہو سکیں۔ ہر جائز کام میں اچھی نیتیں کرنے کا ذہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور سنتوں کا پیکر بننے کے لئے 12 مدنی کاموں میں اپنے آپ کو عملی طور پر شامل کیجئے۔12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف" بھی ہے۔"یومِ تعطیل اعتکاف"میں چونکہ اکثر وقت مسجد میں گزارنا ہوتا ہے، لہٰذا اس سے مساجد بھی آباد ہوتی ہیں اور اکثر لمحات عِبادت میں گزارنے کی سعادت بھی حاصل ہوتی ہے۔ مسجد سے مَحبّت کرنے اور اُس میں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گُزارنے کی بڑی فضیلت ہے۔ چُنانچِہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو، کیونکہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)	ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

(ترمذی، کتاب الایمان، با ب ماجا ء فی حرمة الصلوة، ۴/۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۶)

مدنی انعامات پر عمل کی برکتیں

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ پُرانا گولی مار ڈویژن "فیضِ مرشد" کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی کا سبب کچھ یوں بنا کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ نیک بننے کا نسخہ "مدنی انعامات کا رسالہ" تحفے میں دیا اور اس کا مطالعہ کرنے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اسے پُر کرنے کا ذہن دیا۔ میں نے نیّت کرلی کہ روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کے رسالے کو ضَرور پُر کروں گی۔ میں نے جب مدنی انعامات کے رسالے میں دیے ہوئے سوالات پڑھے تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی، کیونکہ اس میں ایسی ایسی نیکیوں کی ترغیب دلائی گئی تھی کہ جن سے میں یکسر غافل تھی۔ اس کے بعد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے مدنی انعامات پر عمل کو اپنی زندگی کا معمول بنالیا، جس کی برکت سے مجھے نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی، نیکیوں سے محبت ہوئی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر مُبلِّغہ دعوتِ اسلامی کی حیثیّت سے مدنی کاموں میں ترقی و عروج کے لیے کوشاں ہوں۔ اللہ پاک امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو تَرَقّی و عُروج عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسلمانوں کو روزانہ پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ مسجد کی پہلی صف میں باجماعت ادا کرنے کا ذِہن دینے کیلئے ایک مدنی اِنعام یہ بھی عطا فرمایا ہے: ”کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟“

اس مَدَنی اِنعام کے متعلق امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”نیک بننے کا نُسخہ“ صفحہ 11 پر فرماتے ہیں: ”صرف اس ایک مَدَنی اِنعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔“ آیئے! اس مدنی انعام پر عمل کی نیت سے نماز پڑھنے کی فضیلت سنئے اور جھومئے۔ چنانچہ

امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ جس مسلمان پر فرض نَماز کا وقت آئے اور وہ نَماز کے لئے اچھے طریقے سے وضو کرے اور اسے خُشوع وخُضوع کے ساتھ ادا کرے، تو یہ نَماز اس کے پچھلے گُناہوں کے لئے کفّارہ ہو جائے گی جب تک کبیرہ گُناہ کا اِرتکاب نہ کرے اور یہ عمل ساری زندگی جاری رہے گا یعنی وہ نماز اس کے گناہوں کا کفّارہ بنتی رہے گی۔

(مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلوة عقبه، ص ۱۴۲، حديث: ۲۲۸)

صَفِ اوّل کی اَہمیّت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی اِنعام میں پہلی صَف میں نماز پڑھنے کی بھی تَرغیب دِلائی گئی ہے، جس کے مُتعلّق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صَف میں نماز پڑھنے میں کتنا اَجر ہے اور پھر اُنہیں قُرعَہ اَندازی کے بغیر یہ سَعادتیں حاصل نہ ہوں تو اِن کی خاطر ضرور

قُرعَہ اندازی کریں گے۔ (مسلم ،کتاب الصلوة، باب تسوية الصفوف واقامتها...الخ، ص ۲۳۱، حديث:۴۳۷)

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھا آپ نے! نماز کس قدر عظیمُ الشّان عبادت ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان خُشوع و خُضوع کے ساتھ ادا کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اللہ پاک اسے نماز پڑھنے کا یہ صِلہ عطا فرماتا ہے کہ اس کی نمازوں کو ساری زندگی کے لئے اس کے گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ یہ نیک لوگ بیماری میں بھی مسجد کی حاضری اور با جماعت نماز کی ادائیگی سے غافل نہیں ہوتے تھے۔ چنانچہ

صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پوتے حضرتِ سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جان کنی کی تکالیف میں تھے کہ مغرب کی اذان شُروع ہو گئی، آپ نے فرمایا: میرا ہاتھ پکڑو! (اور مجھے مسجد پہنچاؤ) عرض کی گئی: آپ بیمار ہیں، ارشاد فرمایا: میں اللہ پاک کے بُلاوے کو سُنوں اور قبول نہ کروں! (یعنی ایسا کرنا میری برداشت سے باہر ہے) چُنانچہ لوگ آپ کا ہاتھ تھام کر مسجد لے آئے اور آپ مغرب کی جماعت میں شامل ہو گئے، ابھی ایک رکعت ہی ادا کر پائے تھے کہ آپ کی رُوح قَفَسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

(سير اعلام النبلاء،عامر بن عبد الله بن الزبير بن العوام، ۶/۵۲)

موت ایمان پہ دے مدینے میں اور محمود عاقبت فرما
تُو شَرَف زیرِ گنبدِ خضرا مجھ کو مرنے کا مرحمت فرما

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

مدرسۃُ المدینہ کا تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ جو کئی بار نماز پڑھنے کے فضائل اور نہ پڑھنے کی وعیدیں پڑھنے سننے کے باوجود بیماری تو بیماری صحت کی حالت میں بھی نماز پڑھنے کو تیار نہیں جبکہ بعض تو معمولی دردِ سر اور نزلہ زُکام کے سبب بھی نماز ترک کر دیتے ہیں، لہٰذا خود بھی نماز کی عادت بنائیے اور اپنے بچوں کو بھی نماز اور سُنّتوں کا عادی بنائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کی مدنی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہے۔ جس میں دُرُست مَخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا جاتا ہے، سنّتوں کا عامل بنایا جاتا ہے۔ آپ بھی اپنے بچوں کو تجوید و قراءت کے ساتھ قُرآنِ کریم کی تعلیم دلوانے، اَخلاقی تربیت کے ذَریعے انہیں نیک بنانے اور انہیں اپنے لیے صَدَقَۂ جارِیہ بنانے کیلئے مدرسۃُ المدینہ میں داخل کروادیجئے۔

اب تک کم و بیش 69100 (اُنہتّر ہزار ایک سو) مدنی منّوں اور مدنی منّیوں نے حفظِ قرآن اور تقریباً 195242 (ایک لاکھ پچانوے ہزار دو سو بیالیس) نے ناظرہ قرآن پڑھنے کی سعادت حاصل کرلی ہے، ہر سال ماہِ رمضان میں تراویح میں ہزاروں حُفّاظ قرآنِ کریم (مُصلّٰی) سُننے یا سنانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

عطا ہو شوق مَولیٰ مَدرَسے میں آنے جانے کا
خُدایا ذَوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ جس طرح خُود پیکرِ شرم وحَیا اور نگاہوں کی حفاظت کے مُعاملے میں بہت حسّاس ہیں، اسی طرح مدنی انعامات کے ذریعے اپنے مُریدین و مُحبّین و متعلقین کو باحَیا بنانے اور نگاہوں کی حفاظت کا ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں۔ چُنانچہ مدنی انعام نمبر 37 ہے: کیا آج آپ نے اپنے گھر کے برآمدوں سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے ان کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین سے دُوری کے سبب بعض لوگ گھروں کے دروازوں میں بِلاجِھجک جھانکنے کی آفت میں مُبتلا نظر آتے ہیں، بالفرض دروازہ کُھلا نہ ہو تو اُچک اُچک کر جھانکتے ہیں، دراڑ میں سے جھانکتے ہیں، کھڑکی میں سے جھانکتے ہیں، پردہ ہٹا کر جھانکتے ہیں اور اس بات کی بالکل بھی پروانہیں کرتے کہ کوئی اپنے گھر میں کس حالت میں بیٹھا ہوگا۔ یاد رکھئے! کسی کے گھر میں جھانکنے کی شریعت میں سختی سے مُمانَعت ہے۔

حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے اجازت ملنے سے پہلے ہی پردہ ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی اور گھر والوں کے سِتر کو دیکھا، اُس نے ایسا کام کیا جو اُس کیلئے حلال نہ تھا، حتّٰی کہ اس

کے دیکھنے کے وقت اگر کوئی بڑھ کر اُس کی آنکھ پھوڑ دے تو اِس پر میں اُسے (یعنی آنکھ پھوڑنے والے کو) شرم نہ دِلاؤں گا۔ اگر کوئی ایسے دروازے کے پاس سے گزرا جس پر کوئی پردہ نہیں تھا اور وہ کھُلا ہوا بھی تھا، لہٰذا اُس نے (بِلا قصد) دیکھا تو اُس پر گناہ نہیں بلکہ خطا گھر والوں کی ہے۔ (ترمذی،کتاب الاستیذان والآداب،باب ماجاء فی الاستیذان...الخ،۴/ ۳۲۴، حدیث: ۲۷۱۶) مشہور مُفَسِّر حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے الفاظ "اسے شرم نہ دلاؤں گا" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی آنکھ پھوڑ دینے والے کو نہ تو کوئی سزا دوں گا نہ ملامت کروں گا کیونکہ یہاں قُصور اس جھانکنے والے کا ہے (یاد رہے!) احناف کے نزدیک یہ فرمانِ عالی ڈرانے دھمکانے کے لیے ہے، ورنہ اس آنکھ پھوڑنے والے سے آنکھ کا قِصاص ضَرور لیا جائے گا۔ ربّ تعالیٰ نے فرمایا: آنکھ تو آنکھ کے بدلے میں پھوڑی جاسکتی ہے نہ کہ تاک جھانک کے عوض۔ (مراۃ المناجیح،۵/۲۵۷)

ہمارے اسلاف دوسروں کے گھروں میں تانک جھانک کرنے کو کس قدر معیوب جانتے تھے، آیئے! اس ضِمن میں عبرت آموز حکایت سُنتے ہیں، چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اپنے ایک ساتھی کے ساتھ کسی شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ جب اس کے گھر میں داخِل ہوئے تو ان کا رفیق اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: اگر تیری دونوں آنکھیں پھوٹی ہوئی ہوتیں تو تیرے لئے بہتر تھا۔ (الادب المفرد، ص۳۳۳، حدیث: ۱۳۰۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بِلا ضرورت گھروں میں جھانکنا کس قدر تباہ کُن ہے، لہٰذا عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس بُری آفت سے خود کو بھی بچایئے، اپنے گھر والوں اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی بچنے کی ترغیب دلایئے، اس کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے کئی مُہلِک (ہلاکت میں ڈالنے والے) امراض سے چھٹکارا نصیب ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی انعامات کے ذریعے مسلمانوں کے عیوب اور ان کے رازوں کی پردہ پوشی کی بھی ترغیب دلائی ہے۔ چُنانچہ مدنی انعام نمبر42 میں فرماتے ہیں: "آج آپ نے کسی مسلمان کے عُیوب پر مُطّلع ہوجانے پر اس کی پردہ پوشی فرمائی یا (بِلا مصلحتِ

شرعی) اس کا عیب ظاہر کر دیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر خیانت تو نہیں کی؟"

عُموماً بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرتے رہتے ہیں اور جب اس بُرے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو موقع ملتے ہی لوگوں کے سامنے اس کی خامیاں بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض پیٹ کے ہلکے لوگوں میں یہ بُری خصلت ہوتی ہے کہ کوئی ان پر کتنا ہی اعتماد کرتے ہوئے اپنے راز کی بات بتائے اور کسی کو نہ بتانے کی تاکید بھی کرے، مگر یہ لوگ حسبِ عادت سب کے سامنے ان کے راز فاش کرتے اور ان کی عزت تار تار کرتے اور کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑتے۔ لوگوں کے عُیُوب بیان کرنے اور ان کے راز فاش کرنے والے دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتے ہیں اور آخِرت میں بھی رُسوائی ان کا مُقدّر بنتی ہے۔ آیئے! اس سے متعلق 3 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرنے کی سزا

(1)... فرمایا: اے وہ لوگو جو زبانوں سے تو اِیمان لے آئے ہو، مگر تمہارے دل میں ابھی تک اِیمان داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت اور اُن کے عُیُوب تلاش نہ کِیا کرو، کیونکہ جو مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرے گا، اللہ پاک اُس کا عیب ظاہر فرمادے گا اور اللہ پاک جس کا عیب ظاہر فرماتا ہے، اُسے رُسوا کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہو۔ (شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، ۲۹۶/۵، حدیث: ۶۷۰۴)

(2)... فرمایا: طعنہ دینے، غیبت و چُغل خوری کرنے اور بے گُناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالٰی (قِیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔

(الترغیب و الترھیب، کتاب الادب، الترھیب فی النمیمۃ، ۳/ ۳۹۵، حدیث: ۴۳۳۳)

(3)... فرمایا: جب دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو رازدار بنائیں تو ایک کیلئے دوسرے کا وہ راز فاش کرنا جائز نہیں جس کا فاش ہونا پہلے کو ناگوار گزرے۔ (شعب الایمان، ۵۲۰/۷، حدیث: ۱۱۱۹۱)

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر   رہے دیکھتے اَوروں کے عیب و ہُنر
پڑی اپنی بُرائیوں پہ جو نظر   تو نگاہوں میں کوئی بُرا نہ رہا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مَدَنی اِنعامات کے ذریعے جہاں فرائض و واجِبات پر اِستِقامت حاصل ہوتی ہے، وہاں اپنے اندر پائی جانے والی کئی ایک مُعاشَرَتی اوراَخلاقی کمزوریوں کو دُور کرنے کا موقع بھی مِلتا ہے، لہٰذا اگر ہم صحیح معنوں میں اللہ پاک کے فرمانبردار، سچے عاشقِ رسول اور باعمل مُسلمان بننا چاہتے ہیں تو ہمیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی اِنعامات کو ضرور اپنانا چاہیے، یہ مَدَنی اِنعامات نجات کے راستے پر لے جانے والے ہیں، یہ مدنی انعامات نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہیں اور یہ مدنی انعامات بالخُصوص گُناہوں کے مَرض کے لئے بہترین دَوا ثابت ہوتے ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مجھے مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے، اگر آپ نے اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر بَصمیمِ قلب (یعنی سچے دل سے) اِن کو قبول کرکے اِن پر عمل شُروع کر دِیا تو جیتے جی، بہت جلد اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس کی برکتیں دیکھ لیں گے۔ آپ کو اِنْ شَآءَ اللّٰہ سُکونِ قلب نصیب ہو گا، باطِن کی صَفائی ہو گی، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰے کے چشمے آپ کے قلب سے پُھوٹیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام حیرت انگیز حد تک بڑھ جائے گا۔ چونکہ مَدَنی اِنعامات پر عمل اللہ پاک کی رِضا کے حُصُول کا ذریعہ ہے، لہٰذا شیطان آپ کو بہت سُستی دِلائے گا، طرح طرح کے حِیلے بہانے سُجھائے گا، آپ کا دِل نہیں لگ پائے گا، مگر آپ ہمّت مَت ہاریئے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ دِل بھی لگ ہی جائے گا۔

اے رضاؔ ہر کام کا اِک وقت ہے دِل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ص ۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی اِنعامات کی برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات پر عمل، درحقیقت قرآن وحدیث کے بعض اَحکامات اور بُزرگوں کے معمولات پر عمل کرنا ہے، اِن پر عمل کی اتنی برکتیں ہیں کہ جن کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ مثلاً

● مدنی انعامات کی برکت سے نیک اور جائز کاموں میں اچھی اچھی نیّتیں کرکے ثواب بڑھانے کا موقع ملتا ہے
● مدنی انعامات کی برکت سے فرائض و واجبات یعنی نمازوں کی اَدائیگی اور جماعت کی پابندی نصیب ہوتی ہے
● مدنی انعامات کی برکت سے نفل روزوں کی عادت بنتی ہے ● مدنی انعامات کی برکت سے اَوراد و وظائف پر

اِستِقامت نصیب ہوتی ہے ● مدنی انعامات کی برکت سے امیر اہلسنّت اور عُلَمائے اہلسنّت کی کُتُب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوتا ہے ● مدنی انعامات کی برکت سے قرآنِ پاک سیکھنے، روزانہ 3 آیات کی تلاوت، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا موقع ملتا ہے ● مدنی انعامات کی برکت سے نیکی کی دعوت کے فضائل نصیب ہوتے ہیں ● مدنی انعامات کی برکت سے فلموں ڈراموں، گانے باجوں، تہمتوں، گالیوں، جُھوٹی باتوں، چُغلیوں، وعدہ خِلافیوں، طنز و دِل آزاریوں، قَہقَہوں، حَسَد، تکبّر، نِفاق، رِیاکاری اور خیانت جیسے مُعاشرتی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی اَفعال و حَرَکات سے نفرت حاصل ہوتی ہے ● مدنی انعامات کی برکت سے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کا شرف حاصل ہوتا ہے ● مدنی انعامات پر عمل کرنے سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت ملتی ہے۔

مدنی انعامات میں رِضائے ربُّ الانام کے مدنی کاموں کی تفصیل موجود ہے، **عطار کا دوست** کون ہے؟ **عطار کا پیارا** کسے کہتے ہیں؟ **عطار کا منظورِ نظر** کیسے بنا جاسکتا ہے؟ **محبوبِ عطار** بننے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لیے ایک بار "مدنی انعامات" کے رِسالے کا ضرور ضرور مطالعہ کیجئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مختصر انداز سے چند مدنی انعامات کی مدنی بہاروں کی جھلکیاں پیش کی گئی ہیں، آپ ایک بار مدنی انعامات کا رِسالہ حاصل کرکے اوّل تا آخر توجہ کے ساتھ مطالعہ کریں گے تو شاید یہ کہنے پر مجبور ہوجائیں کہ "مدنی انعامات تو ایک مسلمان کے لیے بہترین نصابِ زندگی ہیں، واہ کیا بات ہے مدنی انعامات کی!!

آیئے! ہم سب مل کر نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ● فیضانِ مدنی انعامات سے حصّہ پانے کے لیے ہر ماہ مدنی انعامات کا رِسالہ حاصل کیا کریں گے۔ اِنْ شَآءَاللّٰه ● ایک وقت مقرر کرکے روزانہ فکرِ مدینہ کی سعادت حاصل کریں گے۔ اِنْ شَآءَاللّٰه ● ہر ماہ پابندی کے ساتھ اپنے ذمہ دار کو مدنی انعامات کا رِسالہ جمع بھی کروائیں گے۔ اِنْ شَآءَاللّٰه

مَدَنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رَحمتوں کی تُو جَھڑی

فِرِشتے دُعائے مغفِرت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا فرماتی ہیں: حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے یہاں تشریف

لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا بَرَکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ”تم بھی کھاؤ۔“ میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

(ترمذی، کتاب الصوم،باب ما جاء فی فضل الصائم...الخ،۲/ ۲۰۵، حدیث: ۷۸۵)

روزہ دار کی ہڈّیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ مُعَظَّم میں حاضِر ہوئے، اُس وقت حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناشتا کررہے تھے، فرمایا: ”اے بِلال! ناشتا کرلو۔“ عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں روزہ دار ہوں۔“ تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھارہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی الصیام،فضائل الصیام،۳/ ۲۹۷حدیث:۳۵۸۶)

مشہور مُفَسِّر قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جھوٹی تَواضُع نہ کرے، اور آنے والا بھی جھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں، تاکہ بُھوک اور جُھوٹ کا اجتماع نہ ہوجائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ اللہ (یعنی اللہ برکت دے) یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی عبادات نہیں چُھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کردی جائیں تاکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہارِ ریا نہیں۔ (مراۃ المناجیح،۳/۲۰۲بتغیر قلیل)

آنکھوں کی حفاظت کے لیے مَدَنی پھول

پانچوں وقت نماز کے بعد سیدھا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر ”یَا نُوْرُ“ 11 بار ایک سانس میں پڑھئے اور دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں پر دم کرکے آنکھوں پر پھیر لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ نابینائی، نظر کی کمزوری اور آنکھوں کے جُملہ امراض سے تحفُّظ حاصل ہوگا۔ اللہ پاک کی رحمت سے اندھاپن بھی دُور ہوسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے مدنی انعامات کے حوالے سے مدنی پھول حاصل کئے چنانچہ ہم نے سنا کہ ● فکرِ مدینہ کرنا بزرگوں کا پسندیدہ طریقہ ہے ● قرآن و حدیث میں جابجا مُحاسبہ کرنے کی ترغیب دِلائی گئی ہے ● عاملینِ مدنی انعامات سے اَمیرِ اہلسنت خوش ہوتے ہیں ● عاملینِ مدنی انعامات کو امیرِ اہلسنّت کی دُعاؤں کا صدقہ نصیب ہوتا ہے ● عاملینِ مدنی انعامات کو قرآن و حدیث میں بیان کردہ بعض احکام پر عمل اور بزرگوں کے بعض معمولات اپنانے کی سعادت میسر آتی ہے ● مدنی انعامات جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کا مجموعہ ہیں ● مدنی انعامات راہِ نجات ہیں ● مدنی انعامات بزرگانِ دِین کی یادیں تازہ کرتے، گناہوں سے نجات دلاتے، نمازی اور سنّتوں کا پیکر بناتے ہیں ● الغرض! مدنی انعامات پر عمل دنیا و آخرت میں کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تسبیحِ فاطمہ

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

تلاوتِ قرآن (12 منٹ)

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 70 پر عمل کرتے ہوئے قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

اب پہلی صف والے اسلامی بھائی دوسری صف والوں کی طرف اور تیسری صف والے چوتھی صف والوں کی طرف رُخ فرمالیں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ قرآن پڑھتے وقت آواز اِتنی ہو کہ اپنے کان سُن لیں اور جو اسلامی بھائی اِس دوران مدنی قاعدے کا سبق دوہرانا چاہیں وہ دوہرالیں۔

شجرہ شریف کے اوراد (7 منٹ)

(اب اِس طرح اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 5 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ

شجرہ شریف کے اَوراد پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

(اب صفحہ نمبر 42 سے اوراد پڑھائیے)

مدنی حلقہ

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 21 پر عمل کرتے ہوئے تین آیات (مَع ترجمہ وتفسیر) سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

سورۃ البقرۃ، آیت 259

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سو سال کی نیند

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَاۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَاۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًاؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۵۹)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یا (کیا تم نے) اس شخص کو (نہ دیکھا) جس کا ایک بستی پر گزر ہوا اور وہ بستی اپنی چھتوں کے بل گری پڑی تھی تو اس شخص نے کہا: اللہ انہیں ان کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ تو اللہ نے اسے سو سال موت کی حالت میں رکھا پھر اسے زندہ کیا، (پھر اس شخص سے) فرمایا: تم یہاں کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ اس نے عرض کی: میں ایک دن یا ایک دن سے بھی کچھ کم وقت ٹھہرا ہوں گا۔ اللہ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تو یہاں سو سال ٹھہرا ہے اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بدبودار نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو دیکھ (جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں) اور یہ (سب) اس لئے (کیا گیا ہے) تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کہ ہم کیسے انہیں اٹھاتے (زندہ کرتے) ہیں پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں تو جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہوگیا تو وہ بول اُٹھا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ: یا اس کی طرح جس کا گزر ایک بستی پر ہوا۔) اکثر مُفَسِّرین کے بقول اس آیت میں بیان کیا گیا واقعہ حضرتِ عُزَیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہے اور بستی سے بیتُ المقدّس مراد ہے۔

حضرتِ عُزَیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ

جب بُخت نصر بادشاہ نے بیتُ المقدس کو ویران کیا اور بنی اسرائیل کو قتل و غارتگری کر کے تباہ کر ڈالا تو ایک مرتبہ حضرتِ عُزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا وہاں سے گزر ہوا، آپ کے ساتھ ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا اور آپ ایک گدھے پر سوار تھے، تمام بستی میں پھرے لیکن کسی شخص کو وہاں نہ پایا، بستی کی عمارتیں گری ہوئی تھیں، آپ نے تعجب سے کہا: ”اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا“ اللہ پاک انہیں ان کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی سواری کے جانور کو وہاں باندھ دیا اور خود آرام فرمانے لگے، اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور گدھا بھی مر گیا۔ یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے، اس سے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے ایران کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کو غلبہ دیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیتُ المقدّس پہنچا، اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقے پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہ گئے تھے وہ دوبارہ یہاں آکر بیتُ المقدّس اور اس کے گرد و نواح میں آباد ہو گئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی۔ اس پورے عرصے میں اللہ تعالیٰ نے حضرتِ عُزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا، جب آپ کی وفات کو سو سال گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا، پہلے آنکھوں میں جان آئی، ابھی تک تمام جسم میں جان نہ آئی تھی۔ بقیہ جسم آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا۔ یہ واقعہ شام کے وقت غروبِ آفتاب کے قریب ہوا۔ اللہ پاک نے حضرتِ عزیر عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: تم یہاں کتنے دن ٹھہرے؟ آپ نے اندازے سے عرض کیا کہ ایک دن یا اس سے کچھ کم وقت۔ آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم یہاں ایک سو سال ٹھہرے ہو۔ اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھو کہ ویسا ہی صحیح سلامت باقی ہے، اس میں بو تک پیدا نہیں ہوئی اور اپنے گدھے کو دیکھو کہ اس کا کیا حال ہے، چنانچہ آپ نے دیکھا کہ وہ مر چکا ہے، اس کا بدن گل گیا اور اعضاء بکھر گئے ہیں، صرف سفید ہڈیاں چمک رہی تھیں۔ آپ کی آنکھوں کے سامنے اس کے اعضاء جمع ہوئے، اعضاء اپنی اپنی جگہ پر آئے، ہڈیوں پر گوشت چڑھا، گوشت پر کھال آئی، بال نکلے پھر اس میں روح پھونکی گئی اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز نکالنے لگا۔ آپ نے اللہ

پاک کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے یعنی یقین تو پہلے ہی تھا، اب عینُ الیقین حاصل ہو گیا۔ پھر آپ اپنی اس سواری پر سوار ہو کر اپنے محلہ میں تشریف لائے، سرِ اقدس اور داڑھی مبارک کے بال سفید تھے، عمر وہی چالیس سال کی تھی، کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا۔ اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے، ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے، وہ نابینا ہو گئی تھی، وہ آپ کے گھر کی باندی تھی اور اس نے آپ کو دیکھا ہوا تھا، آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ عُزیر کا مکان ہے؟ اس نے کہا: ہاں، لیکن عُزیر کہاں، انہیں تو غائب ہوئے سو سال گزر گئے۔ یہ کہہ کر وہ خوب روئی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں عُزیر ہوں، اس نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے سو سال موت کی حالت میں رکھ کر پھر زندہ کیا ہے۔ اس نے کہا: حضرت عُزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُسْتَجَابُ الدَّعْوات تھے، جو دعا کرتے قبول ہوتی، آپ دعا کیجئے کہ میری آنکھیں دوبارہ دیکھنا شروع کر دیں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں۔ آپ نے دعا فرمائی اور وہ عورت بینا ہو گئی۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: خدا کے حکم سے اٹھ۔ یہ فرماتے ہی اس کے معذور پاؤں درست ہو گئے۔ اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بے شک حضرتِ عُزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ وہ آپ کو بنی اسرائیل کے محلے میں لے گئی، وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہو چکے تھے۔ بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت عُزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لائے ہیں۔ اہلِ مجلس نے اس عورت کو جھٹلایا۔ اس نے کہا: مجھے دیکھو، ان کی دعا سے میری حالت ٹھیک ہو گئی ہے۔ لوگ اٹھے اور آپ کے پاس آئے، آپ کے فرزند نے کہا کہ میرے والد صاحب کے کندھوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال یعنی چاند تھا، جسم مبارک کھول کر دکھایا گیا تو وہ موجود تھا، نیز اس زمانہ میں توریت کا کوئی نسخہ باقی نہ رہا تھا، کوئی اس کا جاننے والا موجود نہ تھا۔ آپ نے تمام توریت زبانی پڑھ دی۔ ایک شخص نے کہا کہ مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد گرفتاری کے زمانہ میں میرے دادا نے توریت ایک جگہ دفن کر دی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے اس پتہ پر جستجو کر کے توریت کا وہ دفن شدہ نسخہ نکالا گیا اور حضرت عُزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی یاد سے جو توریت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا فرق نہ تھا۔ (خازن، البقرة، تحت الآية: ۲۵۹، ۲۰۲/۱-۲۰۳۔ جمل، البقرة، تحت الآية: ۲۵۹، ۳۲۵/۱ ملتقطاً)

حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے سے حاصل ہونے والی معلومات

حضرتِ عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس واقعے سے کئی چیزیں معلوم ہوتی ہیں۔

(1) اللہ پاک انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

(2) اللہ پاک انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خواہشات کو پورا فرماتا ہے۔

(3) جتنا یقین کامل ہوتا ہے اتنا ہی ایمان بڑھ جاتا ہے۔

(4) مُشاہدے سے معرفت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(5) یہ واقعہ اللہ پاک کی عظیم قدرت کی عظیم دلیل ہے۔

(6) یہ واقعہ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی بہت بڑی دلیل ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

4 صفحات فیضانِ سُنّت

(اِس کے بعد یُوں اعلان فرمائیں)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 14 کے ایک جُز فیضانِ سُنّت کے ترتیب وار کم از کم 4 صفحات پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

آدابِ طعام (ص 363 تا 367)

تیسری روٹی کہاں گئی؟

حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کی: "یا روحَ اللہ! میں آپ کی صحبتِ بابَرَکت میں رَہ کر خدمت کرنا اور علمِ شریعت حاصِل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس کو اجازت دے دی۔ چلتے چلتے جب دونوں ایک نَہر کے کَنارے پہنچے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: "آؤ کھانا کھالیں۔" آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس تین روٹیاں تھیں، جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چکے تو حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نَہر سے پانی نوش فرمانے لگے، اُس شخص نے تیسری روٹی چُھپا

لی۔ جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پانی پی کر واپَس تشریف لائے تو روٹی موجود نہ پا کر اِستفسار فرمایا: ”تیسری روٹی کہاں گئی؟“ اُس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خاموش ہو رہے۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا: ”آؤ آگے چلیں۔“ راستہ میں ایک ہرنی ملی جس کے ساتھ دو بچّے تھے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ہرنی کے ایک بچّے کو اپنے پاس بلایا، وہ آ گیا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُسے ذَبح کیا، بُھونا اور دونوں نے مل کر کھایا۔ گوشت کھا چکنے کے بعد آپ نے ہڈیوں کو جمع کیا اور فرمایا، ”قُمْ بِاِذْنِ اللہ (اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا) ہِرنی کا بچّہ زندہ ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس شخص سے فرمایا: ”تجھے اُس اللہ پاک کی قسم جس نے مجھے یہ معجزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی۔ سچ بتا، وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟“ وہ بولا: ”مجھے نہیں معلوم۔“ فرمایا: ”آؤ آگے چلیں۔“ چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے اور بیٹھ گئے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اُوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کَنارے پہنچ گئے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس شخص سے فرمایا: ”تجھے اُس خدا کی قسم! جس نے مجھے یہ معجزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی، سچ بتا کہ وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟“ وہ بولا: ”مجھے نہیں معلوم!“ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ”آؤ آگے چلیں۔“ چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے رَیت کی ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا: ”اے رَیت کی ڈھیری! اللہ کے حُکم سے سونا بن جا۔“ وہ فوراً سونا بن گئی، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس کے تین حصّے کئے، پھر فرمایا: ”یہ ایک حصّہ میرا ہے اور ایک حصّہ تیرا اور ایک اُس کا جس نے وہ تیسری روٹی لی۔“ یہ سُنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اُٹھا: یا روحَ اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: یہ سارا سونا تُو ہی لے لے۔ پھر اس کو چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے۔ یہ شخص سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا، راستے میں اسے دو شخص ملے، اُنہوں نے جب دیکھا کہ اس کے پاس سونا ہے تو اس کو قتل کر دینے کے لئے تیّار ہو گئے تاکہ سونا لے لیں۔ وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا: ”تم مجھے قتل کیوں کرتے ہو! ہم اس سونے کے تین حصّے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حصّہ بانٹ لیتے ہیں۔ وہ دونوں شخص اس پر راضی ہو گئے۔ وہ شخص بولا: ”بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور کھانا خرید کر لے آئے تاکہ کھا، پی، کر سونا تقسیم کر لیں۔ چُنانچِہ ان میں سے ایک آدمی شہر پہنچا، کھانا خرید کر واپَس ہونے لگا تو اس نے سوچا:

بہتر یہ ہے کہ کھانے میں زہر ملادُوں تاکہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میں ہی لے لوں۔ یہ سوچ کر اس نے زہر خرید کر کھانے میں ملا دیا۔ اُدھر اُن دونوں نے یہ سازش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا لے کر آئے گا ہم دونوں ملکر اُس کو مار ڈالیں گے اور پھر سارا سونا آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ چُنانچِہ جب وہ شخص کھانا لیکر آیا تو دونوں اُس پر پِل پڑے اور اُس کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو زہر نے اپنا کام کر دکھایا اور یہ دونوں بھی تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے اور سونا جُوں کا تُوں پڑا رہا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام واپَس لوٹے تو چند آدمی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہمراہ تھے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سونے اور تینوں لاشوں کی طرف اشارہ کر کے ہمراہیوں سے فرمایا: ''دیکھ لو! دُنیا کا یہ حال ہے، پس تم کو لازِم ہے کہ اس سے بچتے رہو۔'' (اِتحافُ السّادَۃِ المُتّقین، ۸۳۵/۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دولت کی مَحَبَّت کیسے کیسے گُل کِھلاتی، گناھوں پر اُکساتی، دربدر پھراتی، لوٹ مار کرواتی حتّٰی کہ لاشیں گرواتی ہے مگر کسی کے ہاتھ نہیں آتی اور اگر آتی ہے تو بے حد ستاتی اور خوب رُلاتی ہے۔ اسی لئے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ عَلَیْہِم مال و دولت کے مُعامَلے میں نہایت محتاط تھے۔ چُنانچِہ

مال کی مذمّت میں بزرگوں کے اِرشادات

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (1) حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جو دِرہم (یعنی دولت) کی عزّت کرتا ہے، عزت والا رَب اُسے ذِلّت دیتا ہے (2) منقول ہے: سب سے پہلے دِرہم و دِینار بنے تو شیطان نے ان کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر ان کو چُوما اور بولا: جس نے ان سے مَحَبَّت کی وہ میرا غلام ہے۔ (اَلْعِیَاذُ بِاللہ) (3) حضرتِ سیِّدُنا سمیط بن عَجْلان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دِرَہم و دِینار (مال و دولت) مُنافِقوں کی لگامیں ہیں وہ ان کے ذَرِیعے دوزخ کی طرف کھینچے جائیں گے (4) حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن مُعاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: دِرہم (یا روپے) بچھو ہیں اگر تم اِس کے زہر کا اُتار نہیں جانتے تو اسے مت پکڑو کیوں کہ اگر اس نے ڈس لیا تو اس کا زَہر تمہیں ہلاک کر دے گا۔ عرض کی: اِس کا اُتار کیا ہے؟ فرمایا: حلال طریقے سے حاصِل کرنا اور اس کے حقوقِ واجِبہ ادا کرنا (5) حضرتِ سیِّدُنا علاء بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، دنیا خوب بناؤ سنگھار کر کے میرے سامنے مِثالی صورت میں آئی۔ میں نے کہا: میں تیرے

شَر سے اللہ پاک کی پناہ چاہتا ہوں۔ وہ بولی: اگر آپ مجھ سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو دِرہم و دینار (روپے پیسوں) سے نفرت کیجئے کیوں کہ دِرہم و دِینار وہ چیزیں ہیں جن کے ذَرِیعہ آدمی ہر قسم کی دنیا حاصل کرتا ہے، لہٰذا جو ان دونوں (یعنی درہم و دینار) سے صبر کریگا یعنی دُور رہے گا وہ دنیا سے بھی صبر کرلے گا۔ مزید سیّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عربی اشعار نَقْل کئے ہیں، ان کا ترجمہ ہے: "میں نے تو (یہ راز) پالیا ہے پس تم بھی اِس کے علاوہ کچھ اور گمان مت کرو اور یہ نہ سمجھو کہ تقویٰ اس دِرہم کے پاس ہے۔ تو جب تم اس (مال) پر قادِر ہونے کے باوُجُود اسے ترک کر دو تو جان لو کہ تمہارا تقویٰ ایک مسلمان کا تقویٰ ہے۔ کسی آدمی کی قمیص پر لگے ہوئے پیوند یا پِنڈلی سے اُوپر کی ہوئی شلوار یا اس کی پیشانی جس میں (سجدے کے) نِشانات ہوں، کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا، یہ دیکھو کہ وہ دِرہم (مال و دولت) سے مَحبّت کرتا ہے یا اس سے دُور رہتا ہے۔" (اِحیاءُ العُلوم ۲۸۸/۳)

حُبّ دنیا سے تُو بچا یا ربّ! اپنا شیدا مجھے بنا یا ربّ!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ على محمَّد

شجرہ شریف

(شجرہ شریف پڑھنے سے پہلے اشراق و چاشت کا وقت بھی معلوم کرلیجئے اور اسی حساب سے آگے جدول چلائیے)

(اِس کے بعد یُوں اعلان فرمائیں)

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی اِنْ شَآءَ اللہ شَجَرۂ عالیہ قادریہ رضویہ پڑھا جائے گا، تمام اِسلامی بھائی شجرہ شریف کا صفحہ نمبر 68 کھول لیجئے۔

دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ (10 منٹ)

﴿5﴾ بیتُ الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا

بیتُ الخلا میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں)۔ اے اللہ میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ میں آتا

ہوں۔ (بخاری،۱/۷۳،حدیث:۱۴۲مصنف ابن ابی شیبہ،۱/۲۲۲،حدیث:۵)

فاتحہ کا سلسلہ

(شجرہ شریف پڑھنے کے بعد فاتحہ کا سِلسلہ ہو گا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اب اِنْ شَآءَ اللہ فاتحہ کا سلسلہ ہو گا، تمام اِسلامی بھائی شجرہ شریف کا صفحہ نمبر 23 کھول لیجئے۔۔۔۔

(فاتحہ کا طریقہ اور دعا صفحہ نمبر 52 سے دیکھ لیجئے)

نمازِ اشراق وچاشت

(دُعا کے بعد یُوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 19 کے دو جُز، اشراق وچاشت کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

(اب اشراق وچاشت کی ایک ایک فضیلت بدل بدل کر صفحہ نمبر 54 سے بیان فرمائیں)

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمایئے، 11:41 پر آپ کو بیدار کیا جائے گا۔

بیدار کرنے کا اعلان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 17 کے جز پر عمل کرتے ہوئے اٹھنے کے بعد اپنا بستر تہہ کر کے رکھیے اور مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق دن کا اکثر حصہ باوضو رہنے کی نیّت سے وضو فرما کر حلقوں میں تشریف لے آیئے۔

آغازِ دَرَجہ

(12:00 بجے تلاوتِ قرآن پاک سے جدول کا آغاز کیجئے)

تلاوت (5 منٹ)

کلام (7 منٹ)

اے کاش! تصوُّر میں مدینے کی گلی ہو
اور یادِ محمد بھی مِرے دل میں بسی ہو

دو سوزِ بلال آقا ملے درد رضا سا
سرکار عطا عشقِ اُوَیسِ قرنی ہو

اے کاش! میں بن جاؤں مدینے کا مسافِر
پھر روتی ہوئی طیبہ کو بارات چلی ہو

پھر رَحمتِ باری سے چلوں سُوئے مدینہ
اے کاش! مقدّر سے مُیَسَّر وہ گھڑی ہو

اے کاش! مدینے میں مجھے موت یوں آئے
چوکھٹ پہ تری سر ہو مری روح چلی ہو

جس وقت نکیرَین مِری قبر میں آئیں
اُس وَقت مِرے لب پہ سجی نعتِ نبی ہو

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

اللہ کی رَحمت سے تو جنَّت ہی ملے گی
اے کاش! مَحَلّے میں جگہ اُن کے ملی ہو

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

عطارؔ ہمارا ہے سرِ حَشر اِسے کاش!
دستِ شَہِ بطحا سے یہی چِٹّھی ملی ہو

درجہ سے پہلے کی احتیاطیں

(درجہ شروع ہونے سے قبل تمام اسلامی بھائیوں کی قطاریں درست کروا دیجئے، قطاروں میں یہ خیال رکھئے کہ حلقہ نگران سب سے پیچھے بیٹھیں تاکہ انہیں معلوم ہوتا رہے کہ اس وقت ان کے حلقے کے کتنے اسلامی بھائی موجود ہیں، لیٹ ہونے والوں سے حلقہ نگران محبت و شفقت سے عرض کریں گے، حتی الامکان دوزانوں بیٹھنے کی ترغیب دیجئے، پردے میں پردہ کی ترکیب ہو، حاضری چیک کی جائے جو حلقہ پہلے آیا ہو حلقہ نگران کی دلجوئی فرمایئے، ممکن ہو تو تحفہ بھی دیجئے مگر لیٹ آنے والوں سے سب کے بیچ کلام نہ کیا جائے)

مدرسۃ المدینہ بالغان

12:12 تا 12:50

(مدنی قاعدے بھی اسی انداز سے تقسیم کئے جائیں جیسے صبح قرآن پاک تقسیم کئے گئے)

اے عاشقانِ رسول! اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 13 پر عمل کرتے ہوئے مدرستہ المدینہ بالغان پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

مدنی قاعدہ

سبق نمبر (۵) : تَنْوِیْن

- دو زبر ــً، دو زیر ــٍ اور دو پیش ــٌ کو تنوین کہتے ہیں۔ جس حرف پر تنوین ہو اُسے مُنَوَّن کہتے ہیں۔
- تنوین نون ساکن ہوتا ہے جو کلمے کے آخر میں آتا ہے اس لئے تنوین کی آواز نون ساکن کی طرح ہوتی ہے۔
  جیسے : اً = اَنْ ، اٍ = اِنْ ، اٌ = اُنْ
- تنوین کے ہجے اس طرح کریں۔ مًا = میم دو زبر مَنْ ، مٍ = میم دو زیر مِنْ ، مٌ = میم دو پیش مُنْ = مًا ، مٍ ، مٌ
- زبر کی تنوین کے بعد کہیں " ا " اور کہیں " ی " لکھا جاتا ہے ہجے کرتے وقت اس کا نام نہ لیں۔

تًا	تٍ	ةٌ	طًا	طٍ	طٌ
زًا	زٍ	زٌ	ذًا	ذٍ	ذٌ

ظَا ظِ ظُ ثَا ثِ ثُ
سَا سِ سُ صَا صِ صُ
كَا كِ كُ قَا قِ قُ
هَا هِ هُ حَا حِ حُ
ءَ ءِ ءُ عَا عِ عُ
خَا خِ خُ غَا غِ غُ
بَا بِ بُ مَا مِ مُ
وَا وِ وُ فَا فِ فُ
لَا لِ لُ نَا نِ نُ

رًا	رِ	رُ	جًا	جٍ	جٌ
شًا	شٍ	شٌ	یً	یٍ	یٌ
دًی	دٍ	دٌ	ضًا	ضٍ	ضٌ

اذکارِ نماز

1:10 تا 12:51

- تَسْبِیْحِ رُکُوع : سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ
- تَسْمِیْع : سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ
- تَحْمِیْد : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
- تَسْبِیْحِ سَجْدَہ : سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

نمازِ ظہر کی تیاری

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان واِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

بعد نمازِ ظہر

درسِ فیضانِ سنّت (وقت 7 منٹ)

تسبیحِ فاطمہ (وقت 3 منٹ)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

کلام (وقت 4 منٹ)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے ۔۔۔ مرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت ۔۔۔ بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ ۔۔۔ مِرے چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا ۔۔۔ ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

ترا کھائیں تیرے غُلاموں سے اُلجھیں ۔۔۔ ہیں مُنکِر عجب کھانے غُرّانے والے

رہے گا یوں ہی اُن کا چرچا رہے گا ۔۔۔ پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

رضاؔ نفس دشمن ہے دَم میں نہ آنا ۔۔۔ کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

نماز کے احکام

2:00 تا 2:45 (45 منٹ)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 72 پر عمل کرتے ہوئے نماز کے احکام سے وُضو، غُسل اور نماز دُرست کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نماز کے واجبات

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی، ۲۷/۲، حدیث:۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سُوال ہوگا" کے تیس حُرُوف کی نسبت سے تقریباً 30 واجبات

(۱) تکبیرِ تحریمہ میں لفظ اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا (۲) فَرضوں کی تیسری اور چوتھی رَکعت کے علاوہ باقی تمام نَمازوں کی ہر رَکعت میں مکمل اَلْحَمْد شریف پڑھنا، سُورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا (۳) اَلْحَمْد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا (۴) اَلْحَمْد شریف اور سورت کے درمِیان "اٰمین" اور "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا (۵) قِراءَت کے فوراً بعد رُکوع کرنا (۶) ایک سجدے کے بعد دوسرا سجدہ کرنا (۷) تَعدِیلِ ارکان یعنی رُکوع، سُجود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا (۸) قَومہ یعنی رُکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (بعض لوگ کمر سیدھی نہیں کرتے اس طرح ان کا واجِب چھوٹ جاتا ہے) (۹) جَلسہ یعنی دو سجدوں کے دَرمیان سیدھا بیٹھنا (بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے، چاہے کتنی ہی جلدی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی) (۱۰) قعدۂ اُولیٰ واجِب ہے اگرچِہ نَماز نفل ہو (دراصل دو نفل کا ہر قعدہ "قعدۂ اخیرہ" ہے اور فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رَکعت کا سجدہ نہ کر لے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے۔) (بہارِ شریعت، ۷۱۲/۱) اگر نفل کی تیسری رکعت کا سجدہ

کر لیا تو چار پوری کر کے سجدۂ سہو کرے، سجدۂ سہو اس لئے واجب ہوا کہ اگرچہ نفل میں ہر دو رَکعت کے بعد قعدہ فرض ہے مگر تیسری یا پانچویں (عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس) رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد قعدۂ اولیٰ فرض کے بجائے واجب ہو گیا۔ (ملخصاً طحطاوی، ص۴۶۶) (۱۱) فرض، وِتر اور سنّتِ مُؤکَّدہ میں تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیَّات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا۔ (۱۲) دونوں قَعدوں میں "تَشَہُّد" مکمّل پڑھنا۔ یونہی اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجِب ترک ہو جائے گا اور سَجدۂ سَہْو واجِب ہو گا۔ (۱۳) فرض، وِتر اور سنّتِ مُؤکَّدہ کے قعدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد کے بعد اگر بے خیالی میں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" یا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" کہہ لیا تو سجدۂ سَہْو واجِب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجب ہے۔ (الدر المختار و ردالمحتار، ۲/۲۶۹) (۱۴) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ "اَلسَّلَامُ" دونوں بار واجِب ہے، لفظ "عَلَیْکُمْ" واجب نہیں بلکہ سنّت ہے۔ (۱۵) وِتر میں تکبیرِ قُنُوت کہنا۔ (۱۶) وِتر میں دُعائے قُنُوت پڑھنا۔ (۱۷) عیدَین کی چھ تکبیریں۔ (۱۸) عیدَین میں دوسری رَکعت کی تکبیرِ رُکوع اور اِس تکبیر کے لئے لفظِ "اَللّٰہُ اَکْبَر" ہونا۔ (۱۹) "جہری نماز" مَثَلاً مغرب و عشا کی پہلی اور دوسری رَکعت اور فجر، جُمعہ، عیدَین، تَراوِیح اور رَمضان شریف کے وِتر کی ہر رَکعت میں امام کو جَہر (یعنی اتنی بُلند آواز کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صف اول میں ہیں سُن سکیں) سے قِراءَت کرنا۔ (۲۰) غیرِ جہری نَماز (مَثَلاً ظُہر و عصر) میں آہستہ قراءَت کرنا۔ (۲۱) ہر فرض و واجِب کا اُس کی جگہ ہونا۔ (۲۲) رُکوع ہر رَکعت میں ایک ہی بار کرنا۔ (۲۳) سجدہ ہر رَکعت میں دو ہی بار کرنا۔ (۲۴) دوسری رَکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ (۲۵) چار رَکعت والی نماز میں تیسری رَکعت پر قعدہ نہ کرنا۔ (۲۶) آیتِ سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تِلاوت کرنا۔ (۲۷) سجدۂ سَہْو واجب ہوا ہو تو سجدۂ سَہْو کرنا۔ (۲۸) دو فرض یا دو واجِب یا فَرض و واجِب کے دَرمیان تین تسبیح کی قَدَر (یعنی تین بار "سُبْحٰنَ اللّٰہِ" کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا۔ (۲۹) امام جب قِراءَت کرے خواہ بُلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے، مُقتدی کا چُپ رہنا۔ (۳۰) قراءَت کے سوا تمام واجِبات میں امام کی پیروی کرنا۔ (الدر المختار وردالمحتار، ۲/۱۸۱۔عالمگیری، ۱/۷۱)

عملی طریقہ

2:45 تا 3:00 (15 منٹ)

مبلغ اسلامی بھائی قومہ کی عملی مشق کروائیں

قومے کے مدنی پھول

امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کا "سَمِعَ اللہ" کہتے ہوئے کھڑے ہونا۔
"حَمِدَہ" کی "ہ" پر سیدھے کھڑے ہونا۔
امام و منفرد کے لیے سنت یہ ہے کہ "سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ" کا "سین" رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ کہیں اور "حَمِدَہ" کی "ہ" سیدھا ہونے کے ساتھ ختم۔ (فتاوی رضویہ، ۱۸۸/۶)
"حَمِدَہ" کی "ہ" کو ساکن پڑھے۔ (بہار شریعت، ۵۲۷/۱، حصہ ۳)
مقتدی کا اس وقت "اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد" کہنا۔
مقتدی رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ "اَللّٰھُمَّ" کا الف اور جو صرف "رَبَّنَالَكَ الْحَمْد" پڑھتا ہو وہ "رَبَّنَا" کی "را" شروع کریں، سیدھے ہو جانے کے ساتھ "حَمِدَہ" کی دال ختم ہو جائے۔

(فتاوی رضویہ، ۱۸۸/۶)

قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے۔ (نماز کے احکام، ص ۲۱۸)
کھڑے ہو کر منفرد کا "اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد" کہنا۔
منفرد "سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ" کہتا ہوا رکوع سے اُٹھے جب سیدھا کھڑا ہو چکے تو اب "اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد" کہے کہ اس کے لیے یہ سنت ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۲۶ ماخوذاً)
✡... امام و مقتدی کا تعدیلِ ارکان کرنا۔
تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ (نماز کے احکام ص ۲۱۸ ماخوذاً)
غلطی سے نماز کا واجب چھوڑنے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۷۶ ماخوذاً)
اگر واجب جان بوجھ کر چھوڑا تو نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۵۴ ماخوذاً)
قومہ میں پیٹھ سیدھی ہونے سے پہلے ہی سجدے میں چلے جانا مکروہِ تحریمی ہے۔ (نماز کے احکام ص ۲۵۴ ماخوذاً)
امام و مقتدی توجہ فرمائیں! قومہ میں داخل ہونے کے بعد ایک تسبیح ٹھہریں، منفرد اگر سنت کے

مطابق تعدیلِ ارکان کرے تو اس کا واجب ادا ہو جائے گا۔

✵ ... ہاتھ لٹکے ہوئے ہونا۔

رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ لٹکانا سنت ہے۔ (نماز کے احکام، ص ۲۲۵ ماخوذاً)

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (نماز کے احکام، ص ۲۲۵ ماخوذاً)

سنتیں اور آداب کا حلقہ

(3:00 تا 03:10)(وقت 10 منٹ)

”مدینے کی حاضری“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے

گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

(1) جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ترجمہ: اللہ کے نام سے، میں نے اللہ پر بھروسا کیا۔ اللہ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔ (ابو داود، ۴ / ۴۲۰ حدیث: ۵۰۹۵) اِنْ شَاءَ اللہ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ الصَّمَد کی مدد شاملِ حال رہے گی (2) گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (ایضاً حدیث: ۵۰۹٦) (ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب، اللہ پر ہم نے بھروسا کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے، پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاخلاص شریف پڑھے۔ اِن شاءَ اللہ روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی (3) اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے (4) اللہ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے (5) اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ (یعنی ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالمُحتار، ۶۸۲/۹) یا اس طرح

کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ۱۶، ۳/۹۶۔ شرح الشفاء للقاری، ۲/۱۱۸) (6) جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم، کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (7) اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے، ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو (8) جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلاً کہے: "محمد الیاس۔" نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!"، "میں ہوں!"، "دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سنّت نہیں (9) جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10) کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں، لہٰذا بالکنی (balcony) وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے، اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (12) واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی، اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

12 مدنی کام

(03:30 تا 3:11) (وقت 20 منٹ)

چوک درس

(ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے پانچواں مدنی کام)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 660 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب "گلدستۂ دُرود و

سلام'' صَفحہ 317 پر ہے: قِیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک پرچہ اپنے پاس سے نِکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وَزنی ہو جائے گا۔ وہ عَرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قُربان! آپ کون ہیں؟ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: میں تیرا نبی محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرُود پاک ہے جو تُو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ (موسوعه ابن ابی دنیا،کتاب حسن الظن باللّٰه، ۹۲/۱، حدیث:۷۹ مفهومًا و ملتقطًا)

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرُود اس نے کبھی
یہ اُس سے نیکیاں اِس کی بڑھانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص ۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کوہِ صفا پر پہلی نیکی کی دعوت

اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسلام کی دَعوَت کو عام کرنے کا حُکم اِرشَاد ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہلے کچھ عرصہ تک تو خُفیہ طور پر نیکی کی دَعوَت عام کرتے رہے اور جب مسلمانوں کی ایک جماعَت تیّار ہو گئی تو آپ کو یہ سلسلہ مزید آگے بڑھانے کا حُکم ملا، چُنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن کوہِ صَفا کی چوٹی پر چڑھ کر یَامَعْشَرَ قُرَیْش! کہہ کر قبیلۂ قُریش کو پُکارا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے میری قوم! اگر میں تم سے یہ کہہ دُوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر چُھپا ہوا ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم لوگ میری بات کا یقین کر لو گے؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہاں! ہاں! ہم آپ کی بات کا یقین کر لیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ صادِق اور اَمین ہی پایا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ٹھیک ہے تو پھر میں یہ کہتا ہوں کہ میں تم لوگوں کو عَذابِ اِلٰہی سے ڈرا رہا ہوں، اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عَذابِ اِلٰہی نازِل ہو گا۔ یہ سُن کر تمام قُریش سخت ناراض ہوئے اور مزید کچھ کہے سُنے بغیر سب کے سب چلے گئے۔
(بخاری،کتاب التفسیر، باب ولا تخزنی یوم یبعثون، ۱۲۱۱/۳،حدیث:۴۷۷۰ملتقطًا)

پہلا علی الاعلان درس

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت پر مَبنی یہ وہ پہلا دَرس تھا جس نے کُفر و شرک کے مَحَل میں

زلزلہ برپا کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے باوُجود ہزاروں مَصائِب و مُشکِلات کے وہ تمام لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے لگے، جنہیں کفرِستان کے اس مَحَل کا مَضبُوط سُتُون سمجھا جاتا تھا۔ یوں ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ کُفر کی اس عِمارَت کے در و دیوار میں کلمۂ توحید ورِسَالَت کی بُلَند ہونے والی صداؤں کی وجہ سے پیدا ہونے والی دَراڑوں کی روک تھام کے لیے قُریشی سردار ہر مُمکِن کوششیں کرنے لگے، یہی وجہ تھی کہ اگر ان کے کان کہیں کلمۂ حَق کی صَدا سُن لیتے تو یہ آواز انہیں گویا تلوار کے زخموں سے بھی زیادہ تکلیف دِہ مَحْسُوس ہوتی اور وہ اس آواز کو دبانے کے لیے ٹُوٹ پڑتے اور ظلم وسِتَم کی نئی نئی داستانیں رقم کرتے۔ ان کے ظلم و جبر کو کسی نے کچھ یوں بیان کیا ہے:

خدا واحِد ہے، گویا سمجھ میں آ بھی سکتا تھا جسے دیکھو اسی کے منہ میں کف[1] تھی کفر بکتا تھا
ہُوا وہ شور و شر برپا، قیامت آ گئی گویا بُتوں اور دیوتاؤں کی مذمت جرم تھی گویا

انہیں تو حق سے نفرت تھی یہ باتیں کس طرح سنتے
کھٹکنے لگ گئے کانٹے جنہیں، وہ پھول کیا چنتے

(شاہنامہ اسلام مکمل، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

چوک درس کیا ہے؟

مسجد اور گھر کے عِلاوہ جس بھی مَقام (چوک، بازار، اسکول، کالج، ادارے وغیرہ) پر جو مَدَنی دَرس دیا جاتا ہے، اُسے دعوتِ اسلامی کی اِصطِلاح میں چوک دَرس کہتے ہیں۔ جس کا مَقصد ایسے اَفراد تک نیکی کی دَعْوَت پہنچانا ہے جو مَساجِد میں نہیں آتے تاکہ وہ بھی مَسْجِد میں آنے والے اور باجَماعَت نماز پڑھنے والے بن جائیں اور دَعْوَتِ اِسلامی کا مَدَنی پیغام قبول کر کے راہِ سنّت پر گامزن ہو جائیں۔ چوک دَرْس کی ترغیب دلاتے ہوئے شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: چوک دَرْس دیں کہ اِس کی بَرَکَت سے اِنْ شَآءَ اللہ جو لوگ مَسْجِد

---

(1) کف (جھاگ، پھین (جو کسی انسان یا کسی اور جاندار کے منہ سے جوش، جذبے یا غصّے کے موقع پر نکلے۔)۔ (آن لائن اردو لغت، اردو دائرہ معارف العلوم)

نہیں آتے، وہ بھی نماز پڑھنے آئیں گے۔ (آف ائیر مدنی مذاکرہ، ۲۰ شوال المکرم، 16 اگست 2015)

درس کے تین حروف کی نسبت سے درس دینے کے 3 فضائل

﴿1﴾... فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص میری اُمّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (جامع صغیر، حرف المیم، ص۵۱۰، حدیث: ۸۳۶۳)

﴿2﴾... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ اس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث سُنے، اسے یاد رکھے اور دُوسروں تک پہنچائے۔ (ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی الحث... الخ، ۲۹۸/۴، حدیث: ۲۶۶۵)

﴿3﴾... حضرتِ سیّدُنا اِدریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُبارک نام کی ایک حِکْمت یہ بھی ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے عطا کردہ صحیفوں کی کَثْرت سے دَرس و تدریس فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا نام ہی اِدْریس ہو گیا۔
(تفسیر کبیر، پ۱۶، مریم، تحت الآیۃ: ۵۶، ۵۵۰/۷)

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے اُنّیس حُرُوف کی نِسبت سے

چوک درس دینے کے ﴿19﴾ مدنی پھول

﴿1﴾... چوک دَرْس ایک ہی مَقام پر وَقْت مُقرّر کر کے دِیا جائے، بلکہ چوک دَرْس کے لئے ایسی جگہ اور وَقْت مُنتخب کیجئے، جس میں زِیادہ سے زِیادہ اسلامی بھائی شریک ہو سکیں۔ (اگر نگرانِ حلقہ یا ذیلی حلقہ مُشاوَرت کے مشورے سے مقام طے کریں تو مدینہ مدینہ)

﴿2﴾... چوک دَرْس اَذان سے پہلے دیا جائے۔ ﴿چوک دَرْس کے شُرکا کی سَہُولت کے پیشِ نَظر (یعنی جس وقت زیادہ سے زیادہ عاشِقانِ رسول کی دَرْس میں شرکت ہو سکے) کسی بھی نَماز سے قبل چوک دَرْس دِیا جا سکتا ہے، بِالْخُصُوص بازار یا مارکیٹ میں چوک دَرْس غالباً ظہر یا عَصْر کی نَماز سے قبل بہتر ہے، البتہ دورانِ مَدَنی قافِلہ مَدَنی قافلے کے جدْوَل کے مُطابِق ہی چوک دَرْس دیا جائے۔﴾

﴿3﴾... چوک دَرْس شُروع ہونے سے پہلے خَیْر خواہ اِسلامی بھائی قُرب و جوار میں مَوجُود اِسلامی بھائیوں اور راہ گِیروں کو جَمع کر لیں۔

﴿4﴾... آواز زیادہ بُلند ہو نہ بِالکُل آہستہ، حَتَّی الْاِمْکَان اتنی آواز سے دَرْس دیجئے کہ حاضِرین سُن سکیں۔

﴿5﴾... دَرس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دِھیمے انداز میں دیجئے۔

﴿6﴾... جو کچھ دَرس دینا ہے، پہلے اُس کا کم از کم ایک بار مُطالَعہ کر لیجئے تا کہ غَلَطیاں نہ ہوں۔

﴿7﴾... مُعَرَّب اَلفاظ (یعنی جن لفظوں پر زبر، زیر اور پیش وغیرہ لکھا ہوا ہے، ان کو) اِعراب کے مُطابِق ہی اَدا کیجئے، اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰه تَلَفُّظ کی دُرُست اَدائیگی کی عادت بنے گی۔

﴿8﴾... حَمد و صلوٰۃ، دُرُود و سلام کے چاروں صیغے، آیتِ دُرُود اور اِختتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالِم یا قاری کو ضَرور سنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سُنالیں، اکیلے میں اپنے طور پر بھی نہ پڑھا کریں۔

﴿9﴾... چوک دَرس کا دورانیہ 7 منٹ ہونا چاہئے۔

﴿10﴾... چوک دَرس کے بعد تمام شُرکائے دَرس سے خَندہ پیشانی سے مُصافَحہ کی ترکیب کی جائے اور مُلاقات کر کے باجَماعَت نَماز ادا کرنے کی ترغیب دلائی جائے۔

﴿11﴾... جو اِسلامی بھائی نَماز باجَماعَت کے لئے تیّار ہوں، اُن کو اپنے ساتھ ہی مَسجِد میں لے جائیں۔

﴿12﴾... چوک دَرس میں حُقُوقِ عامّہ کا خَیال رکھیے، مثلاً ٹریفک، راہ چلنے والے مسلمانوں اور مویشیوں وغیرہ کا راستہ روکے بغیر چوک دَرس کی ترکیب بنائی جائے۔

﴿13﴾... چوک دَرس میں دَعوتِ اِسلامی کا تَعارُف اور ہفتہ وار اجتماع اور مدنی مُذاکرے کی دَعوت بھی دی جائے۔

﴿14﴾... چوک دَرس کے دوران اَذان شروع ہو جانے پر خاموش ہو جائیے اور اَذان کا جواب دیجئے۔ اس دوران اِشارے سے گفتگو اور دیگر کاموں وغیرہ سے بھی اِجتِناب کیجئے (اَذان و اِقامت کے وَقْت ہمیشہ اسی طرح اِہتِمام فرمائیے)

﴿15﴾... چوک دَرس کے دوران اگر اَذان ہو جائے تو دَرس دینے والے اسلامی بھائی شُرکائے دَرس کو ساتھ لا کر مَسجِد میں مع سُنّتِ قَبلِیَّہ پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ خُشُوع و خُضُوع کی سَعی (کوشش) کرتے ہوئے باجَماعَت نَماز ادا کریں۔

﴿16﴾... خود بھی باجَماعَت نَماز ادا کرنا اور چوک دَرس کے شرکا کو بھی ترغیب دلا کر مَسجِد میں لانا گویا چوک دَرس کی کمائی ہے۔

مَدَنی قافلے میں چوک دَرس دینے کے مدنی پھول

﴿17﴾... مَدَنی قافلے کے جَدوَل کے دوران دَرس اُسی چوک میں دِیا جائے جو اُس مسجد سے قریب ہو جہاں مَدَنی

قَافِلہ ٹھہرا ہوا ہو۔

﴿18﴾...مَدَنی قافلے کے جَدْوَل کے دوران چوک دَرْس کے آخر میں اپنے مَدَنی قافلے کا تَعارُف ضَرور کروایا جائے، پھر جس مَسْجِد میں مَدَنی قافِلہ ٹھہرا ہوا ہو، اِسلامی بھائیوں کو اُسی مَسْجِد میں ظُہر کی نماز باجَماعَت ادا کرنے، مَدَنی قافلے کے جَدْوَل میں سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں شِرْکت کرنے اور مدنی قافلے والوں سے آکر ملاقات کی دَعْوَت دی جائے۔

﴿19﴾...ہر مبلغ کو چاہیے (پیارے اِسلامی بھائیو! ہر وہ اِسلامی بھائی جو کسی مجمع میں دَرْس و بیان کرنے لگے تو اسے چاہئے کہ وہ ان تمام باتوں کو بھی پیشِ نَظر رکھے جن کا کسی مُبلِّغ میں پایا جانا بے حد ضروری ہے۔ چُنانچہ تفصیل کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مَطْبُوعَہ کُتُب "انفرادی کوشش مع 25 حکایاتِ عطاریہ" اور "صحابی کی انفرادی کوشش" کا مُطالَعہ کیجئے۔) کہ وہ دَرْس کا طریقہ، بعد کی ترغیب اور اِختِتامی دُعا زَبانی یاد کرلے۔

چوک دَرْس دینے کا طریقہ

(چوک درس کا طریقہ صفحہ نمبر 71 سے دیکھ لیجئے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مدنی درس سکھائیں اور دلوائیں

(3:31 تا 03:40)(وقت 10 منٹ)

(مدنی درس کا طریقہ صفحہ نمبر 71 سے دیکھ لیجئے)

فکرِ مدینہ مع لکھ کر گفتگو

(03:41 تا 03:45)(وقت 5 منٹ)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 15 پر عمل کرتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

دعائے عطار

یااللہ! جو کوئی، صدقِ دل (سچے دل) سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر

کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک وہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل ۔۔۔ تو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَمْ یَزَلْ

فکرِ مدینہ کا طریقہ

(فکر مدینہ کا طریقہ صفحہ نمبر 75 پر ہے۔)

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمایئے۔

نمازِ عصر کی تیاری

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

بعد نمازِ عصر مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مَدَنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

افطار اجتماع

تلاوت، نعت کے بعد

سنتوں بھرا بیان (وقت 25 منٹ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

موت کے قاصد

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے جن

کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں: کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔(مسند الفِردَوس، ۱/۱۸۴، حدیث:۶۸۸)

یانبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام — اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام
اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام — مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آویں گے
نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُو نے جانا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زِندگی موت کی اَمانت ہے جو دِھیرے دِھیرے اور کبھی اچانک ہی موت کے مُنہ میں چلی جاتی ہے، ہر جاندار کو موت کے دروازے سے گُزرنا پڑے گا۔ موت کا وَقْت یقیناً مُعَیَّن ہے مگر ہمیں اس کا علم نہیں کہ کب موت سے ہمارا سامنا ہو جائے۔ لیکن جب سر اور داڑھی کے بالوں میں چاندی چمکنے لگے (یعنی سفید بال نمودار ہو جائیں) اور عُمر بھی زِیادہ ہو جائے تو پھر جان لینا چاہیے کہ اب اِمتحان سر پر ہے کیونکہ جوانی کی اُڑان کے بعد بُڑھاپے کی ڈھلان موت کے قاصد (پیغام دینے والے) ہیں۔ آیئے! موت کے ان قاصدوں کے بارے میں ایک حِکایَت سُنتے ہیں اور اس سے نصیحت کے مَدَنی پُھول چُن کر اپنی اصلاح کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ

موت کے تین (3) قاصد

اللہ کے پیارے نبی حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام میں دوستی تھی۔ ایک بار جب حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام آئے تو حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِستفسار فرمایا کہ آپ مُلاقات کے لیے تشریف لائے ہیں یا میری رُوح قَبض کرنے کے لیے؟ کہا: مُلاقات کے لیے۔ فرمایا: مجھے وفات دینے سے قبل میرے پاس اپنے قاصِد (پیغام دینے والے) بھیج دینا۔ مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: میں آپ کی طرف دو (2) یا تین (3) قاصد بھیج دوں گا۔ چُنانچِہ جب رُوح قَبض کرنے کے لیے مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام آئے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: آپ نے میری وفات

سے قبل قاصِد بھیجے تھے وہ کیا ہوئے؟ حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: سیاہ یعنی کالے بالوں کے بعد سفید بال، جِسمانی طاقت کے بعد کمزوری اور سیدھی کمر کے بعد کمر کا جُھکاؤ، اے یعقوب (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)! موت سے پہلے انسان کی طرف میرے قاصد ہی تو ہیں۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب، ص ۲۱)

بیماری بھی موت کا قاصِد ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت کو سُن کر ہمیں معلوم ہوا کہ رُوح قَبض کرنے سے پہلے مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام اپنے قاصد بھیجتے ہیں تا کہ بندہ سنبھل جائے اور اپنے گُناہوں سے توبہ کرکے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی بجا آوری میں لگ جائے اور اپنی آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جائے۔ یاد رکھئے! موت کے ان تین (3) قاصِدوں کے علاوہ مختلف بیماریاں، کانوں اور آنکھوں کا تَغَیُّر (یعنی پہلے نظر اچّھی تھی پھر کمزور پڑ گئی اسی طرح سننے کی قوت کا کم یا ختم ہونا) بھی موت کے قاصد ہیں۔ ہم میں بہُت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام کے یہ قاصِد پیغامِ اَجَل (یعنی موت کا پیغام) لا چکے ہوں گے مگر ہماری غفلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی کے سیاہ بالوں کے بعد سفید بال آنے لگیں تو وہ اپنے دل کو ڈھارس دیتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ تو نزلے سے بال سفید ہو گئے ہیں یا فکروں اور پریشانیوں نے مجھے بُوڑھا کر دیا ورنہ ابھی میری عمر ہی کیا ہے! اِسی طرح بیماری بھی موت کا نُمایاں قاصِد ہے مگر اس میں بھی سراسر غفلت برتی جاتی ہے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ "بیماری" کے سبب بھی روزانہ بے شُمار اَفراد موت کا شکار ہو جاتے ہیں! بلکہ مریض کو تو بہُت زیادہ موت کو یاد رکھنا چاہیے کہ کیا معلوم جو بیماری ہمیں معمولی محسوس ہو رہی ہے وُہی مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والی) صُورت اِختیار کر جائے اور آن کی آن میں فَنا کے گھاٹ اُتار دے پھر اپنے روئیں دھوئیں، دُشمن خُوشیاں منائیں اور مَرنے والا مَوت سے غافِل مَریض مَنوں مِٹّی تلے اندھیری قبر میں جا پڑے! آہ! اس وقت مرنے والا ہو گا اور اُس کے اچّھے یا بُرے اعمال، یقیناً ہمیں نہیں معلوم کہ آج کا دن ہماری زِندگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زِندگی کی آخری رات ہو، بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے سکیں گے یا نہیں؟ عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں شخص بالکل ٹھیک ٹھاک تھا،

بظاہر اسے کوئی مَرَض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گیا، لہٰذا بے جا خواہشات اور لمبی اُمیدوں کے بجائے ہر وَقْت اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے۔

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ　　جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ

موت آئی پہلواں بھی چل دیئے　　خُوبصورت نوجواں بھی چل دیئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت نے آدبوچا

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن محمد قَرَشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی شہر میں ایک بہت دولت مند نوجوان رہتا تھا۔ اس کے پاس ایک اِنتہائی حَسِین وجَمِیل لونڈی تھی جس سے وہ بہت زیادہ مَحَبَّت کرتا تھا۔ خُوب عیش وعِشرت میں اس کے دن رات گزر رہے تھے، اسے ہر طرح کی دُنیوِی نعمتیں میسّر تھیں لیکن وہ اَولاد کی نعمت سے محروم تھا، اس کی بہت خواہش تھی کہ اس کی اَولاد ہو۔ کافی عرصہ تک اسے یہ خُوشی نصیب نہ ہو سکی پھر اللہ کے فضل وکرم سے وہ لونڈی اُمید سے ہُوئی۔ اب تو اس مالدار نوجوان کی خُوشی کی اِنتہا نہ رہی، وہ خُوشی سے پُھولے نہ سَماتا تھا، اِنتِظار کی گھڑیاں اس کے لئے بہت صبر آزما تھیں بالآخر وہ وقت قریب آگیا جس کا اُسے شِدَّت سے اِنتظار تھا لیکن ہوتا وہی ہے جو اللہ پاک چاہتا ہے۔ اچانک وہ مالدار نوجوان بیمار ہو گیا اور کچھ ہی دنوں بعد اَولاد کے دیدار کی حسرت دل میں لئے اس بے وَفا دُنیا سے کُوچ کر گیا۔ جس رات اس نوجوان کا انتقال ہوا اسی رات اس کا خوبصورت سا بچہ پیدا ہوا لیکن باپ اپنے بچے کو نہ دیکھ سکا۔ (عیون الحکایات، ۱/۱۹۶)

عُمرِ دراز مانگ کر لائے تھے چار دن　　دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

بلبل کو باغباں سے نہ صیّاد سے گلہ　　قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

موت کا ایک قاصد "بیماری"

پیارے اسلامی بھائیو! یُوں تو ہم میں سے ہر کسی کو بھی موت سے غافل نہیں رہنا چاہیے اور ہر وَقْت موت کی تیاری کرنی چاہیے لیکن بالخصوص مَرِیض کا موت سے غافِل رہنا حیرت انگیز ہے۔ جیسا کہ بَیان کردہ واقعے میں ہم نے سُنا کہ وہ شخص بسترِ عَلالَت پر ہونے کے باوُجُود دُنیوِی مُعامَلات میں اُلجھا رہا اور موت نے اسے

آدبوچا اور اس کی ساری خواہشیں اور آرزوئیں دھری کی دھری رہ گئیں۔

حُجَّةُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: مریض کو چاہیے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے، توبہ کرتے ہوئے موت کی تیاری کرے، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے، خُوب گڑگڑا کر دُعا کرے، عاجزی کا اِظہار کرے، خالق ومالک جَلَّ جَلَالُہ سے مدد مانگنے کے ساتھ ساتھ علاج بھی کرائے، قُوّت وطاقت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر اَدا کرے، شکوہ وشکایت نہ کرے اور تیمارداری کرنے والوں کی عزّت واِحترام کرے۔ (رسائل امام غزالی، الادب فی الدین، ص۴۰۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمیں بیماری میں بھی اپنی موت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے اور شکوہ وشکایات کرنے کے بجائے بیماری کو باعثِ رحمت اور گُناہوں کے کفارے کا سبب سمجھنا چاہیے کیونکہ بعض معمولی بیماریاں مُوذی اَمراض سے تَحَفُّظ کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: زُکام بیماری نہیں ہے بلکہ دِماغی بیماریوں کا علاج، اس سے بہت مَرض دفع ہوجاتے ہیں۔ زُکام والے کو دیوانگی وجُنون نہیں ہوتا۔ جسے کبھی خارِش ہو اُسے جُذام وکوڑھ نہیں ہوتا۔ زُکام وخارش میں رَبّ تعالیٰ کی بہت حکمتیں ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۹۵)

فقیہِ ملت مُفتی جلالُ الدِّین امجدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ”بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو اَبدی راحت وآرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔“ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں رُوحانی بیماریوں کا بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر وشکر سے کام لے، اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع کرے تو بیماری سے کوئی معنوی فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ بعض نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمات بول اُٹھتے ہیں اور بعض خُدائے تعالیٰ کی جانب ظُلم کی نسبت کرکے کُفر تک پہنچ جاتے ہیں، یہ ان کی اِنتہائی شقاوت (بدبختی) اور دُنیا و آخرت کی ہلاکت کا سبب ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللهِ تَعَالٰی۔ (انوار الحدیث، ص۱۹۷)

یاد رکھئے! بیماری کے فضائل اسی صُورت میں حاصل ہوسکیں گے کہ جب ہم اپنی زبان سے شکوہ وشکایت کا اِظہار کرنے کے بجائے صبر وشکر کا مُظاہرہ کریں۔ حضرت عطاء بن یسار رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ان سے فرماتا ہے: دیکھو یہ اپنی

عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے والوں کی موجودگی میں اللہ کریم کی حمد و ثنا بیان کرے (یعنی شکر اَدا کرے) تو وہ فرشتے اس کی یہ بات بارگاہِ الٰہی میں عرض کر دیتے ہیں، حالانکہ اللہ پاک زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ کریم فرماتا ہے: میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسے جنّت میں داخل کروں اور اگر اسے شِفا دوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دوں اور اس کے گُناہ مٹا دوں۔
(موطا امام مالک، ۴۲۹/۲، حدیث:۱۷۹۸)

اللہ پاک ہمیں ہر بیماری و پریشانی میں صبر کرنے اور اپنی موت کو یاد رکھتے ہوئے اس کی زِیادہ سے زِیادہ تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

جہنّم کے دروازے پر نام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری نہ کرنا اور گُناہوں پر ڈٹے رہنا باعثِ ہلاکت اور اللہ و رسول کی ناراضی کا سبب ہے۔ موت کے بعد توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا اور ہمارے گُناہوں کا نتیجہ عذاب کی صُورت میں ہمارے سامنے آ جائے گا، اُس وَقْت پچھتانے اور سر پچھاڑنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا، لہٰذا ابھی مَوقع غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے سچّی توبہ کر کے نَمازوں، رَمَضانُ المُبارَک کے روزوں اور سُنَّتوں بھری زِندگی گُزارنے کا عہد کرتے ہوئے موت کی تیاری شروع کر دیجئے۔ ابھی ہم میں سے اکثر جوان ہیں اور جوانی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اسے عبادت و رِیاضت میں بسر کیجئے، کل بُڑھاپے میں ہمت ختم ہو جائے گی، اَعضا بھی جواب دے چکے ہوں گے، اس وقت عبادت کرنا مشکل ہو گا۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مُفتیِ اعظم ہند، مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رِیاضت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہمّت
جو کچھ کرنا ہو اب کر لو ابھی نُوری جواں تم ہو

موت کا ایک قاصد "بڑھاپا"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح بیماری موت کا ایک قاصد ہے اسی طرح بُڑھاپا بھی موت سے

پہلے اس کے قاصد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یوں تو انسان کا کسی بھی وقت موت سے غافل رہنا گویا دُشمن کے گھیرے میں سو جانے کی طرح ہے مگر بُڑھاپے میں موت سے غفلت برتنا ایسا ہی ہے کہ دُشمن پے در پے حملہ کیے جائے اور ہم اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر بھی اختیار نہ کریں۔ بُڑھاپا عمر کا وہ آخری مرحلہ ہے کہ اس کے بعد سِوائے موت کے کوئی منزل نہیں اور یہی عمر انسان کو خوابِ غفلت سے بیدار کرتی اور نیکیوں کی طرف راغب کرتی ہے مگر اب اس عُمر میں بھی انسان غَفلت سے کام لے تو ایسے شخص کا آخِرت میں کیا حال ہو گا۔ چُنانچہ اللہ پاک پارہ22 سُوْرَۃُ اَلْفَاطِر آیت نمبر37 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾

(پ۲۲، فاطر:۳۷)

تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور وہ اس میں چلّاتے ہوں گے اے ہمارے رَبّ ہمیں نکال کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو پہلے کرتے تھے اور کیا ہم نے تمہیں وہ عُمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سُنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا تو اب چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر کی کتابوں میں ایک قول کے مُطابق (النَّذِیْرُ) سے مُراد بڑھاپا ہے۔ عَلامہ بَغوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب ایک بال سفید ہو جاتا ہے تو وہ دوسروں سے کہتا ہے کہ تم بھی تیار ہو جاؤ کہ موت کا وَقت قریب آگیا ہے۔ (تفسیر بغوی،۳/۴۹۵،تفسیر در منثور، ۷/۳۲)

معلوم ہوا کہ بڑھاپا بھی موت کے قاصدوں میں سے ہے، یہ ایسی عمر ہے کہ اس میں انسان کو خواہِشاتِ نَفس ترک کرکے دُنیا کی مَحبّت سے پیچھا چُھڑا کر اللہ پاک کی طرف لَو لگا لینی چاہیے اور زندگی کے باقی دن موت کی یاد اور آخرت کی تیاری میں بسر کرنے چاہئیں۔ ہمارے بُزرگانِ دِین یوں تو اپنی ساری زندگی فکرِ آخرت اور اَحکامِ خُداوندی کی بجاآوری میں ہی بسر کرتے تھے مگر جب انہیں اپنی داڑھی یا سر کے بالوں میں ایک سفید بال نظر آجاتا تو خَلْوت نشینی اِخْتیار کرلیتے اور اللہ کی عِبادت و رِیاضت میں مَشْغُول ہو جاتے۔ جیسا کہ

خلوت نشین بزرگ

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی قوم کے سردار تھے۔ ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی داڑھی

میں ایک سفید بال دیکھا تو دُعا کی: یا اللہ! میں اچانک ہونے والے حادِثات سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ موت میری تاک میں ہے اور میں اس سے بچ نہیں سکتا۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمانے لگے: اے بنو سعد! میں نے اپنی جوانی تم پر وَقْف کر دی تھی، اب تم میرا بُڑھاپا مجھے بخش دو۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے گھر تشریف لائے اور عبادت میں مصروف ہوگئے یہاں تک کہ آپ کا وِصال ہو گیا۔

(بحر الدموع، ص١١٢)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بُوڑھا شخص موت کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بعض لوگ اس عمر میں بھی گُناہوں کی دَلدَل میں پھنسے رہتے ہیں اور گالی گلوچ، فلموں ڈراموں، جُھوٹ، غیبت اور چُغلی سے پیچھا نہیں چُھڑا پاتے نیز مال کمانے کی دُھن ان پر سوار رہتی ہے جیسا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: آدمی بُوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی دو (2) چیزیں جوان رہتی ہیں: (1) حرص اور (2) لمبی اُمید۔ (مسلم،کتاب الزکاۃ،باب کراھیۃ الحرص علی الدنیا،ص٥٢١،حدیث١٠٤٧)

اسی طرح رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بُوڑھے کا دل دو(2) چیزوں کی مَحَبَّت میں جوان ہی رہتا ہے (1) زِندگی اور (2) مال کی مَحَبَّت۔

(مسلم،کتاب الزکاۃ،باب کراھیۃ الحرص علی الدنیا،ص٥٢١،حدیث١٠٤٦)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ انسان چاہے بُڑھاپے کی دَہلیز پر ہی کیوں نہ پہنچ جائے لیکن مال و دولت کی مَحَبَّت اور ہوس اس عمر میں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور یوں اُسے عبادت و ریاضت کی چاشنی نصیب نہیں ہوتی۔ اپنے دل سے دُنیا کی مَحَبَّت مِٹا کر موت کی یاد دل میں بٹھانے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”آنسوؤں کا دریا“ سے 3 نصیحت آموز عربی اشعار کا ترجمہ سُنئے اور توبہ کے بعد اپنی بقیہ زِندگی اللہ پاک کی عبادت میں گُزارنے کی نِیَّت کر لیجئے۔

(1)...اے بُوڑھے شخص! کیا بُڑھاپا آنے کے باوُجود بھی تو جہالت میں مُبتلا ہے؟ اب (اس عمر) میں تیری طرف سے جہالت کا مُظاہرہ اچھا نہیں۔ (2)... تیرا فیصلہ تو سر کی سفیدی نے کر دیا مگر پھر بھی تُو دُنیا کی طرف مائل ہوتا ہے اور ناپائیدار (دُنیا) تجھے دھوکا دے رہی ہے۔ (3)... ناپائیدار دُنیا اور (اس پر) افسوس کرنا چھوڑ دے، کہ

ایک دن تُو بھی مرنے والا ہے، اور ایسے پختہ اِرادہ کے ساتھ آگے بڑھ جس میں کسی بیہودہ پن کی آمیزش نہ ہو۔

آخرت کے مُقابلے میں دُنیا کی حیثیت

حضرتِ سَیِّدُنا مُستَورِد بن شَدّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مَروِی ہے کہ اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دُنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی اس اُنگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس اُنگلی پر کتنا پانی آیا۔ (مسلم،ص۱۵۲۹،حدیث:۲۸۵۸)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (مثال) بھی فقط سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ فانی اور مُتَناھی (ختم ہونے والی اور اِنتہا کو پہنچنے والی دُنیا) کو باقی، غیر فانی، غیر مُتَناھی (ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت) سے اتنی بھی نسبت نہیں جو بھیگی اُنگلی کی تَری کو سمندر سے ہے۔ خیال رہے کہ دنیا وہ ہے جو اللہ سے غافل کر دے، عاقِل (عقلمند) عارف کی دُنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اُس کی دُنیا بہت ہی عظیم ہے، غافل کی نَماز بھی دُنیا ہے، جو وہ نام و نُمود کے لئے اَدا کرتا ہے، عاقل کا کھانا، پینا، سونا، جاگنا بلکہ جینا مرنا بھی دِین ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے، مُسلمان اِس لیے کھائے پیئے سوئے جاگے کہ یہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں ہیں۔ حَیاۃُ الدُّنیا اور چیز ہے، حیٰوۃٌ فِی الدُّنیا اور، حَیاۃٌ لِّلدُّنیا کچھ اور، یعنی دُنیا کی زِندگی، دُنیا میں زِندگی اور دُنیا کے لئے زِندگی۔ جو زِندگی دُنیا میں ہو مگر آخرت کے لئے ہو دُنیا کے لئے نہ ہو، وہ مُبارَک ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،۷/۳ بتغیر)

دل سے میرے دُنیا کی مَحبَّت نہیں جاتی سرکار گُناہوں کی بھی عادت نہیں جاتی
دِن رات مُسلسل ہے گُناہوں کا تَسلسُل کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

تُو اچانک موت کا ہو گا شکار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت سے پہلے اس کے قاصد آتے ہیں مگر اس اِنتظار میں ہرگز نہیں رہنا چاہئے کہ جب موت کے قاصد آجائیں گے تو پھر اس کی تیاری شروع کریں گے، بعض اَوقات موت کے قاصد نہیں آتے اور انسان اچانک ہی موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا! اس سے پہلے کہ اچانک پیامِ اَجَل (یعنی موت

کا پیغام) آن پہنچے اور ہم اپنے اَعِزّہ واَقْرِبا کو روتا چھوڑ کر دُنیا کی فانی رونقوں، لذّتوں اور آسائشوں سے مُنہ موڑ کر قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا جاسوئیں، ابھی سے موت کی تیاری شُروع کر دیجئے اور جوانی کے نَشّے میں مدہوش ہونے کی وجہ سے غفلت کا جو پردہ ہماری عقل پر پڑ چکا ہے اُسے چاک کرنے کیلئے آیئے! نوجوانوں کی اچانک موت کے چند عبرتناک واقعات سُنتے ہیں۔

سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے، ایک شخص نے سیلاب آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ "یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔" تو اس نے کہا: "مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خُوبصورتی و شادابی نے مجھے تَعَجُّب میں ڈال دیا ہے۔" اس سے کہا گیا کہ "تمام رونقیں اور خُوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔" اُس نے کہا: "میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔" پھر ایک رات حالتِ نیند میں اسے سیلاب نے آلیا اور وہ غرق ہو کر مر گیا۔
(عیون الحکایات، ص۴۴۶)

شادی کے ارمان خاک میں مل گئے

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک نوجوان کی اچانک موت کا عبرت ناک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ بنگلہ دیش میں ایک نوجوان نے داڑھی رکھی تھی، جب اُس کی شادی کا وَقت قریب آیا تو والِدین نے داڑھی مُنڈوانے پر مجبور کیا۔ بادِلِ ناخواستہ (یعنی نہ چاہتے ہوئے بھی) نائی کے پاس جا کر داڑھی مُنڈوا کر گھر کی طرف آتے ہوئے سڑک عُبُور کر رہا تھا کہ کسی تیز رفتار گاڑی نے کچل کر رکھ دیا، اُس کا دم نکل گیا اور اُس کی شادی کے اَرمان خاک میں مل گئے، ماں باپ نہ بچا سکے! نہ شادی ہوئی نہ داڑھی رہی۔ (نیکی کی دعوت، ص۵۵٦)

شادی کا گھر ماتم کدہ بن گیا

ایک شخص جس کا گھر قبرستان کے قریب تھا اُس نے اپنے بیٹے کی شادی کے سلسلے میں رات ناچ رنگ کی محفِل قائم کی، لوگ ناچ کُود اور دھما چوکڑی میں مشغول تھے کہ قبرستان کا سنّاٹا چیرتی ہوئی دو عَرَبی اشعار پر مُشتمِل ایک گرجدار آواز گُونج اُٹھی: اے ناچ رنگ کی ناپائیدار لذّتوں میں مُنْہمِک ہونے والو! موت تمام کھیل

کُود کو خَتْم کر دیتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہم نے دیکھے جو مسرّتوں اور لذّتوں میں غافِل تھے، موت نے انہیں اپنے اہل وعیال سے جُدا کر دیا! راوی کہتے ہیں: خدا کی قسم! چند دنوں کے بعد دُولھا کا انتِقال ہوگیا۔

(ابن ابی دنیا، کتاب الاعتبار واعقاب السرور والاحزان، ۳۱/۶، رقم: ۴۱)

کِھلکِھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر	قبر میں روئے گا چیخیں مار کر
کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی	قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۲۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! شادی کے ہنستے بستے گھر میں موت کی آندھی آئی اور ٹھٹّھا مسخریوں، دھما چوکڑیوں، سنگیت کی دُھنوں، چُٹکلوں اور قہقہوں، شادمانیوں اور مسرّتوں، مچلتے ارمانوں اور خوشی کی تمام راحت سامانیوں کو اُڑا کر لے گئی۔ دولہا میاں موت کے گھاٹ اُتر گئے اور خوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کدہ بن گیا۔ اِس حِکایت کو سن کر شادیوں میں بے ہودہ فنکشن برپا کرنے والوں اور ان میں شریک ہو کر گانے باجے کی دُھنوں پر ہنس ہنس کر خوشی کے نعرے بُلند کرنے والوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔

نہیں درکار وہ خوشیاں جو غفلت کا بنیں ساماں
عطا کر اپنی اُلفت اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نوجوانوں کو دُنیا کی بے ثَباتیوں، اس کی بیوفائیوں اور قبر کی تاریکیوں کا اِحساس دِلا کر خوابِ غفلت سے بیدار کرنے اور قبر وحشر کی تیّاری کا ذِہن بنانے کیلئے دَورانِ خُطبہ فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ خُوبصورت چہرے والے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اترانے والے؟ کِدھر گئے وہ بادشاہ جنہوں نے عالیشان شہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قلعوں سے تقوِیَت بخشی؟ کدھر چلے گئے میدانِ جنگ

میں غالِب آنے والے؟ بیشک زمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب یہ قبر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔

(شعب الایمان،باب فی الزھد وقصر الأمل،٧/٣٦٤، حدیث:١٠٥٩٥)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عَقل مند وہی ہے جو اپنی موت سے پہلے موت کی تیاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹّھا کرلے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قبر میں ساتھ لیتا جائے اور یُوں قبر کی روشنی کا اِنتِظام کرلے، ورنہ قبر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپڑاسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور اگر کسی کے ساتھ بھی توشَۂ آخِرت میں کمی رہی، نَمازیں قَصدًا قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلا عُذرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر اَدا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سُنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مُٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض! خُوب گُناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صُورت میں سِوائے حَسرت ونَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! موت کا دِن مُقرَّر ہے، ہم دُنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں، مضبوط سے مضبوط عمارت میں جا چھپیں یا عالیشان محلّات میں بند ہو جائیں لیکن موت اپنے وَقت پر ضرور آکر رہے گی۔ چُنانچہ پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 78 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ (پ٥، النساء:٧٨)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو

منقول ہے، ایک مرتبہ ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور آپ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کو مسلسل دیکھتے رہے پھر باہر چلے گئے، اس شخص نے حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: یہ کون تھے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ ملکُ الموت تھے۔ اس نے کہا: میں نے ان کی

طرف دیکھا تو وہ مجھے یُوں دیکھ رہے تھے کہ جیسے مجھے ہی لینے آئے ہوں۔ حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے مجھے بچالیں اور ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِند کے کسی دُور دراز علاقہ میں پہنچا دے۔ حکم سُنتے ہی ہوا نے اسے وَہاں پہنچادیا۔ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام جب دوبارہ آئے تو حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پُوچھا: تم میرے قریب بیٹھے شخص کو مسلسل کیوں دیکھ رہے تھے؟ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: مجھے اس پر حیرانگی ہو رہی تھی کہ مجھے حکم یہ ملا تھا کہ کچھ دیر بعد اس کی رُوح ہند کے دُور دراز علاقہ میں قبض کروں حالانکہ وہ آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ (احیاء العلوم، ۵ /۲۱۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ وہ شخص اس گُمان میں تھا کہ اگر میں مَلَکُ الْمَوت کی نظروں سے اَوجھل ہو کر کئی میل دُور چلا جاؤں گا تو شاید موت سے بچنے میں کامیاب ہو جاؤں مگر آہ! جس مقام پر اس کی موت پہلے سے ہی لکھی جا چکی تھی وہ خُود وہاں پہنچ گیا۔ یاد رکھئے! موت کسی کو نہیں چھوڑتی، ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا پڑے گا۔ چُنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنبیاء کی آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ (پ۱۷، النساء:۳۵) ترجَمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

حکیمُ الاُمَّت، مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جنّ یا فِرِشتہ، اللہ پاک کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے۔ اور ہر چیز فانی ہے۔ (نورُ العرفان، ص۱۱۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! قرآنِ کریم واضح لفظوں میں یہ اعلان فرما رہا ہے کہ موت ہر ایک کو آنی ہے، اس سے کوئی نہیں بچ سکتا، اس کے باوُجود بھی ہم اس کی تیاری نہ کریں تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔ اگر کوئی شخص کسی پُر لُطف اور رَنگ وسُرور کی بڑی محفل میں شریک ہو اور اسے یہ خبر دے دی جائے کہ ابھی کوئی سپاہی آئے گا اور تمہیں سب کے سامنے پانچ (5) کوڑے مارے گا تو یقیناً اُسے وہ محفل بدمزہ اور زندگی بے رونق معلوم ہونے لگے گی مگر موت جو ہر لمحہ ہمارے پیچھے چلی آرہی ہے اور کسی بھی وَقْت تمام تر سختیوں کے ساتھ آکر پکڑ سکتی ہے پھر بھی ہم غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔

گو پیشِ نظر قبر کا پُر ہول گڑھا ہے　　افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۳۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کی سختیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ موت کی سختیوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راست رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجزا کو گھیر لیتی ہے، یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو بدن کی گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راست رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے، لہٰذا اُس وَقْت کی تکلیف اور دَرْد کا کون اَندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دہ ہے، کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تَعَلُّق قائم ہے۔ تو ذرا اندازہ کرو کہ اس وَقْت کس قدر تکلیف ہوگی جب تلوار براہِ راست رُوح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخْمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا اور چیخ وپُکار کر سکتا ہے کیونکہ اس کے زَبان و جسم میں طاقت مَوجُود ہے جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ وپُکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ موت کی تکلیف اس وَقْت بڑھ کر دل پر غَلَبہ کر لیتی ہے اور پھر پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حصّے کو کمزور کر دیتی ہے، یہاں تک کہ کسی بھی حصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہتی، نیز سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت پر غالب آکر اسے حیران و پریشان کر دیتی ہے جبکہ زَبان کو گُونگا اور باقی جِسمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی ہے، اگر کوئی شخص نَزع کے وَقْت رونا، چِلّانا یا مدد مانگنا بھی چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقْت اس کے حلق اور سینے سے غَرغَرہ اور گائے بیل کے ڈکرانے کی آواز ہی سنو گے، اس کا رنگ مٹیالا ہو جاتا ہے، گویا مٹی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوح نکالی جاچکی ہو، اس کی حالت مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسم کی ایک رَگ بھی کھینچ جائے تو بہت زِیادَہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قَدر تکلیف ہوتی ہوگی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے

پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں جبکہ توبہ کا دروازہ کچھ ہی دیر پہلے بند ہو جاتا ہے اور پھر حسرت و ندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/۵۱۱۔۵۱۲ ملتقطاً)

نزع میں رَبِّ غفّار تجھ سے موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مصطفٰے ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِرْدِ لب کلمۂ طَیِّبہ ہو اور ایمان پر خاتمہ ہو
آگیا ہائے وقتِ قضا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۱۳۵۔۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت کے وَقْت کی تکلیف تو مُردہ ہی جان سکتا ہے مگر ہمیں اپنی موت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: موت خوفناک ہے اور اس کا خطرہ بہت بڑا ہے لیکن پھر بھی لوگ اس سے غافل ہیں کہ اس کے بارے میں سوچ بچار کرتے ہیں نہ اسے یاد کرتے ہیں اور اگر کوئی یاد بھی کرتا ہے تو بے توجہی سے کرتا ہے کہ دل دُنیوی خواہشات میں مشغول رہتا ہے، لہٰذا موت کی یاد سے دل کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا، البتہ فائدہ اس طریقے سے پہنچ سکتا ہے کہ موت کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے یاد کرے اور اس کے علاوہ ہر چیز کو اپنے دل سے نکال دے جیسے کوئی شخص خطرناک جنگل میں سفر کا ارادہ کرے یا سمندری سفر کا ارادہ کرے تو بس اسی کے بارے میں غور و فکر کرتا رہتا ہے، لہٰذا جب موت کی یاد کا تعلق دل سے براہِ راست ہو گا تو اس کا اثر بھی ہو گا اور علامت یہ ہو گی کہ دنیا سے دل اتنا ٹُوٹ چکا ہو گا کہ دنیا کی ہر خوشی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۹۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت کی حقیقت جان لینے کے بعد آئیے! اب موت کو یاد کرنے کے چند فضائل بھی سنتے ہیں۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عرض کی: ”یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا شہیدوں کے ساتھ کسی اور کو بھی اُٹھایا جائے گا؟“ ارشاد فرمایا: ”ہاں! اسے جو دن

رات میں 20 مرتبہ موت کو یاد کرے۔ (معجم اوسط، ۳۸۱/۵، حدیث:۷۶۷۶ بتغیر)

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایسی مجلس کے پاس سے ہوا جس سے ہنسی کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، ارشاد فرمایا: "اپنی مجلسوں میں لذتوں کو بے مزہ کر دینے والی کا بھی ذکر کیا کرو۔" انہوں نے عرض کی: "لذتوں کو بے مزہ کرنے والی کیا چیز ہے؟" ارشاد فرمایا: "موت۔"

(موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الموت والاستعداد له، ۴۲۳/۵، حدیث:۹۵)

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے والا دَسواں شخص تھا کہ کسی انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں زیادہ عقلمند اور عزت والا کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "موت کو زیادہ یاد کرنے اور اس کی زیادہ تیاری کرنے والا، یہی لوگ عقلمند ہیں کہ دنیاوی اور اُخروی اعزاز کے ساتھ رُخصت ہوتے ہیں۔"

(مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، ص۵، حدیث:۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ احادیثِ مُبارَکہ میں موت کو یاد کرنے والے کو شہیدوں کے ساتھ اُٹھائے جانے کا مُژدہ سُنایا گیا اور اسے عقلمند اور مُعزّز لوگوں میں شُمار کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس مقام کو پانے کیلئے ہمیں بھی عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہیے اور اس کی تیاری کیلئے نماز روزوں کی پابندی کرنے، گُناہوں سے بچنے اور خوب خُوب نیکیاں کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ آج ہمارے پاس موقع ہے لیکن عمل کی طرف ہمارا دل مائل نہیں ہوتا، کل مرنے کے بعد دُنیا میں نیک اعمال نہ کرنے کی حسرت ہوگی اور دل بھی چاہے گا کہ مجھے کچھ مُدّت کیلئے پھر سے دُنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ نیک اعمال کر سکوں لیکن اس وَقت سِوائے حسرت و ندامت کے کوئی چارہ نہ ہو گا۔ لہٰذا آج کو کل پر فَوقیت دیتے ہوئے آج ہی سے نیک اعمال شُروع کر دیجئے اور ہر لمحہ اپنی موت کو پیشِ نظر رکھئے کیونکہ موت کو یاد کرنا موت کی تیاری میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائے گی ۔۔۔ کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۳۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کو یاد کرنے کا زیادہ مُفید طریقہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خُود کو ڈرانے اور دل کو قبر وآخرت کی فکر میں لگانے کیلئے موت کا تصوُّر جَمانے کا طریقہ یہ ہے کہ کبھی کبھی تنہائی میں دِل کو ہر طرح کے دُنیوی خَیالات سے پاک کرکے پہلے اپنے اُن دوستوں اور رِشتہ داروں کو یاد کیجئے جو وفات پاچکے ہیں، اپنے قُرب وجَوار میں رہنے والے فوت شُدگان میں سے ایک ایک کو یاد کیجئے اور تصوُّر ہی تصوُّر میں ان کے چہرے سامنے لائیے اور خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دُنیا میں اپنے اپنے مَنْصَب وکام میں مشغول، لمبی لمبی اُمیدیں باندھے، دُنیوی تعلیم کے ذریعے مستقبل کی بہتری کے لیے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہاسال تک مکمل نہ ہوسکیں، دُنیوی کاروبار کے لیے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کیا کرتے تھے وہ صرف اس دُنیا ہی کے لیے کوششوں میں مصروف تھے، اسی کی آسائشیں انہیں محبوب اور اسی کا آرام انہیں مَرغُوب تھا، وہ یُوں زِندگی گُزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔ چنانچہ وہ موت سے غافل خُوشیوں میں بدمست اور کھیل تماشوں میں مگن تھے، ان کے کفن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دُنیا کی رنگینیوں میں گُم تھے، آہ! اسی بے خبری کے عالَم میں انہیں یکایک موت نے آلیا اور وہ قبروں میں پہنچادیئے گئے، ان کے ماں باپ غم سے نڈھال ہوگئے، ان کی بیوائیں بے حال ہوگئیں، ان کے بچے بلکتے رہ گئے، مستقبل کے حَسین خوابوں کا آئینہ چکنا چُور ہوگیا، اُمیدیں ملیا میٹ ہوگئیں، ان کے کام اَدھورے رہ گئے، دُنیا کے لیے ان کی سب محنتیں رائیگاں گئیں، وُرَثا ان کے اَموال تقسیم کرکے مزے سے کھارہے ہیں اور ان کو بُھول چکے ہیں۔ اس تصوُّر کے بعد اب ان کی قبر کے حالات کے بارے میں غور کیجئے کہ اُن کے بدن کیسے گل سَڑ گئے ہوں گے، آہ! ان کے حَسین چہرے کیسے مَسْخ ہوگئے ہوں گے، وہ کھلکھلا کر ہنستے تھے تو مُنہ سے پُھول جھڑتے تھے مگر آہ! اب ان کے وہ چمکیلے خُوبصورت دانت جھڑ چکے ہوں گے اور مُنہ میں پیپ پڑگئی ہوگی، ان کی موٹی موٹی دلکش آنکھیں اُبل کر رُخساروں پر بہہ گئی ہوں گی، ان کے ریشم جیسے بال جھڑ کر قبر میں بکھر گئے ہوں گے، ان کی باریک اُونچی خُوبصورت ناک میں کیڑے گُھسے ہوئے ہوں گے، ان کے گُلاب کی پنکھڑیوں کی مانند پتلے پتلے نازُک ہونٹوں کو کیڑے کھارہے ہوں گے، وہ ننّھے ننّھے بچے جن کی باتوں سے غمزدہ دل کِھل اُٹھتے تھے، مرنے کے بعد اِن کی زبانوں پر کیڑے چمٹے ہوں گے، نوجوانوں

کے قابلِ رشک توانا و ورزشی جسم خاک میں مل گئے ہوں گے۔ ان کے تمام جوڑ الگ الگ ہو چکے ہوں گے۔

یہ تَصَوُّر کرنے کے بعد سوچئے کہ آہ! یہی حال عنقریب میرا بھی ہونے والا ہے، مجھ پر بھی نزع کی کیفیت طاری ہو گی، اَعِزّہ و اَقْرِبا جمع ہوں گے، ماں میرا لال! میرا لال! کہہ رہی ہو گی، باپ مجھے بیٹا! بیٹا! کہہ کر پُکار رہا ہو گا، بہنیں بھائی! بھائی! کی آوازیں لگا رہی ہوں گی، چاہنے والے آہیں اور سسکیاں بھر رہے ہوں گے، پھر اسی چیخ و پُکار کے پُر ہول ماحول میں رُوح قبض کرلی جائے گی، کوئی آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دے گا، مجھ پر کپڑا اُڑھا دیا جائے گا، عزیزوں کے رونے دھونے سے کہرام مچ جائے گا، پھر غسّال کو بُلایا جائے گا، مجھے تختۂ غسل پر لِٹا کر غُسل دیا جائے گا اور کفن پہنایا جائے گا، آہ و فُغاں کے شور میں اس گھر سے میرا جنازہ روانہ ہو گا جس گھر میں میں نے ساری عُمر بسر کی، کل تک جنہوں نے ناز اُٹھائے آج وہی میرا جنازہ اُٹھا کر قبرستان کی طرف چل پڑیں گے، پھر مجھے قبر میں اُتار کر میرے عزیز اپنے ہاتھوں سے مجھ پر مٹی ڈالیں گے، آہ! پھر قبر کی تاریکیوں میں مجھے تنہا چھوڑ کر سب کے سب واپس پلٹ جائیں گے۔ میرا دل بہلانے کے لیے کوئی بھی وہاں نہ ٹھہرے گا، ہائے! ہائے! پھر قبر میں میرا جسم گلنا سَڑنا شروع ہو جائے گا۔ اُسے کیڑے کھانا شروع کر دیں گے، وہ کیڑے پتا نہیں میری سیدھی آنکھ پہلے کھائیں گے یا اُلٹی آنکھ، میری زبان پہلے کھائیں گے یا میرے ہونٹ۔ ہائے! ہائے! میرے بدن پر کس قدر آزادی کے ساتھ کیڑے رِینگ رہے ہوں گے، ناک، کان اور آنکھوں وغیرہ میں گُھس رہے ہوں گے۔ یُوں اپنی موت اور قبر کے حالات کا تصوُّر باندھیے، پھر مُنکر نکیر کی آمد، ان کے سوالات اور عذابِ قبر کا خیال دل میں لائیے اور اپنے آپ کو ان پیش آنے والے مُعاملات سے ڈرائیے۔ اس طرح فکرِ مدینہ (یعنی اعمال کے محاسبے) کے ذریعے موت کا تصوُّر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ دل میں موت کا احساس پیدا ہو گا، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔ (بیاناتِ عطاریہ، حصہ ۱، ص ۳۰۹)

یاد رکھ! ہر آن آخر موت ہے — بن تو مت انجان آخر موت ہے
مُلکِ فانی میں فنا ہر شئے کو ہے — سُن لگا کر کان، آخر موت ہے
بارہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے — مان یا مت مان آخر موت ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ موت کی یاد ہر وَقْت ہمارے دلوں میں مَوجُود رہے اور

ہم وَقتاً فوقتاً موت کی تیاری کرتے رہیں اور اس کے علاوہ دیگر گناہوں سے بھی بچتے رہیں تو اس کیلئے ہمیں ایک ایسے ماحول کی ضرورت ہے کہ جس ماحول میں ہمیں گُناہوں کی سَزاؤں اور نیکیوں کی جزاؤں کے بارے میں آگاہ کیا جاتا رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول میں گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے مَحبّت کی ترغیب دلائی جاتی ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور موت کے بارے میں مَزید مَعلُومات حاصِل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی **814** صفحات پر مشتمل کتاب اِحیاءُ العلوم جلد 5 سے ”موت اور اس کے بعد کا بیان“ نیز مکتبۃُ المدینہ کا **44** صفحات پر مشتمل رسالہ ”موت کا تصور“ پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ بے حد مفید معلومات حاصل ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم نے موت کے قاصِدوں کے مُتَعَلِّق بیان سُنا۔ ●… یقیناً موت برحق ہے اور موت سے پہلے موت کے قاصِد مثلاً سیاہ بالوں کے بعد سفید بالوں کا آنا، قُوتِ سماعت میں کمی آجانا، بُڑھاپا، مُوذی مرض، جسمانی کمزوری کی صُورت میں آتے ہیں مگر موت کا آنا انہی پر موقوف نہیں بلکہ بعض تندرست نوجوان حتّٰی کہ نو مَولُود بچے بھی موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ ●… اگر ہماری زندگی میں یہ قاصد آجائیں مثلاً خدانخواستہ کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو نِیّت کیجئے کہ شکوہ شکایت کرنے کے بجائے صبر کرکے اَجر کمانے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے اور بیماری میں بھی جس قدر ممکن ہو نماز وروزے کی پابندی رکھیں گے۔ اور اگر اللہ پاک نے مرض سے شِفا بخشی اور لمبی زندگی عطا کی تو جوانی میں عبادت کے فضائل پانے کے ساتھ ساتھ بڑھاپے میں بھی اللہ پاک کی عبادت، قرآنِ پاک کی تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ ●… اگر ہم موت سے غافل رہے اور دُنیا کی رنگینیوں میں مست ہو کر قبر و آخرت کی تیاری نہ کی تو یاد رکھئے! دُنیا تو جس طرح عیش و عشرت میں گُزار لیں گے مگر آخرت میں ذِلّت و رُسوائی ہمارا مُقدّر بن سکتی ہے اور بعض اَوقات دُنیا میں بھی اس کا اَنجام بُھگتنا پڑتا ہے۔

اللہ کریم ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعائے اِفطار

(مناجات و دعا صفحہ نمبر 310 سے کروائیے۔)

نمازِ مغرب

تسبیحِ فاطمہ

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

سُوْرَۃُ الْمُلْك

(سورۃ الملک اسی اسلامی بھائی کو دیں جن کا لہجہ روانی والا اور خوش الحانی والا ہو، نہ زیادہ speed ہو اور نہ زیادہ slow ہو بس درمیانہ انداز ہو حدر والا)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مَدَنی انعام نمبر 3 کے جُز سورۂ مُلک پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(سُوْرَۃُ الْمُلْك صفحہ نمبر 762 پر ملاحظہ فرمائیں)

وقفۂ طعام

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آیئے۔

(کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں صفحہ نمبر 29 سے کروائیے)

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنّتیں آداب صفحہ نمبر 30 سے بیان کرتے رہیں)

نمازِ عشا کی تیاری

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا

جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

نمازِ عشا مع تراویح

تسبیحِ فاطمہ

(نماز کے بعد اِمام صاحِب دُعائے ثانی کروائیں گے۔ دُعا کے بعد یوں اعلان فرمائیں)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مَدَنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

مدنی مذاکرہ کے بعد 20 منٹ دہرائی روزانہ ہو گی۔

نوٹ: طاق راتوں میں صلوۃ التسبیح کی نماز ادا کی جائے گی۔

صلوۃ التسبیح کا طریقہ

(صلوۃ التسبیح کا طریقہ صفحہ 96 پر ملاحظہ فرمائیں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھلے آنکھ صَلِّ عَلٰی کہتے کہتے

سحری کا وقت ختم ہونے سے کم و بیش 1 گھنٹہ 19 منٹ پہلے شرکاء کو تہجُّد اور سحری کے لیے بیدار کیجئے۔ مُبَلِّغ اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ جلدی بیدار ہو کر وضو وغیرہ سے فراغت پالیں اور اب مقررہ وقت پر، درودِ پاک کے چاروں صیغے قواعد و مخارِج کے ساتھ پڑھتے ہوئے شرکاء کو بیدار کیجئے۔ درودِ پاک سے پہلے ابتدا میں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے اور اب تھوڑے تھوڑے وقفے سے درود و سلام اور کلام کے اشعار پڑھیے! (وقت 7 منٹ)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

وقتِ سحری کا ہو گیا جاگو

وقت سحری کا ہو گیا جاگو نور ہر سمت چھا گیا جاگو

اٹھو سحری کی کرلو تیّاری روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو

ماہِ رمضاں کے فرض ہیں روزے ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو

اٹھو اٹھو وُضو بھی کرلو اور تم تہجُّد کرو ادا جاگو

چُسکیاں گرم چائے کی بھر لو کھا لو ہلکی سی کچھ غذا جاگو

ماہِ رمضاں کی برکتیں لُوٹو لُوٹ لو رحمتِ خدا جاگو

کھا کے سحری اُٹھو ادا کرلو سنّتِ شاہِ انبیا جاگو
تم کو مولیٰ مدینہ دِکھلائے اور حج بھی کرو ادا جاگو
تم کو رَمضاں کے صدقے مولیٰ دے اُلفت و عشقِ مصطفٰے جاگو
تم کو رَمضان کا مدینے میں دے شَرَف ربِّ مصطفٰے جاگو
کیسی پیاری فضا ہے رَمضاں کی دیکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو
رحمتوں کی جھَڑی برستی ہے جلد اٹھ کر کے لو نَہا جاگو
تم کو دیدارِ مصطفٰے ہو جائے ہے یہ عطّاؔر کی دُعا جاگو

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق دن کا اکثر حصہ باوضو رہنے کی نیت سے وضو کر کے صفوں میں تشریف لے آیئے۔ (موقع کی مناسبت سے ٹائم کا اعلان کیجئے) مدنی انعام نمبر 20 پر عمل کرتے ہوئے تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ اور مدنی انعام نمبر 19 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے تَہَجُّدْ ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(اس کے بعد تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ اور تہجد کے فضائل بیان کیے جائیں) (وقت 8 منٹ)

(تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ اور تَہَجُّد کے فضائل صفحہ نمبر 19 سے بیان فرمائیں)

نوافل

(نوافل میں قراءت درمیانی رفتار میں ہو زیادہ تیز تیز نہ پڑھا جائے اور نہ ہی بالکل آہستہ پڑھیے خوش الحانی سے پڑھیے سورۃُ الفاتحہ اور سورۃُ الاخلاص پڑھیے۔ اس بات کا خیال رکھیے کہ ہمیں جدول پر دیئے گئے وقت پر نظر رکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جانا ہے چاہے کسی حلقے میں اسلامی بھائیوں کی تعداد پوری ہو یا کم، ہمیں وقت کو مدِ نظر رکھنا ہے) (وقت 10 منٹ)

تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 20 کے جُز تَحِیَّۃُ الْوُضُو کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

تہجُّد

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر19 کے جُز تہجُّد کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَاءَ اللہ)

دُعا کے مدنی پھول

(دعا و مُناجات کے بعد سحری کا وقت کم از کم 41منٹ ہونا چاہئے۔ کوشش کیجئے کہ کوئی خوش اِلحان نعت خواں اسلامی بھائی مُناجات کریں۔ اگر مناجات میں کسی شعر کی تکرار کرنا چاہیں تو کیجئے مگر یاد رہے مناجات و دعا 10 منٹ سے زائد نہ ہوں۔)

(اب اِس طرح اعلان کیجئے:)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 44 پر عمل کرتے ہوئے خُشُوع اور خُضُوع کے ساتھ دُعا مانگنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَاءَ اللہ)

(پھر مبلغ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بھی بتائیں)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعا میں دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیے کہ سینے، کندھے یا چہرے کی سیدھ میں رہیں یا اتنے بلند ہو جائیں کہ بغل کی رنگت نظر آ جائے، چاروں صورتوں میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رہیں کہ دعا کا قبلہ آسمان ہے۔ اپنے ہاتھوں کو اُٹھا لیجئے، ندامت سے سروں کو جُھکا لیجئے، گناہوں کو یاد کیجئے اور رو رو کر اللہ کریم کی بارگاہ میں مُناجات کیجئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعا میں دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیے کہ سینے، کندھے یا چہرے کی سیدھ میں رہیں یا اتنے بلند ہو جائیں کہ بغل کی رنگت نظر آ جائے، چاروں صورتوں میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رہیں کہ دعا کا قبلہ آسمان ہے۔ اپنے ہاتھوں کو اُٹھا لیجئے، ندامت سے سروں کو جُھکا لیجئے، گناہوں کو یاد کیجئے اور رو رو کر اللہ کریم کی بارگاہ میں مُناجات کیجئے۔

دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

ہر گُنہ سے بچا مجھ کو مولیٰ نیک خصلت بنا مجھ کو مولیٰ
تجھ کو رَمضان کا واسِطہ ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
فضل کر رحم کر تُو عطا کر اور مُعاف اے خدا ہر خطا کر
واسِطہ پنجتن پاک کا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
ہوں بظاہِر بڑا نیک صورت کر بھی دے مجھ کو اب نیک سِیرت
ظاہِر اچھا ہے باطن بُرا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
بے سبب اے خدا کر دے بخشش حَشر میں مجھ سے کرنا نہ پُرسِش
نام غفّار مولیٰ ترا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۵)

یاربِّ مصطفٰے تیرا کروڑہا کروڑ احسان! کہ تو نے ہمیں ایک بار پھر اپنی بارگاہ میں دُعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائی، یااللہ! ہم نے زندگی کا اکثر حصہ غفلت میں گزار دیا اس پر بہت شرمندہ ہیں، مولیٰ! ہمارا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے ایک تو نیکیاں کرتے نہیں اور کبھی کر لیں تو اکثر ریاکاری کی نذر ہو جاتی ہیں،

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چُھپانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص۱۷)

یااللہ! تیری قسم! ہمارے نازک و ناتواں جسموں میں عذاب کی تاب نہیں ہے۔ اِلٰہُ الْعٰلَمِیْن! اخلاص کی دولت عطا فرما دے۔ یااِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! تیری پاک بارگاہ میں گناہوں سے آلودہ ہاتھ اور سیاہ دل کے ساتھ تیرے عاجز بندے حاضر ہیں، رُواں رُواں گناہوں میں لتھڑا ہوا ہے، ہمارے پاس کوئی ایسی نیکی نہیں جو تیری بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل ہو، یااللہ! رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صدقہ ہماری ٹوٹی پھوٹی عبادات اپنی بارگاہ

میں قبول فرما۔یا اللہ! تیری کبریائی کی قسم! اگر حساب وکتاب کے بعد تو ہمیں جَہَنَّم میں ڈال دے تو یہ تیرا عدل ہی ہو گا، مگر اے اللہ! ہم تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! دنیا میں معمولی تکلیف برداشت نہیں ہوتی تو جہنم کی آگ ایک لمحے کے کروڑویں حصے کیلئے بھی کیسے برداشت کرسکیں گے ، اے اللہ! پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت ہمیں نصیب فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! محبوب کی مقبول دُعاؤں کا صدقہ ہمارے ٹوٹے ہوئے دلوں کی دعائیں سن لے، اے اللہ! ہمیں مایوسیوں سے بچالے، یا اللہ اپنی رحمت کی طرف ہمیں مائل رکھ، یا اللہ! گناہوں پر نظر پڑتی تو دِل ٹوٹنے لگتا ہے اتنے گناہ کئے ہیں، اتنے حقوقُ العِباد تلف کئے کہ جس کی انتہا نہیں، ایک آدھ نیکی کر بھی لی جو کہ اخلاص سے دور ہو ایسی یاد رہتی ہے کہ دل چاہتا ہے کہ لوگوں میں اس کی واہ واہ ہوتی رہے، نیکی کر کے تو اسے یاد رکھتے ہیں مگر گناہ کر کے بھول جاتے ہیں اے اللہ ہمیں نیکیاں کر کے بھولنے والا بنادے، اے اللہ! تُو ہمیں گناہوں سے بچالے یا اللہ ہمیں گناہوں سے بچالے۔

تجھے تو خبر ہے میں کتنا بُرا ہوں
تو عیبوں کو میرے چُھپا یاالٰہی

یا اللہ! ہمیں ایمان وعافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت کی موت نصیب فرما، جنّتُ البقیع میں مدفن دے دے، یا اللہ! ہماری جائز دُعاؤں کو ہمارے حق میں بہتر فرما، یا اللہ ہمارے عزیزوں، دوستوں اور تمام مسلمانوں کو دین و دنیا کی بھلائیوں سے مالامال فرما، یا اللہ! ہماری دعوتِ اسلامی کا بول بالا فرما، یا اللہ تو راضی ہو جا ایسا راضی ہو جا کہ کبھی بھی ناراض نہ ہونا۔ یا اللہ! اہلبیت کی محبت ہمارے دلوں میں راسخ کردے، ہمیں اچھوں کی صحبت عطا کردے، بُری صحبتوں سے بچالے، ہم سب کو پکا نمازی بنادے، اِلٰہُ الْعٰلَمِیْن! ہم نیکیاں کرتے رہیں گناہوں سے بچتے رہیں، مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت ملتی رہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش، ص۳۱۵)

یا اللہ! پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں ہماری یہ ٹوٹی پھوٹی دعائیں قبول فرما۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وقفہ برائے سحری

اب اس طرح اعلان کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آیئے۔

(کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں صفحہ نمبر۔۔۔۔سے کروایئے۔)

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنتیں اور آداب صفحہ نمبر۔۔۔۔سے بیان کرتے رہیں۔)

نمازِ فجر

بعد فجر سنتوں بھرا بیان (26 منٹ)

ایصالِ ثواب کی برکتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرودِ پاک کی فضیلت

حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمایئے کہ میں اسے خواب (DREAM) میں دیکھ لوں۔ آپ نے اُسے عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب میں اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر تار کول (یعنی ڈامَر) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بَیڑیاں ہیں۔ اُس نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خواب سنایا، سُن کر آپ بَہُت مغموم ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں تھی اور اس کے سر پر تاج (CROWN) تھا۔ اس نے کہا اے حسن! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔ آپ نے فرمایا: کس وجہ سے تیری حالت بدلی جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اُس نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود

بھیجا، اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ پاک نے ہم 550 قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع، ص ۴۲ بتغیر قلیل)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رَحمٰن ہے ترا یاربّ! بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے ترا یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص ۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُرُود شریف کی فضیلت سے متعلق جو حکایت ہم نے سُنی، اس سے اِیصالِ ثواب کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک لڑکی انتہائی دردناک حالت میں عذاب کا شکار تھی مگر جب اللہ کریم کے ایک بندے نے گزرتے ہوئے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُقدّسہ پر دُرُودِ پاک کے گجرے نچھاور کیے اور اس کا ثواب قبرِستان والوں کو پہنچایا تو نہ صرف اس لڑکی کو عذاب سے نجات مل گئی بلکہ مزید سینکڑوں مُردوں کو عذاب سے رہائی نصیب ہوئی۔ ذرا سوچئے کہ ہمارا کریم رب کس قدر مہربان ہے کہ اس نے صِرف ایک بار دُرُود شریف کی برکت سے سینکڑوں مُردوں کی بگڑی بنادی تو جو مسلمان کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے اور نیکیوں کا ثواب مسلمان مرحومین کو بھیجنے کا عادی ہوگا تو اللہ پاک اِیصالِ ثواب کرنے والے اور جن کو ثواب بھیجا گیا ان سب پر اِنعام و اکرام کی کیسی بارش برسائے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اِیصالِ ثواب کے معاملے میں سُستی کرنے کے بجائے وقتاً فوقتاً دُرُودِ پاک اور نیکیوں سے حاصل ہونے والا ثواب پہنچاتے رہیں، ان کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہیں کیونکہ یہ ایک ایسا جائز عمل ہے کہ جس کی برکت سے مسلمان مرحومین کے ساتھ ساتھ زِندوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ حضرت علامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیصالِ ثواب یعنی قرآنِ مجید یا دُرُود شریف یا کلمۂ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدَنیہ (مالی عبادت جیسے صدقہ و خیرات اور بدَنی عبادت جیسے نماز روزہ وغیرہ)، فَرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ زندوں کے اِیصالِ ثواب سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۶۴۲)

یاد رکھئے! مَرحُومین کے لئے مغفرت و رحمت کی دعا کرنا بھی اِیصالِ ثواب ہی کی ایک قسم ہے چنانچہ مَلِکُ الْعُلَما حضرت علامہ ظَفَرُ الدّین بہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیصالِ ثواب کے چار (4) طریقے ہیں: (1) دُعائے

مغفرت (2) دُعائے رحمت (3) نمازِ جنازہ (4) قبر پر ٹھہرنا اور دعا کرنا۔ (دورِ صحابہ میں ایصالِ ثواب کی مختلف صورتیں، ص ۴۵)

قرآنِ کریم میں ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ یعنی مومنین کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا ثبوت واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ پارہ 28 سورۂ حشر آیت نمبر 10 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ (پ۲۸، الحشر: ۱۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

مشہور مفسّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ صرف اپنے لئے دعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے دوسرا یہ کہ بُزرگانِ دِین خصوصاً صحابۂ کرام و اہلِ بیت کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے۔

(نور العرفان، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! انسان جب تک دُنیا میں رہتا ہے تو اس کے اِرد گرد اس کے وَالِدین، بہن بھائی، مِیاں بیوی اور دوست واحباب وغیرہ موجود ہوتے ہیں کہ جو اس کے ہر دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بیمار ہو تو بیمار پُرسی (یعنی عِیادت) بھی کرتے ہیں، مگر جب یہی انسان تنگ و تاریک قبر میں جا پہنچتا ہے تو اس کے والدین، نہ بہن بھائی، نہ اہل وعیال اور نہ دوست احباب اس کے ساتھ ہوتے ہیں بلکہ وہ قبر میں اکیلا ہوتا ہے۔ قبر میں جانے کے بعد اس پر جو گزرتی ہے اس کا حال تو وہ خود ہی بہتر جانتا ہے۔

حدیثِ پاک میں قبر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے رسولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ یعنی بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب: ۲۶، ۲۰۸/۴، حدیث: ۲۴۶۸) اب جو قبر میں موجود ہے تو ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہیں کہ قبر اس کے لیے جنت کا باغ (GARDEN) ثابت ہوئی ہوگی یا مَعَاذَ الله جہنّم کا گڑھا بنی ہوگی۔ لیکن ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہوئے اس

کے لئے اِیصالِ ثواب کی عادت بنانی چاہیے۔ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا: سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو، سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں) وہ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا تو حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ چُھری لاؤ اور اسے پتھر پر تیز کرلو، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چُھری لی اور مینڈھے کو لِٹا کر اسے ذبح کر دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے اللہ پاک تُو اسے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی آل اور اُمَّت کی طرف سے قبول فرما۔

(مسلم، کتاب الاضاحی، باب استحباب استحسان الضحیة...الخ، حدیث: ۱۹۔(۱۹۶۷) ص۸۳۷)

مشہور مُفسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی قربانی کے ثواب میں انہیں بھی شریک فرمادے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے فرائض وواجبات کا ثواب دوسروں کو بخش سکتے ہیں، اس میں کمی نہیں آسکتی۔ یہ حدیث کھانا سامنے رکھ کر اِیصالِ ثواب کرنے کی قوی دلیل ہے کہ بکری سامنے ہے اور حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کا ثواب اپنی آل اور اُمّت کو بخش رہے ہیں۔

(مراۃ المناجیح، ۲/۳۶۸)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا اکثر ذکر فرمایا کرتے اور بعض اوقات بکری ذبح فرما کر اس کے گوشت کے ٹکڑے کرتے اور اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سہیلیوں کے گھر بھیجا کرتے تھے۔ (بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی خدیجة...الخ، ۲/ ۵۶۵، حدیث: ۳۸۱۸)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اکثر حُضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حضرتِ خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کی طرف سے بکری قربان فرماتے انہیں ثواب پہنچانے کے لیے اس کا گوشت ان کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: (1) میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ (2) میت کو صدقہ وخیرات کا ثواب بخشنا سنت ہے۔ (3) میت کے نام کا کھانا اس کے پیاروں دوستوں کو دینا بہتر ہے، اس سے میت کو دُہری (ڈبل) خوشی ہوتی ہے ایک ثواب پہنچنے کی دوسرے اس کے دوستوں پیاروں کی امداد ہونے کی۔ (مراۃ المناجیح، ۸/۴۹۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ زندوں کا مُردوں بلکہ جو لوگ پیدا ہی نہیں ہوئے ان کے لئے بھی اِیصالِ ثواب کرنا نہ صرف جائز بالکل سنت سے ثابت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کھانا وغیرہ سامنے رکھ کر اِیصالِ ثواب کرنا بھی جائز عمل ہے۔ یاد رکھئے! اِیصالِ ثواب کا یہ سلسلہ صرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے حالاتِ زندگی پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات بھی مرحومین کو اِیصالِ ثواب کرنے کے مختلف انداز اپنایا کرتے تھے، چنانچہ

حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سات (7) روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔ (الحاوی للفتاوی، ۲/۲۲۳)

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری والدہ محترمہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔

(بخاری، کتاب الوصایا، باب الاشھاد فی الوقف والصدقۃ، ۲/ ۲۴۱، حدیث ۲۷۶۲)

ایک روایت میں ہے: حضرتِ سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری والدہ فوت ہو گئیں تو کون سا صدقہ ان کے لئے بہتر ہے؟ فرمایا: پانی، تو اُنہوں نے کُنواں کھدوایا اور کہا: ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یہ کنواں سعد کی ماں کے (اِیصالِ ثواب کے) لئے ہے۔ (ابو داود، کتاب الزکاۃ، ۲/ ۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اِیصالِ ثواب کے لئے دیگیں چڑھانا، انواع و اقسام کے کھانے تیار کروانا اور بڑے اہتمام کے ساتھ لوگوں کو بُلانا ضروری نہیں بلکہ جو کھانا ہم روزانہ کھاتے ہیں اسی پر فاتحہ وغیرہ دلوا کر اپنے مرحومین کو اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں حتّٰی کہ پانی کے ذریعے بھی مرحومین کو اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں بلکہ پانی تو عظیمُ الشان صدقۂ جاریہ ہے جیسا کہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: کوئی صدقہ پانی سے زیادہ اجر والا نہیں۔

(شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی اطعام الطعام وسقی الماء، ۳/۲۲۱، حدیث: ۳۳۷۸)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (میت) کی طرف سے پانی کی خیرات کرو کیونکہ پانی سے دِینی دنیوی منافع حاصل ہوتے ہیں، خصوصًا ان گرم وخشک علاقوں میں جہاں پانی کی کمی ہو، بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں، عام مسلمان ختم، فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی بھی رکھ دیتے ہیں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی خیرات بہتر ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۱۰۴تا۱۰۵، ملتقطاً وبتغیر)

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "فاتحہ اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ" صفحہ نمبر 11 پر فرماتے ہیں: سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے اِس ارشاد: "یہ اُمِّ سعد (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) کیلئے ہے" کے معنٰی یہ ہیں کہ یہ کُنواں سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ماں کے اِیصالِ ثواب کے لئے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو بُزرگوں کی طرف مَنسوب کرنا مَثَلًا یہ کہنا کہ "یہ سَیِّدُنا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بکرا ہے" اس میں کوئی حَرَج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یِہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہے۔ قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں، مَثَلًا کوئی اپنی قربانی کا بکرا لئے چلا آرہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں کہ کس کا بکرا ہے؟ تو اُس نے کچھ اس طرح جواب دینا ہے: "میرا بکرا ہے" یا "میرے ماموں کا بکرا ہے۔" جب یہ کہنے والے پر اعتِراض نہیں تو "غوثِ پاک کا بکرا" کہنے والے پر بھی کوئی اعتِراض نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالک اللہ پاک ہی ہے اور قربانی کا بکرا ہو یا غوثِ پاک کا بکرا ذبح کے وقت ہر ذَبیحہ (یعنی جو ذبح ہو رہا ہے اُس) پر اللہ پاک کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ پاک وَسوَسوں سے نَجات بخشے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے جانثار صحابۂ کرام کے عمل سے ثابت ہوا کہ فوت شُدہ مسلمانوں کو اِیصالِ ثواب کرنا، ان کی طرف سے قربانی کرنا اور کھانا وغیرہ کھلانا بالکل جائز بلکہ بہترین اور پاکیزہ طریقہ ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امواتِ مسلمین (یعنی مرحومین) کے نام پر کھانا پکا کر اِیصالِ ثواب کے لئے تَصَدُّق (یعنی خیرات) کرنا بلاشُبہ جائز و مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ) ہے اور اس پر فاتحہ سے اِیصالِ ثواب دوسرا مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ) ہے اور دو چیزوں کا جمع کرنا زِیادتِ خیر (یعنی بھلائی میں اضافہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۹۵) ہر شخص کو افضل یہی کہ جو عملِ صالح (یعنی جو بھی نیک کام) کرے اس کا

ثواب اَوَّلین و آخِرین اَحیاء واموات (یعنی سیّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر تا قیامت ہونے والے) تمام مؤمنین ومؤمنات کے لیے ہدیہ بھیجے (یعنی ایصالِ ثواب کرے)، سب کو ثواب پہنچے گا اور اُسے (یعنی جس نے ایصالِ ثواب کیا) اُن سب کے برابر اجر ملے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶۱۷/۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے میں یہ رواج ہے کہ ہم زندگی میں مختلف مواقع پر ایک دوسرے کو تحائف (GIFTS) بھیج کر اپنی دوستی یا رشتے داری کو مزید مضبوط بناتے ہیں، جب ہمارا بھیجا ہوا تحفہ اگرچہ وہ معمولی قیمت کا ہو ہمارے عزیز یا دوست تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتا ہے پھر وہ بھی ہمیں بدلے میں تحفہ بھیج کر اپنی عقیدت ومحبت کا ثبوت دیتا ہے، مگر جب ہمارا وہ عزیز یا دوست فوت ہو جاتا ہے تو تحائف کا یہ سلسلہ بھی رُک جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم چاہیں تو ایصالِ ثواب کی صورت میں اس سے بہتر تحائف بھیج کر اس کی خوشی کا سامان کرسکتے ہیں۔ جی ہاں! ہمارے ایصالِ ثواب مرحومین کے لئے تحفے بن جاتے ہیں جنہیں پاکر انہیں بے حد خوشی محسوس ہوتی ہے۔ جیسا کہ

مُردوں کے لئے زندوں کا تحفہ

حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مُردے کا حال ڈُوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے جو شدّت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بیٹا یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ پاک قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقین کی طرف سے ہَدِیَّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانِند عطا فرماتا ہے، زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور ان کی طرف سے صدقہ کرنا ہے۔

(مسند الفردوس، ۳۳۶/۲، حدیث: ۶۶۶۴)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس جملے (میت قبر میں ڈُوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے) کی شرح میں فرماتے ہیں کہ عام گنہگار مسلمان تو اپنے گناہوں کی وجہ سے، خاص نیک مسلمان اسی پشیمانی کی وجہ سے کہ ہم نے اور زیادہ نیکیاں کیوں نہ کرلیں، مخصوص محبوبین اپنے چھُوٹے ہوئے پیاروں کی وجہ سے ایسے ہوتے ہیں۔ تازہ میت برزخ میں ایسی ہوتی ہے جیسے نئی دُلہن سسرال میں کہ اگرچہ وہاں اسے ہر طرح کا

عیش و آرام ہوتا ہے مگر اس کا دل میکے میں پڑا رہتا ہے، جب کوئی سوغات یا کوئی آدمی میکے سے پہنچتا ہے تو اس کی خوشی کی حد نہیں رہتی، پھر دل لگتے لگتے لگ جاتا ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ یہاں میت سے تازہ میت مراد ہے کہ اسے زندوں کے تحفے کا بہت انتظار رہتا ہے اسی لیے نئی میت کو جلد از جلد نیاز، تیجا، دسواں، چالیسواں وغیرہ سے یاد کرتے ہیں۔ زندوں کو چاہئے کہ مُردوں کو اپنی دعاؤں وغیرہ میں یاد رکھیں تاکہ کل انہیں دوسرے مسلمان یاد کریں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۷۳تا۳۷۴، ملتقطاً)

زندہ لوگوں کا ایصالِ ثواب فوت شُدہ لوگوں کو تحائف کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آیئے! اس سے متعلق دو ایمان افروز حکایات سنتے ہیں۔

نور کے تحفے

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں شبِ جُمُعہ قبرستان میں گیا تو دیکھا وہاں ایک نور چمک رہا ہے، میں نے کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ایسا لگتا ہے اللہ پاک نے قبرِستان والوں کی مغفرت فرمادی ہے۔ اتنے میں مجھے دُور سے ایک غیبی آواز آئی: اے مالک بن دِینار! یہ مسلمانوں کا اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لیے تحفہ ہے۔ میں نے کہا: تمہیں اس کا واسطہ جس نے تمہیں قوتِ گویائی دی ہے! کیا مجھے بتاؤ گے نہیں یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے کہا: آج رات ایک مسلمان نے اُٹھ کر وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی، جس میں اس نے سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت کی پھر دعا کی: اے اللہ پاک! میں اس کا ثواب مسلمان مُردوں کو پیش کرتا ہوں۔ پس اللہ پاک نے ہم پر مشرق و مغرب میں روشنی و نور اور خوشی وسُرور داخل فرمادیا۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میں نے ہر شبِ جُمُعہ ان کی تلاوت کی عادت بنالی، ایک رات پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں اپنے دِیدار سے مُشَرَّف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مالک بن دِینار! جس قدر نُور کے تحفے تُو نے میری اُمت کو دیے ہیں، اللہ پاک نے اس کے بدلے تیری مغفرت فرمادی ہے تجھے بھی اس کا ثواب عطا فرمایا ہے، اللہ پاک نے جنّتی محل میں تیرے لئے ایک گھر بنایا، جسے مُنِیف کہا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ مُنِیف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہلِ جنّت کے سامنے ایک بلند مقام ہے۔ (شرح الصدور، ص۳۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ریشمی رومالوں سے ڈھکے ہوئے تحفے

حضرت سیِّدُنا بشّار بن غالب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے لئے بہت دعا کیا کرتا تھا، ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو وہ فرمارہی تھیں، اے بشّار! تمہارے تحفے مجھے نُور کے تھالوں میں ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر پہنچائے جاتے ہیں، جب زندہ لوگ فوت شدہ لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے، انہیں قبول کر کے نُور کے تھالوں میں رکھا جاتا ہے پھر ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر اُس میت کو پیش کیا جاتا ہے جس کے لئے دعا کی گئی ہو اور کہا جاتا ہے: فُلاں نے تیری طرف یہ تحفہ بھیجا ہے۔ (التذکرۃ للقرطبی، باب ما یتبع المیت الی قبرہ، ص ۸٦)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کس قدر مہربان ہے کہ دنیا میں تو اپنے بندوں پر لطف و کرم کی بارشیں فرماتا ہی ہے مگر جب کوئی مُسلمان فوت ہوجائے تو زندہ لوگوں کی دعاؤں اور اِیصالِ ثواب کی برکت سے مرحومین کو سکون و اطمینان کی دولت بخشتا ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ اِیصالِ ثواب کرنے والوں سے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی بہت خوش ہوتے اور خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔ یاد رکھئے! کسی فوت شدہ مسلمان کے لئے اِیصالِ ثواب کرنا بظاہر تو تھوڑا عمل ہے، مگر اس کی برکتیں بہت ہی زیادہ ہیں مگر افسوس کہ اب ہم دُنیوی کاموں میں اس قدر مشغول ہوگئے ہیں کہ ہمارے پاس اپنے مرحومین کے اِیصالِ ثواب یا ان کی قبر پر جا کر فاتحہ خوانی کرنے کے لئے بھی وقت نہیں، کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم دنیوی کام تو بآسانی سرانجام دے لیتے ہیں مگر جس عمل میں خود ہمارا اور ہمارے مرحومین کا بہت بڑا فائدہ ہے اسے ہم دُشوار سمجھتے ہیں یا پھر اہمیت دینے کو تیار نہیں، بالفرض کسی کے پاس وقت ہے تو اُسے اِیصالِ ثواب کا طریقہ معلوم نہیں، پھر اس کام کے لئے بھی امام صاحب، مؤذن صاحب یا کسی مذہبی شخص کو تلاش کیا جاتا ہے۔

اللہ پاک شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے کہ جنہوں نے ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی کے لئے مختلف موضوعات پر کتب و رسائل تحریر فرمادیئے تاکہ ہم ان کے مطالعے کے ذریعے اپنے دِینی و دُنیوی معمولات کو اچھے طریقے سے ادا کرسکیں۔

رسالہ ”فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ“ کا تعارف

اگر کسی کو فاتحہ و ایصالِ ثواب کا طریقہ نہیں آتا تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، مکتبۃُ المدینہ سے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ“ ہدیۃً حاصل کرکے اس کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں بہت سی معلومات کے ساتھ ساتھ ایصالِ ثواب کا طریقہ بھی موجود ہے۔ اس رسالے کو خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ بالخصوص ایصالِ ثواب کے اجتماعات (مثلاً تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ) میں مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے اس رِسالے کو تقسیم کیجئے، یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ WWW.DAWATEISLAMI.NET سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (DOWNLOAD) اور پرنٹ آؤٹ (PRINT OUT) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے گناہوں سے بچتے رہیں، خوب خوب نیکیاں جمع کریں اور اپنے بچوں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دلائیں، انہیں بھی نیک نمازی بنائیں کیونکہ اولاد کو نیک بنانے، انہیں علمِ دین کے زیور سے آراستہ کرنے اور ان کی شریعت کے مطابق مدنی تربیت کرنے سے والدین کو جہاں بہت سے دِینی و دُنیوی فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں وہیں ایک فائدہ یہ بھی ملتا ہے کہ جب والدین اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو یہی نیک اولاد ان کے احسانات کو فراموش نہیں کرتی بلکہ اپنی مصروفیات کے باوجود ان کے اِیصالِ ثواب کے لئے تلاوتِ قرآن کرنا، غربا و مساکین کو کھانا کھلانا، مسجد و مدرسہ بنوانا اور دعائے مغفرت کرنا سعادت سمجھتی ہے، جو قبر میں ان کے والدین کی راحت وسکون کا سبب ہوتا ہے، چنانچہ

روزانہ ایک قرآنِ پاک کا اِیصالِ ثواب

منقول ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کے تمام مُردے اپنی اپنی قبروں سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن ان مُردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چُنتا۔ اس شخص نے اس مُردے سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا چُن رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا: زندہ لوگ جو صدقہ، دعا، تلاوتِ قرآن کا ثواب قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں یہ لوگ اُس کی برکات سمیٹ

رہے ہیں۔ اس شخص نے پھر پوچھا: تم کیوں نہیں چُنتے؟ اس مُردے نے جواب دیا، مجھے اس وجہ سے فراغت ہے (یعنی میں نہیں چُن رہا) کہ میرا ایک بیٹا حافظِ قرآن ہے جو فُلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر مجھے بخشتا (یعنی ایصالِ ثواب کرتا) ہے۔ یہ شخص صبح اٹھا اور اُسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہِل رہے ہیں، اس نے نوجوان سے پوچھا تم کیا پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر اپنے والدین کو بخشتا ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چُنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآنِ پاک پڑھ کر بخشا کرتا تھا، اس کو دیکھ کر اسے بہت تعجب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اُٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔

(روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات۔۔۔الخ، الحکایۃ السابعۃ والخمسون۔۔۔الخ، ص١٧٧)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ نیک اولاد والدین کے لئے کس قدر فائدے مند ہوتی ہے کہ جو معاشی معاملات میں مشغولیت کے باوجود بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کر کے والدین کو ایصالِ ثواب کرنا نہیں بُھولتی۔ آج کل اکثر لوگ اپنی اولاد کے بارے میں یہ شکوہ کرتے نظر آتے ہیں کہ ہم نے اپنا سکون گنوا کر، پانی کی طرح پیسہ بہا کر انہیں پڑھنا لکھنا سکھایا مگر ہماری اولاد ہے کہ ہمیں سلام کرنا تو دُور کی بات سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی، ہمارے جیتے جی یہ حال ہے تو مرنے کے بعد کون ہمارے لیے فاتحہ و ایصالِ ثواب کرے گا۔ یاد رکھئے! اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں عموماً والدین کا قصور ہوتا ہے، اگر والدین دُنیوی تعلیم دِلانے اور ہُنر سکھانے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو حافظِ قرآن، عالمِ دین اور سُنّتوں کا پابند بنائیں گے تو اس کے بہترین نتائج نہ صرف دنیا میں بلکہ مرنے کے بعد بھی نظر آئیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

بعدِ فجر مَدَنی حلقہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو نیک اور سُنّتوں کا پابند اور انہیں اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سبب بنانے کا طریقہ جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو جائیے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بعدِ فجر "مَدَنی حلقہ" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس

مدنی حلقے میں نمازِ فجر کے بعد 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرجَمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العِرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنّت (4 صفحات) اور آخر میں منظوم شَجْرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد شجرے کے کچھ نہ کچھ اوراد و وظائف اور اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھنے کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شجرہ شریف پڑھنے کی بہت برکتیں ہیں کیونکہ اس میں کئی بُزرگانِ دِین کا ذکرِ خیر ہے جن کا تذکرہ باعثِ رحمت ہے۔ حضرت سیِّدُنا سُفْیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینہ، ۷ / ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بزرگانِ دِین کے ذکرِ خیر پر مشتمل اس مبارک شجرے کی برکت سے لوگوں کی مشکلیں حل ہوتیں اور بگڑے کام سنور جاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے گھر میں ناچاقیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ دن بدن آپس میں کشیدگی بڑھتی جارہی تھی، آئے دن لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتا جس کی وجہ سے گھر کا سکون برباد ہو کر رہ گیا تھا۔ دیگر گھر والوں کی طرح میں بھی اس صورتِ حال سے سخت پریشان تھی۔ گھر میں امن قائم ہونے کی کوئی سبیل دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی دوران پیر و مرشد، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی توجُّہ سے مجھے آپ کا عطاکردہ شجرۂ عالیہ پڑھنے کا خیال آیا۔ بس پھر کیا تھا! میں نے شجرۂ عالیہ کو گھریلو ناچاقیاں دُور ہونے کی نیت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شجرۂ عالیہ پڑھنے کی ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ ہمیں گھریلو جھگڑوں سے نجات مل گئی اور ہمارے گھر میں ایسا امن قائم ہو گیا جیسے یہاں کبھی ناچاقی تھی ہی نہیں۔

مشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے　　کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اپنے فوت شدہ بچوں، بچیوں کے لئے صدقہ و خیرات، دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی وغیرہ کے ذریعے قبر میں ان کی راحت کا سامان کرتے رہا کریں کیونکہ فوت شدہ

اولاد بڑی شدت کے ساتھ والدین کے اِیصالِ ثواب کی منتظر ہوتی ہے، چنانچہ

غمزدہ نوجوان

حضرت سَیِّدُنا صالح مُری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ شبِ جمعہ کو جامع مسجد کی طرف جارہا تھا تاکہ صبح کی نماز وہاں پڑھوں۔ چنانچہ میں راستے میں ایک قبرستان میں داخل ہو کر ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی میری آنکھ لگ گئی، میں نے دیکھا کہ تمام مُردے اپنی قبروں سے باہر نکل آئے ہیں اور حلقوں کی صورت میں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں، اتنے میں ایک نوجوان بھی قبر سے باہر نکلا، اس کے کپڑے میلے تھے، وہ غمگین حالت میں ایک جانب بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں آسمان پر سے بہت سے فرشتے اُترے، جن کے ہاتھوں میں تھال تھے، جن پر نُورانی رُومال ڈھکے ہوئے تھے، وہ ہر مُردے کو ایک تھال دیتے جاتے اور جو مُردہ تھال لیتا وہ اپنی قبر میں واپس چلا جاتا۔ حتّٰی کہ وہ نوجوان خالی ہاتھ قبر میں واپس جانے لگا میں نے اس نوجون سے دریافت کیا کہ تمہارے غمگین ہونے کی کیا وجہ ہے اور یہ سب جو میں نے دیکھا کیا ماجرا ہے؟" اس نے جواب دیا "یہ زندہ لوگوں کے وہ صدقات اور دعائیں ہیں جو انہوں نے اپنے مرحومین کو بھیجی ہیں جو ہر شبِ جمعہ اور جمعہ کے دن ان تک پہنچتی ہیں۔ میری ماں دنیا میں پھنس کر رہ گئی ہے، اس نے دوسری شادی کر کے اپنی مشغولیت بڑھالی ہے، اب وہ مجھے کبھی یاد نہیں کرتی،" میں نے اس سے اس کی ماں کا پتہ معلوم کیا اور دوسرے دن جا کر اسے پردے میں بُلا کر تمام معاملہ بیان کیا تو وہ رونے لگی، اس عورت نے کہا: "بے شک وہ میرا بیٹا تھا میرا لختِ جگر تھا۔" پھر اس نے مجھے ہزار درہم دیئے اور کہا: "یہ میرے بیٹے کی طرف سے صدقہ کر دینا اور میں آئندہ اس کے لئے دعائیں اور صدقات کرتی رہوں گی۔" میں نے حسبِ ہدایت وہ رقم نوجوان کی طرف سے صدقہ کر دی۔ دوسرے جمعے ہی میں نے خواب میں اس مجمع کو اسی طرح دیکھا، اب کی مرتبہ وہ نوجوان بھی سفید پوشاک پہنے ہوئے بہت خوش تھا، وہ تیزی سے میری جانب آیا اور کہنے لگا کہ "اے صالح! اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ کا ہدیہ مجھ تک پہنچ گیا ہے۔" (روض الریاحین ص، ۱۷۸)

اِیصالِ ثواب کی بَرَکت سے عذاب دور ہو گیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جس نوجوان کی ماں اپنے فوت شدہ بیٹے کو بھول کر دنیاداری

میں مشغول ہو گئی تھی، جب اسے اپنے لختِ جگر کی قبر کا حال معلوم ہوا تو اس نے اپنے بیٹے کے لیے صدقہ وخیرات کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کی برکت سے وہ غمزدہ مُردہ خوش ہو گیا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ کیسی ہی مصروفیت ہو اپنے مرحومین کو اِیصالِ ثواب کرنا ہرگز نہ بُھولیں بلکہ اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلائیں کیونکہ شیطان ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ کوئی مُردہ اپنے زندہ مسلمان بھائیوں کی دعاؤں، صدقہ وخیرات اور نیک اعمال کی برکت سے عذابِ قبر سے نجات پاجائے۔

اِیصالِ ثواب کے متعلق شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "قبر والوں کی 25 حکایات" کے صفحہ 11 سے ایک بہت پیاری حکایت سنئے چنانچہ

حضرت عَلَّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: حضرتِ شیخ اکبر مُحْیُ الدّین ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک نوجوان کھانا کھا رہا ہے، جس کے متعلّق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحبِ کَشف ہے، جنّت اور دوزخ کا بھی اِس کو کشف ہوتا ہے، کھانا کھاتے ہوئے اچانک وہ رونے لگا۔ وجہ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ میری ماں جہنّم میں جل رہی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ اکبر مُحْیُ الدّین ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس کلمہ طَیِّبہ ستّر ہزار (70,000) مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اُس کی ماں کو دل میں اِیصالِ ثواب کر دیا۔ فوراً وہ نوجوان ہنس پڑا اور بولا کہ اپنی ماں کو جنّت میں دیکھتا ہوں۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب ما علی الماموم من المتابعۃ وحکم المسبوق، ۳/ ۲۲۲، تحت الحدیث: ۱۱۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اس نوجوان نے کَشف کے ذریعے اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھا تو حضرت سیِّدُنا ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا کلمہ طیبہ اِیصالِ ثواب کرنے کی برکت سے اس کی والدہ کو عذاب سے نجات مل گئی۔ جس حدیثِ پاک میں ستّر ہزار (70,000) کلمہ طَیِّبہ پڑھنے کی فضیلت ہے وہ یہ ہے: بے شک جس شخص نے ستّر ہزار (70,000) مرتبہ کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اللہ پاک اس کی مَغْفِرت فرمائے گا اور جس کے لیے یہ کہا گیا اس کی بھی مَغْفِرت فرمائے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب ما علی الماموم... الخ، ۳/ ۲۲۲، تحت الحدیث: ۱۱۴۲)

ہمیں بھی چاہئے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار ستّر ہزار (70,000) کلمہ طیبہ پڑھ لیں اور جو عزیز رشتے دار

فوت ہو گئے ہوں اُن کو یہ اِیصالِ ثواب کر دیں۔ یہ تعداد ایک دن اور ایک ہی نَشِست میں پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں، روزانہ کم از کم 100 مرتبہ تو بآسانی پڑھا ہی جا سکتا ہے۔

مجلس تقسیمِ رسائل کا تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے مرحومین کے اِیصالِ ثواب کے لئے مکتبۃُ المدینہ سے کُتُب و مدنی رَسائل اور VCD'S خَرید کر خود بھی تقسیم کر سکتے ہیں یا دعوتِ اسلامی کی مجلس "تقسیمِ رسائل" سے رابطہ کر کے اپنے مرحومین کے اِیصالِ ثواب کیلئے شادی، عُرس، تیجہ چہلُم وغیرہ کے مواقع پر بستہ لگوا کر مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کُتب و مدنی رسائل مُفْت تقسیم کروا سکتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اپنے مرحومین کو زیادہ سے زیادہ اِیصالِ ثواب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بھیجو اے بھائیو مجھے تحفہ ثواب کا   دیکھوں نہ کاش قبر میں، میں منہ عذاب کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اِیصالِ ثواب کی برکتوں کے بارے میں سنا کہ،

- ... اپنے ہر نیک عمل کا ثواب اپنے مرحومین کو پہنچانا بالکل جائز ہے۔
- ... اِیصالِ ثواب کے لئے کھانا کھلانا صحابہ کی سُنت ہے۔
- ... اِیصالِ ثواب کے لئے پانی کا اہتمام کرنا بہترین صدقہ ہے۔
- ... اِیصالِ ثواب نُور کے تھالوں میں ریشمی رُومال سے ڈھک کر مرحومین کو پیش کیا جاتا ہے۔
- ... اِیصالِ ثواب سے مرحومین کو راحت و سکون ملتا ہے۔
- ... اِیصالِ ثواب عذابِ قبر سے نجات کا ذریعہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵)

ان سب مُبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تسبیحِ فاطمہ

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الْاِخْلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

تلاوتِ قُرآن (12 منٹ)

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 70 پر عمل کرتے ہوئے قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

اب پہلی صف والے اسلامی بھائی دوسری صف والوں کی طرف اور تیسری صف والے چوتھی صف والوں کی طرف رُخ فرمالیں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ قرآن پڑھتے وقت آواز اِتنی ہو کہ اپنے کان سُن لیں اور جو اسلامی بھائی اِس دوران مَدنی قاعِدے کا سبق دوہرانا چاہیں وہ دوہرالیں۔

شجرہ شریف کے اوراد (7 منٹ)

(اب اِس طرح اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 5 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ شَجَرۂ شَریف کے اَوْرَاد پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

(اب صفحہ نمبر ۔۔۔ سے اوراد پڑھائیے)

مدنی حلقہ

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 21 پر عمل کرتے ہوئے تین آیات (مَع ترجمہ و تفسیر) سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

سورۃ الصّٰفّٰت، آیت 139 تا 146

حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ

وَ اِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور بیشک یونس ضرور رسولوں میں سے ہے۔ جب وہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا۔

﴿وَ اِنَّ یُوْنُسَ: اور بیشک یونس۔﴾ یہاں سے حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ بیان کیا جارہا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا نام یونس بن مَتّٰی ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب ذُو النُّون اور صَاحِبُ الْحُوْت ہے، آپ بستی نِیْنَوٰی کے نبی تھے جو مُوصَل کے علاقہ میں دجلہ کے کنارے پر واقع تھی۔ (روح البیان، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۳۹، ۷/۴۸۶)

﴿اِذْ اَبَقَ: جب وہ نکل گیا۔﴾ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو عذاب آنے کی خبر دی تھی جب اس میں تاخیر ہوئی تو آپ اپنی قوم کے کفر و نافرمانی پر اِصرار کرنے کی وجہ سے غضبناک ہو کر اللہ پاک کی اجازت کے بغیر ہی ہجرت کے ارادے سے چل دیئے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ خیال کیا کہ اللہ پاک مجھ پر کوئی تنگی نہیں کرے گا اور نہ ہی اس فعل پر مجھ سے کوئی باز پُرس ہو گی۔ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کے ہجرت کرنے اور غضبناک ہونے کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ اس شخص کو قتل کر دیتے تھے جس کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام یقینی طور پر سچے تھے کہ آپ نے وحیِ الٰہی سے ہی انہیں بتایا کہ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو تم پر اللہ پاک کا عذاب آئے گا لیکن چونکہ فی الحال عذاب آیا نہیں تھا تو قوم کی نظر میں آپ کا کہنا واقع کے خلاف تھا

اسی لئے وہ آپ کے قتل کے درپے تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام اسی اندیشے سے وہاں سے چل دیئے حالانکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عذاب کا تو فرمایا تھا لیکن انہیں کوئی مُتَعَیَّن وقت نہیں بتایا تھا کہ جس پر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مَعَاذَاللہ آپ کی قوم جھوٹا کہہ سکتی۔

حضرت عَبْدُاللہ بن عباس اور حضرت وہب رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا کا قول ہے کہ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا، جب اس میں تاخیر ہوئی تو (قتل سے بچنے کے لئے) آپ عَلَیْہِ السَّلَام اُن سے چھپ کر نکل گئے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دریائی سفر کا قصد کیا اور بھری کشتی پر سوار ہوگئے، جب کشتی دریا کے درمیان پہنچی تو ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی ظاہری سبب موجود نہ تھا۔ ملاحوں نے کہا: اس کشتی میں اپنے مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے، قرعہ اندازی کرنے سے ظاہر ہو جائے گا کہ وہ کون ہے۔ چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی تو اس میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام ہی کا نام نکلا، اس پر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ میں ہی وہ غلام ہوں۔ اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام پانی میں ڈال دیئے گئے کیونکہ ان لوگوں کا دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔ (خازن، والصافات، تحت الآیۃ: ۱۴۰، ۴/۲۶، مدارک، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۴۰، ص۱۰۰۹، ملتقطاً)

علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا کشتی میں سوار ہونا اللہ پاک کی نافرمانی نہیں اور نہ ہی کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ تھا اور مچھلی کے پیٹ میں قید کر کے ان کا جو مُؤاخذہ ہوا وہ اَولیٰ کام کی مخالفت کی بنا پر ہوا کیونکہ ان کے لئے اَولیٰ یہی تھا کہ آپ اللہ پاک کے حکم کا انتظار کرتے۔

(صاوی، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۴۰، ۵/۱۷۵۲، ملخصاً)

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کشتی والے نے قرعہ ڈالا تو یونس دھکیلے جانے والوں میں سے ہوگئے۔ پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہے تھے۔

﴿فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ: پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا۔﴾ جب حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام دریا میں ڈال دیئے گئے تو انہیں ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا اور اس وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا حال یہ تھا کہ آپ خود کو اس بات پر ملامت کر رہے تھے کہ نکلنے میں جلدی کیوں کی اور قوم سے جدا ہونے میں اللہ پاک کے حکم کا انتظار کیوں نہ کیا۔ مروی ہے کہ

اللہ پاک نے مچھلی کو اِلہام فرمایا: میں نے حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو تیرے لئے غذا نہیں بنایا بلکہ تیرے پیٹ کو اس کے لئے قید خانہ بنایا ہے لہٰذا تم نہ تو ان کی کوئی ہڈی توڑنا اور نہ ہی ان کے گوشت کو کاٹنا۔

(روح البیان، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۴۲، ۷/۴۸۷، ملخصاً)

فَلَوْ لَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ سَقِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو ضرور اس دن تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہتا جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ہم نے اسے میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔

﴿فَلَوْ لَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ: تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنے والے اور مچھلی کے پیٹ میں لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھنے والے نہ ہوتے تو ضرور قیامت کے دن تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔ (خازن، والصافات، تحت الآیۃ: ۱۴۳-۱۴۴، ۴/۲۷)

﴿فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ: پھر ہم نے اسے میدان میں ڈال دیا۔﴾ جب حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا مانگی تو اللہ پاک نے انہیں مچھلی کے پیٹ سے نکال کر میدان میں ڈال دیا اور مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے آپ ایسے کمزور، دبلے پتلے اور نازک ہوگئے تھے جیسے بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جسم کی کھال نرم ہوگئی تھی اور بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا۔ (روح البیان، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۴۵، ۷/۴۸۸)

حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی مدت کے بارے میں مختلف اَقوال ہیں۔ اُسی دن یا 3 دن یا 7 دن یا 20 دن یا 40 دن کے بعد آپ مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے۔

(جلالین، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۴۵، ص ۳۷۸)

وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿۱۴۶﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے اس پر کدو کا پیڑ اُگا دیا۔

﴿وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ: اور ہم نے اس پر کدو کا پیڑ اُگا دیا۔﴾ جس جگہ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے وہاں کوئی سایہ نہ تھا تو اللہ پاک نے ان پر سایہ کرنے اور انہیں مکھیوں سے

محفوظ رکھنے کے لئے کدو کا پیڑ اُگا دیا اور اللہ پاک کے حکم سے روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کے دہنِ مبارک میں دے کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو صبح و شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے مقام سے بال اُگ آئے اور جسم میں توانائی آئی۔

(خازن، والصافات، تحت الآیۃ: ۱۴۶، ۴/۲۷)

یاد رہے کہ کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سائے میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام آرام کرتے تھے۔

بُزرگانِ دین کی پسندیدہ سبزی

کدو (یعنی لوکی) کو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت پسند فرماتے تھے، جیسا کہ حضرت انس رَضِیَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں، حضورِ اقدس صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کدو شریف پسند فرماتے تھے۔

(ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الدباء، ۴/۲۷، حدیث: ۳۳۰۲)

ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ کدو شریف بہت پسند فرماتے ہیں۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہاں، یہ میرے بھائی حضرت یونس کا درخت ہے۔

(بیضاوی، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۴۶، ۵/۲۷)

یونہی صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ عَنْہُم اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِم بھی کدو بہت پسند فرماتے تھے، چنانچہ حضرت انس رَضِیَ اللہ عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کھانے کی دعوت کی، میں بھی حُضُور پُر نور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گیا، جَو کی روٹی اور شوربا حضورِ اقدس صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لایا گیا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، کھانے کے دوران میں نے حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ پیالے کے کناروں سے کدو کی قاشیں تلاش کر رہے ہیں، اسی لئے میں اس دن سے کدو پسند کرنے لگا۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲)

حضرت ابو طالوت رَضِیَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں میں حضرتِ انس رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے پاس حاضر ہوا، وہ کدو کھا رہے

تھے اور فرما رہے تھے اے درخت! تیری کیا شان ہے، تو مجھے کس قدر محبوب ہے (اور یہ محبت صرف) اس لئے (ہے) کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تجھے محبوب رکھا کرتے تھے۔

(ترمذی، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی اکل الدباء، ۳/۳۳۶، حدیث: ۱۸۵۶)

کدو (لوکی) کے طبی فوائد

لوکی کا استعمال نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔ طِبّ کے ماہرین نے اس کے بہت سے طبی فوائد بھی بیان کئے ہیں، یہاں ان میں سے 7 طبی فوائد ملاحظہ ہوں۔

(1) لوکی میں موجود قدرتی وٹامن سی، سوڈیم، پوٹاشیم اور فولاد نہ صرف طاقت بخش ثابت ہوتا ہے بلکہ اس کا روزانہ استعمال پیٹ کے مختلف اَمراض کے خلاف مُؤثّر حفاظت بھی فراہم کرتا ہے۔

(2) لوکی میں پائے جانے والے اَجزا کی تاثیر قدرتی طور پر ٹھنڈی ہوتی ہے جو گرمی کا اثر کم کرنے کے ساتھ ساتھ تھکن کا احساس بھی گھٹا دیتی ہے۔

(3) لوکی کھانے سے خوب بھوک لگتی ہے اور کمزوری دور ہوتی ہے۔

(4) قبض کے مریضوں کے لئے لوکی بہت فائدہ مند ہے۔

(5) کدو جگر کے درد کو دور کرنے میں مفید ہے۔

(6) پیشاب کے اَمراض، معدے کے امراض اور یرقان کی مرض میں بہت فائدہ دیتا ہے۔

(7) اس کے بیجوں کا تیل دردِ سر اور سر کے بالوں کیلئے بہت مفید ہے اور نیند لاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

4 صفحات فیضانِ سُنّت

(اِس کے بعد یُوں اعلان فرمائیں)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 14 کے ایک جُز فیضانِ سُنّت کے ترتیب وار کم از کم 4 صفحات پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَاءَ اللہ)

آدابِ طعام (ص 345 تا 350)

مُردہ بکری کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی

حضرتِ سیِّدُنا کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضِر ہوئے تو آپ کے چہرہ انور کو مُتَغَیَّر پایا۔ یہ دیکھ کر اُسی وقت وہ اپنے گھر پہنچے اور اپنی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے کہا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ زیبا بدلا ہوا دیکھا ہے، میرا گمان ہے کہ بھوک کے سبب سے ایسا ہے۔ کیا تیرے پاس کچھ موجود ہے؟ جواب دیا، وَاللہ اِس بکری اور تھوڑے سے بچے آٹے کے سِوا اور کچھ نہیں۔ اُسی وقت بکری کو ذَبح کر دیا اور فرمایا کہ جلدی جلدی گوشت اور روٹیاں تیار کرو۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو ایک بڑے پیالے میں رکھ کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ دُربار میں حاضِر ہو گئے اور کھانا پیش کر دیا۔ شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے جابر! اپنی قوم کو جَمْع کر لو۔ میں لوگوں کو لے کر حاضِرِ خدمتِ بابَرَکت ہوا، فرمایا، ان کو جُدا جُدا ٹولیاں بنا کر میرے پاس بھیجتے رہو۔ اِس طرح وہ کھانے لگے۔ جب ایک ٹولی سَیر ہو جاتی تو وہ نِکل جاتی اور دوسری آجاتی یہاں تک کہ سب کھا چکے اور برتن میں جتنا کھانا پہلے تھا اُتنا ہی سب کے کھانے کے بعد بھی موجود تھا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے تھے کھاؤ اور ہڈّی نہ توڑو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن کے بیچ میں ہڈّیوں کو جَمْع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ کلام پڑھا جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری یکایک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں، یہ کیا؟ میں نے کہا: وَاللہ! یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذَبح کیا تھا۔ دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ پاک نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ پاک کے رسول ہیں۔ (الخصائص الکبری، باب آیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی احیاء الموتی، ۲/ ۱۱۲)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

فوت شُدہ مَدَنی مُنّے زِندہ ہو گئے !

مشہور عاشِقِ رسول حضرتِ علامہ عبدُ الرحمٰن جامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ روایت فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے حقیقی مَدَنی مُنّوں کی موجودگی میں بکری ذَبح کی تھی۔ جب فارِغ ہو کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تشریف لے گئے تو وہ دونوں مَدَنی مُنّے چُھری لے کر چھت پر جا پہنچے، بڑے نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا، آؤ میں بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی کروں جیسا کہ ہمارے والِد صاحِب نے اس بکری کے ساتھ کیا ہے۔ چُنانچہ بڑے نے چھوٹے کو باندھا اور حلق پر چُھری چلا دی اور سر جُدا کر کے ہاتھوں میں اُٹھا لیا! جُونہی ان کی امّی جان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے یہ منظر دیکھا تو اُس کے پیچھے دوڑیں وہ ڈر کر بھاگا اور چھت سے گرا اور فوت ہو گیا۔ اُس صابِرہ خاتون نے چیخ و پکار اور کسی قسم کا واوَیلا نہ کیا کہ کہیں نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پریشان نہ ہو جائیں، نہایت صبر و اِستقلال سے دونوں کی ننھی لاشوں کو اندر لا کر ان پر کپڑا اُڑھا دیا اور کسی کو خبر نہ دی یہاں تک کہ حضرتِ جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بھی نہ بتایا۔ دل اگرچِہ صدمہ سے خون کے آنسو رو رہا تھا مگر چہرے کو تر و تازہ و شگُفتہ رکھا اور کھانا وغیرہ پکایا۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور کھانا آپ کے آگے رکھا گیا۔ اِسی وقت جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حاضِر ہو کر عرض کی، یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک فرماتا ہے کہ جابِر سے فرماؤ، اپنے فرزندوں کو لائے تاکہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کھانا کھانے کا شَرَف حاصِل کر لیں۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا، اپنے فرزندوں کو لاؤ! وہ فوراً باہَر آئے اور زوجہ سے پوچھا، فرزند کہاں ہیں؟ اُس نے کہا کہ حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کیجئے کہ وہ موجود نہیں ہیں۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اللہ پاک کا فرمان آیا ہے کہ ان کو جلدی بلاؤ! غم کی ماری زوجہ رو پڑی اور بولی، اے جابِر! اب میں ان کو نہیں لا سکتی۔ حضرتِ سیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: آخِر بات کیا ہے؟ روتی کیوں ہو؟ زوجہ نے اندر لے جا کر سارا ماجرا سُنایا اور کپڑا اُٹھا کر مَدَنی مُنّوں کو دکھایا، تو وہ بھی رونے لگے کیونکہ وہ ان کے حال سے بے خبر تھے۔ پس حضرتِ سیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دونوں کی ننھی ننھی لاشوں کو لا کر حُضُورِ

انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں رکھ دیا۔ اس وقت گھر سے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ اللہ پاک نے جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا اور فرمایا: اے جِبرئیل! میرے محبوب عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماؤ، اللہ پاک فرماتا ہے: اے پیارے حبیب! تم دُعا کرو ہم ان کو زندہ کر دیں گے۔ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی اور اللہ پاک کے حکم سے دونوں مَدَنی مُنّے اُسی وَقت زندہ ہو گئے۔ (شواہد النبوۃ، رکن رابع، ص ۱۰۵، مدارج النبوت، قسم اول، باب ششم معجزات آنحضرت، ۱/۱۹۹) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! میرے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی کیا خوب شان ہے کہ مختصر سا کھانا بہت سارے لوگوں نے کھالیا پھر بھی اُس میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوئی اور پھر بکری کے گوشت کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو گوشت پوست پہن کر بِعَینِہٖ وُہی بکری کان جھاڑتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ نیز حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے فوت شدہ دونوں حقیقی مَدَنی منّوں کو بِاِذنِ اللہ زندہ کر دیا۔

مُردوں کو جِلاتے ہیں رَوتوں کو ہنساتے ہیں — آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں
سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پِلاتے ہیں — سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں
قلبِ مُردہ کو مرے اب تو جِلا دو آقا — جامِ اُلفت کا مجھے اپنی پلا دو آقا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

شجرہ شریف

(شجرہ شریف پڑھنے سے پہلے اِشراق وچاشت کا وقت بھی معلوم کرلیجئے اور اسی حساب سے آگے جدول چلایئے)

(اِس کے بعد یُوں اعلان فرمائیں)

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی اِنْ شَآءَ اللہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ پڑھا جائے گا، تمام اِسلامی بھائی شجرہ شریف کا صفحہ نمبر 68 کھول لیجئے۔

دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ (10 منٹ)

بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا

بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

غُفْرَانَكَ

ترجمہ: (اے اللہ) میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(ابن ماجہ، ١/١٩٣، کتاب الطہارۃ، باب مایقول اذا خرج من الخلاء، حدیث ٣٠٠)

پھر یہ دعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

ترجمہ: اللہ پاک کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔

(ابن ماجہ، ١/١٩٣، کتاب الطہارۃ، باب مایقول اذا خرج من الخلاء، حدیث: ٣٠١)

فاتحہ کا سلسلہ

(شجرہ شریف پڑھنے کے بعد فاتحہ کا سلسلہ ہو گا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اب اِنْ شَآءَ اللہ فاتحہ کا سلسلہ ہو گا، تمام اِسلامی بھائی شجرہ شریف کا صفحہ نمبر 23 کھول لیجئے۔۔۔۔

(فاتحہ کا طریقہ اور دعا صفحہ نمبر 52 سے دیکھ لیجئے)

نمازِ اشراق و چاشت

(دُعا کے بعد یُوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 19 کے دو جُز، اِشراق و چاشت کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(اب اشراق و چاشت کی ایک ایک فضیلت بدل بدل کر صفحہ نمبر 54 سے بیان فرمائیں)

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی اِنعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمایئے، 11:41 پر آپ کو بیدار کیا جائے گا۔

بیدار کرنے کا اعلان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 17 کے جز پر عمل کرتے ہوئے اٹھنے کے بعد اپنا بستر تہہ کر کے رکھیے اور مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق دن کا اکثر حصہ باوضو رہنے کی نیت سے وضو فرما کر حلقوں میں تشریف لے آیئے۔

آغاز درجہ

(12:00 بجے تلاوتِ قرآن پاک سے جدول کا آغاز کیجئے)

تلاوت (5 منٹ)

کلام (7 منٹ)

عطا کر دو مدینے کی اجازت یارسول اللہ
کروں میں سبز گنبد کی زیارت یارسول اللہ

کچھ ایسا ہو کرم ماہِ رسالت یارسول اللہ
کروں اللہ کی دل سے عبادت یارسول اللہ

صحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادِم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یارسول اللہ

تمہارا فضل ہے جو میں غلامِ غوث و خواجہ ہوں
نہ ہو کم اولیاء کی دل سے الفت یارسول اللہ

اُسی احمد رضا کا واسطہ جو میرے مرشد ہیں
عطا کر دو مجھے اپنی محبت یارسول اللہ

مدینہ میٹھا میٹھا ہے مدینہ پیارا پیارا ہے
مدینے سے مجھے بے حد ہے اُلفت یارسول اللہ

میں ہوں سُنّی رہوں سُنّی مروں سُنّی مدینے میں
بقیعِ پاک میں بن جائے تُربَت یارسول اللہ

نمازوں میں مجھے ہرگز نہ ہو سستی کبھی آقا
پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یارسول اللہ

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں ادب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی پہ شفقت یارسول اللہ

میں سب سے آپ کہہ کر پیار سے باتیں کروں آقا
جِھڑکنے کی ہو میری دور عادت یارسول اللہ

ادب استادِ دینی کا مجھے آقا عطا کردو
دل وجاں سے کروں اُن کی اطاعت یارسول اللہ

کرم کردو کہ میرا حافظہ مضبوط ہوجائے
نہ ہو استاد کو مجھ سے شکایت یارسول اللہ

درجہ سے پہلے کی احتیاطیں

(درجہ شروع ہونے سے قبل تمام اسلامی بھائیوں کی قطاریں درست کروا دیجئے، قطاروں میں یہ خیال رکھئے کہ حلقہ نگران سب سے پیچھے بیٹھیں تاکہ انہیں معلوم ہوتا رہے کہ اس وقت ان کے حلقے کے کتنے اسلامی بھائی موجود ہیں، لیٹ ہونے والوں سے حلقہ نگران محبت وشفقت سے عرض کریں گے، حتی الامکان دوزانوں بیٹھنے کی ترغیب دیجئے، پردے میں پردہ کی ترکیب ہو، حاضری چیک کی جائے جو حلقہ پہلے آیا ہو حلقہ نگران کی دلجوئی فرمایئے، ممکن ہو تو تحفہ بھی دیجئے مگر لیٹ آنے والوں سے سب کے بیچ کلام نہ کیا جائے۔)

مدرسۃ المدینہ بالغان

12:12 تا 12:50

(مدنی قاعدے بھی اسی انداز سے تقسیم کئے جائیں جیسے صبح قرآنِ پاک تقسیم کئے گئے)

اے عاشقانِ رسول! اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 13 پر عمل کرتے ہوئے مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

مدنی قاعدہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سبق نمبر (٦)

- اس سبق کو ہجے اور رواں دونوں طریقوں سے پڑھیں۔
- حرکات ، تنوین اور تمام حروف بالخصوص حروف مستعلیہ کی درست ادائیگی کا خاص خیال رکھیں۔
- ہجے اس طرح کریں : مَلِكٌ = میم زبر مَ ، لام زیر لِ مَلِ ، کاف دو پیش کٌ = مَلِكٌ

نَزَلَ	خَلَقَ	صَدَقَ	يَدَكَ	بَلَغَ	طَبَعَ
جَعَلَ	فَعَلَ	نَظَرَ	ذَكَرَ	كَسَبَ	اِبِلِ
رُسُلُ	صُحُفُ	ثُلُثُ	سُدُسُ	حُرُمُ	رُبُعُ
حَمِدَ	خَطِفَ	مَلِكِ	تَزِدِ	تَجِدُ	يَلِجُ
قُتِلَ	سُئِلَ	قُرِئَ	قَمَرِ	كِبَرُ	حُشِرَ
اَحَدًا	مَرَضًا	عَمَلًا	هُدًى	طُوًى	قُرًى
مَسَدٍ	ثَمَنٍ	سَخَطٍ	ظُلَلٍ	فِئَةٍ	عُنُقٍ
نَفَرٌ	صَمَدٌ	غَضَبٌ	لَعِبٌ	اُذُنٌ	كُتُبٌ

اذکارِ نماز

12:51 تا 1:10

تشہد: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

نمازِ ظہر کی تیاری

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

بعد نمازِ ظہر

درسِ فیضانِ سنّت (وقت 7 منٹ)

تسبیحِ فاطمہ (وقت 3 منٹ)

(اب یوں اعلان کیجئے) اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الاِخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

کلام (وقت 4 منٹ)

یَارَسُولَ اللہ تیرے چاہنے والوں کی خیر — سب غلاموں کا بھلا ہو سب کریں طیبہ کی سیر

کاش کہ ہجرِ مدینہ مجھ کو رکھے بے قرار — چین ہی آئے نہ مجھ کو یادِ طیبہ کے بِغیر

یانبی اب تو مدینے میں مجھے بلوایئے — ہو مُیَسَّر باادب پھر آپ کی گلیوں کی سَیر

فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے حُضُور! — ہو زباں پر میری اکثر آپ ہی کا ذکرِ خیر

کاش! طیبہ میں شہادت کا عطا ہو جائے جام — جلوۂ محبوب میں انجام میرا ہو بخیر

جام ایسا اپنی اُلفت کا پِلا دے ساقیا　　　　نعت سن کر حالتِ عطّار ؔہو رو رو کے غَیر

نماز کے احکام

(نماز کے مُفْسِدات)

2:00 تا 2:45 (45 منٹ)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 72 پر عمل کرتے ہوئے نماز کے احکام سے وُضو، غُسل اور نماز دُرُست کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ: صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔ (نَسائی، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

"بھائیو نماز کے مفسدات سیکھنا فرض ہے" کے انتیس حروف کی نسبت سے نماز توڑنے والی 29 باتیں

(۱) بات کرنا۔ (الدُّرُّالمختار معہ ردالمحتار، ۲/۴۴۵) (۲) کسی کو سلام کرنا۔ (۳) سلام کا جواب دینا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۳۲۲) (۴) چھینک کا جواب دینا (نَماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہہ لیا تب بھی حَرَج نہیں اور اگر اُس وقت حَمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری، ۱/۹۸) (۵) خوشخبری سن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنا۔ (عالمگیری، ۱/۹۹) (۶) بُری خبر (یا کسی کی موت کی خبر) سن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن کہنا۔ (اَیضاً)

(٧)اذان کا جواب دینا۔(عالمگیری، ۱/۱۰۰) (٨)اللہ پاک کا نام سن کر جواباً ''جَلَّ جَلَالُہ'' کہنا۔ (غنیۃ المتملی، ص۴۲۰)(٩) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ گرامی سن کر جواباً دُرُود شریف پڑھنا مثلاً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنا۔(عالمگیری، ۱/۹۹) (اگر ''جَلَّ جَلَالُہ'' یاصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جواب کی نیت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی)

نماز میں رونا

(١٠)دَرد یامُصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ ''آہ''، ''اُوہ''، ''اُف''، ''تُف'' نکل گئے یا آواز سے رونے میں حرف پیدا ہوگئے، نماز فاسِد ہوگئی۔ اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حَرَج نہیں۔(عالمگیری، ۱/۱۰۱) اگر نماز میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور ''ارے''، ''نَعَمْ''، ''ہاں'' زَبان سے جاری ہوگیا تو کوئی حَرَج نہیں کہ یہ خُشُوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خوش اِلحانی کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹُوٹ گئی۔

(الدرالمختار، ردالمحتار، ۲/۴۵۶)

سکھر (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لباب ہے: آخری عشرہ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ-2004) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے اجتماعی اِعتِکاف میں شرکت کی سعادت ملی۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا باقاعدہ جَدوَل بنا ہوا تھا۔ جن میں نَماز کے اَحکام اور روزمرّہ کی سنّتیں وغیرہ سیکھنے کو ملیں، صِرف دس ۱۰ دن میں وہ وہ سیکھا جواب تک زندگی میں نہ سیکھ پایا تھا۔ سنّتوں بھرے بیانات کی سَماعت اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے فکرِ آخرت نصیب ہوئی اور قلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوگیا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرا ''مَدَنی اِنعام'' بِالخُصوص مضبوطی سے تھام لیا اور اس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پانچوں ۵ نَمازیں پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کی عادت بنا لی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تہجُّد پر بھی استِقامت حاصِل ہے۔ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ ہر ماہ اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروا دیتا ہوں۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی از ابتداء تا اِنتہا شرکت کی سعادت پاتا ہوں۔

باجماعت نَمازوں کا جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

نماز میں کھانسنا

(۱۱) مریض کی زبان سے بے اختیار ''آہ!''، ''اُوہ'' نکلا نماز نہ ٹوٹی یوں ہی چھینک، جماہی، کھانسی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔ (الدر المختار، ۱/۴۱۶) (۱۲) پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے اور نماز فاسِد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں جیسے ''اُف''، ''تُف'' تو نماز فاسِد ہو گئی۔ (غنیہ، ص ۴۲۷) (۱۳) کھنکارنے میں جب دو حُروف ظاہر ہوں جیسے ''اَخ'' تو مُفسد ہے۔ ہاں اگر عُذر یا صحیح مقصد ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا آواز صاف کرنے کے لئے ہو یا امام کو لقمہ دینا مقصود ہو یا کوئی آگے سے گزر رہا ہو اس کو مُتوجِّہ کرنا ہو اِن وُجوہات کی بنا پر کھانسنے میں کوئی مضایقہ نہیں۔ (الدر المختار و رد المحتار، ۲/۴۵۵)

دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا

(۱۴) مُصحف شریف سے، یا کسی کاغذ سے یا محراب وغیرہ میں لکھا ہوا دیکھ کر قرآن شریف پڑھنا (ہاں اگر یاد پر پڑھ رہے ہیں اور مُصحف شریف یا محراب وغیرہ پر صرف نظر ہے تو حرج نہیں، اگر کسی کاغذ وغیرہ پر آیات لکھی ہیں اسے دیکھا اور سمجھا مگر پڑھا نہیں اس میں بھی کوئی مضایقہ نہیں) (رد المحتار، ۲/۴۶۴) (۱۵) اسلامی کتاب یا اسلامی مضمون دَورانِ نماز جان بوجھ کر دیکھنا اور ارادتاً سمجھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ۱/۱۰۱) دُنیوی مضمون ہو تو زِیادہ کراہیت ہے، لہٰذا نماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ ان کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا ان پر رومال وغیرہ اڑھا دیجئے، نیز دورانِ نماز سُتون وغیرہ پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اِشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔

عملِ کثیر کے معنیٰ

(۱۶) عملِ کثیر نماز کو فاسِد کر دیتا (یعنی توڑ دیتا) ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اصلاحِ نماز کے لئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ اگر گمانِ غالب ہو کہ نماز میں نہیں تب بھی عملِ کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہے کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے اور نماز فاسِد نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۶۰۹ ملخصاً، درمختار، ۲/۴۶۴)

دورانِ نماز لباس پہننا

(۱۷) دَورانِ نَماز کُرتا یا پاجامہ پہننا یا تہبند باندھنا۔(ردالمحتار، ۲/۴۶۵) (۱۸) دَورانِ نَماز سَتر کُھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنا یا تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانا۔(الدر المختار، ۲/۴۶۷)

نماز میں کچھ نگلنا

(۱۹) معمولی سا بھی کھانا یا پینا مَثَلاً تِل بِغیر چبائے نگل لیا یا قطرہ مُنہ میں گرا اور نگل لیا۔ (غنیۃ المتملی، ص۴۱۸) (۲۰) نَماز شُروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نَماز فاسِد ہوگئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص۳۴۱) (۲۱) نَماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اَجزا منہ میں باقی نہیں صِرف لُعابِ دہن میں کچھ اثر رَہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ (خُلاصۃ الفتاوی، ۱/۱۲۷) (۲۲) منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نَماز فاسِد ہوگئی۔ (ایضاً) (۲۳) دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالِب ہے تو نگلنے سے فاسِد نہ ہوگی ورنہ ہوجائے گی۔ (عالمگیری، ۱/۱۰۲) (غَلَبہ کی علامت یہ ہے کہ اگر حلْق میں مزہ محسوس ہوا تو نَماز فاسِد ہوگئی، نَماز توڑنے میں ذائقے کا اِعتِبار ہے اور وُضو ٹوٹنے میں رنگ کا لہٰذا وُضو اُس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سُرخ ہوجائے اور اگر تھوک زَرد ہے تو وُضو باقی ہے)

دورانِ نماز قبلہ سے انحراف

(۲۴) بِلا عُذْر سینے کو سَمتِ کعبہ سے 45دَرَجہ یا اس سے زِیادہ پھیرنا مفسدِ نَماز ہے، اگر عُذْر سے ہو تو مُفسِد نہیں۔ مَثَلاً حَدَث (یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا گُمان ہوا اور مُنہ پھیرا ہی تھا کہ گُمان کی غَلَطی ظاہِر ہوئی تو اگر مسجِد سے خارِج نہ ہُوا ہو نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ (الدر المختار معہ ردالمحتار، ۲/۴۶۸)

نماز میں سانپ مارنا

(۲۵) سانپ بچھّو کو مارنے سے نَماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضَرب کی حاجت ہو ورنہ فاسِد ہوجائے گی۔ (غنیۃ المتملی، ص۴۲۳) سانپ، بچھّو کو مارنا اُس وقت مُباح ہے جبکہ سامنے سے گزریں اور اِیذا دینے کا خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ۱/۱۰۳) (۲۶) پے در پے تین بال اُکھیڑے یا تین جُوئیں ماریں یا ایک ہی جُوں کو تین بار مارا نَماز جاتی رہی اور اگر پے در پے نہ ہو تو نَماز فاسِد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے۔ (اَیضاً)

نماز میں کھجانا

(٢٧) ایک رُکن میں تین بار کُھجانے سے نَماز فاسِد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کُھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کُھجایا پھر ہٹالیا یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نَماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حَرَکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کُھجانا کہا جائے گا۔ (عالمگیری، ١/١٠٤، غنیۃ المتملی، ص٤٢٣)

اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے میں غلطیاں

(٢٨) تکبیراتِ اِنتِقالات میں اَللّٰہُ اَکْبَر کے اَلِف کو دراز کیا یعنی آللّٰہُ یا آکْبَر کہا یا "ب" کے بعد اَلِف بڑھایا یعنی "اَکْبَار" کہا تو نَماز فاسِد ہو گئی اور اگر تکبیرِ تحریمہ میں ایسا ہوا تو نَماز شُروع ہی نہ ہوئی۔ (الدرالمختار، ٢/١٧٧) اکثر مُکَبِّر (یعنی جماعت میں امام کی تکبیرات پر زور سے تکبیریں کہہ کر آواز پہنچانے والے) یہ غَلَطیاں زِیادہ کرتے ہیں اور یوں اپنی اور دوسروں کی نَمازیں خراب کرتے ہیں۔ لہٰذا جو ان اَحکام کو اچھی طرح نہ جانتا ہو اُسے مُکَبِّر نہیں بننا چاہئے۔

(٢٩) قِراءَت یا اذکارِ نَماز میں ایسی غَلَطی جس سے معنیٰ فاسِد ہو جائیں، نَماز فاسِد ہو جاتی ہے۔ (الدرالمختار، ٢/٤٧٣)

عملی طریقہ

2:46 تا 3:00 (15 منٹ)

مبلغ اسلامی بھائی سجدے کی عملی مشق کروائیں

سجدے کے مدنی پھول

✵ ... سجدے میں جانے کیلئے تکبیر کہنا سنت ہے۔ (نماز کے احکام، ص٢٢٦ ماخوذاً)

✵ ... اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے سجدے میں جانا اور اختتامِ تکبیر سجدے میں کرنا۔ (فتاوی رضویہ، ٦/١٨٨ ماخوذاً)

✵ ... آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے یا پیچھے سے اٹھالیتے ہیں یہ مکروہِ تحریمی ہے۔ (نماز کے احکام، ص٢٤٧)

✵ ... سجدے کے لیے جاتے ہوئے سیدھی طرف زور دینا اور اٹھتے وقت الٹی طرف زور دینا مستحب ہے۔

(نماز کے احکام، ص٢٦١)

✵ ... سجدے میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھنا سنت ہے۔(نماز کے احکام، ص۲۲۶)

✵ ... جب سجدے سے اٹھیں تو اس کا اُلٹ کرنا یعنی پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اٹھانا سنت ہے۔(نماز کے احکام، ص۲۲۷)

✵ ... سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے سے پہلے بلا عذر ہاتھ زمین پر رکھنا اور اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ سے قبل گھٹنے زمین سے اٹھانا مکروہ تنزیہی ہے۔(نماز کے احکام، ص۲۶۱)

✵ ... ہتھیلیاں زمین پر اس طرح رکھنا کہ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ ہوں، یہ سنت ہے۔

(نماز کے احکام، ص۲۲۶ ماخوذاً)

✵ ... مرد کے لیے سجدے میں رانیں پیٹ سے، کلائیاں زمین سے اور بازو کروٹوں سے جدا ہونا سنت ہے(البتہ جب صف میں ہوں تو بازو جدا نہ کریں)۔(نماز کے احکام ص۲۲۷ ماخوذاً)

✵ ... مرد کا سجدے میں کلائیاں بچھانا مکروہِ تحریمی ہے۔(نماز کے احکام ص۲۵۳ ماخوذاً)

✵ ... سجدے میں پیشانی جمنا ضروری ہے۔ جمنے کے معنی یہ ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ پیشانی نہ جمی تو سجدہ نہ ہو گا اور اگر ناک کی ہڈی نہ دبی تو نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی۔(نماز کے احکام ص۲۱۴ ملتقطاً)

✵ ... نظر ناک پر رکھنا مستحب ہے۔

✵ ... سجدے میں پاؤں کی ایک انگلی کا لگنا فرض ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: حالتِ سجدہ میں پاؤں کی دسوں انگلیوں میں سے ایک کا پیٹ زمین پر لگنا فرض، تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے۔(فتاوی رضویہ، ۷/۳۷۶ ماخوذاً)

✵ ... سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رُخ نہ رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔(نماز کے احکام، ص۲۶۰ ماخوذاً)

✵ ... تعدیلِ ارکان واجب ہیں یعنی رکوع، سجود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبۡحٰنَ الله" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔(نماز کے احکام، ص۲۱۸ ماخوذاً)

✵ ... سجدے میں کم از کم تین بار سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی کہنا سنت ہے۔(نماز کے احکام، ص۲۲۶ ماخوذاً)

✵ ... مُنْفَرِد کو رُکوع اور سُجود میں تین بار سے زیادہ (مگر طاق عدد مثلاً پانچ، سات، نو بار) تسبیح کہنا مستحب ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۳۶ ماخوذاً)

✵ ... ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ اُنگل سے زیادہ اونچی ہے سجدہ نہ ہوا، ورنہ ہو گیا۔ (بہار شریعت، ۱/۵۱۵، حصہ ۳)

✵ ... دورانِ نماز کنکریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے۔ ہاں! اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (نماز کے احکام، ص۲۴۹ ملتقطاً)

✵ ... ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۱۳)

✵ ... ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ واجب ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۱۸)

سنتیں اور آداب کا حلقہ

(3:00 تا 03:10) (وقت 10 منٹ)

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن" کے سَتَّرہ حُرُوف کی نسبت سے چھینکنے کے آداب کے 17 مَدَنی پھول

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) (3) چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (ردالمحتار، ۹/۶۸۴) (4) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے (5) سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُکَ اللّٰہ (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت،

۳/۴۷۶ ،حصہ ۱۶) (6) جواب سن کر چھینکنے والا کہے: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال دُرست کرے)۔(عالمگیری،۵/ ۳۲۶) (7) جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مراٰۃ المناجیح،۶/ ۳۹۶) (8) حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہوگا۔(مرقاۃ المفاتیح،۸/ ۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹) (9) چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے۔(ردالمحتار،۹/ ۶۸۴) (10) چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔(عالمگیری،۵/ ۳۲۶) (11) جواب اس صورت میں واجب ہوگا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہارِ شریعت،۳/ ۴۷۶ ،حصہ ۱۶) (12) خطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے۔(فتاویٰ قاضی خان، ۲/ ۳۷۷) (13) کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہوگا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔(ردالمحتار،۹/ ۶۸۴) (14) دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے۔ (ایضاً) (15) نماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہہ لیا تو بھی نماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔(عالمگیری،۱/ ۹۸) (16) آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا تو آپ کی نماز ٹوٹ جائے گی۔(عالمگیری،۱/ ۹۸) (17) کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہا تو جواب میں يَهْدِيْكَ اللّٰهُ (یعنی اللہ پاک تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔(ردالمحتار،۹/ ۶۸۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

12 مدنی کام

(3:11 تا 03:30) (وقت 20 منٹ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے چھٹا مدنی کام)

ہفتہ وار اجتماع

بلند آواز سے دُرود و سلام پڑھنے کی فضیلت

ایک شخص کو اِنتقال کے بعد اُس کے پڑوسی نے جنّت میں دیکھا تو پوچھا: یہ مقام کیسے حاصِل ہوا؟ اُس نے بتایا: میں ایک اِجتماع میں شریک ہوا، جہاں ایک مُحدِّث صاحِب نے دورانِ بیان اِرشاد فرمایا: جو شخص رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بُلند آواز سے دُرُود شریف پڑھے، اُس پر جنّت واجِب ہو جاتی ہے۔ یہ سُنتے ہی میں نے فوراً بُلَند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا، مجھے دیکھ کر شُرکائے اِجتماع بھی زور زور سے دُرُودِ پاک پڑھنے لگے۔ اس عَمَل یعنی بُلَند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھنے کے سَبَب اللہ پاک نے میری اور سارے شُرکائے اِجتماع کی مَغْفِرَت فرمادی۔ (نزھۃ المجالس، باب فضل الصلاۃ والتسلیم... الخ، ص ۳۴۹ مفھومًا)

نبی کی شان میں ہو جس قدر دُرود پڑھو
مُجَبّو پاؤ گے جَنَّت میں گھر دُرود پڑھو

خُدا تو بھیجے ہے صَلُّوا وَسَلِّمُوْا کا خطاب
تم ایسے بیٹھے ہو کیوں بے خبر دُرود پڑھو

(نورِ ایمان، ص ۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

سیّاح فرشتے

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مَرْوِی ہے کہ سَرورِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کے کچھ سِیاحت کرنے والے فِرِشتے ہیں، جو ذِکر کی مَجالس کو ڈُھونڈتے پھرتے ہیں۔ جب وہ کوئی ایسی مَجْلِس دیکھتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مَقْصَد کی طرف آؤ۔ پھر وہ سب مل کر ان ذاکرین (یعنی ذِکر کرنے والوں) کو آسمانِ دُنیا تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں اور جب لوگ بِکھر جاتے

ہیں تو وہ فِرِشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ (مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب فضل مجالس الذکر، ص ۱۰۳۷، حدیث: ۲۶۸۹)

اللہ پاک علیم و خبیر ہونے کے باوُجُود فِرِشتوں سے پوچھتا ہے کہ میرے وہ بندے کیا کہتے تھے؟ فِرِشتے عَرْض کرتے ہیں: تیری تسبیح و تکبیر اور حمد و بُزرگی بیان کر رہے تھے۔ ربِّ کریم فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عَرْض کرتے ہیں: تیری قسم! اُنہوں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر ربِّ کریم فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا ہو؟ عَرْض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو اور زیادہ عِبادت کریں، بڑائی بولیں اور کَثْرت سے تسبیح بیان کریں۔ پھر اِرشاد ہوتا ہے: وہ مانگتے کیا تھے؟ عَرْض کرتے ہیں: جنّت۔ ربِّ کریم فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنّت دیکھی ہے؟ عَرْض کرتے ہیں: یاربِّ! تیری قسم! نہیں دیکھی۔ فرماتا ہے: اگر وہ جنّت دیکھ لیں تو کیا ہو؟ عَرْض کرتے ہیں: اگر وہ جنّت دیکھ لیں تو اس کے اور زیادہ حَرِیص، طلبگار اور مزید رَغْبت کرنے والے بن جائیں۔ پھر اللہ پاک فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فِرِشتے عَرْض کرتے ہیں: وہ (جہنّم کی) آگ سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ربِّ کریم فرماتا ہے: تو کیا انہوں نے (جہنّم کی) آگ دیکھی ہے؟ عَرْض کرتے ہیں: یا الٰہی! تیری قسم! نہیں دیکھی۔ پھر فرماتا ہے: اگر وہ دیکھ لیں تو کیا ہو؟ عَرْض کرتے ہیں: اگر وہ دیکھ لیں تو اور زیادہ دُور بھاگیں، بہت زیادہ خوف کریں۔ پھر اللہ پاک فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ ان فِرِشتوں میں سے ایک عَرْض کرتا ہے کہ ان میں فُلاں بندہ تو ذِکْر کرنے والوں میں سے نہ تھا، وہ تو کسی کام کے لئے آیا تھا۔ رَبِّ کریم فرماتا ہے، ذِکْر کرنے والے ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھ جانے والا بھی محرُوم نہیں رہتا ہے۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ، ص ۱۵۷۸، حدیث: ۶۴۰۸)

گناہ گار ہوں میں لائِقِ جہنَّم ہوں   کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اِسلام کی شان و شوکت کا اظہار

حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کی اِجتماعی عِبادت سے دِین کو تقوِیت پہنچتی ہے، اِسلام کا جَمال ظاہِر ہوتا ہے اور کُفّار و مُلحِدین (یعنی بے دِین لوگ) مسلمانوں کا اِجتماع دیکھ کر جلتے ہیں اور جُمعہ و

جَماعَت وغیرہ دِینی اِجتماعات پر اللہ پاک کی برکتیں اور رحمتیں نازِل ہوتی ہیں، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ گوشہ نشین شخص پر لازِم ہے کہ جُمُعہ، جَماعَت و دِینی اِجتماعات میں عام مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔

(منہاج العابدین، العقبۃ الثالثۃ: عقبۃ العوائق، العائق الثانی: الخلق، ص ۱۲۴ ملخصاً)

ہفتہ وار اجتماع کیا ہے؟

جب عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسلامی کا آغاز ہوا تو اوّلاً مدنی کام کرنے کا کوئی واضح طریقہ کار مَوجود نہ تھا، بلکہ دعوتِ اِسلامی حقیقت میں شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ واحِد کا نام تھا، چُنانچہ آپ نے اللہ و رسول کی مَحبّت میں ڈُوب کر نیکی کی دَعْوَت کا سَفَر سب سے پہلے جس مَدَنی کام سے شروع فرمایا وہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع ہی ہے۔

پیارے پیارے اِسلَامی بھائیو! اَمِیْرِ اَہْلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جس مَدَنی سَفَر کا آغاز اکیلے ہی فرمایا تھا وہ آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ایک مُنَظَّم کارواں و تنظیم کی شَکْل اِختیار کرچکا ہے، جس سے دُنیا بھر میں لاکھوں لاکھ اِسلَامی بھائی اور اسلامی بہنیں مُنْسَلِک ہیں، بِلاشُبہ یہ سب آپ کی پُر خُلُوص دُعاؤں، انتھک کوششوں، بہترین حِکْمَتِ عَمَلی اور مَضْبُوط دَسْتُورُ الْعَمَل کا ثمرہ ہے۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانِبِ مَنزِل مگر اِک اِک آتا گیا کارواں بنتا گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ہفتہ وار اجتماع میں کیا ہوتا ہے؟

ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کی بُنیادی طور پر تین (3) نِشَستیں ہیں۔ پہلی نِشَست مَغرِب تا عشا کا دورانیہ دو (2) گھنٹے، دوسری نشست بعد نمازِ عشا تا وقفۂ آرام اور تیسری نِشَست نمازِ تَہَجُّد تا اِشْراق و چاشت کے بعد صلوٰۃ و سلام تک ہوتی ہے۔

ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کی پہلی نشست کا جدول

1	اذانِ مغرب	3منٹ	7	اعلانات	05منٹ

2	نمازِ مغرب مع اوّابین	20منٹ	8	ذِکرُ اللہ	05منٹ
3	تِلاوت سورۂ مُلک مع نیّتیں	07منٹ	9	دُعا	10منٹ
4	نعت شریف مع نیّتیں	05منٹ	10	صلوٰۃ و سلام و اِختِتامِ مجلس کی دُعا	05منٹ
5	سُنّتوں بھرا بیان	50منٹ		کل دورانیہ	120منٹ
6	سُنّتیں و آداب مع 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں	10منٹ			

مدینہ: صلوٰۃ و سلام دُعا کے فوراً بعد ہونا چاہئے، پھر اذانِ عشاتا کہ نمازِ عشاپڑھنے والوں کو تشویش نہ ہو۔

دوسری نشست کا جدول

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! نمازِ عشا کی باجماعت ادائیگی کے بعد انفرادی کوشش اور پھر تقریباً 15 منٹ کے مَدَنی حلقوں کا جدْوَل ہوتا ہے، جن میں 5 منٹ کے لئے گناہوں کے عذابات کے مَوضُوع پر بعض گناہوں کے مُتَعَلِّق شَرعی اَحکام، ان گناہوں میں مُبتَلا ہونے کے اَسباب اور ان سے بچاؤ کے طریقے و عِلاج بیان کئے جاتے ہیں، پھر 5 منٹ تک کوئی مُختَصر دُعازبانی یاد کروائی جاتی ہے اور آخر میں 5 منٹ کے لئے اجتماعی فِکرِ مدینہ کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔ اس کے بعد کم و بیش 41 منٹ تک مُلاقات و انفرادی کوشش اور خیر خواہی (کھانے) وغیرہ کا سلسلہ ہوتا ہے۔

رات اعتکاف کا جدول

اس کے بعد رات اِعتِکاف کا جدْوَل (رات اِعتِکاف کا جدْوَل مجلس مدنی انعامات کے سُپرد ہے، ہر ہفتہ وار اجتماع میں ایک ذِمّہ دار بنایا جائے جو کہ بعدِ عشا تا اِشراق وچاشت جدْوَل پر چلے اور چلائے۔) ہوتا ہے، خوش نصیب عاشقانِ رسول جدْوَل کے مُطابِق رات اِعتِکاف کی سَعادَت حاصِل کرتے ہیں۔ چُنانچہ طبعی حاجات سے فارغ ہو کر، وضو وغیرہ کی ترکیب کر کے سونے سے پہلے مَدَنی انعام نمبر 16 پر عَمَل کی نِیَّت سے صَلوٰۃُ التَّوبہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد شبِ جُمُعَہ کو

پڑھے جانے والے مخصوص اَوْرَاد و وَظائف پر عَمَل کی کوشش کرتے ہیں اور پھر دُعا کے بعد سنّت کے مُطابِق سونے کی سنتیں اور آداب کے مُطابِق آرام کی ترکیب کرتے ہیں۔

تیسری نِشَست کا جدول

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اس نِشَست کا آغاز نمازِ تَہَجُّد سے ہوتا ہے، جس کے لئے خیر خواہ اِسلامی بھائی وَقْتِ مُناسب پر اجتماع میں آرام کرنے والے اِسلامی بھائیوں کو مخصوص اَلفاظ میں اِعلان کر کے پیار سے اٹھاتے ہیں۔چُنانچِہ،

● طبعی حاجات سے فارِغ ہو کر اور ● وضو کر کے سب اِسلامی بھائی ● دو(2) رَکْعت نمازِ تَہَجُّد ادا کرتے ہیں، جبکہ نمازِ تَہَجُّد سے پہلے جب دیگر اِسلامی بھائیوں کا اِنتِظار کیا جارہا ہوتا ہے تو ایک مُبلِّغ اِسلامی بھائی ● تَہَجُّد کے فضائل و برکات پر تقریباً7 مِنَٹ کیلئے (تَہَجُّد کے ترغیبی مدنی پھول) مُختصر بیان بھی کرتے ہیں۔ ● پھر نمازِ تَہَجُّد کے بعد دعا و مناجات کا سلسلہ ہوتا ہے اور ● اس کے بعد شجرۂ قادِریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ سے مخصوص اَوراد و وَظائف کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ● اس کے بعد تقریباً12 منٹ کے لئے تمام اِسلامی بھائی تِلاوَتِ قرآنِ کریم کی سَعادَت حاصِل کرتے ہیں۔ ● پھر اذانِ فَجْر کے بعد صدائے مدینہ کا اِہتِمام ہوتا ہے اور ● نمازِ فَجْر کی باجَماعَت ادائیگی کے بعد مدنی حلقہ لگایا جاتا ہے۔ ● جس میں تین (3) آیات کی تِلاوت، ترجمہ و تفسیر (صِراطُ الْجِنان، خزائنُ الْعِرفان یانُورُالعِرفان) کے عِلاوہ ● فیضانِ سنّت سے ترتیب وار چار (4) صفحات پڑھ کر سنائے جاتے ہیں، ● پھر ایصالِ ثواب کیلئے فاتحہ خوانی ہوتی ہے۔ ● اتنی دیر میں اِشْراق وچاشت کا وَقْت ہو جاتا ہے اور اِشْراق و چاشت ادا کرنے کے بعد ● دُرُود و سلام اور ● اِختتامی دُعا پر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع کی اِس نِشَست کا اِختتام ہوتا ہے۔

ہفتہ وار اجتماع کے اِختتام پر خوش نصیب عاشقانِ رسول عِلْمِ دِین کے حُصُول اور سُنّتوں کی تربیت کے لئے 12ماہ/ 1ماہ/ 3دن کے لئے مدنی قافلوں میں سَفَر کی سَعادَت بھی حاصِل کرتے ہیں۔

رات اعتکاف کا جدول ایک نظر میں

1	ہفتہ وار اجتماع کے مَدَنی حلقوں کے آخر میں (یومیہ 50 مدنی انعامات، قُفْلِ مدینہ کارکردگی، ہفتہ وار 8 مدنی

	انعامات کی) اجتماعی فِکرِ مدینہ کروائی جائے۔
2	اجتماعی فِکرِ مدینہ کے بعد "کھانے کے حلقے" لگائے جائیں، رِسالہ ثواب بڑھانے کے نسخے سے کھانے سے قبل اچھی اچھی نیتیں کروائی جائیں اور رِسالہ کھانے کا اِسلامی طریقہ سے سُنّتیں اور آداب بتائے جائیں۔
3	کھانے کے تقریباً 11 منٹ بعد صَلٰوۃُ التَّوْبَہ کے نوافل ادا کئے جائیں۔
4	سونے سے قبل ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے اَوْراد پڑھے / پڑھائے جائیں۔
5	سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب بتانے کے بعد وقفہ آرام کیا جائے۔
6	صبح صادق سے کم و بیش 19 منٹ قبل نمازِ تہجُّد کے لئے بیدار کیا جائے۔
7	نمازِ تہجُّد کے بعد مُناجات، شجرہ شریف کے اَوْراد تِلاوَتِ قرآنِ پاک، اذانِ فَجر کے جواب دینے کی ترکیب کی جائے۔
8	اذانِ فَجر کے بعد مَسْجِد اور اجتماع گاہ کے اطراف کی گلیوں میں صدائے مدینہ کی ترکیب کی جائے اور نمازِ فَجر باجماعت ادا کی جائے۔
9	بعدِ فَجر مَدَنی حلقے میں کم از کم 3 آیات کی تِلاوَت و ترجمہ و تفسیر (خزائنُ العرفان / نورُ العرفان / صراطُ الجنان)، ترتیب وار 4 صفحات فیضانِ سنّت سے درس، منظوم شجرہ شریف اور فاتحہ و ایصالِ ثواب کی ترکیب کی جائے۔
10	اشراق وچاشت کے بعد صلٰوۃ و سلام، اِختِتامِ مجلس کی دعا اور ملاقات (یعنی آپس میں سلام و مُصافحہ) کی ترکیب کی جائے۔

ہفتہ وار اجتماع میں سونے سے قبل پڑھے جانے والے اوراد

1	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ 100 مرتبہ	3	اَسْتَغْفِرُ اللہ 100 مرتبہ
2	اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 100 مرتبہ	4	صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد 111 مرتبہ

ہفتہ وار اجتماع میں شرکت باعثِ رضائے امیرِ اہلسنّت

ہفتہ وار اِجْتِماع میں شِرکت شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی رِضا کے حُصُول کا باعث ہے کہ

ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے والے اسلامی بھائیوں کے مُتعلّق فرماتے ہیں: جو اسلامی بھائی ہفتہ وار اِجتماع کیلئے رات اِعتِکاف کرتے اور صُبح اِشراق و چاشت کے نوافل کی ادائیگی کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھ کر واپَس ہوتے ہیں، وہ دَعوتِ اِسلامی کا عِطر ہیں۔ چُنانچہ یاد رکھئے! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہفتہ وار اِجتماع کی اَہمیّت کے پیشِ نَظر بار بار اس میں شرکت کی تاکید فرماتے رہتے ہیں وہیں شریک ہونے والوں کو بھی بے حد پسند فرماتے ہیں۔ لِہٰذا ہم بھی پکّی نیّت کرتے ہیں کہ جب تک صِحّت و زِندگی رہی، دَعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں کبھی بھی ناغہ نہ کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ بِالْخُصُوص وہ اِسلامی بھائی! جو ذرا سے دَردِ سر یا مَعْمولی سی مَصروفیّت کو عُذر بنا کر سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی سعادت سے محرُوم رہ جاتے ہیں، ان کی ترغیب اور سُستی دُور کرنے کیلئے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حیاتِ طیّبہ کا یہ اَنمول واقعہ پیشِ خِدمت ہے کہ ایک بار آپ کو سَخت بُخار ہو گیا اور اس کے باوُجود آپ لِحاف اوڑھ کر سُنّتوں بھرے ہفتہ وار اِجتماع میں شریک ہوئے۔ اے کاش! اِن کے صدقے ہم پر بھی کرم ہو جائے، ہماری سُستیاں اور غفلتیں دُور ہو جائیں۔

سدا پیر و مرشِد رہیں مجھ سے راضی ۔۔۔ کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یاالٰہی

بنادے مجھے ایک در کا بنادے ۔۔۔ میں ہردم رہوں باوفا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے متعلق مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

﴿1﴾... جمعرات کا جَدْوَل صرف ہفتہ وار اجتماع کا ہی نہ ہو بلکہ دن کے وقت بھی تنظیمی مصروفیات رکھیں۔ (مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۲۲ تا ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ، 10 تا 12 جون 2007ء)

﴿2﴾... ہمیں ہفتہ وار اجتماع اور دیگر مدنی کاموں کو اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سوچ کے مُطابِق سرانجام دینا ہے۔ (مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۱۵ تا ۲۰ ربیع الاوّل ۱۴۳۱ھ، 2 تا 7 مارچ 2010ء)

﴿3﴾... ہفتہ وار اجتماع میں بس / ویگن میں آئیں تو مَسجِد سے کچھ پہلے ہی اسٹاپ پر اُتر کر پیدل اجتماع گاہ میں پہنچیں تاکہ راستے بھر دعوتِ اسلامی کی تشہیر ہو۔ (مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۱۵ تا ۲۰ ربیع الاوّل ۱۴۳۱ھ، 2 تا 7 مارچ 2010ء)

﴿4﴾...اپنے ذِمّہ داران میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں بِالخُصُوص ہفتہ وار اجتماع میں شِرکت کا ایسا جذبہ پیدا کریں کہ کبھی بھی حالات و موسم وغیرہ کی تبدیلی ان پر اَثر انداز نہ ہو سکے۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۲۳ تا ۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ، 1 تا 5 فروری 2008ء)

﴿5﴾...مَدَنی مشوروں اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں اپنا اپنا کھائیں اور لحاف ساتھ لائیں، اگرچہ لنگرِ رضویہ کی ترکیب ہوتی بھی ہو۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۲۲ تا ۲۷ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۲۹ھ، 21 تا 26 نومبر 2008ء)

﴿6﴾...پاکستان انتظامی کابینہ مکتب سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کا جو بیان میل کیا جاتا ہے، مُبلّغین کو چاہئے کہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم ایک مرتبہ قدرے بلند آواز سے اوّل تا آخر اس کا مُطالَعہ کریں اور بیان کرتے وَقت اس کا انداز مَحض دیکھ کر تحریر پڑھنے کا نہ ہو بلکہ بیان کا انداز ہونا چاہئے۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۸ تا ۱۱ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ، 4 تا 7 ستمبر 2014ء)

۞ آپ اِجتماع میں جسمانیت (شرکا کی تعداد) بڑھائیں، کوئی نیک جسم آگیا تو روحانیت بھی بڑھ جائے گی (کیونکہ جہاں چالیس مُسلمان صالِح (یعنی نیک) جَمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولیُّ اللہ ضَرور ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۱۸۴) ۞ جو ہفتہ وار اِجتماع میں اچھی اچھی نیتیں کر کے، با ادب، باوُضو، اِہتمام کے ساتھ، صاف ستھرے کپڑے پہن کر، تیل اور خوشبو لگا کر، حسنِ اعتقاد، خلوص اور لِلّٰہیّت رکھتے ہوئے شِرکت کرے تو اسے ضرور رُوحانیت نصیب ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه (مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۱۶ تا ۲۰ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ، 16 تا 20 مئی 2014ء)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ علٰی محمَّد

شرعی احتیاطیں

سوال 1: کیا ہفتہ وار اجتماع میں دورانِ بیان عِطر کا چھڑکاؤ کرنا چاہیے؟

جواب: نہیں کرنا چاہئے کہ اس سے تَوَجُّہ بٹتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۳ رمضان ۱۴۳۶ھ، 30 جون 2015ء)

سوال 2: کیا ہفتہ وار اجتماع میں لنگرِ رضویہ (کھانے) وغیرہ کی ترکیب عینِ مسجد میں کر سکتے ہیں؟

جواب: ہفتہ وار اجتماع ہو یا بڑی راتوں کے اجتماعات وغیرہ، کھانے پینے کی ترکیب فِنائے مسجد یا خارجِ مسجد میں

ہونی چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ عینِ مسجد میں اس طرح کی ترکیب نہ بنائی جائے۔

(مدنی مذاکرہ، ۱۱ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ، 2 جنوری 2015ء)

سوال 3: ہفتہ وار اجتماع میں اَمْرَد (خوبصورت مرد) اسلامی بھائیوں کے قُرب میں بیٹھنا یا لیٹنا کیسا؟

جواب: اَمرد کے قریب دانستہ (یعنی جان بوجھ کر) بیٹھنے یا لیٹنے میں اِحتیاط کرنی چاہئے، ہمیں اپنے نفس پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے اور لوگوں کو بھی اپنی بدگمانی سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سوال 4: ہفتہ وار اجتماع میں اگر کوئی کسی کا جُوتا پہن کر چلا جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر بے خیالی میں کسی کا جُوتا پہن لیا تو معلوم ہوتے ہی اُس مقام پر رکھ دیں، جہاں سے لیا تھا۔

سوال 5: جُوتا گم ہو جائے، تو کیا اضافی جوتوں وغیرہ میں سے کوئی پہن کر جاسکتا ہے؟

جواب: نہیں پہن سکتے۔ اپنے جُوتے / چپل کی خود حفاظت کریں۔

سوال 6: اجتماع میں جُوتا گم ہو جائے تو کیا انتظامی اُمُور سے متعلق اسلامی بھائیوں کو اضافی پڑے ہوئے جوتوں میں سے کوئی جُوتا اٹھا کر دینے کی اِجازت ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال 7: بس کوچ یا ویگن بُک کرواتے وَقْت یہ طے کرنا کیسا کہ اگر ہم نے بُکنگ کینسل کروائی تو ہماری پیشگی جمع کروائی ہوئی رقم تم ضبط کر لینا اور اگر تم (یعنی گاڑی والے) نے بُکنگ منسوخ کی تو دُگنی رقم واپس کرنی ہوگی یعنی جو رقم ہم نے دی تھی وہ اور اُتنی ہی مزید؟

جواب: ایسی شرط کے ساتھ عقد کرنا ناجائز و گناہ اور فاسد عقد ہے جسے ختم کرنا ضروری ہے۔ چُنانچہ گاڑی والے کی طرف سے منسوخی کی صورت میں جمع کردہ ضمانت سے دُگنی رقم نہیں لے سکتے، کیونکہ یہ تَعْزِیْر بِالْمَال یعنی مالی جُرمانہ ہے اور مالی جُرمانہ ناجائز ہے۔ فقہائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں کہ ”مذہبِ صحیح کے مُطابِق مالی جُرمانہ نہیں لیا جاسکتا۔“ (البحر الرائق، کتاب الحدود، باب حد القذف، فصل فی التعزیر، ۵/ ۶۸) گاڑی والے کو بھی چاہیے کہ بطورِ ضمانت لی ہوئی رقم لوٹا دے، اگر رکھ لے گا، گنہگار ہوگا۔

سوال 8: سُنّتوں بھرے اجتماع وغیرہ کیلئے بس یا ویگن دو (2) طرفہ کرائے پر لینے کی صورت میں واپسی میں دیر

ہو جانے پر گاڑی والا ناراض نہ ہو، اس کیلئے کیا کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں؟

جواب: آنے جانے کا وَقت گھڑی کے مُطابِق طے کر لیجئے اور وَقت وُہی طے کیجئے، جس کو آپ نبھا سکیں۔ طے شدہ وَقت سے تاخیر نہیں ہونی چاہیے، یہ شکایت فُضُول ہے کہ اسلامی بھائی وَقت پر نہیں پہنچتے! اسلامی بھائیوں کی عادتیں کس نے خراب کیں؟ کیا یہ معمول کی بسوں اور ٹرینوں میں بھی دیر سے پہنچتے ہوں گے! ہرگز نہیں، وہاں تو شاید وَقت سے پہلے ہی پُہنچ جاتے ہوں گے! تو آخر سُنّتوں بھرے اجتماع کی بسوں کیلئے ہی تاخیر سے کیوں آتے ہیں؟ بات دراصل یہ ہے کہ بعض نادان ذِمّہ داران خود کوتاہیاں کرتے "اِس کا اُس کا" انتظار کرتے، کبھی اپنا انتظار کرواتے ہیں، اس طرح "تاخیر" کا مرض لاگو پڑ جاتا ہے۔ ذِمّہ داران بغیر کسی کا انتظار کئے بسیں چلوا دیں، ایسا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ماتحتوں کا ذہن خود ہی بن جائے گا۔ ہاں پانچ (5) سات (7) منٹ کی تاخیر جو کہ گاڑی والے نیز وَقت پر آجانے والے اسلامی بھائیوں پر گراں نہ ہو تو حرج نہیں۔ خصوصاً بڑے اجتماعات میں یہ صورت پیش آتی ہے کہ اجتماع کے اختتام میں دیر سویر ہو جاتی، پھر واپسی میں بِھیڑ کی وجہ سے بھی بعض اوقات بس تک پہنچتے پہنچتے تاخیر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا پہلے ہی سے اندازہ لگا کر ایک آدھ گھنٹہ زیادہ وَقت کا طے کر لینا مناسب ہے۔ مثلاً عُموماً 10 بجے اجتماع سے فارغ ہو جاتے ہیں، تاہم 11 بجے تک کا وَقت طے کیا جائے اور گاڑی والے سے درخواست کر دی جائے کہ ہو سکتا ہے ہم جلد واپس آجائیں، اگر مُناسِب سمجھیں تو بس چلا دیجئے۔ اور اگر نہ چلانا چاہیں تو کوئی بات نہیں ہم 11 بجے تک اِنْ شَآءَ اللہ انتظار کر لیں گے۔ اس طرح کی ترکیب بنانے سے اِنْ شَآءَ اللہ کافی آسانی رہے گی۔

سوال 9: پوری بس کرائے پر بُک کروائی اور طے ہوا کہ 40 سُواریاں بٹھائیں گے۔ مگر روانگی کے وَقت 41 اسلامی بھائی ہو گئے کیا کریں؟

جواب: صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس باب میں قاعِدۂ کُلِّیَّہ (یعنی اُصول) یہ ہے کہ عَقد (یعنی سودا طے کرنے) کے ذریعے سے جب کسی خاص مَنْفَعَت کا اِسْتِحقاق (یعنی مخصوص فائدہ حاصل کرنے کا حق حاصل) ہو تو وہ (فائدہ) یا اس کی مثل (یعنی اُس کے جیسا) یا اُس سے کم درجہ کا (فائدہ) حاصل کرنا جائز ہے اور زیادہ حاصل کرنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت، اجارہ کی چیز میں کیا افعال جائز ہیں اور کیا

نہیں، ۳/ ۱۳۰) اس فِقہی جُزْئیہ (جُز۔ئی۔یَہ) کی روشنی میں معلوم ہوا کہ طے شدہ یا اس سے کم سُواریاں بٹھانی جائز اور ایک بھی زائد بٹھانی ناجائز۔ ہاں جہاں یہ عُرف ہو کہ طے شدہ سُواریوں سے دو(2) چار(4) زائد ہو جانے پر اعتراض نہیں ہوتا وہاں 40 کی بجائے 41 بٹھانے میں حرج نہیں۔ ایسے مَوْقَع پر آسانی اس میں ہے کہ سُواریوں کی تعداد بتانے کے بجائے پوری گاڑی کی بُکنگ کروالی جائے، جیسا کہ ہمارے ملک میں بارات وغیرہ کے لئے مکمل بس کی بُکنگ ہوتی ہے اور اس میں سُواریوں کی تَحدِید (یعنی تعداد کی حد بندی) نہیں ہوتی۔

(چندے کے بارے میں سوال و جواب، ص۹۵ تا۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

تنظیمی احتیاطیں

سوال 1: اجتماع میں کتنی تعداد ہو تو ساؤنڈ چلا سکتے ہیں؟

جواب: 100 سے زائد تعداد ہو تو چلا سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، بعد عشا، ۳ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ، 25 دسمبر 2014ء)

(اجتماع گاہ لبِ سڑک ہونے، ٹریفک یا گرمیوں میں پنکھوں / ایگزاسٹ فین کے شور کی وجہ سے اگر 100 سے کم تعداد کیلئے بھی مائیک چلانے کی حاجت ہو تو ضرورتاً کم پر بھی چلا سکتے ہیں)

سوال 2: کیا مَدَنی مرکز کی جانب سے دیا گیا پورا بیان کرنا ضروری ہے؟

جواب: طے شدہ وقت پُورا ہوتے ہی بیان ختم کر دیا جائے۔

سوال 3: مَدَنی مرکز کی طرف سے دیئے گئے ہفتہ وار اجتماع کے بیان میں کن ذمہ داران کو ترمیم کی اِجازَت ہے؟

جواب: اراکینِ شوریٰ اس میں ضَرورتاً ترمیم کر سکتے ہیں۔

سوال 4: ہفتہ وار اجتماع میں تِلاوَت و نعت کیا مائیک پر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر تعداد کم ہو تو بغیر مائیک کے پڑھی جائے۔

سوال 5: کیا ہفتہ وار اجتماع میں کرسی (CHAIR) پر بیٹھ کر بیان کر سکتے ہیں؟

جواب: کھڑے ہو کر بیان کرنا بہتر ہے۔

سوال 6: گھر بیٹھے مدنی چینل پر ہفتہ وار اجتماع دیکھنے سے کیا ہفتہ وار اجتماع میں شرکت والے مَدَنی اِنعام پر عمل

مان لیا جائے گا؟

جواب: اگر طبیعت کی خرابی، یا کسی شرعی مجبوری کی بنا پر ایسا کیا تو مدنی انعام پر عمل مان لیا جائے۔

سوال7: ہفتہ وار اجتماع کے دوران کیا اور کوئی تنظیمی مصروفیت رکھ سکتے ہیں؟

جواب: نہیں رکھ سکتے، مَغرِب تا اِشراق وچاشت، صلوٰۃ وسلام یہی مصروفیت ہونی چاہیے۔

سوال8: کیا ہفتہ وار اجتماع میں سب کے لئے لنگرِ رضویہ سے ترکیب بنائی جا سکتی ہے؟

جواب: ہر ہفتہ واراجتماع میں لنگرِ رضویہ کی ترکیب ہونی چاہیے (اس میں اطراف گاؤں، جامعات ومدارسِ اہلسنت کے طلبہ اور رات اعتکاف کرنے والوں کو سہولت ہوگی)۔

سوال9: کیا ہفتہ واراجتماع کو فقط اِجتماع کہا جا سکتا ہے؟

جواب: ہفتہ واراجتماع پوری اِصطِلاح اِستعمال کرنی چاہیے۔

سوال10: ہفتہ وار اجتماع میں ''رات قیام'' دُرُست اِصطِلاح ہے یا ''رات اعتکاف''؟

جواب: ہفتہ وار اجتماع میں ''رات اعتکاف'' دُرُست اِصطِلاح ہے، قیام نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

12 مدنی کام کورس کی ترغیب۔۔۔۔۔۔

مدنی درس سکھائیں اور دلوائیں

(3:31 تا 03:40)(وقت 10 منٹ)

(مدنی درس کا طریقہ صفحہ نمبر 71 سے دیکھ لیجئے)

فکرِ مدینہ مع لکھ کر گفتگو

(03:41 تا 03:45)(وقت 5 منٹ)

اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 15 پر عمل کرتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

دعائے عطار

یا اللہ! جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رِسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل　　تو ولی اپنا بنالے اُس کو رب لَمْ یَزَل

فکرِ مدینہ کا طریقہ

(فکر مدینہ کا طریقہ صفحہ نمبر75 پر ہے۔)

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مُطابِق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمائیے۔

نمازِ عصر کی تیاری

اللہ کریم کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان واِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

بعد نمازِ عصر مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مدنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ سنانے کے مدنی پھول

● اعتکاف کے آخری عشرہ میں مسجد میں آڈیو مَدَنی مذاکرہ چلاتے وقت چند باتوں کا خیال رکھا جائے۔ جو مجلس مُندَرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے وہ مدنی مذاکرہ دکھا سکتی ہے۔ ● جس موبائل سے آڈیو مدنی مذاکرہ چلا رہے ہیں

اس موبائل فون کی ٹیون نہ بجے۔ ● کسی قسم کا کوئی اشتہار نہ چلے۔ ● کسی قسم کا میوزک یا عورت کی آواز نہ آئے ● ایسی جگہ مدنی مذاکرہ سنوایا جائے جہاں نمازیوں کو تشویش نہ ہو۔ ● مدنی مذاکرہ دیکھنے والے معتکفین کو روزانہ مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ میں لائیو دکھانے کی ترکیب کی جائے۔

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ دکھانے کا سامان

● مدنی چینل ریڈیو ایپ ● ساؤنڈ ● ساؤنڈ اور موبائل کے ساتھ اٹیچ ہونے والی تار ● ساؤنڈ اگر نہ ہو تو چھوٹا اسپیکر بھی چل سکتا ہے ● پانی کا انتظام ● مدنی عطیات بکس ● ہفتہ وار رسائل کا بستہ

افطار اجتماع

تلاوت، نعت کے بعد

سنتوں بھرا بیان (وقت 25 منٹ)

دنیا کی مذمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آج جبریل امین (عَلَیْہِ السَّلَام) نے مجھے آکر خبر دی کہ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے، دس گُناہ معاف فرماتا ہے، دس دَرَجات بلند فرماتا ہے اور جو کوئی آپ پر سلام بھیجتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ (مسند امام احمد، ۵/۵۰۹، حدیث: ۱۶۳۵۲ ملخصاً)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں ‏ ‏ اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دنیا سے محبت کا انجام

حضرت سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا گُزر ایک ایسی بستی (COLONY) کے پاس سے ہوا جس کے انسان و جن، چرند پرند، تمام چوپائے اور کیڑے مکوڑے مر چکے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کچھ دیر کھڑے اس کو دیکھتے رہے پھر اپنے حواریوں کی طرف مُتوجہ ہوئے اور اِرشاد فرمایا: یہ سب اللہ پاک کے عذاب سے ہلاک ہوئے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک ساتھ نہ مرتے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان مُردوں کو پکارا: اے بستی والو! ان میں سے ایک نے جواب دیا: لَبَّیْكَ یَا رُوْحَ اللہ! یعنی اے روحُ اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا: تمہارا گناہ کیا تھا؟ اس نے کہا: ہم شیطان کی پُوجا اور دنیا سے مَحبَّت کرتے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہاری شیطان کی پوجا کیا تھی؟ وہ بولا: ہم اللہ پاک کے نافرمانوں کی پیروی کرتے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا: تمہاری دنیا سے مَحبَّت کیسی تھی؟ اس نے کہا: ایسی جیسے بچہ اپنی ماں سے مَحبَّت کرتا ہے، جب دنیا ہمارے پاس آتی تو ہم خوش ہوتے اور جب چلی جاتی تو ہم غمگین ہوتے۔ ساتھ ہی ہم نے لمبی اُمیدیں باندھ رکھی تھیں اور اللہ پاک کی اطاعت سے مُنہ پھیر کر اس کی ناراضی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا: تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ اس نے کہا: ہم نے رات خیریت میں گزاری اور صبح ھَاوِیَہ میں کی۔ فرمایا: ھَاوِیَہ کیا ہے؟ وہ بولا: سِجِّین۔ ارشاد فرمایا: سِجِّین کیا ہے؟ اس نے کہا: دنیا کے تمام حصوں جتنا آگ (FIRE) کا ایک انگارہ ہے اس میں ہم سب کی رُوحیں دَفن کر دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا: تمہارے ساتھی کیوں بات نہیں کر رہے؟ وہ بولا: یہ بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اِرشاد فرمایا: اس کی وجہ؟ وہ کہنے لگا: ان کے منہ میں آگ کی لگامیں ڈال دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: پھر تم مجھ سے کیسے بات کر رہے ہو حالانکہ تم بھی تو ان ہی میں ہو؟ اس نے کہا: یقیناً میں ان ہی میں ہوں لیکن میرا وہ حال نہیں جو اِن کا ہے، جب مُصیبت آئی تو ان کے ساتھ مجھے بھی گھیر لیا اور اب میں ھَاوِیَہ میں ایک بال سے لٹکا ہوا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے آگ میں گرا دیا جائے گا یا پھر میں نجات پالوں گا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حواریوں سے اِرشاد فرمایا: میں سچ کہتا ہوں، جو کی روٹی

کھانا، صاف ستھرا پانی پینا اور کوڑا دان پر کُتّوں کے ساتھ سونا دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے یقیناً کافی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴ / ۶۴، رقم: ۴۷۶۲)

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار تُو اچانک موت کا ہوگا شکار

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!

گر جہاں میں سو برس تو جی بھی لے قبر میں تنہا قیامت تک رہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ لرزہ خیز حکایت میں دنیا سے مَحبَّت کرنے والوں کیلئے نصیحت و عبرت کے کئی مدنی پُھول مَوجُود ہیں۔ افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے دلوں میں فانی دُنیا اور مال و دولت کی مَحبَّت کی جڑیں مضبوط تر ہوتی جارہی ہیں۔ جسے دیکھو وہ دنیا کے پیچھے آنکھیں بند کئے دوڑا چلا جارہا ہے، کثیر دولت، کئی جائیدادیں، زمینیں، فیکٹریاں، ہوٹل، پیٹرول پمپس، شاپنگ مالز، مارکیٹیں، پلازے، بنگلے اور عالیشان گاڑیاں ہونے کے بعد انسان کی حرص (GREED) ختم ہونے کا نام نہیں لیتی، اگر کوئی دَرْدْمند عاشقِ رسول ایسوں کو نیکی کی دعوت پیش کرے تو اسے یہ کہہ کر جھڑک دیا جاتا ہے کہ دُنیا اسی کی عزت کرتی ہے جس کے پاس دولت ہو، دولت مند ہی کامیاب ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہم غور کریں کہ کہیں ہم دنیا سے مَحبَّت کرنے والوں کے عبرت ناک انجام سے غافل تو نہیں ہوگئے؟ کیا ہمیں ہمیشہ اس دُنیا میں رہنا ہے؟ کیا ہمیں مغفرت کا پروانہ مل چکا ہے؟ کیا ہم پچھلی اُمَّتوں پر آنے والے عذابات کو بُھول گئے؟ کیا ہمیں روزانہ اُٹھتے جنازوں سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، کیا ہم بسترِ عَلالت پر سِسَکتے مریضوں سے سبق حاصل نہیں کرتے؟ کیا ہم نزع کی سختیاں سہ سکیں گے؟ کیا ہم تنگ و تاریک قبر کو بُھول گئے؟ کیا ہم نے قبر کے سانپ بچھوؤں اور کیڑے مکوڑوں سے نجات کا سامان کرلیا؟ کیا ہم مُنکر نکیر کے سُوالات کے جوابات دینے میں کامیاب ہوجائیں گے؟ کیا قیامت کے دن ہم سے حساب وکتاب نہیں ہوگا؟ بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ ہم نے جتنا دنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کیلئے اور جتنا عرصہ قبر و آخرت کا ہے اُتنی قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول

رہیں، کئی ہنستے بولتے انسان اچانک موت کا شکار ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قبر میں پہنچ جاتے ہیں، اِسی طرح ہمیں بھی مرنا پڑے گا، اَندھیری قبر میں اُترنا پڑے گا اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا پڑے گا۔

تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟ تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟
دولت دنیا کے پیچھے تو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا؟
مالِ دنیا دوجہاں میں ہے وبال کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷۰۹-۷۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کا جال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا کی مَحبَّت شیطان کا ایسا جال ہے کہ اس میں پھنس کر انسان نیک کاموں سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے، مثلاً پہلے تو مستحبّات سے دُور ہوتا ہے، پھر سُنّتوں سے غافل ہوتا ہے، اس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ حرام کاموں کا عادی بن جاتا ہے۔ نمازیں چھوڑنے کا معمول بن جاتا ہے، جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، دوسروں کا دل دُکھانے، گانے باجے سُننے اور طرح طرح کے حرام اور ناجائز کاموں میں زندگی بسر ہونے لگتی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں بہت مشغول رہنے والا اپنوں کو بُھلا بیٹھتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا مخلص دوستوں سے محروم ہوجاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا غریبوں کو حقیر و کم تر سمجھنے لگتا ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والا کنجوس (MISER) ہوجاتا ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والا تکبُّر کی آفت میں مبتلا ہوجاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والے پر نصیحت اثر نہیں کرتی، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا حلال و حرام میں تمیز نہیں کرپاتا، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا حُقُوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حُقُوقُ الْعِباد یعنی بندوں کے حقوق سے بھی غافل ہوجاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا چوروں، لٹیروں اور ڈاکوؤں کا شکار ہوجاتا ہے۔ الغرض دنیا میں بہت مشغول رہنے والا طرح طرح کی آفات میں مُبتلا رہتا ہے۔ دنیا میں بہت مشغول رہنے والے اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتے تو کبھی بھی اس سے دل نہ لگاتے۔ قرآنِ کریم کی مختلف آیاتِ مُقدَّسہ میں دُنیا کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ

الْحَدِیْد کی آیت نمبر 20 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا۔

بیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اس آیت میں دُنیا کی حقیقت بیان کی جارہی ہے تاکہ مسلمان اس کی طرف راغب نہ ہوں کیونکہ دُنیا بہت کم نفع والی اور جلد ختم ہوجانے والی ہے۔اس آیت میں اللہ پاک نے دُنیا کے بارے میں پانچ (5) چیزیں بیان فرمائی ہیں: (1، 2)... دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے جوکہ بچوں کا کام ہے اور صرف اس کے حُصُول میں محنت و مشقت کرتے رہنا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔(3)... دنیا کی زندگی زینت و آرائش کا نام ہے جوکہ عورتوں کا شیوہ ہے۔(4، 5)... دنیا کی زندگی آپس میں فَخْر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے۔ اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حُصُول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے جن سے اُخروی زندگی سَنور سکتی ہے۔ (صراط الجنان، ۹/ ۷۴۰)

آیئے! اب دنیا کی حقیقت کے بارے میں بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ کے چند اِرشادات سُنئے، چنانچہ

شیطان کی بیٹی

حضرت سیِّدُنا علی خَوّاص رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا ابلیس لعین (یعنی لعنتی شیطان) کی بیٹی ہے اور دنیا سے مَحَبَّت کرنے والا ہر شخص اُس کی بیٹی کا خاوند ہے، ابلیس اپنی بیٹی کی وجہ سے اُس دنیادار شخص کے پاس آتا جاتا رہتا ہے، لہٰذا میرے بھائی! اگر تم شیطان سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو اُس کی بیٹی (یعنی دنیا) سے رشتہ (RELATIONSHIP) قائم نہ کرو۔ (الحدیقة الندیة، ۱/ ۱۹ ملخصا)

نیلی آنکھوں والی بدصورت بڑھیا

حضرتِ سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کہتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا نے فرمایا: بروزِ قِیامت ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بدصُورت بُڑھیا جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے

لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی اور ان سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم فخر کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے قَطعِ رِحمی کرتے (یعنی رشتے داریاں کاٹتے) تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حَسَد اور دشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا نُما دنیا) کو جہنَّم میں ڈالا جائے گا تو پکارے گی: اے میرے پَروَردگار! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: اُن کو بھی اس کے ساتھ کر دو۔

(ذمُّ الدّنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ۵/ ۷۲، رقم ۱۲۳)

دُنیا کی حقیقت

مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْه دنیا کی مَذمَّت کے مُتعَلِّق فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: "اگر دُنیا کی قَدر اللہ (پاک) کے نزدیک ایک مچّھر کے پَر کے برابر (بھی) ہوتی تو (پانی کا) ایک گھونٹ (بھی) اس میں سے کافر کو نہ دیتا۔" (ترمذی، کتاب الزھد، ماجاء فی ھوان الدنیا، ۴/ ۱۴۴، حدیث ۲۳۲۷) (دُنیا) ذلیل ہے (اِسی لئے) ذلیلوں کو دی گئی، جب سے اِسے بنایا ہے کبھی اِس کی طرف نظر نہ فرمائی، دُنیا، آسمان و زمین کے درمیان فَضا میں لٹکی ہوئی ہے۔ یعنی روتی دھوتی ہے اور کہتی ہے: اے میرے رب! تو مجھ سے کیوں ناراض ہے؟ (پھر فرمایا) سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دُنیا میں سونے چاندی سے مَحبَّت رکھتے ہیں قِیامت کے دن پُکارے جائیں گے کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے مَحبَّت رکھتے تھے۔ اللہ کریم دُنیا کو اپنے محبوب یعنی پیارے بندوں سے ایسا دُور فرماتا ہے جیسے ایک ماں اپنے بیمار بچّے کو نُقصان دِہ چیزوں سے دُور رکھتی ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۴۶۴، ۴۶۵ ملخصاً)

حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے   نفس بدکار حاوی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے   یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۱۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بُزرگانِ دین کا کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، یہ حضرات دنیا کی حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ دُنیا ان کی طرف آتی ہے مگر وہ دُنیا کے مقابلے میں ہمیشہ آخرت کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

دنیا سے بے رغبت خلیفہ

اَمیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُالْعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب خلیفہ بنے تو ہونا یہ چاہیے تھا کہ دولت و اِقْتِدار کے نَشے میں ڈوب جاتے، دنیوی نعمتوں کے مزے لوٹتے اور سکون کی زندگی گزارتے مگر قربان جایئے! خلیفہ بنتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے زُہد و قَناعت (یعنی دُنیا سے بے رغبتی کو) اِخْتیار کرلیا، عَیش و عِشرت کو ٹھکرادیا، لذیذ کھانے چھوڑدیئے اور بہت سادہ غذا استعمال فرمانے لگے۔ چُنانچہ نعیم بن سلامت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں اَمیرُالْمُؤمنین عُمر بن عبدُالْعَزِیز کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زیتون کے تیل کے ساتھ روٹی تناوُل فرما رہے تھے۔ (سیرتِ ابن جوزی، ص ۱۸۰) یونس بن ابی شبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اَمیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خلافت کے بعد اس حال میں دیکھا کہ اگر میں چاہتا تو بغیر چھوئے ہوئے ان کی پسلیوں کو گن سکتا تھا۔ (سیرتِ ابن جوزی، ص ۱۸۱) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے غلام ابواُمیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے آقا اَمیرُالْمُؤمنین کی زوجہ محترمہ کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے ناشتے میں مسور کی دال عنایت فرمائی میں نے عرض کی: کُلَّ یَوْمٍ عَدَس! یعنی روز روز دال! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے فرمایا: اے بیٹے! ھٰذَا طَعَامُ مَوْلَاکَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْن! یعنی تمہارے آقا اَمیرُالْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی یہی غذا ہے۔ (سیرت ابن جوزی، ص ۱۸۱ ملخصا)

واہ کیا بات ہے ''مسور'' کی

سُبْحٰنَ اللّٰہ! قربان جایئے! اَمیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُالْعَزِیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دُنیا سے بے رغبتی پر! جو اتنی بڑی سَلْطنت کے خلیفہ ہوتے ہوئے بھی سادہ غذا استعمال فرماتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سادگی اپنائیں اور دال سبزی بھی خوشی خوشی کھالیا کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مسور کی دال کی تو کیا شان ہے کہ حدیثِ پاک میں اسے برکت والی چیز قرار دیا گیا ہے چنانچہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم مسور ضرور کھایا کرو کیونکہ یہ برکت والی چیز ہے۔ جو دل کو نرم کرتی اور آنسوؤں کو بڑھاتی ہے۔ اس میں 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی برکات شامل ہیں جن میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی شامل ہیں۔ (مسند الفردوس، ۲/۶۷، حدیث: ۳۸۷۶)

امام قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک دن زیتون، ایک دن گوشت اور ایک دن مسور کی دال سے روٹی تناوُل فرماتے۔ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسور اور زیتون نیکوں کی غذا ہے، مسور بدن (BODY) کو دُبلا کرتا ہے اور دُبلا بدن عبادت میں مدد گار ہوتا ہے، مسور سے ایسی شہوت نہیں بھڑکتی جیسی گوشت کھانے سے بھڑکتی ہے۔ (تفسیر قرطبی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱/۳۴۶، ملتقطا)

میں کم کھانا کھانے کی عادت بناؤں خدایا کرم! استقامت بھی پاؤں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دنیا اور آخرت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک سچی حقیقت ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کے مُقابلے میں دنیا بہت جلد ختم ہو جانے والی ہے، دُنیا کا طلبگار بظاہر اس دنیا کے حُصُول پر بہت خوش ہوتا ہے، اس سے لمبی لمبی اُمیدیں وابستہ کرلیتا ہے، اس کی رنگینیوں میں گم ہو جاتا ہے مگر جب ہوش آتا ہے تو ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔ دُنیا میں رہ کر جو آخرت کی بہتری کی کوشش کرتا ہے اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور آخرت بھی سنورتی ہے جبکہ دُنیا میں رہ کر صرف دُنیا کمانے والا آخرت کے فَوائد و ثمرات سے محروم ہو جاتا ہے۔ دُنیا کی رنگینیوں میں کھونے والا شیطان کو پیارا لگتا ہے جبکہ آخرت کمانے والا اللہ کریم کا محبوب بنتا ہے۔ دنیا کا راستہ بظاہر نَفسانی خواہشات و لمبی اُمیدوں کی وجہ سے آسان نظر آتا ہے لیکن اس کا اَنجام بہت بُرا ہے، آخرت کا راستہ بظاہر مشکل و دُشوار نظر آتا ہے لیکن اس کی منزل جنّت کا خوبصورت اور ہمیشہ رہنے والا مقام ہے۔ چونکہ دنیا آخرت کے مقابلے میں ہمارے بہت قریب ہے لہٰذا اس کی طرف دل بہت جلد مائل ہو جاتا ہے جبکہ آخرت دنیا کے بعد ہے اس لیے اس سے غفلت بَرتی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! دنیا کو دنیا کہنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ دنیا آخرت کے مُقابلے میں ہم سے زیادہ قریب ہے، چنانچہ

دنیا کو دنیا کیوں کہتے ہیں؟

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف "نیکی کی دعوت" کے صفحہ نمبر 260 پر نقل فرماتے ہیں: دُنیا کا لغوی معنٰی (MEANING) ہے: "قریب" اور دُنیا کو دُنیا اِس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کی نسبت انسان کے زیادہ قریب ہے یا اس وجہ سے کہ یہ اپنی خواہشات ولذّات کے سبب دل کے زیادہ قریب ہے۔ (الحدیقة الندیة، ۱/۱۷)

دُنیا کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ بدرُ الدّین عینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آخِرت کے گھر سے پہلے تمام مخلوق دُنیا ہے۔ (عمدة القاری، ۱/۵۲، تحت الحدیث: ۱) پس اس اعتبار سے سونا، چاندی اور ان سے خریدی جانے والی تمام ضَروری و غیر ضَروری اَشیا دنیا میں داخِل ہیں۔ (الحدیقة الندیة، ۱/۱۷)

کون سی دُنیا اچھی، کون سی قابلِ مَذَمَّت؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! دنیاوی اَشیا کی تین قسمیں ہیں: (1) وہ دُنیاوی اَشیا جو آخِرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا نَفع موت کے بعد بھی ملتا ہے، ایسی چیزیں صِرف دو ہیں: (1) علم اور (2) عمل۔ عمل سے مُراد ہے، اخلاص کے ساتھ اللہ کریم کی عبادت کرنا۔ (2) وہ چیزیں جن کا فائدہ صِرف دنیا تک ہی محدود رہتا ہے آخِرت میں ان کا کوئی پھل نہیں ملتا جیسے گناہوں سے لذّت حاصل کرنا، جائز چیزوں سے ضَرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھانا مثلاً زمین، جائیداد، سونا چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے اچھے کھانے کھانا اور یہ دنیا کی قابلِ مذمَّت قِسْم میں شامل ہیں (3) وہ چیزیں جو نیکیوں پر مددگار ہوں جیسے ضَروری غذا، کپڑے وغیرہ۔ یہ قسم بھی اچھی ہے لیکن اگر صرف دنیا کا فوری فائدہ اور لذّت مقصود ہو تو اب یہ دنیا قابلِ مذمّت کہلائے گی۔ (احیاء العلوم، ۳/۲۷۰، ۲۷۱ ملخصاً)

مت لگا تو دل یہاں پچھتائے گا کس طرح جنّت میں بھائی جائے گا؟

لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے بس مدینے ہی سے رشتہ جوڑ لے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۷۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا ایک مسافر خانے کی طرح ہے جس میں مسافر آکر قیام کرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد وہاں سے کوچ کر جاتے ہیں، مسافر خانے میں آکر چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں رہتے ہوئے لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھتا اور اس کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اس عارضی گھر یعنی دنیا کے ہو کر نہ رہ جائیں کیونکہ ہمیں ایک دن یہاں سے کوچ کر جانا ہے، ہماری منزل یہ نہیں بلکہ جنت ہے۔ آیئے! اپنے دل میں دنیا سے بے رغبتی بڑھانے اور فکر آخرت اُجاگر کرنے کے لئے 3 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور نصیحت و عبرت کے مدنی پھول چنئے:

(1)... فرمایا: جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا (اور دین کی پروا نہ کرے گا) تو اللہ پاک اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مُفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور اسے دُنیا اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور جس کی نِیَّت آخرت کی جانب ہو گی تو اللہ کریم اس کی دل جمعی کے لئے اس کے تمام کام دُرُست فرمادے گا اور اس کے دل میں دُنیا کی بے پروائی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس خود بخود آئے گی۔

(ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الهم بالدنیا، ۴/۴۲۴، حدیث: ۴۱۰۵)

(2)... فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں اور اس کا مال ہے جس کا دوسرا کوئی مال نہیں اور دنیا کے لئے وہ آدمی جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں۔

(شعب الایمان، الحادی والسبعون من شعب الایمان... الخ، فصل فیما بلغنا عن الصحابة... الخ، ۷/۳۷۵، حدیث: ۱۰۶۳۸)

(3)... فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے مَحَبَّت کی اس نے اپنی آخرت کو نُقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے مَحَبَّت کی اس نے اپنی دُنیا کو نُقصان پہنچایا، پس تم فنا ہونے والی (دنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔

(مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/۱۶۵، الحدیث: ۱۹۷۱۷)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ دُنیا و آخرت دونوں کی مَحَبَّت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی دنیا آخرت کی ضِد ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم عقل و ایمان کا کم تر درجہ یہ ہے کہ انسان جان لے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت

باقی رہنے والی، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دُنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کرے دنیا میں مشغول نہ ہو جائے۔

(مراۃ المناجیح، ٧/١٨)

وہ دنیا کی رنگینی میں کھویا رہا برباد ہوا جس نے عشقِ نبی سے دل کو خالی اور ویران کیا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص١٩٧)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دنیا ریت کی مانند ہے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ میں دنیا سے مَحبَّت کرنے والوں کی کیسی مذمت (CONDEMNATION) بیان کی گئی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم صرف دنیا کیلئے ہی نہ کُڑھتے رہیں، آخرت کیلئے بھی نیکیوں کا ذَخیرہ اکٹھا کریں کیونکہ دُنیا کی مثال ریت جیسی ہے، ریت کی جتنی بھی بڑی مُٹھی بھر لی جائے آہستہ آہستہ ذَرَّات کی صورت میں تمام ریت مُٹھی سے نکل ہی جاتی ہے اور بالآخر مُٹھی خالی رہ جاتی ہے۔ ایسا ہی کچھ حال اس دھوکے باز دُنیا کا ہے۔

مال کمانا اور پھر بیماریوں میں صرف کرنا

انسان زندگی بھر دُنیا سے وفاداری کرتا ہے، دنیا کمانے کی لگن میں دن رات ایک کر دیتا ہے، پارٹ ٹائم جاب کرتا ہے، بیس بیس گھنٹے کام کرتا ہے، فقط اس لیے کہ پیسہ کمانا ہے، الغرض دن گُزرتا ہے تو اسی سوچ میں کہ پیسہ کمانا ہے، رات گُزرتی ہے تو اسی کُڑھن میں کہ پیسہ کمانا ہے، دل دھڑکتا ہے تو اسی دُھن میں کہ پیسہ کمانا ہے اور قدم اُٹھتا ہے تو اسی جُستجو میں کہ پیسہ کمانا ہے۔ مگر آہ! وہ پیسہ جس کیلئے اپنی صحت کی پروا نہ کی تھی، وہ دُنیا جس کی خاطر دن رات ایک کئے تھے، وہ مال جسے پانے کی جدوجہد میں اوور ٹائم لگائے تھے، وہ دولت جس کے حصول کیلئے حرام و حلال کی پروا نہ کی تھی، وہ پیسہ جس کو پانے کیلئے اپنی زندگی کے قیمتی ماہ و سال ضائع کر دیئے تھے، وہی پیسہ کچھ عرصے بعد بیماریوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ جی ہاں! بندہ بُڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے تو مختلف بیماریاں استقبال کرنے کیلئے تیار ہوتی ہیں، اب نہ وہ دنیا کا رہتا ہے اور نہ آخرت کیلئے کچھ کر پاتا ہے۔

موت کو نہ بھولو

دنیا کی فتنہ بازیوں سے خبر دار کرتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسْلام امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک بُزرگ کے حوالے سے لکھتے ہیں: اے لوگو! اِس فُرصت کے وقت میں نیک عمل کرلو اور اللہ پاک سے ڈرتے رہو۔ اُمیدوں پر پُھولے مت سماؤ اور اپنی موت کو نہ بھولو۔ دنیا کی طرف مائل نہ ہو جاؤ، بے شک یہ دھوکے باز ہے اور دھوکے کے ساتھ بن ٹھن کر تمہارے سامنے آتی ہے اور اپنی خواہشات کے ذریعے تمہیں فتنے میں ڈال دیتی ہے، دنیا اپنی پیروی کرنے والوں کیلئے اس طرح سجتی سنورتی ہے جیسے دُلہن سجتی ہے۔ دنیا نے اپنے کتنے ہی عاشقوں کو ہلاک کردیا اور جنہوں نے اس سے اطمینان حاصل کرنا چاہا انہیں ذلیل ورُسوا کردیا، لہٰذا اسے حقیقت کی نگاہ سے دیکھو کیونکہ یہ مصیبتوں سے بھرپور مقام ہے، اس کے خالق نے اس کی مَذمّت کی، اس کا نیا پُرانا ہو جاتا ہے اور اسے چاہنے والا بھی مرجاتا ہے۔ اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اس سے پہلے نیند سے آنکھیں کھول لو کہ یوں اعلان کیا جائے: فلاں شخص بیمار ہے اور اس کی بیماری نے شدت اختیار کرلی ہے، کیا کوئی دوا ہے؟ یا کسی ڈاکٹر تک جانے کی کوئی صورت ہے؟ اب تمہارے لیے حکیموں (اور ڈاکٹروں) کو بُلایا جاتا ہے، لیکن شفا کی اُمید ختم ہو جاتی ہے، پھر کہا جاتا ہے: فُلاں نے وَصِیَّت (WILL) کی اور اپنے مال کا حساب کیا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے: اب اس کی زبان بھاری ہو گئی، اب وہ اپنے بھائیوں سے بات نہیں کرتا اور پڑوسیوں کو نہیں پہچانتا، اب تمہاری پیشانی پر پسینہ آگیا، رونے کی آوازیں آنے لگیں اور تمہیں موت کا یقین ہو گیا، تمہاری پلکیں بند ہونے سے موت کا گمان یقین میں بدل گیا، زبان تھر تھرا رہی ہے، تیرے بہن بھائی رو رہے ہیں، تمہیں کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا فلاں بیٹا ہے، یہ فلاں بھائی ہے، لیکن تو کلام کرنے سے روک دیا گیا ہے، پس تو بول نہیں سکتا، تمہاری زبان پر مہر لگ گئی جس کی وجہ سے آواز نہیں نکلتی، پھر تمہیں موت آگئی اور تیری رُوح اَعضاء سے پوری طرح نکل گئی، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا گیا، اس وقت تمہارے بھائی جمع ہوتے ہیں، پھر تمہارا کفن لاتے ہیں اور تمہیں غسل دے کر کفن پہناتے ہیں۔ اب تمہاری عیادت کرنے والے خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور تجھ سے حسد کرنے والے بھی آرام پاتے ہیں، گھر والے تمہارے مال کی طرف مُتوجہ ہو جاتے اور

تمہارے اعمال گروی ہو جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم، کتاب ذمّ الدنیا، بیان المواعظ فی ذم الدنیا و صفتھا، ۳/۲۶۰ملتقطاً)

دل سے دنیا کی محبّت دُور کر دل نبی کے عشق سے معمور کر

اَشک مت دنیا کے غم میں تو بہا ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! ہم فکرِ آخرت کرنے کے بجائے دنیا کی رنگینیوں میں مگن ہیں، عُمدہ عُمدہ مکانات کی تعمیرات میں مصروف (BUSY) ہیں، ہم اپنے مکانات نہایت عالیشان طریقے سے مُزَیَّن کرتے ہیں۔ اپنی زندگی پیسے کی ریل پیل، عمدہ اور اعلیٰ گاڑیوں کی چمک دمک، خُوبصورت اور عالیشان محلّات کے گرد گزارنا چاہتے ہیں، ذرا سوچئے تو سہی یہ چیزیں کب تک ہمارے کام آئیں گی؟ کیا یہ سب قبر میں ساتھ لے جائیں گے؟ کیا آخرت میں ان چیزوں کے بدلے نیکیاں مل جائیں گی؟ ہر گز نہیں! یہ بینک بیلنس، دَھن دولت اور مال وجائیداد سب اس دنیا میں رہ جائیں گے، قبر میں کچھ بھی نہ کام آئیں گے، وہاں اگر کام آئیں گے تو صرف نیک اعمال کام آئیں گے، منکر نکیر کے سُوالات میں کامیابی دلوائیں گے تو نیک اعمال دلوائیں گے، قبر کی وحشت میں غمخواری کا سامان بھی نیک اعمال ہی کریں گے، قبر کی تنگی بھی نیک اعمال کی وجہ سے فراخی میں تبدیل ہو گی، قبر کی تاریکی میں نیک اعمال ہی جگمگائیں گے، عذاب قبر سے رکاوٹ بنیں گے تو نیک اعمال ہی بنیں گے اور صرف قبر کیا قبر کے بعد میدانِ محشر کی گرمی اور اس کی پیاس سے، پُل صراط پر کامیابی سے گزرنے، حساب و کتاب اور جہنم کے عذاب سے بھی ہمارے نیک اعمال ہی نجات دلائیں گے، اس لیے نیک اعمال کی فکر کیجئے۔ چنانچہ

تین قسم کے دوست

حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: (1) اس کے گھر والے (2) اس کا مال اور (3) اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں واپس لوٹ آتی ہیں جبکہ ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے۔ گھر والے اور مال لَوٹ آتے ہیں جبکہ اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات

الموت، ۴/ ۲۵۰، حدیث: ۱۵۱۴) جبکہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: مَاقَدَّمَ یعنی اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ پوچھتے ہیں: مَاخَلَّفَ یعنی اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟ (شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، حدیث: ۱۰۴۷۵، ۷/ ۳۲۸) یعنی مرتے وقت وارثین تو چھوڑے ہوئے مال کی فکر میں ہوتے ہیں کہ کیا چھوڑے جا رہا ہے ؟ اور جو فِرشتے روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں وہ اعمال و عقائد کا حساب لگاتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۷/ ۴۹) پیارے اسلامی بھائیو! عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم دنیا اور اس کے سامان کی فکر چھوڑیں اور نیک اعمال کمانے میں مشغول ہو جائیں۔ جس مال و دولت کو کمانے کے لیے ہم زندگی ختم کر بیٹھتے ہیں اس میں سے بھی صرف اتنا ہی ہمارا ہے جتنا ہم نے خرچ کر دیا۔ جو رہ گیا وہ ہمارا نہیں بلکہ ورثا کا ہوگا۔ اس لیے عقلمندی کا تقاضا ہے کہ مال و دولت اور دنیا کی ہوس کو ختم کریں اور عاقبت سنوارنے پر توجہ دیں۔ اس پیسے نے کسی سے وفا نہیں کی، یہ واقعی ہاتھوں کا میل ہے، بالفرض اگر زندگی میں کروڑوں اربوں روپے جمع کر بھی لیے جائیں تب بھی ہم صرف اتنا ہی استعمال کر سکتے ہیں جتنا ہم کر سکیں۔ یوں سمجھئے جیسے کسی شخص کو خوب بھوک (HUNGER) لگی ہو، سامنے بریانی کی دیگ پک رہی ہو، بریانی کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو مسحور کر رہی ہو، دل اس کی طرف مائل ہو، منہ میں پانی آ رہا ہو، دل کر رہا ہوگا کہ ساری کی ساری دیگ کھالی جائے مگر حقیقتاً اس میں سے کتنا کھایا جائے گا۔ بریانی کی ایک پلیٹ کافی رہے گی، بہت زیادہ بھی کھایا جائے تو دو تین پلیٹوں کے بعد مزید کھانے کی گُنجائش نہ ہوگی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پیٹ بھر جاتا ہے مگر جی سیر نہیں ہوتا، دل کر رہا ہوتا ہے کہ اور کھائیں بہت لذیذ بنا ہوا ہے مگر کھاتے نہیں ہیں، اس لئے کہ مزید کھانے کی گنجائش ہی نہیں رہتی، پیٹ بھر گیا ہے تو مزید کہاں جائے گا، بالکل اسی طرح آپ جتنا بھی کمائیں، کروڑوں اربوں روپے جمع کر لیں مگر ان میں سے اتنا ہی کھائیں گے جتنے سے پیٹ بھر جائے گا۔ اسی طرح کپڑا بھی اتنا ہی استعمال کیا جائے گا جتنے سے ایک سوٹ بن جاتا ہے، الغرض دنیوی مال و دولت کے اَنبار بھی جمع کر لئے جائیں تب بھی استعمال اتنا ہی کر پائیں گے جتنا ہم کر سکتے ہیں، باقی سب کا سب دُنیا میں رہ جائے گا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بندہ میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے حالانکہ اس کے مال کے صرف تین حصے ہیں: ایک وہ جو کھا کر ختم کر دیا دوسرا وہ جو پہن کر بوسیدہ کر دیا اور تیسرا وہ جو کسی کو (راہِ خدا میں) دیا اور جمع کر لیا۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے سب ختم ہو جانے والا ہے اور وہ اسے دوسرے لوگوں کے

لئے چھوڑنے والا ہے۔(مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنۃ للکافر، ص ۱۲۱۰، حدیث: ۷۴۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تاجران!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے جو ہم نے دنیا میں جمع کر رکھا ہے یہیں رہ جائے گا لہٰذا اپنے دل سے دنیا کی محبت نکالنے اور رزقِ حلال میں برکت پانے کیلئے جتنی استطاعت ہو صدقہ و خیرات کی عادت بھی بنایئے اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے مال کی محبت دل سے نکل جائے گی۔ اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ کمانے کی لالچ میں حلال و حرام کی تمیز بھلا کر حرام طریقے سے کمایا ہوا مال دنیا و آخرت میں باعثِ وبال بھی بن سکتا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو تجارت کے بڑے واضح اُصول عطا فرمائے ہیں، مگر بدقسمتی سے علم سے دُوری اور دُنیا کی چکا چوند نے آج کے مسلمان کو ان سنہری اُصولوں پر عمل سے دُور کر دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی ان تاجروں میں اسلام کی حقیقی رُوح پھونک دے۔ چُنانچہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک ''مجلس تاجران'' کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا کام شُعبۂ تجارت سے منسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کرانا، ان میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد ''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ'' کے مُطابق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ اس مدنی مقصد کے حُصُول اور بازاروں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر مَدَنی مرکز کے دیئے گئے طریقِ کار کے مُطابِق مدنی درس یعنی (فیضانِ سُنَّت اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دِیگر رسائل سے درس) دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش، ص ۳۱۵)

اللہ کریم ہمارے دلوں سے دنیا کی مَحبَّت دُور فرمائے اور اپنی اور اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت عطا فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

❀ دنیا کی مَحبَّت ناگہاں موت کا سبب بنتی ہے۔

❀ دنیا کی مَحبَّت گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

❀ دنیا شیطان مردود کی بیٹی ہے۔

❀ دنیا کی مَحبَّت موت، قبر و آخرت کی تیاری سے غافل کر دیتی ہے۔

❀ دنیا کی مَحبَّت عمدہ لباس، اچھی غذا اور عالیشان مکانات کی خواہش کا سبب بنتی ہے۔

❀ دنیا کی مَحبَّت سے مال و دولت حاصل کرنے کی حرص پیدا ہو جاتی ہے۔

❀ دنیا کی مَحبَّت دل میں بٹھانا گویا شیطانی جال میں پھنس جانا ہے۔

❀ دنیا سے مَحبَّت کرنے والے کو آخرت میں گھسیٹ کر جہنم (HELL) میں ڈال دیا جائے گا۔

❀ دنیا کی مَحبَّت سے اللہ والے ہمیشہ دور بھاگتے ہیں۔

کِھلکِھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر! قبر میں روئے گا چیخیں مار کر

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۷۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵)

ان کی سنّت کا جو آئنہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رزق حلال کمانے کے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! رزق حلال کمانے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) پاک کمائی والے کے لئے جنت ہے۔ (معجم اوسط، ۵/ ۷۲، حدیث: ۴۶۱۶) (2) رزقِ حلال کی تلاش فرائض کی ادائیگی کے بعد ایک فرض ہے۔ (معجم کبیر، حدیث: ۹۹۹۳، ۱۰/ ۷۴) ● سیٹھ اور نوکر دونوں کے لئے حسبِ ضَرورت اجارے کے شرعی احکام سیکھنا فرض ہے، نہیں سیکھیں گے تو گنہگار ہوں گے۔ (حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، ص ۴) ● نوکر رکھتے وقت، ملازمت کی مدت، ڈیوٹی کے اوقات اور تنخواہ وغیرہ کا پہلے سے تَعَیُّن ہونا ضروری ہے۔ (ایضاً، ص ۴) ● ملازم دفتر یا دکان پر آنے جانے کا وقت درست لکھے، اگر غلط بیانی سے کام لیا اور ڈیوٹی کم دینے کے باوجود پورے وقت کی تنخواہ لی تو گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے۔ (ایضاً، ص ۷) ● تنخواہ زیادہ کرانے یا عہدے وغیرہ میں ترقی کروانے کے لئے جعلی (نقلی) سند لینا ناجائز و گناہ ہے۔ (ایضاً، ص ۸) ● ملازم کو چاہیے کہ دورانِ ڈیوٹی چاق و چوبند رہے، سستی پیدا کرنے والے اسباب سے بچے، مثلاً رات دیر سے سونا وغیرہ۔ (ایضاً، ص ۸) ● جو اجارے کے مطابق کام نہیں کر پاتا اسے چاہیے کہ فوراً مستاجر (یعنی جس سے اجارہ کیا ہے اس) کو مطلع کرے۔ (ایضاً، ص ۱۱) ● اگر مخصوص مدت مثلاً بارہ ماہ کے لئے ملازمت کا اجارہ ہو تو اب فریقین کی رِضا مندی کے بغیر اجارہ ختم نہیں ہو سکتا، سیٹھ کا خواہ مخواہ دھمکیاں دینا کہ فارغ کر دونگا یا نوکر کا چھوڑ جانے کی دھمکی دینا درست نہیں، البتہ شرعی مجبوری کی بنا پر دونوں میں سے کوئی بھی وقت سے پہلے اجارہ ختم کر سکتا ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲ ملخصاً) ● مسلمان کے لئے غیر مسلم کے ہاں ایسی نوکری کرنا جائز نہیں جس میں مسلمان کی ذلت ہو مثلاً اس کے گھر کی صفائی کرنا، کچرا اٹھانا، گاڑی صاف کرنا وغیرہ، البتہ جس کام میں مسلمان کی ذلت نہ ہو وہ کر سکتا ہے۔ (ایضاً، ص ۱۳) ● چوکیدار، گارڈ یا پولیس وغیرہ جن کا کام جاگ کر پہرا دینا ہوتا ہے اگر ڈیوٹی کے اوقات میں ارادۃً سو گئے تو گنہگار ہوں گے اور جتنی دیر سوئے یا

غافل رہے اتنی دیر کی اجرت کٹوانی ہو گی۔(ایضاً، ص ۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دعائے اِفطار

(مناجات ودعا صفحہ نمبر382 سے کروایئے۔)

نماز مغرب

تسبیح فاطمہ

اللہ کریم کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃ الکرسی، تسبِیح فاطمہ اور سورۃُ الْاِخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3منٹ)

سُوْرَۃُ الْمُلْك

(سورۃُ الملک اسی اسلامی بھائی کو دیں جن کا لہجہ روانی والا اور خوش الحانی والا ہو، نہ زیادہ speed ہو اور نہ زیادہ slow ہو بس درمیانہ انداز ہو حدَر والا)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مَدَنی انعام نمبر 3 کے جُز سورۂ مُلک پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

(سُوْرَۃُ الْمُلْك صفحہ نمبر762 پر ملاحظہ فرمائیں)

وقفۂ طعام

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آیئے۔

(کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں صفحہ نمبر29 سے کروایئے)

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنتیں آداب صفحہ نمبر30 سے بیان کرتے رہیں)

نمازِ عشاء کی تیاری

اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

نمازِ عشاء مع تراویح

تسبیحِ فاطمہ

(نماز کے بعد اِمام صاحِب دُعائے ثانی کروائیں گے۔ دُعا کے بعد یوں اعلان فرمائیں)

اللہ کریم کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الاِخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مَدَنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

مدنی مذاکرہ کے بعد روزانہ 20 منٹ دہرائی ہوگی۔

نوٹ: طاق راتوں میں صلوٰۃ التسبیح کی نماز ادا کی جائے گی۔

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ

(صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ صفحہ 96 پر ملاحظہ فرمائیں)

پھر کوئی سی دُعائے ماثُورہ پڑھیے، مثلاً یہ دُعا پڑھ لیجئے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ پاک! اے ربّ ہمارے! ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کرکے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ کہئے اور اسی طرح بائیں طرف۔ اب نماز خَتْم ہوئی۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۷۸۔ غنیۃ المتملی ص ۲۶۱)

مُتَوَجِّہ ہوں!

اِس طریقۂ نَماز میں بعض باتیں فرض ہیں کہ اس کے بِغیر نَماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ کرنا اور اکثر جگہ نَماز کا پھر سے پڑھنا واجِب اور بھول کر چُھوٹنے سے سَجدہ سَہو واجِب اور بعض سنّتِ مُؤَکَّدہ ہیں کہ جس کا ایک آدھ بار چھوڑنا بُرا اور چھوڑنے کی عادت گناہ اور بعض مستحب کہ کریں تو ثواب نہ کریں تو گناہ نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۵۰۷ وغیرہ ماخوذاً)

عملی طریقہ

2:46 تا 3:00 (15 منٹ)

مبلغ اسلامی بھائی جلسے کی عملی مشق کروائیں

جلسے کے مدنی پھول

✵ ... جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے۔ (نماز کے احکام، ص ۲۱۸ ماخوذاً)

✵ ... تکبیر کہتے ہوئے جلسے میں جانا:

سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا شروع کریں اور جلسے میں پہنچ کر تکبیر ختم کر دیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر تکبیرِ انتقال میں حکم ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتدا کے ساتھ اللہُ اَکْبَر کا "الف" شروع ہو اور ختم کے ساتھ ختم ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶/۱۸۸)

✵ ... پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھانا:

جب سجدے سے اُٹھیں تو پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھانا سنت ہیں۔ (نماز کے احکام، ص۲۲۷)

- ... جلسے میں سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا، سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا، دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا سنت ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۲۷)
- ... سیدھا قدم کھڑا کر کے الٹا بچھا کر اس پر بیٹھنا سنت ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۲۷)
- ... بلا عذر چار زانو چوکڑی مار کر بیٹھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۶۱)
- ... سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہونا سنت ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۲۷)
- ... دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا سنت ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۲۷)
- ... گود میں نظر رکھنا مستحب ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۳۶)
- ... اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہنا امام، مقتدی و منفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) سب کو مستحب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶/۱۸۲)
- ... تَعْدِیلِ ارکان واجب ہیں۔ (نماز کے احکام، ص۲۱۸)
- ... جلسے میں پیٹھ سیدھی ہونے سے پہلے دوسرے سجدے میں چلے جانا مکروہِ تحریمی ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۱۸)
- ... سنت کے مطابق تکبیرات کہیں گے اور ٹھہر کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہیں گے تو تعدیل ارکان کا واجب ادا ہو جائے گا۔

دوسری رکعت کے لئے اٹھنا

- ... تکبیر کہتے ہوئے کھڑا ہونا:

اٹھتے وقت تکبیر کہنا شروع کرے اور سیدھے کھڑے ہونے پر ختم کر دے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر تکبیرِ انتقال میں حکم ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتداء کے ساتھ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کا الف شروع ہو اور ختم کے ساتھ ختم ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶/۱۸۸)

- ... پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونا:

پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونا سنت ہے۔ ہاں! کمزوری یا پاؤں میں تکلیف وغیرہ مجبوری کی وجہ سے زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے میں حرج نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی اطالۃ الرکوع للجائی، ۲/۲۶۲ ماخوذاً)

✵ ... اُٹھتے وقت بِلاضرورت ہاتھ سے قبل گُھٹنے زمین سے اُٹھانا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (نماز کے احکام، ص ۹۰)

✵ ... اُلٹی طرف زور دیتے ہوئے کھڑے ہونا مستحب ہے۔ (نماز کے احکام، ص ۲۶۲ ماخوذاً)

✵ ... قعدۂ اخیرہ تک بقیہ نماز مکمل کرنا۔

سنتیں اور آداب کا حلقہ

3:00 تا 03:10 (وقت 10 منٹ)

"کاش! جنّتُ البقیع ملے" کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے سونے، جاگنے کے 15 مَدَنی پھول

﴿1﴾ ... سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ﴿2﴾ ... سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: "اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ" ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری، ۴/ ۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ﴿3﴾ ... عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔" (مسند ابی یعلی، ۴/ ۲۷۸، حدیث: ۴۸۹۷) ﴿4﴾ ... دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (عالمگیری، ج ۵، ص ۳۷۶) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شبِ بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۷۹) ﴿5﴾ ... دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ۵/ ۳۷۶) ﴿6﴾ ... سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ﴿7﴾ ... کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً) ﴿8﴾ ... سوتے وَقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا۔ ﴿9﴾ ... سوتے وقت یادِ خدا میں مَشغول ہو تَہلیل و تَسبیح و تَحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ

سو جائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔ (ایضاً) ﴿10﴾ ... جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ" (بخاری، ۴/ ۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ﴿11﴾ ... اُسی وقت اس بات کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیزگاری و تقویٰ اختیار کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔ (عالمگیری، ۵/ ۳۷۶) ﴿12﴾ ... جب لڑکے اور لڑکی کی عمر 10 سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (درمختار و ردالمحتار، ۹/ ۶۲۹) ﴿13﴾ ... میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو 10 برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مرد کے حکم میں ہے۔ (درمختار، ۹/ ۶۳۰) ﴿14﴾ ... نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے۔ ﴿15﴾ ... رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔" (مسلم، ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کام

3:11 تا 03:30 (وقت 20 منٹ)

(ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ساتواں مدنی کام)

یومِ تعطیل اعتکاف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَروی ہے کہ اللہ پاک نے جنّت میں ایک دَرَخت پیدا فرمایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے

بھی زِیادہ خوشبودار ہے، اس دَرَخْت کی شاخیں تر موتیوں کی، تنے سونے اور پتّے زَبَرجد کے ہیں۔ اس کا پھل وُہی کھاسکے گا جو کَثْرت سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھے گا۔

(الحاوی للفتاوٰی للسیوطی، کتاب الادب والرقائق، مجموع الاسئلۃ الناجیۃ، ص۴۴۷)

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اطراف گاؤں اور دعوتِ اسلامی

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوتِ اِسلامی بھی اپنے اَسلاف کے نقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے گاؤں دیہات میں عِلْم کی شَمْع کو روشن کرنے کا عَزْم کئے ہوئے ہے، چونکہ اس کا مَدَنی مقصد ہی یہ ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ لہٰذا اس مَدَنی مقصد کی تکمیل اَطراف اور گاؤں دیہات کے لوگوں کے بغیر مُمکن نہیں، یہی وجہ ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اور سَلَف صالِحین (بزرگانِ دِین) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے طریقے پر عَمَل کرتے ہوئے پندرہویں (15ویں) صدی کی عظیم عِلْمی ورُوحانی شَخْصیَّت، شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دَعْوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے شہروں میں نیکی کی دعوت کو ہی عام نہیں کیا بلکہ اَطراف اور گاؤں دیہات میں بسنے والوں پر بھی خصوصی توجُّہ دی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اطراف گاؤں میں قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کے لئے دَعْوتِ اِسلامی کے تحت کثیر تعداد میں مدارس المدینہ قائم ہیں، جن میں مدنی منے اور مدنی منیاں ہی قرآنِ کریم کی تعلیم سے آراستہ نہیں ہورہیں بلکہ بڑی عمر کے اسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں بھی مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان و بالغات میں شِرکت کی بَرَکت سے دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سیکھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ عاشقانِ رسول دَعْوت اِسلامی کے 12 مَدَنی کاموں کی بھی خوب دھوم مچانے میں مصروف ہیں، انہی 12 مدنی کاموں میں سے یَوْمِ تَعْطِیل اِعْتِکاف بہت ہی اہمیت کا حامل مدنی کام ہے، جس کا مَقْصد شہر اور گاؤں دیہاتوں / گوٹھوں میں رہنے والوں تک چھٹی کے دن نیکی کی دَعْوت

پہنچانا اور انہیں علمِ دِین کی دولت سے مالا مال کرنا ہے۔

یومِ تعطیل اعتکاف کیا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یومِ تعطیل اِعتِکاف 12 مدنی کاموں میں سے ساتواں اور ہفتہ وار پانچ (5) مدنی کاموں میں سے دوسرا مدنی کام ہے، تنظیمی طور پر اس سے مُراد یہ ہے کہ ہر ہفتے چھٹی کے دن (جمعہ / اِتوار) ہر نگرانِ حلقہ مُشاوَرت، نگرانِ علاقہ / شہر مُشاوَرت کے مشورے سے شہر کے اطراف یا کسی گاؤں میں جُمعہ تا عَصر یا عَصر تا مَغرب مَسجِد میں اِعتِکاف کی ترکیب بنائیں۔

یومِ تعطیل اعتکاف کے چند مدنی پھول

اے عاشقانِ رسول! اِعتِکاف کی نِیَّت سے اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے مَسجِد میں ٹھہرے رہنا بھی ایک عظیم عِبادَت ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اَطراف یا شہر کے نئے یا ایسے علاقے جہاں دعوت اسلامی کا مدنی کام کم ہو یا وہاں نیا مدنی کام شروع کرنا ہو، وہاں حسبِ موقع (جہاں جس دن چھٹی ہو) جُمعہ یا اتوار کو مَسجِد میں یومِ تعطیل اِعتِکاف کی ترکیب ہوتی ہے۔ چُنانچہ اس مَدنی کام کی مَضبُوطی کے لئے دَرج ذیل مَدنی پھول مُلاحَظہ فرمایئے:

* ... یومِ تعطیل اِعتِکاف میں کم از کم 5 اور زیادہ سے زیادہ 10 شرکا ہوں اگر 10 سے زیادہ اسلامی بھائی ہو جائیں تو یومِ تعطیل اعتکاف کی 2 مقامات پر ترکیب کر لی جائے۔
* ... علاقوں سے جو اسلامی بھائی اَطراف یا شہر کے نئے علاقوں میں یومِ تعطیل اِعتِکاف کے لئے جائیں، اِن کے ساتھ جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کے طَلَبۂ کِرام کو بھی تنظیمی تَربِیَّت کے لئے بھیجا جائے۔
* ... اگر جُمُعَہ کے دن یومِ تعطیل اِعتِکاف ہو تو جُمُعَہ سے قَبْل بھی مَدنی دورہ کی ترکیب کی جائے۔
* ... نَمازِ جُمُعَہ کے بعد مقامی لوگوں کے درمیان مَدنی حلقے کی ترکیب کی جائے۔
* ... طَلَبۂ کِرام جہاں بھی یومِ تعطیل اِعتِکاف کے لئے جائیں تو انہیں مَدنی قافلے کی صُورَت میں بھیجا جائے۔
* ... ناشتہ جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں، دوپہر کا کھانا ساتھ لے جائیں اور رات کا واپس آ کر کھا لیں۔
* ... جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں 12 مدنی کاموں کے ذِمہ دار اور متعلقہ نگرانِ مُشاوَرت باہمی مشورے سے پیشگی ہی

اس کا جدول بنالیں اور اس سے متعلقہ تمام لوازمات (مَثَلاً سائیکل / موٹر سائیکل / گاڑی کا اِنتظام / سفری اخراجات وغیرہ) پہلے سے پورے کر لئے جائیں تاکہ وَقت کی بچت کے ساتھ ساتھ زیادہ تنظیمی فَوائد بھی لئے جاسکیں۔

✲ ... شرکائے یومِ تعطیل اِعتِکاف واپسی پر کارکردگی فارم ضرور پُر کریں۔

✲ ... ہفتہ وار یومِ تعطیل اِعتِکاف کے لئے حتَّی الامکان ایک ہی مقام رکھا جائے۔

✲ ... ہر ہفتے چھٹی کے دن، ہر نگرانِ حلقہ مُشاوَرت، نگرانِ علاقہ / شہر مُشاوَرت کے مَشورے سے شہر کے نئے علاقوں میں صبح 9:26 سے مغرب کے بیان تک یومِ تعطیل اِعتِکاف کی ترکیب بنائیں۔

✲ ... ہدف: فی حلقہ، شرکا: کم از کم 5 اسلامی بھائی۔

✲ ... نوٹ: یومِ تعطیل اِعتِکاف شہر میں مدنی قافلہ مجلس اور اطراف میں مجلس اطراف گاؤں کے سُپُرد ہے۔

یومِ تعطیل اعتکاف کا جدول

تنظیمی طور پر یومِ تعطیل اِعتِکاف کا جَدوَل کچھ یوں ہے:

✲ ... جدول اور اعلانات کی دُہرائی اور مدنی مشورے کا حلقہ (9:30 تا 10:00): اس حلقے میں 5 منٹ تِلاوَت و نعت اور باقی 25 منٹ میں جَدوَل اور اِعلانات کی دُہرائی اور مدنی مشورے کا حلقہ لگایا جائے، (اسی دوران مدنی انعامات کے رسائل بھی تقسیم کئے جائیں) یومِ تعطیل اِعتِکاف میں نگران اسلامی بھائی جَدوَل کی دُہرائی خود ہی کرے، شرکا سے صرف ایک ایک کام پر مَدَنی مشورہ کیا جائے۔

✲ ... مدنی مقصد کا بیان (10:00 تا 10:30): اس حلقے میں ابتدائی 19 منٹ اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل سے بیان اور آخری 11 منٹ میں 12 مدنی کاموں میں سے کسی ایک مدنی کام پر ذِہن بنایا جائے۔

✲ ... انفرادی عبادت و مختصر نیکی کی دعوت کا حلقہ (10:30 تا 11:00): (19 منٹ) اس حلقے میں تلاوتِ قرآن، ذِکْرُ اللہ، درود شریف وغیرہ کی ترکیب بنائی جائے۔ اس میں مُطالَعَہ بھی کر سکتے ہیں، انفرادی عبادت کے بعد نگران اسلامی بھائی مختصر نیکی کی دعوت یاد کروائے، اگر یہ کسی کو یاد ہو تو اسے انفرادی کوشش کے لئے تَرغیبات یاد کروائی جائیں۔

✲ ... انفرادی کوشش کا حلقہ (11:00 تا 12:00): (12 منٹ) نگران اسلامی بھائی انفرادی کوشش کا طریقہ کار سکھائے اور عملی طریقہ کر کے دکھائے، پھر اسلامی بھائی باہر جا کر مُختَلِف جگہوں پر انفرادی کوشش فرمائیں اور اسلامی بھائیوں

کو ہاتھوں ہاتھ مَسْجِد میں لانے کی ترکیب بنائیں، اسی دوران کچھ اسلامی بھائی مَسْجِد میں 12 مدنی کاموں پر ایک دوسرے کا ذہن بنائیں۔ اسی وَقْت میں بااثر شخصیات مَثَلاً علما، مشائخ، چوہدری، وڈیروں وغیرہ سے مُلاقات کر کے دعوتِ اسلامی اور اس کے شعبہ جات کا تعارف کروائیں اور مدنی قافلے میں سَفَر کی دعوت پیش کریں۔

✵... سنّتیں اورآداب سیکھنے کا مدنی حلقہ (12:00تا12:30):(30منٹ) اس حلقے میں نگران اسلامی بھائی شُرَکا کو سنّتیں اور آداب سکھانے کی ترکیب بنائے۔

✵... وقفۂ طعام وچوک دَرْس (12:30): کھانا کھائیں اور اذانِ ظہر سے 12منٹ قبل (7منٹ) مدنی درس کی ترکیب کی جائے، بعدِ دَرْس نمازِ ظہر کی دعوت دے کر شرکا کو اپنے ساتھ مَسْجِد میں لانے کی کوشش کریں۔

✵... بعدِ ظہر درس: (7منٹ) مدنی درس دیا جائے۔

✵... نماز کے احکام کا حلقہ: (30منٹ) نگران اسلامی بھائی نماز کے احکام کا حلقہ لگائیں اور حسبِ مَوْقَع وضو کا طریقہ / غسل کا طریقہ / نمازِ جنازہ کا طریقہ / نماز کی شرائط، فرائض، واجبات، مُفْسِدات وغیرہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنائیں۔

✵... درس وبیان سیکھنے کا حلقہ: (19منٹ) اس حلقے میں نگران مقامی نئے اسلامی بھائیوں کو اپنے ساتھ بٹھا کر مدنی درس کا طریقہ سکھائے۔

✵... دعاؤں کا حلقہ: (19منٹ) گرمیوں میں یہ حلقہ اسی وقت میں ہو گا اور سردیوں میں یہ حلقہ اس وقت نہیں ہو گا۔

✵... وقفۂ آرام: حلقوں کے بعد عصر تک وقفہ آرام۔

✵... بعدِ عصر اعلان، بیان، مدنی دورہ: فرض نماز کے فوراً بعد اعلان کی ترکیب ہو، پھر دعا کے بعد (12منٹ) نیکی کی دعوت کے فضائل پر بیان ہو۔ بیان کے بعد مدنی دورہ کی ترکیب کی جائے۔

✵... عصر تا مغرب درس: اِس دوران فیضانِ سنّت اور بیاناتِ عطّاریہ وغیرہ سے درس دیا جائے۔ آخر میں چند منٹ سنّتیں اور آداب سیکھنے سکھانے کا حلقہ لگایا جائے۔

✵... بعدِ مغرب اعلان وبیان: مغرب کے بعد بیان کی ترکیب ہو، اس کے بعد انفرادی کوشش (12منٹ) کی جائے، جس میں مقامی اسلامی بھائیوں کو مدنی قافلے میں سفر کا ذہن دیں اور نام لکھیں، اسی طرح مقامی اسلامی

بھائیوں کو 12 مدنی کاموں کا ذِہن دیں بِالخُصُوص مدنی درس شروع کرنے کی ذمّہ داری دیں۔

✲ ...یومِ تعطیل اعتکاف کا اختتام: جس جگہ ہیں اگر وہاں سے گھر / جَامِعَةُ الْمَدِیْنَہ قریب ہے تو واپسی کی ترکیب کرلیں اور اگر دُور ہو تو نمازِ عشا باجماعت ادا فرما کر واپسی کی ترکیب بنائیں۔

نوٹ: ❀ یومِ تعطیل اعتکاف کرنے والے اسلامی بھائی جس وقت مَسْجِد میں پہنچیں، اس وَقْت کے مُطابِق جدْوَل پر عَمَل فرمائیں۔ ❀ یومِ تعطیل اعتکاف میں جدْوَل پر عَمَل کرنے کے لئے کتاب ''نیک بننے اور بنانے کے طریقے'' سے رَاہ نُمائی لی جائے۔ ❀ مغرب کے بیان کے لئے کتاب نیک بننے اور بنانے کے طریقے سے مدد لی جا سکتی ہے۔

نوٹ: ❀ جمعہ / ظہر تا مَغْرِب یا عَصْر تا مَغْرِب (جہاں جیسی صُورت ہو) بھی اِعْتِکاف کی ترکیب بنائی جا سکتی ہے۔
❀ شہر مُشَاوَرت کے نگران، حلقہ مُشَاوَرت کے نگرانوں کے سُپُرد ایک ایک گاؤں کر دیں اور بعد میں پوچھ گچھ بھی رکھیں۔

یومِ تعطیل اعتکاف سے متعلق چند سوال جواب

سوال 1: یومِ تَعْطِیل اعتکاف شہر اور اطراف میں کس مَجْلِس کے سُپُرد ہے؟

جواب: یومِ تَعْطِیل اعتکاف شہر میں مَجْلِس مَدَنی قَافِلہ کے سُپُرد اور اطراف گاؤں میں فِی الْوَقْت اَطراف کابینہ ذِمّہ دار، اطراف ڈویژن ذِمّہ دار، اطراف علاقائی ذِمّہ دار کے سُپُرد ہے۔

سوال 2: مَسْجِد انتظامیہ کی طرف سے یومِ تعطیل اعتکاف کی اجازت نہ ملنے کی صُورت میں کیا ترکیب کی جائے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اکثر عاشقانِ رسول علمائے اہلسنت دَعْوَت اسلامی سے بہت پیار کرتے، تائید کرتے اور تعاون کرتے ہیں، اگر کہیں کسی غلط فہمی کی بنا پر کوئی ایسی ترکیب ہو جائے تو مَسْجِد کے باہر یا قریب ہی کسی گھر یا مدرسے میں ترکیب بنائی جا سکتی ہے، مگر یاد رکھئے کبھی بھی کسی بھی سُنّی عالم کی شان میں کوئی گستاخی کرنی ہے نہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینا ہے، کیونکہ دعوتِ اسلامی محبتوں کو پھیلانے والی اور نفرتوں کو مٹانے والی تحریک ہے۔

سوال 3: یومِ تعطیل اعتکاف والا مدنی کام تنظیمی طور پر کس مَقْصَد کے تحت کیا جاتا ہے؟

جواب: یومِ تعطیل اعتکاف ہی نہیں بلکہ باقی تمام مدنی کاموں کا بنیادی مقصد اس مَدَنی مقصد کی تکمیل کا حُصُول ہے

جو اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں عطا فرمایا ہے یعنی مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ نیز اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جو اسلامی بھائی روزانہ دعوت اسلامی کے مَدنی کاموں کو دو(2) گھنٹے نہیں دے سکتے، وہ چھٹی کے دن اس مدنی کام کے ذریعے علم دین سیکھنے سکھانے میں مَشْغُول ہو سکیں اور جن کو نیکی کی دعوت دینی ہے انہیں بھی چھٹی کے دن بہتر طریقے سے نیکی کی دعوت پہنچائی جاسکے، اس کے علاوہ شہر کے تنظیمی طور پر مدنی کاموں میں کمزور علاقے یا شہر کے اطراف میں بننے والی نئی کالونیز اور سوسائٹیز میں، اسی طرح نئے آباد ہونے والے گاؤں دیہات میں بھی مدنی کام شروع یا مَضْبُوط کیا جاسکتا ہے۔

سوال4: یوم تعطیل اعتکاف میں چھٹی سے مراد جمعہ / اتوار ہے یا پھر ہفتہ وار کسی بھی چھٹی والے دن ترکیب بنائی جاسکتی ہے؟

جواب: جمعہ کے دن ہمارے ملک کے اکثر مقامات پر چھٹی ہوتی ہے، نیز جمعہ چونکہ سیّدُ الْاَیّام بھی ہے اور اس دن کی لوگ عزت بھی کرتے ہیں اور نمازِ جمعہ کی تیاری بھی خاص طور پر کرتے ہیں، لہٰذا اس دن یومِ تعطیل اِعْتِکَاف کی ترکیب کی جائے لیکن اگر کہیں چھٹی اتوار کے دن یا کسی مخصوص علاقے (مَثَلًا انڈسٹری ایریا) میں کسی اور دن ہو تو اس دن اس مَدنی کام کی ترکیب کی جاسکتی ہے۔

سوال5: شہر کے اطراف میں ایسی نئی رہائشی کالونیاں جن میں مَساجد نہیں، ان میں یوم تعطیل اعتکاف کی ترکیب کہاں کی جائے؟

جواب: شہر کے اطراف میں ایسی نئی رہائشی کالونیاں جن میں مَساجد نہ ہوں تو وہاں کسی بھی اَہلِ مَحبَّت کے گھر، دکان یا کارخانے وغیرہ میں یومِ تعطیل اعتکاف کی ترکیب کی جاسکتی ہے۔

سوال6: جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کے جو طلبہ یوم تعطیل اعتکاف میں شِرکت کرنا چاہیں ان کی کم از کم عمر کتنی ہونا ضروری ہے؟

جواب: جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کے جو طلبہ یوم تعطیل اعتکاف میں شِرکت کرنا چاہیں ان کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں، کم عمر بھی جاسکتے ہیں، کیونکہ اس مَدنی کام میں رات قیام نہیں کیا جاتا، بلکہ دن ہی میں واپسی ہو جاتی ہے۔

سوال7: یوم تعطیل اعتکاف میں خیر خواہی کی ترکیب کر سکتے ہیں یا نہیں، اگر کریں تو کہاں سے؟

جواب: مقامی اسلامی بھائیوں سے یا کسی کے گھر سے خیر خواہی کی ترکیب کر سکتے ہیں۔

سوال8: یومِ تَعطیل اعتکاف کے مُقرّرہ اوقات میں مَسجِد میں محفل وغیرہ کی ترکیب ہو تو اس صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: اس میں شرکت کی جائے اور آخر میں ملاقات کر کے انفرادی کوشش کی ترکیب کی جائے، جبکہ باقی وَقْت کو طے شدہ جدول کے مُطابِق ہی گزارا جائے۔

سوال9: یومِ تعطیل اعتکاف میں اگر جَدْوَل کے مُطابِق وَقْت نہ گزارا جائے تو کیا یومِ تعطیل اِعْتِکاف والے مدنی اِنْعام پر عَمَل مانا جائے گا یا نہیں؟

جواب: یومِ تعطیل اعتکاف کا ایک جدول ہے جو مَدَنی قافِلہ مَجْلِس یا اپنے مُتَعلِّقہ نگرانوں یا کارکردگی ذِمّہ داران سے حاصل کیا جا سکتا ہے اسی کے مطابق ترکیب ہونا چاہئے تاکہ سیکھنے سکھانے کا عَمَل زیادہ ہو۔

سوال10: یومِ تعطیل اعتکاف میں جَدْوَل کے مُطابِق ترکیب کرنے کے بجائے فقط عُشْر اِکٹّھا کرنے کے لئے مقامی اسلامی بھائیوں سے ملاقات کیلئے جانا کیسا؟

جواب: عُشْر جمع کرنا یقیناً دعوتِ اسلامی کا ہی کام ہے، جس کے ذریعے کثیر لوگ ایک اسلامی فریضے سے سَبُکدوش ہوتے اور کثیر ثواب پاتے ہیں، نیز دعوتِ اسلامی والے بھی اپنے مَدَنی کاموں میں اس سے فوائد حاصل کرتے ہیں اور ان کی مُعاوَنَت بھی ہوتی ہے۔ مگر چاہیے کہ عشر کے وَقْت ہی عشر جَمْع کیا جائے اور یومِ تعطیل اعتکاف اپنے جَدْوَل کے مُطابِق ہی ہو۔

سوال11: یومِ تعطیل اعتکاف میں دعوتِ اسلامی کے لئے عشر اِکٹّھا کرنے کی ترغیب دلانا کیسا؟

جواب: یومِ تعطیل اعتکاف میں دعوتِ اسلامی (کے ہر نیک اور جائز کام) کے لئے عشر اِکٹّھا کرنے کی بیان میں ترغیب دلائی جا سکتی ہے اور ضرورتاً پینا فلیکس بھی لگایا جا سکتا ہے۔

سوال12: گاؤں دیہات میں رہنے والے اسلامی بھائی اپنی قریبی مَسجِد میں اِعْتِکاف کریں یا پھر دوسرے گاؤں یا اطراف کی مَسجِد میں یومِ تعطیل اعتکاف کی ترکیب کریں؟

جواب: نگران جو سمتیں بنائے اس کے مُطابِق ترکیب کی جائے، نگران خواہ قریبی گاؤں کا کہے یا دور کے کسی گاؤں میں جانے، جہاں بھی بھیجے وہاں ہی ترکیب کی جائے۔

سوال13: یومِ تعطیل اعتکاف میں شہر کے اطراف میں کتنی مَسافَت کے گاؤں دیہات میں جا سکتے ہیں، تنظیمی طور

پر اس کی کیا حد ہے؟

جواب: یوم تعطیل اعتکاف میں شہر والے شہر میں اور گاؤں والے گاؤں ہی میں جائیں گے، مگر نگران کابینہ یازون نگران یاڈویژن مُشاورت کے نگرانِ مَدَنی قافلہ مجلس اگر کسی حلقہ یاعلاقہ یا کسی ایک اسلامی بھائی کی ڈیوٹی خصوصی طور پر کسی گاؤں میں لگائے تو وہ مَسافت نہ دیکھے بلکہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ وہاں پر سفر کرے۔

سوال 14: یوم تعطیل اعتکاف کے جَدْوَل میں کھانا کھانے کیلئے کیا کسی کے گھر جاسکتے ہیں؟

جواب: حَتَّی الْاِمْکان کوشش کریں کہ اپنا کھانا ساتھ لے کر جائیں مثلًا ناشتہ کر کے جائیں، دوپہر کا ساتھ لے جائیں اور رات کا آکر کھائیں، اگر کوئی اِسلامی بھائی دَعْوت دے تو مسجد میں ہی منگوا کر حَتَّی الْاِمْکان سارے جَمْع ہو کر سنّت کے مُطابِق کھائیں اور اِمام صاحب، محلے وعلاقے کے اسلامی بھائیوں کو بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں، البتہ! جَامِعَةُ الْمَدِیْنَہ والے اگر اپنا کھانا لے کر جائیں تو اگر وہ کھانا ان کے لئے مخصوص ہے تو غیر طالب علم نہیں کھاسکتا۔

سوال 15: یومِ تعطیل اعتکاف کو کیا تعطیل اِعْتِکَاف یافقط اِعْتِکَاف کہا جاسکتا ہے؟

جواب: اصطلاحات کو ہمیشہ دُرُست طریقے سے ہی اِسْتِعمال کرنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

مدنی درس سکھائیں اور دلوائیں

03:31 تا 03:40 (وقت 10 منٹ)

(مدنی درس کا طریقہ صفحہ نمبر 71 سے دیکھ لیجئے)

فکرِ مدینہ مع لکھ کر گفتگو

03:41 تا 03:45 (وقت 5 منٹ)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 15 پر عمل کرتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

دعائے عطار

یااللہ! جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل
تو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل

فکرِ مدینہ کا طریقہ

(فکر مدینہ کا طریقہ صفحہ نمبر 75 پر ہے۔)

وَقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمایئے۔

نمازِ عصر کی تیاری

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

بعد نمازِ عصر مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدْوَل مَوقوف فرما کر مدنی مذاکرہ میں سب شریک ہوجائیں)

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ سنانے کے مدنی پھول

● اعتکاف کے آخری عشرہ میں مسجد میں آڈیو مدنی مذاکرہ چلاتے وقت چند باتوں کا خیال رکھا جائے۔ جو مجلس مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے وہ مَدَنی مُذاکرہ دکھاسکتی ہے۔ ● جس موبائل سے آڈیو مدنی مذاکرہ چلارہے ہیں

اس موبائل فون کی ٹیون نہ بجے۔ ● کسی قسم کا کوئی اشتہار نہ چلے۔ ● کسی قسم کا میوزک یا عورت کی آواز نہ آئے ● ایسی جگہ مدنی مذاکرہ سنوایا جائے جہاں نمازیوں کو تشویش نہ ہو۔ ● مدنی مذاکرہ دیکھنے والے معتکفین کو روزانہ مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ میں لائیو دکھانے کی ترکیب کی جائے۔

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ دکھانے کا سامان

● مدنی چینل ریڈیو ایپ ● ساؤنڈ ● ساؤنڈ اور موبائل کے ساتھ اٹیچ ہونے والی تار ● ساؤنڈ اگر نہ ہو تو چھوٹا اسپیکر بھی چل سکتا ہے ● پانی کا انتظام ● مدنی عطیات بکس ● ہفتہ وار رسائل کا بستہ۔

افطار اجتماع

تلاوت، نعت کے بعد

سنتوں بھرا بیان (وقت 25 منٹ)

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ پاک اُس کے لیے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔ (مصنف عبد الرزاق، ۱/ ۳۹، حدیث: ۱۵۳)

اُن پر دُرُود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بد نگاہی کا وبال

منقول ہے کہ ایک مؤذن نے 40 سال تک اذان دی، ایک دن اذان دینے کے لئے جب منارے پر چڑھا،

اذان دیتے ہوئے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچا تو اس کی نظر ایک نصرانی عورت پر پڑی۔ اس کی عقل اور دل جواب دے گئے۔ اذان چھوڑ کر نصرانی عورت کے پاس جا پہنچا اور اسے نکاح کا پیغام دیا تو وہ کہنے لگی: میرا حق مَہْر تجھ پر بھاری ہو گا۔ اس نے کہا: تیرا حق مَہْر کیا ہے؟ نصرانی عورت نے کہا: دین اسلام کو چھوڑ کر میرے مذہب میں داخل ہو جا۔ تو اس مؤذن نے اللہ پاک کا انکار کر کے اس عورت کا مذہب اختیار کر لیا۔ نصرانی عورت نے اسے کہا: میرا باپ گھر کے سب سے نچلے کمرے میں ہے، تم اس سے نکاح کی بات کرو۔ جب وہ اُترنے لگا تو اس کا پاؤں پھسل گیا، جس کی وجہ سے وہ کفر کی حالت میں گِر کر مَر گیا اور اپنی شہوت بھی پوری نہ کر سکا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمَۃِ یعنی ہم برے خاتمے سے اللہ پاک کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ 40 سال تک اذان دینے والا نیک شخص جب عورت کے فتنہ میں مبتلا ہوا تو ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا، لہٰذا ہمیں بھی اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہیے کیونکہ مُسلمان کے پاس سب سے قیمتی دولت اس کا ایمان ہے کہ اگر وہ دُنیا سے ایمان سلامت لے گیا تو کامیاب ہے اور اگر خُدا نخواستہ گُناہوں کی وجہ سے ایمان ہی برباد ہو گیا تو نماز، روزے، حج، تلاوتِ قرآن، تراویح، صَدَقہ اور دیگر نیک کام کوئی فائدہ نہ دیں گے بلکہ ایسے بدنصیب کو ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا، یہی وجہ ہے کہ شیطان شب و روز ہم سے ہمارے ایمان کی دولت کو چھیننے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے لیکن افسوس کہ فی زمانہ ہماری اکثریت کو ایمان کی سلامتی کی فکر ہی نہیں، فکر ہے تو اپنا بینک بیلنس (BANK BALANCE) بڑھانے اور ایک دوسرے سے دُنیوی برتری لینے اور شہرت حاصل کرنے کی۔ حالانکہ ہم میں سے کسی کے پاس یہ گارنٹی نہیں کہ مرتے وقت ہمارا ایمان سلامت بھی رہے گا یا نہیں جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرمایا کرتے تھے: خُدا کی قسم! کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہو سکتا کہ مرتے وقت اس کا ایمان باقی رہے گا یا نہیں۔

(کیمیائے سعادت، پیدا کردن سوء خاتمت، ۲/ ۸۲۵)

ہر دَم اِبلیس پیچھے لگا ہے حفظِ ایمان کی اِلتجا ہے
ہو کرم امنِ روزِ جزا کی میرے مولیٰ تو خیرات دے دے

رُوح عطار کی جب جدا ہو سامنے جلوہ مصطفےٰ ہو
اُن کے قدموں میں اِس کو قضا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دے دے

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۱۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے غفلت نہیں برتنی چاہیے اور اپنے لئے دنیا و آخرت میں رب کریم کی رضا اور اس کی رحمت کی دعا کرتے رہنا چاہیے اور آخرت کے لئے نیک اعمال کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی رب کریم کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے، نت نئے فتنوں اور گناہوں میں مبتلا ہونے سے پناہ مانگتے رہنا چاہیے، کیونکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے ڈرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے، آیئے! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر کے متعلق دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

﴿1﴾... بندہ جہنمیوں کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور کوئی شخص جنتیوں کے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے، کیونکہ اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہی ہوتا ہے۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب الاعمال بالخواتیم، ۴/۲۴۴، حدیث: ۶۴۹۳، بتقدم و تأخر)

﴿2﴾... جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اللہ پاک اس کی خواہش کے مطابق عطا فرماتا ہے حالانکہ وہ اپنے گناہ پر قائم ہے تو یہ اللہ پاک کا اُسے دَرَجہ بَدَرَجہ عذاب میں مبتلا کرنا ہے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (پارہ 7، سورۃ الانعام کی) اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَبۡوَابَ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوۡا بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ ﴿۴۴﴾ (پ۷، الانعام: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب اُنھوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئیں تھیں ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو اُنھیں ملا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔

(معجم اوسط، ۶/ ۴۲۲، حدیث: ۹۲۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ ہمارے بارے میں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ لہٰذا کسی کو بھی اپنے اِقْتِدار، مَنْصَب، عِلْم یا عبادت پر ہرگز ہرگز ناز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ جس طرح یہ چیزیں انسان کے لئے دُنیوی طور پر فائدہ مند ہیں اسی طرح بسا اوقات اِنہی کے سبب انسان اُخروی طور پر ہلاکت کی وادیوں میں پہنچ جاتا ہے شیطان کو دیکھ لیجئے جو کہ مُعَلِّمُ المَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد تھا، اس نے 80 ہزار سال اللہ پاک کی عبادت کی لیکن اس بدبخت کو نبی کی گستاخی اور تکبُّر نے تباہ کر دیا، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کفر کا طوق اس کے گلے میں ڈال دِیا گیا، یوں قیامت تک پیدا ہونے والے سرکش لوگوں کے لئے وہ عبرت کا نمونہ بن گیا۔ چونکہ وہ ملعون، اللہ پاک کے معصوم فرشتوں کا استاد رہ چکا تھا لہٰذا فرشتوں نے جب اپنے اس نامراد و نافرمان استاد کا بدترین حشر دیکھا تو اس سے ان کو بہت عبرت حاصل ہوئی اور اس لَعِین کے بُرے انجام نے ان ہستیوں کو بے چین کر کے رکھ دِیا۔ جیسا کہ

میری خُفیہ تدبیر سے بے خوف مت ہونا

تفسیر روحُ المَعانی میں ہے: جب اللہ پاک نے اِبلیس لعین کے ساتھ خُفیہ تدبیر فرمائی تو حضرت سَیِّدُنا جبریل امین اور حضرت سَیِّدُنا میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام رونے لگے، اللہ پاک نے ان سے اِسْتِفْسار فرمایا: (حالانکہ وہ بخوبی جانتا ہے) تم دونوں کو کس چیز نے رُلایا ہے؟ انہوں نے عرض کی، یارَبِّ کریم! ہم تیری خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ایسے ہی رہنا (اور) میری خفیہ تدبیر سے بے خوف مت ہونا۔

(روح المعانی، پ۱۹، سورۃ النمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱۹/۲۱۷)

تِرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی
مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب اللہ پاک کے معصوم فرشتے بلکہ فرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں، تو ہمیں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا کس قدر خوف اور ایمان کی سلامتی کی کتنی زیادہ فکر ہونی چاہئے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ

عُلمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو نزع کے وقت اس کا ایمان سَلْب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے تو اللہ پاک نے ہمیں اپنے خوف سے ڈرتے رہنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے پارہ 4 سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر 102 میں ارشاد فرمایا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

(پ۴، آل عمران: ۱۰۲)

مشہور مفسر قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اِس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اسلام پر خاتمہ ہونے کا اِعتبار ہے، اگر عمر بھر مومن رہے، مرتے وَقْت کافر ہو جائے تو وہ اصلی کافر کی طرح ہے، اللہ پاک اچھا خاتمہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے نہ ڈرنے والوں کو قرآن کریم میں نقصان اٹھانے والے لوگوں میں شمار کیا گیا ہے چنانچہ اللہ پاک پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت نمبر 99 میں ارشاد فرماتا ہے۔

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۹۹)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر ہیں تو اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ شیطان مردود لوگوں کو بہکانے، گُناہوں پر اُکسانے اور دولتِ ایمان چھین کر اُنہیں بھی اپنے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بنانے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے شیطان کو خود توبہ کی توفیق نہیں اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا توبہ کرکے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل کر راہِ جنت کا مُسافر بن جائے۔ چنانچہ وہ توبہ سے روکنے کے لئے بہت زور لگا دیتا ہے اور انسان کو اس کی آخری سانس تک بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح وہ گُناہ کرکے جہنم کا حقدار بن جائے، اسی وجہ سے تو ہمارے بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم ہر وقت اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے اور شیطان کے واروں سے خود کو محفوظ رکھنے کے لئے اللہ پاک کی عبادت کرتے اور

اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے آنسوں بہاتے۔ چنانچہ

گُناہوں کی شامت

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور پوری رات کجاوے میں روتے رہے حضرتِ سَیِّدُنا شیبان راعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اے سفیان! آپ کے رونے کی وجہ کیا ہے؟ اگر معصیت کی وجہ سے ہے تو آپ تو اللہ پاک کے نافرمان نہیں۔ حضرتِ سیدنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ سُن کر فرمایا: اے شیبان! گناہ چھوٹے ہوں یا بڑے، وہ تو کبھی میرے دل میں نہیں کھٹکے میرا رونا معصیت کے سبب نہیں بلکہ میں تو بُرے خاتمے کے خوف سے رو رہا ہوں کیونکہ میں نے ایک بہت ہی نیک بزرگ کو دیکھا، جس سے ہم نے علم حاصل کیا، اس نے لوگوں کو 40 سال تک علم سکھایا، بیتُ اللہ شریف کی کئی سال مجاورت کرتا اور برکتیں لوٹتا رہا، اس شخص کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی، مگر وہ کافر ہو کر مرا اور اس کا چہرہ قبلہ سے پھر کر مشرق کی طرف ہو گیا۔ لہٰذا مجھے بُرے خاتمے کے سوا کسی چیز کا خوف نہیں، حضرتِ سَیِّدُنا شَیْبان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اگر ایسا نافرمانی اور گناہوں پر اصرار کی نحوست کی وجہ سے ہے تو آپ ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے رب کریم کی نافرمانی نہ کیجئے گا۔

(سبع سنابل، در عقائد و مذاھب، ص ۳۴ ملخصاً)

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف

ایک دفعہ حضرت شَیْخُ الْاِسْلام بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا مُلتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر اس قدر خوف چھایا کہ اٹھ کر حجرے کا دروازہ بند کر دیا اور توبہ و استغفار کے لیے سجدے میں گر گئے۔ اتنی گِریہ وزاری فرمائی کہ مُصَلّٰی آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ آہ وزاری کی مسلسل دردناک آواز آرہی تھی جس سے لوگوں کے دل پھٹے جاتے تھے۔ صاحبزادگان اور ارادت مندوں نے دروازہ کھولنے کے لیے ہر چند التجائیں کی مگر کسی کی عرض قبول نہ ہوئی۔ آخر کار حضرت کے پیارے پوتے حضرت شَیْخ رُکْنُ الدِّین عَالَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دو تین مرتبہ زور سے پکارا: دادا جان! دروازہ کھولئے۔ حضرت شَیْخ الاسلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرطِ محبت سے اٹھے اور حجرہ کا دروازہ کھول دیا۔ حضرت شَیْخ رُکْنُ الدِّین عَالَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھا کہ آنکھیں کثرتِ مجاہدہ سے سوج گئی ہیں اور ان سے آنسوؤں کی بجائے خون کے قطرات ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ عرض کی: حضور! اس گریہ وزاری کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: بیٹا! میں نے عالَمِ مُکاشفہ میں دیکھا کہ

ایک شخص بہاءُ الدِّین جو زُہد وو َرَع میں صاحبِ کمال اور علم و عمل میں یگانہ روز گار تھا، فوت ہوگیا۔ اس کی عبادت واطاعت کسی کام نہ آئی۔ اس کے تمام اعمال اس کے منہ پر مارے گئے، اور ایمان سلب کرلیا گیا۔ یہ حال دیکھ کر مجھ پر خوف طاری ہوا کہ خدا جانے اس فقیر بَہاءُ الدِّین سے کیا سلوک ہوگا؟ (فیضان بہاء الدین، ص ۴۴)

آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشاں حِفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مٹا جاتا ہے

(وسائل بخشش مُرمّم، ص ۴۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین کس قدر ربِّ کریم کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے ایمان کی حفاظت کے لئے روتے رہتے اور حِفظِ ایمان کے معاملے میں کس قدر فکر مند رہا کرتے ہیں، بِلا شبہ یہی لوگ ایمان کے حقیقی معنیٰ میں قَدر دان ہیں، انہیں اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان: ”اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم “اعمال کا دَار و مَدار خاتمے پر ہے۔ (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۷) پر پورا پورا یقین ہوتا ہے جبھی تو ان کے شب و روز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے ہیں کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ لیا جائے، ایمان سلامت رہا تو آخرت میں عیش و راحت کا سامان ہے اور ایمان سَلْب کرلیا گیا تو اعمال بھی برباد ہوں گے اور دونوں جہاں میں ذِلّت و رُسوائی کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہنے اور اپنا قیمتی وقت فضولیات بلکہ ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے اللہ پاک کے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایمان کی حفاظت کے لئے کوششیں کرتا رہے اور ہر وقت اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتا رہے، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ واِسْتِغْفار کی کثرت کرے، اپنے ظاہر و باطن کو گُناہوں کی آلودگیوں سے پاک وصاف رکھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ قَدِیْر کی خفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے یہ کسی کو نہیں معلوم، اللہ پاک بے نیاز ہے، کوئی تو اپنی ساری عمر نافرمانی میں گزار دیتا ہے مگر مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق مل جاتی ہے اور وہ دنیا سے ایمان کی سلامتی کے ساتھ رخصت ہوجاتا ہے جبکہ کوئی ساری عمر نیکیوں میں بسر کرنے کے باوُجود

مرتے وقت بُرے خاتمے سے دوچار ہو کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، آیئے! اس بارے میں ایک عبرتناک حکایت سنئے اور خاتمہ بالخیر کی دعا کیجئے، چنانچہ

اچھی اور بُری نیت کا اثر

منقول ہے کہ "دو بھائی تھے، ایک عابد، دوسرا فاسِق۔ عابد کی آرزو تھی کہ وہ شیطان کو دیکھے۔ چنانچہ، ایک دن شیطان اس کے پاس انسانی شکل میں آیا اور کہا: افسوس! تو نے اپنی عمر کے چالیس قیمتی سال نفس کو قید اور بدن کو مَشَقَّت میں ڈال کر ضائع کر دیئے ہیں۔ اب کچھ عیش و عشرت کی زندگی گزار، اپنی نفسانی خواہشیں پوری کر کے کیف وسُرور حاصل کر کیونکہ ابھی تیری آدھی عُمْر باقی ہے بعد میں توبہ کر کے عبادت وریاضت اختیار کر لینا، بے شک اللہ پاک بخشنے والا، مہربان ہے۔ یہ سُن کر عابد نے عَزْم (پختہ ارادہ) کر لیا کہ میں نیچے جا کر اپنے بھائی کے پاس 20 سال عیش و عشرت سے گزاروں گا پھر توبہ کر کے اپنی عمر کے بقیہ 20 سال خوب عبادت کروں گا۔ چنانچہ، وہ نچلی منزل پر آنے لگا۔ اُدھر اس کے گنہگار بھائی نے اپنے نفس سے کہا: تو نے اپنی عمر کو نافرمانی میں ضائع کر دیا ہے، تیرا بھائی جنت میں جبکہ تو جہنم میں جائے گا۔ اللہ پاک کی قسم! میں ضرور توبہ کروں گا اور اپنے بھائی کے پاس جا کر بقیہ عمر عبادت میں گزاروں گا، شاید! اللہ پاک مجھے بخش دے۔ چنانچہ، یہ توبہ کی نیت (یعنی پختہ ارادے) سے اُوپر کی منزل پر چڑھنے لگا راستے میں دونوں کی مُلاقات ہوئی اچانک ایک کا پاؤں پِھسلا دونوں ایک دوسرے پر گرے اور فوراً ہی دونوں کا انتقال ہو گیا۔ بروزِ قِیامت اس عابد کا حشر نافرمانی کی نِیَّت پر ہو گا اور گنہگار کا حشر توبہ کی نِیَّت پر ہو گا۔ (الروض الفائق، ص۱۶)

اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے مرنے سے ایک سال پہلے ایک فِرِشتہ مُقَرَّر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگا تا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ خیر (یعنی بھلائی) پر مرجاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فُلاں شخص اچھی حالت پر مَرا ہے جب ایسا خوش نصیب اور نیک شخص مرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جلدی کرتی ہے اُس وقت وہ اللہ پاک سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ پاک اس کی ملاقات کو۔ جب اللہ پاک کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو مرنے سے ایک سال قبل ایک شیطان اُس پر مُسَلَّط کر دیتا ہے جو اُسے بہکاتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اپنے بدترین وقت میں مرجاتا ہے

اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اٹکنے لگتی ہے۔ اس وقت یہ شخص اللہ پاک سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ پاک اس سے ملنے کو۔ (مسند ابن راھویہ، ۳/ ۵۰۳)

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں　　مَدفن مِرا محبوب کے قدموں میں بنادے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی خُوش نصیب ہیں وہ مسلمان جن سے اللہ پاک راضی ہو اور ان کو مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہو جائے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے والے کاموں میں مصروف رہیں، کیونکہ بَسا اوقات چھوٹے چھوٹے نیک اعمال بھی جہنم سے چُھٹکارا پانے اور جنّت میں اَبدی چین پانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ اور جو لوگ پہلے سے نیکیوں میں مشغول ہیں وہ بھی ہوشیار رہیں کہ کہیں شیطان انہیں خوش فہمی میں مبتلا کرنے میں کامیاب نہ ہو جائے کہ تُو نے تو بہت نیک اعمال کر لئے ہیں اب بس کر، تیری یہ نیکیاں تجھے بخشوانے اور تجھے جنت کی نعمتوں سے لطف اُٹھانے کیلئے کافی ہیں، اگر ایسا کوئی خیال ذِہن میں آئے تو اُسے فوراً جھٹک دیجئے اور اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ہر دم ڈرتے رہئے، کسی کو اپنی عبادت پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر اس کے بارے میں کیا ہے وہ نہیں جانتا اگر اس طرح کا خیال کبھی آئے تو اس کو ختم کرنے کے لئے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی گِریہ زاری خوفِ خدا اور حِفْظِ ایمان کے واقعات کو یاد کیجئے کہ وہ حضرات عبادات و ریاضات کرنے کے باوجود اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے کس قدر خوف زدہ ہوتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی موت کا وقت جب قریب آیا تو رو دیئے اور شدید گھبراہٹ کا اظہار ہونے لگا۔ لوگوں نے ان سے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا، میں دنیا چھوٹنے پر نہیں روتا کیونکہ موت مجھے محبوب ہے، بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ میں اللہ پاک کی رضا پر دنیا سے جا رہا ہوں یا ناراضگی میں؟ (اسد الغابۃ، ۱/ ۵۷۴)

حضرتِ سَیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا سفیان ثَوری کے پاس حاضر ہوا، آپ ساری رات روتے رہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو آپ نے ایک تنکا اٹھایا اور فرمایا کہ گناہ تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چھن جائے۔

(منہاج العابدین، العقبۃ الخامسۃ، اصول سلوک طریق الخوف والرجاء، الاصل الثالث، ص ۱۶۹)

خُدایا بُرے خاتمے سے بچالے گنہگار ہے جاں بَلَب یاالٰہی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کس قدر خوف و خشیت کے پیکر ہوا کرتے تھے، ان کی پوری زندگی شریعت و سُنّت کی آئینہ دار تھی، ان کا ہر ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر ہوتا، یہ حضرات سچے عاشقِ رسول، اعلیٰ درجے کے عابد و زاہد اور نفس و شیطان کی چالوں سے بخوبی آگاہ تھے مگر اس کے باوجود ایمان کی حفاظت کے معاملے میں بہت حساس تھے اور ایمان چھن جانے کے خوف سے ہمیشہ لَرزاں و ترساں رہا کرتے تھے اور پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دینِ متین پر ثابت قدمی کے طالب رہتے۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے بُزُرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے، اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے ایمان کی حفاظت کا جذبہ اپنے اندر رُجاگر کرنا چاہیے اور نیک اعمال پر کمر بستہ ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں برے خاتمہ سے بچنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

زَبان کا غلط استِعمال قبر میں پھنسا سکتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک چاہے تو صغیرہ گناہ پر پکڑ فرمالے اور چاہے تو ڈھیروں کبیرہ گناہ بھی مُعاف فرمادے اور چاہے تو کسی ایک اچھے عمل کے سبب ہمیں بخشش و مغفرت کی نوید سنا دے، چُنانچہ

حضرتِ سیدنا ابو بکر شِبْلی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دو چار ہوا، مُنکَر نکیر کے سوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بَن پڑ رہے تھے میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: دنیا میں زبان کے غیر ضَروری استِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے، اب عذاب کے فرشتے میری طرف بڑھے، اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعَطَّر مُعَطَّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہوگئے اور انہوں نے مجھے مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عذاب مجھ سے دُور ہوا، میں نے اُن بزرگ سے عرض کی: اللہ کریم آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے

کی برکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری اِمداد پر مامور کیا گیا ہے۔ (القول البدیع، ص ۲۶۰)

آپ کا نامِ نامی اے صَلِّ عَلٰی ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں ان لوگوں کے لیے درس عبرت ہے جو ہر وقت زبان سے فُضُول بک بک کرتے ہیں اسی زبان سے جھوٹ، غیبت، چُغلی، مسلمان کی دل آزاری جیسے گناہوں کے مُرتکِب ہوتے ہیں۔ خُدارا ہوش کیجئے اور اپنی زبان کو ہرگز ان گناہوں سے ملوَّث نہ رکھئے اور اس زبان سے اچھے کام کیجئے، تلاوتِ قرآن پاک کیجئے، نعت شریف پڑھئے، خوب خوب درود پاک پڑھئے اور ذکرِ الٰہی کیجئے ورنہ خاموشی میں ہی عافیت ہے۔ زَبان کے عمدہ استعمال کیلئے ایک ایمان افروز روایت سنئے اور جھومئے۔ چُنانچِہ

جنت کے مَحلّات حاصل کرنے کا نسخہ

حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (پوری سورت) کو 10 بار پڑھا اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں مَحَل بناتا ہے جس نے 20 بار پڑھا اس کے لئے دو محل بناتا ہے جس نے 30 بار پڑھا اس کے لئے تین مَحَل بناتا ہے حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس وقت ہمارے بہت سے محلات ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک کا فَضل اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ (سنن دارمی ج ۲ ص ۵۵۱ حدیث: ۳۴۲۹)

ذِکر و دُرود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عبرتناک حکایت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی بے نیازی اور اس کی خُفیہ تدبیر سے ہر ایک کو ڈرنا چاہیے ہم میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو گا یا نہیں، خواہ کتنا ہی بڑا گنہگار ہو اس کے بارے میں ہم یقین سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ضرور جہنم ہی میں جائے گا اور بڑے سے بڑے عبادت گزار کے بارے میں بھی یقین

سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ تو جنت میں ہی جائے گا، جب اللہ پاک پکڑ فرماتا ہے تو بڑے بڑے عذابِ نار کے حقدار ہوجاتے ہیں جیسا کہ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے ایک شاگرد کی نزع کے وَقت تشریف لائے اوراس کے پاس بیٹھ کر سورہ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے تو اس شاگرد نے کہا: سورۂ یٰسٓ پڑھنا بند کر دو، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ وہ بولا: میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بیزار ہوں۔ بس اِنہیں الفاظ پر اُس کی موت واقع ہوگئی، حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتِمے کا سخت صدمہ ہوا، چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے چالیس دن کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنم میں گھسیٹ رہے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس سے استفسار فرمایا: کس سبب سے اللہ پاک نے تیری مَعْرِفَت سَلْب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بہت اونچا تھا! اس نے جواب دیا تین عُیُوب کے سبب سے (1) چُغلی کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کچھ (2) حَسَد کہ میں اپنے ساتھیوں سے حسد کرتا تھا (3) اور شراب نوشی کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غرض سے طبیب کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پِیتا تھا۔ (منہاج العابدین ص ۱۵۱)

نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دِکھا   تیرا کیا جائے گا میں شاد مَروں گا یاربّ

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آگ کے صندوق

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس بدنصیب کا ایمان پر خاتمہ نہ ہو اس کو قبر اِس زور سے دبائے گی کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہوجائیں گی، کافر کیلئے اِسی طرح اور بھی دردناک عذاب ہونگے، قیامت کا پچاس ہزار سالہ دن سخت ترین ہولناکیوں میں بَسَر ہوگا پھر اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ جو گنہگار مسلمان داخلِ جہنم ہوئے ہونگے جب ان کو نکال لیا جائے گا اور دوزخ میں صرف وُہی لوگ رَہ جائیں گے جن کا کفر پر خاتِمہ ہوا تھا پھر آخر میں کافر کے لیے یہ ہوگا کہ اُس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں

گے پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفل (یعنی تالا) لگایا جائے گا پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا اور موت کو ایک مینڈھے کی طرح جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذَبح کر دیا جائے گا۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی، ہر جنتی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنّت میں اور ہر دَوزخی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ہی رہے گا۔ جنتیوں کے لئے مسرّت بالائے مسرّت ہوگی اور دوزخیوں کیلئے حسرت بالائے حسرت۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول ۱/ ۹۱، ۷۷، ۹۲ ملخصًا)

یا اللہ کریم! ہم تجھ سے ایمان وعافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت جنّتُ الْبَقِیع میں مَدفن اور جنتُ الْفِردَوس میں مدنی محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس کا سُوال کرتے ہیں۔

مرنے کی دُعا کرتے ہیں ہم آپ کے در پر	پایا ہے وہ الطاف و کرم آپ کے دَر پر
آشُفتہ ہے بدر آنکھ ہے نم آپ کے در پر	سب عرض و بیاں ختم ہے خاموش کھڑا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُرے خاتمہ کے اسباب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کچھ باتیں ایسی ہیں، جنہیں اَحادِیث مبارکہ، اقوالِ بُزرگانِ دین میں بُرے خاتمے کا سبب قرار دیا گیا ہے بُرے خاتمے کا سبب بننے والے ان کاموں کو کان لگا کر سُنئے، عبرت حاصل کیجئے اور اگر ہم میں سے کوئی ان افعال میں مبتلا ہو تو اس کو چاہیے کہ ہاتھوں ہاتھ سچی توبہ بھی کرلے اور نیک اعمال پر کمربستہ ہو جائے۔ چنانچہ

● نماز میں سُستی کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے۔ (ماہِ رمضان کی برکت سے ہر طرف نمازوں کی بہار آجاتی ہے مگر افسوس ماہِ رمضان کے رُخصت ہوتے ہی مسجدوں کی رونقیں کم ہو جاتی ہیں، اے کاش! تمام مسلمان سارا سال نمازوں کی پابندی کا اِہتمام کریں۔) ● شراب نوشی بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے۔ (شراب پیشاب کی طرح ناپاک ہے مگر پھر بھی کئی نادان عارضی لذّت کی خاطر اللہ ورسول کی ناراضی مول لیتے ہیں۔) ● والدین کی نافرمانی کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب

ہے۔(ماں باپ اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہیں، اِنہی کے سبب ہمارا وجود قائم ہے، اِن کی رِضا میں اللہ ورسول کی رِضا ہے، ان کی ناراضی میں اللہ ورسول کی ناراضی ہے بدبخت ہے وہ اِنسان جو ماں باپ کو ناراض کرکے جہنّم میں داخلے کا سامان کرلے۔)

● مسلمانوں کو تکلیف دینا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے۔(بسا اوقات بظاہر چھوٹے نظر آنے والے معاملات بھی مسلمانوں کی دِل آزاری وتکلیف کا باعث بنتے ہیں مگر اس طرح کے کئی معاملات کو نظر انداز کردیا جاتا ہے، لہٰذا ایسے کاموں کی طرف توجہ دے کر ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔) ● چُغلی اور حسد کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے۔(چغلخور گویا کہ محبتوں کا چور ہے، دِینِ اسلام ہمیں بھائی چارے کا درس دیتا ہے، چغلی کی نحوست سے آپس میں محبتیں، نفرتوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں، خاندانوں کے خاندان جُدا ہوکر قتل وغارت گری جیسے گناہوں کا بھی اِرتکاب کرگزرتے ہیں، اِسی طرح حاسد حسد کی آگ میں ہر وقت جلتا رہتا ہے اور گویا بزبانِ حال یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ میں اللہ پاک کی تقسیم پر راضی نہیں ہوں۔) ● بدفعلی کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے۔(ہر طرف گناہوں کا سیلاب زوروں پر ہے، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور مختلف ذرائع سے نِت نئے گناہوں کا سلسلہ بڑھتا جارہا ہے بدنگاہی کی نحوست سے نفسِ اَمّارہ گناہ پر اُبھارتا ہے جس کی وجہ سے انسان اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لیے نہ کرنے کے کاموں میں بھی جا پڑتا ہے۔)

مِرے منہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے　　مِرا چہرہ ہو تاباں نورِ عزّت یَارَسُوْلَ اللہ
بوقتِ نَزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں بَرباد　　مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یَارَسُوْلَ اللہ
سہی جاتی نہیں ہیں سختیاں سکرات کی سرکار　　سرِ بالیں اب آؤ جانِ رحمت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائل بخشش مُرمّم، ص۳۲۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ بیان کردہ گناہوں سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اِستغفار کرنا اور دین پر ثابت قدمی کی دعا مانگنا اپنا معمول بنالیں، ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں، اگر شیطانی وسوسے آئیں کہ "میں نے آخر ایسا کون سا گناہ کرلیا جو میں توبہ کروں۔ یا یہ کہ میں تو توبہ کرچکا ہوں اب تو کوئی ضرورت نہیں ہے یا یہ کہ میں تو نماز وروزے کا پابند ہوں مجھے کیا ضرورت پڑی جو توبہ کروں وغیرہ وغیرہ" تو ہرگز ہرگز ان وَسْوَسوں کو دل میں جگہ نہ دیجئے، امام قُشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں توبہ کی سب سے

زیادہ ضرورت اس شخص کو ہے جو یہ سمجھتا ہو کہ مجھے توبہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(روح البیان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ۶/۱۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب انسان پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے اس وقت شیطان اپنے چیلوں کو لے کر دُنیا سے کُوچ کر جانے والے رشتے داروں مثلاً والدین، بہن بھائیوں اور دوستوں کی شکلوں میں آپہنچتا ہے۔ شیطان اس سے کہتا ہے: اے فُلاں! تُو تو عنقریب مَر جائے گا جبکہ ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں لہٰذا تُو (اسلام کو چھوڑ کر) فُلاں دِین اِختیار کرلے کہ یہی دِینِ اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول ہے اگر مرنے والا اس کی بات نہیں مانتا تو وہ اور اس کے چیلے دوسرے احباب کے رُوپ میں آکر کہتے ہیں: تُو (اسلام چھوڑ کر) فُلاں دین اِختیار کرلے۔ یوں وہ اسے ہر دِین کے عقائد یاد دلاتے ہیں۔ تو اس لمحے جس کی قِسمت میں حق سے پھر جانا لکھا ہوتا ہے وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کرلیتا ہے۔

(الدرۃ الفاخرۃ فی کشف علوم الآخرۃ، معہ مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، ص۵۱۱ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ موت کا مرحلہ کس قدر دشوار ہوتا ہے کہ سانس اٹک رہی ہوتی ہے ہوش و حواس جواب دے جاتے ہیں، پیاس کی شدت اپنی انتہا پر ہوتی ہے ایسے کٹھن حالات میں شیطان ملعون اپنی اولاد کے ساتھ مل کر اپنی اصل شکل میں نہیں بلکہ عزیزوں اور ماں باپ بہن بھائیوں اور دوست واحباب کی شکل میں آکر اپنی نحوستیں لٹاتا، ایمان والوں کے ایمان سے نہایت گھناؤنے انداز میں کھیلتا اور دولتِ ایمان کو ضائع کرنے کے لئے مختلف طریقے آزماتا ہے، ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم موت کے وقت ایمان سلامت رہنے کے بارے میں بہت غمگین رہتے تھے جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا منصور بن عمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بندے کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو مرنے والے کی حالت پانچ طرح کی ہوتی ہے: (1) مال وارث کے لئے (2) روح مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے

(3) گوشت کیڑوں کے لئے (4) ہڈیاں مٹی کے لئے اور (5) نیکیاں خُصُوم یعنی قیامت کے دن اپنے حق کا مطالبہ کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: وارث مال لے جائے تو قابلِ برداشت ہے، اسی طرح ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام روح لے جائیں تو بھی درست ہے مگر اے کاش! موت کے وقت شیطان ایمان نہ لے جائے ورنہ اللہ پاک سے جدائی ہو جائے گی، ہم اس سے اللہ پاک کی پناہ طلب کرتے ہیں کیونکہ اگر سب فِراق (جدائیاں) ایک طرف جمع ہو جائیں اور ربِّ کریم کا فِراق ایک طرف ہو تو یہ تمام فِراقوں سے زیادہ بھاری ہے جسے کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خُدانخواستہ اگر مرتے وقت اللہ پاک اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فضل و کرم شاملِ حال نہ رہا، شیطان مرد ُود غالب آگیا اور مَعَاذَ اللہ ایمان برباد ہو گیا تو خدا کی قسم! ذِلت و رسوائی مُقَدَّر ہو جائے گی اور مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دِیا جائے گا اور جہنم کا عذاب اس قدر شدید ہو گا کہ ہمارے نازک بدن اس کو برداشت نہیں کر سکیں گے، آیئے! جہنم کے عذابات کے ہولناک مناظر سنتے ہیں، چنانچہ

خلیفہ اعلیٰ حضرت، مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جہنم کی مَنْظَر کَشی اور اس کے عذابات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ ایک مکان ہے، اُس قَہّار و جَبّار کے جلال و قَہْر کا مَظْہر ہے اُس میں مختلف طبقات، وَادِیاں اور کنوئیں ہیں، بعض وادِیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر مرتبہ یا زیادہ باران سے پناہ مانگتا ہے، لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں (یعنی ہتھوڑوں) سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز (یعنی ہتھوڑا) زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و اِنس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے، بُخْتی (یعنی ایک قسم کے بڑے) اُونٹ کی گردن کے برابر بچھو اور اس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تِہ کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دِیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گِر جائے گی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی، ایک قسم کا خار دار زہریلا درخت کھانے کو دِیا جائے گا وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اُتارنے کے لئے پانی مانگیں گے،

اُن کو وہ کھولتا پانی دِیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی، پیاس اس قدر شدید ہو گی کہ پانی پر ایسے گریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔(بہارِ شریعت،۱/ ۱۶۳تا۱۶۸ ملتقطاوبتغیر قلیل)

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یاربّ!

نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یاربّ!

قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ جو بد نصیب ایمان کی حالت میں نہ مرا تو اس کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے طرح طرح کے عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا اور خوش نصیب ہے وہ مسلمان جو ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس دنیا سے رُخصت ہو جائے کیونکہ ایمان پر خاتمہ ہی ایسی دولت ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہنے سے بچا سکتی ہے ایمان پر خاتمہ کے لئے فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے مختلف اوراد و وظائف بھی بیان فرمائے ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کا ایمان موت کے وقت سَلامت رہے گا، آیئے! اِیمان پر خاتمہ کے پانچ 5 اوراد و وَظائف سُنتے ہیں۔ چنانچہ

خاتمہ بالخیر کے پانچ اَوراد

ایک شخص میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اِیمان پر خاتمہ بِالخیر کے لئے دُعا کا طالب ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس کے لئے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا:

(1)...روزانہ 41 بار صبح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ (ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تُو۔) اوّل و آخر دُرُود شریف پڑھ لیا کریں۔(الوظیفۃ الکریمۃ، ص۲۱)

(2)... سوتے وَقت اپنے سب اَوراد کے بعد سُورۂ کافِرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجیے۔ ہاں اگر ضَرورت ہو تو کلام (بات) کرنے کے بعد پھر سُورۂ کافِرون تلاوت کر لیجئے کہ خاتِمہ اِسی پر ہو، اِنْ شَآءَ اللّٰہ خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔

(3)... تین بار صُبح اور تین بار شام اس دُعا کاوِرد رکھیے: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَیْئًا نَّعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ (یعنی اے اللہ پاک! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اُس سے اِستغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے)۔ (الوظیفة الکریمة، ص۱۷)

(4)... تفسیرِ صاوی میں ہے: جو کوئی حضرت سیِّدُنا خِضر عَلَیْہِ السَّلَام کا نام مع کنیت و وَلدیت ولقب یاد رکھے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اُس کا اِیمان پر خاتِمہ ہو گا۔ آپ کا نام مع کنیت وولدیت ولقب اِس طرح ہے: اَبُو الْعَبَّاس بَلْیَا بِنْ مَلْکَان اَلْخِضْر۔ (تفسیرِ صاوی، ۴/ ۱۲۰۷، دار الفکر بیروت)

(5)... بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَمَالِیْ (ترجمہ: اللہ پاک کے نام کی برکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل ومال کی حفاظت ہو۔) صبح وشام تین تین بار پڑھیے، دین، اِیمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔ (الوظیفة الکریمة، ص۱۷)

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولا! عُقبٰی میں نہ کچھ رنج دکھانا مولا!
بیٹھوں جو درِ پاکِ پیمبر کے حُضُور ایمان پہ اُس وقت اٹھانا مولا!

(حدائقِ بخشش ۴۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اوراد ووظائف کو اپنا روزانہ کا معمول بنا کر ایمان کی سلامتی کے لئے دعا کرتے رہیئے اور اس کے ساتھ ساتھ نیکیوں پر اِستقامت پانے پابند سنت بننے اور گناہوں سے سچی نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ اپنے اندر بیدار کرنے کے لئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے کیونکہ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے گناہوں سے نفرت اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم نیک بن کر ایمان کی حفاظت کرنے والے بن جائیں تو

دعوتِ اسلامی کے ہر ہفتہ ہونے والے سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کو اپنے اوپر لازمی کر لیجئے۔ اور ہر مہینا 3 دن مدنی قافلے میں سفر کرتے رہنے کا اپنا معمول بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مدنی ماحول کی برکت سے کئی گناہوں بھری زندگی گزارنے والے اسلامی بھائی قرآن و سنت کی راہ پر چلنے اور گناہوں سے نفرت کرنے والے بن گئے، آیئے! اسی طرح کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

فلموں کا شیدائی

سردار آباد (فیصل آباد) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن ہونے سے قبل میں گناہوں کے بیابان میں بھٹک رہا تھا نمازیں قضا کر دینا، داڑھی شریف صاف کروا دینا میری عادت میں شامل تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا میرا اوڑھنا بچھونا بن چکا تھا میری زندگی میں نیکیوں کا چاند کچھ اس طرح جگمگایا کہ خوش قسمتی سے کبھی کبھار دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو جایا کرتا، مگر میرے اندر کوئی خاص تبدیلی رونما نہ ہو سکی، ہمارے علاقے کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک داڑھی و عمامے شریف والے اسلامی بھائی نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کرنے کا ذہن دیا، ان کی محبت بھری میٹھی گُفتار اور حسنِ کِردار میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ میں انکار نہ کر سکا اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا، جہاں مجھے پنج وقتہ نماز باجماعت صفِ اول میں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ ملا نیز نماز، وضو، غسل کے متعلق بہت ساری بنیادی باتیں سیکھنے کا موقع میسر آیا، مدنی قافلے میں مجھے اس قدر سکون اور اطمینان نصیب ہوا کہ میں نے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کی، داڑھی شریف سجانے کی پکی سچی نیّت کر لی اور مدنی قافلے سے سبز سبز عمامہ شریف سجا کر ہی گھر پہنچا، میں اپنی زندگی کی بقیہ سانسیں اللہ کریم اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت میں گزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہو کر قادری عطاری ہو گیا اور علاقے کے دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حسب اِسْتِطَاعت کوششیں کرنے لگا، تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں علاقائی مشاورت کے ذمہ دار (نگران)

کی حیثیت سے مدنی کاموں میں ترقی و عروج کے لئے مصروفِ عمل ہوں۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو

دِل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹلے آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

دعائے اِفطار

(مناجات و دعا صفحہ نمبر 455 سے کروائیے۔)

نمازِ مغرب

تسبیحِ فاطمہ

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الاِخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

سُوْرَۃُ الْمُلْك

(سورۃُ المُلک اسی اسلامی بھائی کو دیں جن کا لہجہ روانی والا اور خوش الحانی والا ہو، نہ زیادہ speed ہو اور نہ زیادہ slow ہو بس درمیانہ انداز ہو حدَر والا۔)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مَدَنی انعام نمبر 3 کے جُز سورۂ مُلک پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَاءَ اللہ)

(سُوْرَۃُ الْمُلْك صفحہ نمبر 762 پر ملاحظہ فرمائیں)

وقفۂ طعام

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آیئے۔

(کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں صفحہ نمبر29 سے کروایئے)

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنتیں آداب صفحہ نمبر30 سے بیان کرتے رہیں)

نماز عشاء کی تیاری

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان واِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

نماز عشاء مع تراویح

تسبیح فاطمہ

(نماز کے بعد اِمام صَاحِب دُعائے ثانی کروائیں گے۔ دُعا کے بعد یوں اعلان فرمائیں:)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الْاِخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3منٹ)

مَدنی مذاکرہ

(مَدنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مَدنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

مدنی مذاکرہ کے بعد 20منٹ دہرائی روزانہ ہو گی۔

نوٹ: طاق راتوں میں صلوٰۃ التسبیح کی نماز ادا کی جائے گی۔

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ

(صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ صفحہ 96 پر ملاحظہ فرمائیں)

تسبیحِ فاطمہ (وقت 3 منٹ)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

کلام (وقت 4 منٹ)

پھر گنبدِ خضرا کی فضاؤں میں بُلالو ۔۔۔ سرکار بلا کر مجھے قدموں سے لگالو

قدموں سے لگا کر مجھے دیوانہ بنالو ۔۔۔ دنیا کی محبّت کو مرے دل سے نکالو

گو خوار و گنہگار ہوں جیسا ہوں تمھارا ۔۔۔ سرکار! نبھالو مجھے سرکار نبھالو

مدفن ہو عطا میٹھے مدینے کی گلی میں ۔۔۔ لِلّٰہ پڑوسی مجھے جنّت میں بنا لو

محبوبِ خدا! سر پہ اَجَل آ کے کھڑی ہے ۔۔۔ شیطان سے عطّار کا ایمان بچالو

نماز کے احکام

2:00 تا 2:45 (45 منٹ)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 72 پر عمل کرتے ہوئے نماز کے احکام سے وُضُو، غُسل اور نماز دُرُست کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قضا نمازوں کا طریقہ

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہان کے سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: **مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا پُل صراط پر نور ہے، جو روزِ جمعہ مجھ پر 80 بار دُرُود پاک پڑھے اُس کے 80 سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔**

(مسند الفردوس، ۲/۴۰۸، حدیث: ۳۸۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قضا کرنے والوں کی خرابی

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن کی آیت نمبر 4 اور 5 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ (پ۳۰، الماعون: ۴، ۵)

ترجمۂ کنز الایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن کی آیت نمبر 5 کے تحت فرماتے ہیں: نماز سے بھولنے کی چند صورتیں ہیں: کبھی نہ پڑھنا، پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، نماز صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، کَسَل و سُستی، بے پروائی سے پڑھنا۔ (نورُ العرفان، ص ۹۵۸)

پہاڑ گرمی سے پگھل جائیں

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ جہنّم میں ایک وادی ہے جس کا نام وَیل ہے، اگر اس میں دنیا کے پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ اُن لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نَماز میں سُستی کرتے اور وَقت کے بعد قضا کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادِم ہوں اور بارگاہِ خداوندی میں توبہ کریں۔ (الکبائر للذہبی، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلاۃ، ص۲۶)

سر کچلنے کی سزا

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے فرمایا: آج رات دو شَخص (یعنی جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اور میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرضِ مُقدَّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شَخص لیٹا ہے اور اس کے سرہانے ایک شَخص پتّھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتّھر سے اُس کا سر کُچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فِرشتوں سے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے عَرض کی: آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظِر دِکھانے کے بعد) فِرشتوں نے عَرض کی کہ پہلا شَخص جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نَمازوں کے وَقت سو جاتا تھا اِس کے ساتھ یہ برتاؤ قِیامت

تک ہو گا۔(بخاری، ا، ۴/ ۴۲۵، ۴۶۸، حدیث: ۷۰۴۷، ۱۳۸۶، ملخصاً)

ہزاروں برس کے عذاب کا حقدار

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد9 صَفْحَہ 158 تا159 پر فرماتے ہیں: جس نے قصداً ایک وَقت کی (نماز) چھوڑی ہزاروں برس جہنّم میں رہنے کا مستحق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ کر لے، مسلمان اگر اُس کی زندگی میں اُسے یکلخت چھوڑ دیں اُس سے بات نہ کریں، اُس کے پاس نہ بیٹھیں، تو ضرور وہ اس کا سزاوار ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۷، الانعام: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

قبر میں آگ کے شُعلے

ایک شَخص کی بہن فوت ہو گئی۔ جب اُسے دَفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تَھیلی قَبْر میں گر گئی ہے چُنانچِہ قبرِستان آکر تھیلی نکالنے کیلئے اُس نے اپنی بہن کی قَبْر کھود ڈالی! ایک دل ہِلا دینے والا منظر اُس کے سامنے تھا، اُس نے دیکھا کہ بہن کی قَبْر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں! چُنانچِہ اُس نے جُوں تُوں قَبْر پر مِٹّی ڈالی اور صدمے سے چُور چُور روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امّی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عَرض کی: "میں نے اپنی بہن کی قَبْر میں آگ کے شُعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔" یہ سُن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا: "افسوس! تیری بہن نَماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نَماز قضا کر کے پڑھا کرتی تھی۔"

(الکبائر للذہبی، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلاۃ، ص۲۶)

ادا، قضا اور واجِب الاعادہ کی تعریف

جِس چیز کا بندوں کو حکم ہے اُسے وَقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وَقت خَتم ہونے کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دُور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجا

لانا اِعادہ کہلاتا ہے۔ وَقت کے اندر اندر اگر تحریمہ باندھ لی تو نَماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔ (دُرِ مختار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۲۷، ۶۲۸) مگر نَمازِ فجر جمعہ اور عیدَین میں وَقت کے اندر سلام پھرنا لازِمی ہے ورنہ نَماز نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت، ۱/۷۰۱، حصہ ۴) بِلا عُذرِ شَرعی نَماز قضا کر دینا سخت گناہ ہے، اِس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچّے دل سے توبہ بھی کرے، توبہ یا حجِّ مقبول سے اِنْ شَآءَ اللہ تاخیر کا گناہ مُعاف ہو جائے گا۔ (دُرِ مختار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۲۶) توبہ اُسی وقت صَحیح ہے جبکہ قضا پڑھ لے اس کو ادا کئے بِغیر توبہ کئے جانا توبہ نہیں کہ جو نَماز اس کے ذِمّے تھی اس کو نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی؟

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۲۷)

جلد سے جلد قضا کر لیجئے

جس کے ذِمّے قضا نَمازیں ہوں اُن کا جلد سے جلد پڑھنا واجِب ہے مگر بال بچّوں کی پرورِش اور اپنی ضَروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فُرصت کا جو وَقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (دُرِ مختار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۲۶)

چُھپ کر قضا پڑھئے

قضا نَمازیں چُھپ کر پڑھئے لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی دوست پر بھی) اس کا اِظہار نہ کیجئے (مَثَلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج کی فَجر قضا ہو گئی یا میں قضائے عمری کر رہا ہوں وغیرہ) کہ گناہ کا اِظہار بھی مکروہِ تحریمی و گناہ ہے۔ (ردالمحتار، ۲/۶۵۰) لہٰذا اگر لوگوں کی موجودَگی میں وِتر قضا کریں تو تکبیرِ قنوت کیلئے ہاتھ نہ اُٹھائیں۔

جُمُعَۃُ الوَداع میں قضائے عُمری

رمضان المبارک کے آخِری جمعہ میں بعض لوگ باجماعت قضائے عُمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اِسی ایک نَماز سے ادا ہو گئیں یہ باطِل مَحض ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۷۰۸)

عمر بھر کی قضا کا حساب

جس نے کبھی نَمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور قضائے عمری پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا

ہے اُس وَقت سے نَمازوں کا حساب لگائے اور تاریخِ بُلوغ بھی نہیں معلوم تو اِحتیاط اِسی میں ہے کہ ہجری سِن کے حساب سے عورت نو سال کی عُمر سے اور مَرد بارہ سال کی عُمر سے نَمازوں کا حساب لگائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۵۴، ماخوذاً)

قضا پڑھنے میں ترتیب

قَضائے عُمری میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجریں ادا کرلیں پھر تمام ظُہر کی نَمازیں اسی طرح عصر، مغرِب اور عشاء۔

قضائے عُمری کا طریقہ (حنفی)

قَضا ہر روز کی بیس رَکعتیں ہوتی ہیں۔ دو فرض فجر کے، چار ظہر، چار عصر، تین مغرِب، چار عشاء کے اور تین وِتر۔ نیت اِس طرح کیجئے، مَثَلاً: ''سب سے پہلی فَجر جو مجھ سے قضا ہوئی اُس کو ادا کرتا ہوں۔'' ہر نَماز میں اِسی طرح نیت کیجئے۔ جس پر بکثرت قضا نَمازیں ہیں وہ آسانی کے لئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رُکوع اور ہر سَجدے میں تین تین بار ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیم، سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نَماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب رُکوع میں پورا پہنچ جائے اُس وقت سُبْحٰن کا ''سین'' شُروع کرے اور جب عَظِیْم کا ''میم'' ختم کر چکے اُس وقت رُکوع سے سر اٹھائے۔ اِسی طرح سَجدے میں بھی کرے۔ ایک تخفیف (یعنی کمی) تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رَکعت میں اَلْحَمْد شریف کی جگہ فقط ''سُبْحٰنَ اللہِ'' تین بار کہہ کر رُکوع کر لے۔ مگر وِتر کی تینوں رَکعتوں میں اَلْحَمْد شریف اور سُورت دونوں ضَرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف (یعنی کمی) یہ کہ قعدۂ اَخیرہ میں تَشَہُّد یعنی اَلتَّحِیَّات کے بعد دونوں دُرُودوں اور دعا کی جگہ صِرف ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ'' کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف (یعنی کمی) یہ کہ وِتر کی تیسری رَکعت میں دعائے قُنُوت کی جگہ اَللہُ اَکْبَر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ'' کہے۔ (مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۵۷) یاد رکھئے! تخفیف (یعنی کمی) کے اس طریقے کی عادت ہر گز نہ بنایئے، معمول کی نمازیں سنّت کے مطابِق ہی پڑھئے اور ان میں فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ سُنَن اور مُستَحبّات و آداب کی بھی رِعایت کیجئے۔

نمازِ قصر کی قضا

اگر حالتِ سفر کی قضا نماز حالتِ اِقامت میں پڑھیں گے تو قصر ہی پڑھیں گے اور حالتِ اِقامت کی قضا نماز حالتِ سفر میں پڑھیں گے تو پوری پڑھیں گے یعنی قصر نہیں کریں گے۔ (عالمگیری، ۱/۱۲۱)

قضا کا لفظ کہنا بھول گیا تو؟

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے عُلَماء تصریح فرماتے ہیں: قضا بہ نیّتِ ادا اور ادا بہ نیّتِ قضا دونوں صحیح ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۸/۱٦۱)

قضا نمازیں نوافل کی ادائیگی سے بہتر

"فتاوی شامی" میں ہے: قضا نمازیں نوافِل کی ادائیگی سے بہتر اور اَہم ہیں مگر سُنّتِ موکدہ، نمازِ چاشت، صلاۃ التسبیح اور وہ نمازیں جن کے بارے میں احادیثِ مبارکہ مروی ہیں جیسے تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد، عصر سے پہلے کی چار رَکعت (سُنّتِ غیر موکدہ) اور مغرِب کے بعد چھ رَکعتیں (پڑھی جائیں گی)۔ (ردالمحتار، ۲/٦٤٦)

یاد رہے! قضا نماز کی بِنا پر سُنّتِ موکدہ چھوڑنا جائز نہیں، البتّہ سُنّتِ غیر موکدہ اور حدیثوں میں وارِد شُدہ مخصوص نوافِل پڑھے تو ثواب کا حقدار ہے مگر انہیں نہ پڑھنے پر کوئی گناہ نہیں، چاہے ذِمّے قضا نماز ہو یا نہ ہو۔

قضا کیلئے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب (بھی) پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع و غروب اور زوال کے وَقت نَماز نہیں پڑھ سکتا کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۷۰۲، عالمگیری، ۱/۵۲)

تراویح کی قضا کا کیا حُکم ہے؟

جب تَراویح فوت ہو جائے تو اُس کی قضا نہیں، نہ جماعت سے نہ تنہا اور اگر کوئی قضا کر بھی لیتا ہے تو یہ جُدا گانہ نَفل ہو جائیں گے، تراویح سے ان کا تعلُّق نہ ہو گا۔ (تنویر الابصار و دُرِّ مُختار، ۲/۵۹۸)

عملی طریقہ

2:46 تا 3:00 (15 منٹ)

مبلغ اسلامی بھائی قعدہ کی عملی مشق کروائیں

قعدہ کے مدنی پھول

✲... جلسے کی طرح بیٹھنا۔

✲... الٹا پاؤں بچھا کر سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا۔

✲... سیدھا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا۔

✲... سیدھا ہاتھ سیدھی اور الٹا ہاتھ الٹی ران پر رکھنا۔

✲... انگلیاں Normal اور گھٹنوں کے پاس رکھنا۔

الٹا پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر سیدھا قدم کھڑا رکھنا سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور الٹا ہاتھ الٹی ران پر رکھنا انگلیاں Normal اور گھٹنوں کے پاس ہونا، آٹھوں کام سنت ہیں۔

✲... قعدہ میں گود پر نظر رکھنا مستحب ہے۔(نماز کے احکام ۲۳۶ ماخوذاً)

✲... اَلتَّحِیَّات میں تشہد پر اشارہ کرنا سنت ہے، اس کا طریقہ چھنگلیا اور پاس والی انگلی کو بند کر لیجئے، انگوٹھے اور بیچ والی کا حلقہ باندھئے اور "لَا" پر کلمے کی انگلی اٹھائیے، اس کو ادھر اُدھر مت ہلائیے، اور "اِلَّا" پر رکھ دیجئے اور سب انگلیاں سیدھی کر لیجئے۔(نماز کے احکام، ص۲۲۹ ماخوذاً)

✲... دو سے زائد رکعت والی نماز میں دوسری رکعت پر بیٹھنا واجب ہے۔(نماز کے احکام، ص۲۱۹ ماخوذاً)

✲... فرض وتر اور سنت مؤکدہ میں تشھد کے بعد کچھ نہ بڑھانا۔ دونوں قعدوں میں تشہد مکمل پڑھنا، اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدۂ سہو واجب ہو گا۔(نماز کے احکام، ص۲۱۹) اگرچہ نماز نفل ہو یا واجب۔(نماز کے احکام، ص ۲۸۰)

✲... فرض، وتر اور سنت مؤکدہ کے قعدۂ اُولیٰ میں تشہد کے بعد اگر بے خیالی میں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" یا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" کہہ لیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجب ہے۔

(نماز کے احکام، ص۲۱۹)

✲... نوافل اور سنت غیر مؤکدہ کے قعدہ اُولیٰ میں بھی تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

(نماز کے احکام، ص۲۲۹)

قعدۂ اخیرہ

✵… قعدۂ اخیرہ میں اَلتَّحِیَّات کے بعد درود شریف پھر دعا پڑھنا۔

✵… نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تشہد (یعنی پوری اَلتَّحِیَّات) رَسُوْلُه تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۱۶)

✵… پورا قعدۂ اخیرہ سوتے میں گزر گیا، بعد بیداری بقدرِ تشہد بیٹھنا فرض ہے۔ لوگ اس سے غافل ہیں خصوصاً تراویح میں خصوصاً گرمیوں میں۔ (بہار شریعت، ۱/ ۵۱۵، حصہ:۳)

✵… تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے، درودِ ابراہیم پڑھیں تو افضل ہے۔ درود کے بعد دعا پڑھنا بھی سنت ہے۔ (نماز کے احکام، ص۲۲۹)

سنتیں اور آداب کا حلقہ

3:00 تا 03:10 (وقت10منٹ)

"میٹھا مدینہ" کے دس حُرُوف کی نسبت سے بیٹھنے کے 10 مَدَنی پھول

(1) چارزانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ (2) سرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنت ہے (اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۷۸) (3) جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔" (ابوداود، ۴/ ۳۴۴، حدیث: ۴۸۲۱) (4) قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹) (5) بزرگوں کی نشست پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے۔ امام اہل سنت مجددِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی)

میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۴/۳۶۹،۴۲۴) (6) کوشش کریں کہ اٹھتے بیٹھتے وقت بزرگانِ دین کی طرف پیٹھ نہ ہونے پائے اور پاؤں تو ان کی طرف نہ ہی کریں۔ (7) جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ (8) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (جامع صغیر، ص ۴۰) (9) مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (ابوداود، ۴/۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۷) (10) جب کوئی عالم با عمل یا متقی شخص یا سید صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے بلکہ حضور کی سنّت قولی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۳۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

12 مدنی کام

3:11 تا 03:30 (وقت 20 منٹ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے آٹھواں مدنی کام)

ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

درود شریف کی فضیلت

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیمار ہو گئے، بَہُت عِلاج کروایا مگر شفا نہ مل سکی، اسی حالَت میں

چھ مہینے گزر گئے۔ ایک دِن اسے پتا چلا کہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شِبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس کے محل کے پاس سے گزر رہے ہیں تو اس نے انہیں اپنے پاس تشریف لانے کی درخواست کی۔ جب آپ تشریف لائے تو اسے دیکھ کر اِرشاد فرمایا: فِکْر نہ کرو اللہ پاک کی رَحمت سے آج ہی آرام آجائے گا۔ پھر آپ نے دُرُودِ پاک پڑھ کر بادشاہ کے جِسْم پر ہاتھ پھیرا تو وہ اُسی وَقْت تَنْدُرُست ہو گیا۔ (راحت القلوب (فارسی)، ص ۵۰)

ہر دَرد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد تعویذِ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مدنی مذاکرے کی ضرورت و اہمیت

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! یاد رکھئے! عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسلامی بلاشبہ تَبْلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مَسْجِد بناؤ اور مَسْجِد بھرو تحریک ہے اور اپنے نام کے مُطابِق حقیقت میں بھی اس کا ہر ہر مَدَنی کام قرآن وسنّت کی روشنی سے مَاخُوذ ہے۔ چُنانچہ دیکھا آپ نے کہ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار مَدَنی کام مَدَنی مُذاکرہ بھی اللہ کے محبُوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت اور اَسلاف (بزرگوں) کے طریقے سے ثابت ہے، کیونکہ ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے میں شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہْلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عاشقانِ رسول کو درپیش سینکڑوں مسائل کا حل اپنے تجربات اور شَرِیعَت و طَرِیْقَت کی روشنی میں پیش فرماتے ہیں اور بلاشُبہ یہ اس وَقْت کی ایک اَہَم ضَرورت ہے۔ کیونکہ آج کے اس پُر فتن دور میں ہر طرف جہالت (ILLITERACY) کا دَور دورہ ہے، اگرچہ آج کے مسلمان نے دُنْیَوی مُعَامَلات میں بہُت ترقّی کرلی ہے مگر عِلْمِ دِین سے دُوری بھی شاید اِسی قدر زیادہ نَظَر آتی ہے، جی ہاں! اگر مُعاشَرے پر ایک طائرانہ نَظَر دوڑائی جائے تو واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ دُنْیَوی تعلیم حاصِل کرنے والوں کے مُقابلے میں دِینی تعلیم (حِفْظ و ناظرہ قرآنِ کریم اور دَرْسِ نظامی یعنی عالِم کورس) حاصِل کرنے والوں کی تعداد بہُت کم ہے، ڈاکٹرز (DOCTORS)، انجینئرز (ENGINEERS)، پروفیسرز (PROFESSORS) کے مُقابلے میں عُلمائے کرام کی تعداد بہت کم ہے اور مفتیانِ کرام تو شاید گنتی کے ہوں گے، دُنْیَوی تعلیم کی شرحِ خواندگی (LITERACY RATE) بہُت زیادہ ہے۔ اے کاش! ہمیں عِلْمِ

دِین کا شوق نصیب ہو جائے، اے کاش! ہر گھر سے کم از کم ایک عالِمِ دِین بنے۔ جبکہ یہاں تو حال یہ ہے کہ ایک تعداد روز مرّہ (DAILY) کے بُنیادِی مسائل (BASIC ISSUES) سے بھی ناواقف ہے، اِنسان صِرف مال و زر کمانے میں مَصرُوف ہے، حَلال و حَرام کی کوئی تمیز نہیں، بس مال آنا چاہیے اس پر یہی دُھن سوار ہے۔ ان حالات میں مَدَنی مُذاکَرہ بہُت اَہمِیَّت کا حامِل ہے کہ اس میں اپنی شِرْکت کو یقینی بنا کر مُختَصر سے وَقْت میں عِلْمِ دین کا بیش بہا خزانہ ہاتھ آسکتا ہے۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مَدَنی مذاکروں میں کامیاب زِنْدَگی (SUCCESSFUL LIFE) گزارنے کے طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۰ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 5 اکتوبر 2014ء) لٰہذا مدنی مذاکرے کی اَہَمِیَّت و اَفادِیَت کے پیشِ نَظَر خود بھی شِرکت کیجئے اور دوسرے اِسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دِلائیے۔ (مدنی مذاکروں کے مزید اوصاف جاننے کے لئے تذکرہ امیر اہلسنّت قسط 8 کا مطالعہ فرمائیے۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اجتماعی مدنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! مدنی مذاکرے میں شِرکت کے طریقے دَرْج ذیل ہیں، جن میں سے ہر ایک کے ساتھ بخوبی مُستَفِیض ہوا جاسکتا ہے:

﴿1﴾...ان میں سب سے بہتر اور بے شُمار فضائل و برکات کا حامِل طریقہ یہ ہے کہ عالَمی مَدَنی مَرکَز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں پہنچ کر براہِ راست (LIVE) مدنی مذاکرہ سنا جائے کیونکہ یہاں اَکْثَر اَوقات شَیْخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بنَفْسِ نَفِیس جَلْوَہ اَفروز ہوتے ہیں۔ اس طریقے میں دیگر فوائد و ثمرات کے ساتھ ساتھ ایک ولیِ کامِل کی صُحبَتِ بابَرَکت کا فیضان بھی نصیب ہو گا۔

﴿2﴾...دَعْوَتِ اِسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مُطابِق مَدَنی چینل کے ذریعے اپنے اپنے علاقے میں طے شدہ سَطْح (مثلاً علاقہ / ڈویژن پر ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے / جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ للبنین / مدنی منوں کے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ میں) ذِمّہ داران کے ساتھ اجتماعی طور پر مَدَنی مُذاکَرے میں شِرکت کی جائے۔ (مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ / جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں اجتماعی

مَدَنی مذاکرہ دیکھنے کے شَرعی مدنی پھول آگے آرہے ہیں۔) کیونکہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مَدَنی مُذاکرہ اجتماعی طور پر ذمّہ داران کے ساتھ بیٹھ کر دیکھنا زیادہ مُفید ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۸ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 7 فروری 2015ء)

﴿3﴾...گھر (HOME)، دکان (SHOP)، دفتر (OFFICE) وغیرہ میں کیبل (CABLE)، ڈِش انٹینا (DISH ANTINA) یا انٹرنیٹ (INTERNET) وغیرہ کے ذریعے مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی ترکیب بنائی جائے۔ یعنی جہاں جس کے پاس جیسی سُہُولت (FACILITY) مُیَسَّر (AVAIL) ہو، اس کے ذریعے مَدَنی مُذاکرہ دیکھا اور سنا جائے۔

﴿4﴾...دَعوتِ اِسلامی کی آئی ٹی مَجلِس کی پیش کردہ مَدَنی چینل ایپلی کیشن (MADANI CHANNEL APP) کے ذریعے بھی مَدَنی مذاکرے کے فُیوض و برکات حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ مَدَنی چینل کی ایپلی کیشن (APPLICATION) دَعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ (WWW.DAWATEISLAMI.NET) سے ڈاؤن لوڈ (DOWNLOAD) کی جاسکتی ہے۔

﴿5﴾...اگر کسی کے پاس موبائل (MOBILE) میں انٹرنیٹ (INTERNET) کی سُہُولَت (FACILITY) مُیَسَّر (AVAIL) نہ ہو تو تمام نیٹ ورکس (NET WORKS) کی سِمز (SIMS) پر دَرج ذیل کوڈ نمبرز (CODE NUMBERS) ڈائل کرکے بھی براہِ راست (LIVE) مَدَنی مذاکرہ آڈیو (AUDIO) سنا جاسکتا ہے: موبی لنک کے نیٹ ورک (NETWORK) سے (30306)، ٹیلی نار اور زونگ سے (7879)، یوفون سے (7774) اور وارِد سے (3030) ڈائل کیجئے۔

عاشقِ مدنی مذاکرہ

مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّه کے رُکن کا بیان ہے: جن دِنوں مَحبُوبِ عطّار، مُبَلِّغِ دَعوتِ اِسلامی و رُکن مَرکَزی مَجلِسِ شوریٰ، حاجی ابوجنید زَم زَم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیماری میں مُبتَلا تھے تو میری کئی مرتبہ فون (PHONE) پر بات ہوئی تو فرماتے: دُعا کیجئے کہ طبیعت اتنی تو ٹھیک ہو جائے کہ میں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مَدَنی مذاکرے میں شِرکت کے لئے پہنچ سکوں، کئی مرتبہ تو طبیعت ناساز ہونے کے باوُجُود زم زم نگر حیدر آباد سے سَفَر (TRAVEL) کرکے بابُ المدینہ کراچی مَدَنی مذاکرے میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ ان کے ایک رِشتے دار کا بیان کچھ یوں ہے کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں محبوبِ عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملنے ان کے گھر پہنچا تو یہ دوزانو بیٹھے

اَدَب سے ہاتھ باندھ کر مَدَنی چینل پر مَدَنی مُذاکرہ مُلاحظہ کر رہے ہوتے، اَلْغَرَض اس وَقْت بھی ان کا انداز ایسا ہوتا تھا کہ گویا یہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضِر ہیں۔ (محبوب عطار کی 122 حکایات، ص ۳۳)

اگر بِالْفَرْض آپ کسی شدید مجبوری کے باعث اجتماعی مدنی مذاکرے میں شِرکت نہ کر پائیں تب بھی مدنی مذاکرے کی برکتوں سے خود کو مَحْرُوم نہ ہونے دیں اور مدنی چینل پر مدنی انعام نمبر:47 پر عَمَل کرتے ہوئے مدنی مذاکرہ دیکھیں البتہ یہ یاد رہے کہ ہمارا مدنی کام اجتماعی مدنی مذاکرہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی مذاکروں کی تفصیل تادمِ تحریر

پیارے پیارے اِسْلَامی بھائیو! مدنی مذاکرے دیکھنے / سُننے اور تحریری مدنی مذاکرے پڑھنے سے بلاشبہ عقائد و اَعمال اور ظاہِر و باطِن کی اِصْلَاح، مَحَبَّتِ الٰہی و عِشْقِ رَسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ نہ صِرْف شَرْعی، طِبّی، تاریخی اور تنظیمی مَعْلُومَات کا لاجواب خزانہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مزید حُصُولِ عِلْمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔ لِہٰذا ہر خاص و عام اپنی رَہنُمائی کے لئے فیضانِ مدنی مذاکرے میموری کارڈ (MEMORY CARD) قسط وار مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً طَلَب یا دَعْوَتِ اِسْلَامی کی ویب سائٹ WWW.ILYASQADRI.COM سے DOWNLOAD کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ: اس WEBSITE سے آپ حاصل کر سکیں گے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کُتُب و رسائل (اُردو مع بعض مختلف تراجم)، امیرِ اہلسنّت کے مدنی مذاکرے، بیانات، سلسلے، مدنی گلدستے AUDIO، VIDEO بعض مختلف زبانوں میں DUBBED، بعض مختلف زبانوں میں SUBTITLE اور بہت کچھ۔ اسی طرح MOBILE APP پر بھی۔

مدنی مذاکرے کے متعلق مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی پھول

❁ مَدَنی مُذاکرہ بہت بڑی نِعْمَت ہے۔ (مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۲۷ تا ۲۸ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق 23 تا 24 دسمبر 2011ء)

❁ جب اَمیرِ اَہلسنّت مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی مَدَنی مذاکرہ یا مَدَنی مَشْوَرہ فرمائیں تو تمام تر کام اور جَدْوَل چھوڑ کر آپ کے قدموں میں ہی ہونا چاہیے۔ (مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، 3 تا 8 اپریل 2006ء)

❁ روزانہ ایک مَدَنی مُذاکَرہ سننے کی عادت بنائیں۔ بِالخُصُوص اپنی ذِمّہ داری سے مُتعلّق مَدَنی مذاکرے مُنتخب کر کے لازمی سُن اور لکھ لیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ بہترین تنظیمی تربِیَت کا سلسلہ رہے گا۔ (مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۲۲ تا ۲۴ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ بمطابق 11 تا 13 فروری 2007ء) (اس کے لئے WWW.ILYASQADRI.COM سے تنظیمی مدنی پھولوں میں جاکر متعلقہ شعبے کے مدنی پھول دیکھیں)

❁ مدنی چینل پر جب بھی براہِ راست (LIVE) مَدَنی مُذاکَرہ نشر (TELECAST) ہو تو تمام ذِمّہ دارانِ دَعْوتِ اِسلامی، اپنی تمام تر تنظیمی مصروفیات چھوڑ کر اِس میں شرکت کی سَعادت حاصِل کیا کریں۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۱۵ تا ۱۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۱ھ بمطابق 22 تا 23 نومبر 2010ء)

❁ مَدَنی مذاکرہ تربِیَت کا بہترین ذریعہ ہے۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۲ تا ۵ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق 6 تا 9 اگست 2016ء)

❁ مجلِس مَدَنی مذاکرہ ہدَف بنائے کہ ہم نے عموماً ہر مسلمان اور خصوصاً تمام دَعْوتِ اِسلامی والوں کو مَدَنی مُذاکَرہ دِکھانا ہے۔

❁ جو کسی وجہ سے مَدَنی مذاکرہ نہیں دیکھ پاتے، اُن کے لئے بھی مَدَنی مذاکرہ دِکھانے کی صُورت نکالی جائے۔ مثلاً ❁ جہاں اجتماعی طور پر مَدَنی مذاکرہ نہیں دیکھا جاسکتا وہاں اِنفرادی طور پر دیکھنے کی ترکیب کی جائے ❁ بیرونِ ملک جہاں اَوقات کے فَرق کی وجہ ہو، وہاں نشرِ مکرّر (RETELECAST) کے طور پر چلنے والے مُذاکرے میں شرکت کروائی جائے ❁ جہاں زبان (LANGUAGE) کا مسئلہ ہے، وہاں کے لوگوں کے لئے ڈبنگ (DUBBING) کروانے کیلئے کوشش کریں۔ ❁ جامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ، مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ اور دارُالْمَدِیْنَہ وغیرہ (جن میں اِدارتی نِظام ہے) یہاں ہر ہفتے پابندی کے ساتھ مَدَنی مذاکرہ دِکھانا متعلقہ مجلِس کی بھی تنظیمی ذِمّہ داری ہے۔ یہاں مَقامی ذِمّہ داران طلبہ واَساتِذہ کے ساتھ مل کر ہر ہفتے مَدَنی مذاکرے میں شرکت کریں۔

❁ اِطاعَت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے مَدَنی مذاکرہ، دیکھنے دکھانے کی ترکیب بنائیے، اَوّل تا آخِر شرکت کریں، کوشِش کریں کہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا کوئی جملہ رہ نہ جائے۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ۱ تا ۵ رجب المرجب ۱۴۳۷ھ بمطابق 9 تا 13 اپریل 2016ء)

مدنی مذاکرے سے متعلق احتیاطوں اور مفید معلومات پر مبنی
سوال جواب شرعی احتیاطیں

سوال 1: کیا دورانِ مدنی مذاکرہ اوراد و وظائف پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: بہتر یہی ہے کہ کسی قسم کے اوراد و وظائف میں مَشْغُول نہ ہوں اور صرف شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی پھول سنیں جو کہ آپ کی زِندگی کا نچوڑ بھی ہیں، نیز وَعظ و نصیحت پر مَبْنِی باتیں سنتے ہوئے خاموش رہنا چاہئے جیسا کہ حُجَّۃُ الْاِسلام اِمام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (وعظ سننے والے کو) چاہیے کہ ہمیشہ خُشُوع و خُضُوع (عاجزی وانکساری) کی کَیْفِیَّت پیدا کرنے کی کوشش کرے، جو کچھ سنے اسے یاد رکھنے کی کوشش کرے، ہمیشہ خاموش رہنے کی عادت اپنائے۔ (مجموعہ رسائل امام غزالی، الادب فی الدین، آداب المستمع، ص ۴۳۳)

سوال 2: دورانِ مَدَنی مُذاکَرہ کیمرے کے سامنے جان بوجھ کر ایسی شَکل و صُورت بنانا یا کوئی ایسا کام کرنا (مثلاً کوئی خاص پلے کارڈ ہاتھ میں اٹھائے رکھنا وغیرہ) کہ بار بار اس کی تصویر مَدَنی چینل پر آئے کیسا؟

جواب: یہ کوشش کرنا کہ میں مدنی چینل پر آجاؤں شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ کوئی نیک عَمَل اس نِیَّت سے کرنا تاکہ کیمرہ (CAMERA) میں آؤں تو یہ دُرُست نہیں، کیونکہ ایسا کرنا اِخْلَاص کے منافی اور ریاکاری کے زمرے میں آتا ہے، اللہ پاک کی رضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادَت کرنا ریاکاری ہے۔

(نیکی کی دعوت، ص ٦٦)

سوال 3: صِرف مَدَنی مذاکرے میں اپنے آپ کو نیک ظاہِر کرنے کے لئے مَدَنی حلیہ، چھوٹا عمامہ اور دو دو چادریں لے کر سب سے پہلے اور سب سے آگے بیٹھنا تاکہ بار بار اس پر نگاہ جائے کیسا؟

جواب: اگر یہ اعمال صِرف اس لئے کرتا ہے تاکہ ایسا ظاہِر کرے کہ وہ ہمیشہ ہی اسی لباس میں رہتا ہے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہو تو یہ ایک دھوکا ہے اور دھوکا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (جہنم کے خطرات، ص ١٧١) البتہ! پیر کی بارگاہ میں حاضری اور اس کی خوشنودی کے لئے ایسا کرنے میں بظاہر کوئی حَرَج نہیں۔

سوال 4: مَدَنی مذاکرے میں کوئی شَرْعِی مسئلہ سُن کر آگے بیان کرنا کیسا؟

جواب: اگر صحیح طرح یاد ہے جیسے بتایا گیا ویسے ہی بتانے کی اہلیت ہے تو ہی بیان کریں۔

سوال5: کیا مدنی چینل پر براہِ راست (LIVE) نشر ہونے والے مدنی مذاکرے میں اگر کوئی اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مرید یا طالِب ہونا چاہے تو ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! مدنی چینل پر براہِ راست (LIVE) نشر ہونے والے مدنی مذاکرے میں اگر کوئی اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مرید یا طالب ہونا چاہے تو ہو سکتا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: دار الافتاء اہلسنت مرکز الاولیاء لاہور، بتاریخ ۱۱ شوال المکرم ۱۴۳۲ بمطابق 10 ستمبر 2011ء / فتاویٰ اہلسنّت، آٹھواں حصہ، ص ۲۰)

سوال6: کیا ایک شخص دو پیروں کا مُرید ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جی نہیں! ایک شخص دو پیروں کا مُرید نہیں ہو سکتا، البتہ! دوسرے پیر کا طالب ہو سکتا ہے۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے: فتاویٰ اہلسنّت، آٹھواں حصہ، ص ۲۱، فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۵۸)

سوال7: ہر بار مدنی مذاکرے میں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ توبہ و بَیْعَت کرواتے ہیں جس نے پہلے بَیْعَت کر لی ہو کیا وہ دوبارہ بَیْعَت ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہو سکتا ہے۔

سوال8: کیا گناہ کرنے سے بَیْعَت ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: گناہ کے اِرْتِکاب سے بَیْعَت نہیں ٹوٹتی، البتہ ایک بار توبہ کر لینے کے بعد اگر کوئی دانستہ یا نادانستہ کسی گناہ کا مُرتَکِب ہو جائے تو وہ دوبارہ توبہ کرنے میں دیر نہ کرے کہ توبہ کے بعد گناہ کر لینا ایک مُصِیْبَت ہے اور دوبارہ توبہ نہ کرنا مزید نقصان دہ ہے۔ (فتاویٰ اہلسنّت، آٹھواں حصہ، ص ۲۲ تا ۲۴ ماخوذاً)

سوال9: کیا ریکارڈ شُدہ الفاظِ بَیْعَت سے مُرید ہو سکتے ہیں؟

جواب: ریکارڈِڈ اَلفاظ سے بَیْعَت نہ ہو گی، کہ یہاں ریکارڈنگ کا حُکم اصل کی طرح نہیں، جیسا کہ ریکارڈِڈ اذان کو ہر اذان کے وَقْت چلا دینے سے اذان نہیں ہوتی، اسی طرح بَیْعَت بھی نہ ہو گی۔ (فتاویٰ اہلسنّت، آٹھواں حصہ، ص ۲۵ بتصرف)

تنظیمی احتیاطیں

سوال 1: مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت سے کیا مُراد ہے؟

جواب: اوّل سے مُراد تلاوتِ قرآنِ پاک ہے۔ البتہ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی آمد پر بھی اگر

مدنی مذاکرے میں شرکت ہو جائے تو اسے بھی اوّل میں شمار کر لیا جائے گا اور آخر سے مُراد صلوٰۃ و سلام ہے۔

سوال 2: کیا مَدَنی مذاکرے کے وَقت کوئی اور تنظیمی مَصروفِیَّت رکھ سکتے ہیں؟

جواب: جب شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرہ یا مدنی مشورہ فرمائیں تو تمام تر کام اور جَدْوَل چھوڑ کر آپ کے قدموں میں ہی ہونا چاہیے۔

سوال 3: بَراہِ رَاسْت (LIVE) ہفتہ وار مدنی مُذاکَرہ سننے کے بجائے ریکارڈ شدہ مَدَنی مُذاکَرہ سننے سے کیا اس کا مَدَنی انعام نمبر 56 پر عَمَل مانا جائے گا؟

جواب: جی ہاں! مدنی انعام نمبر 56 پر عَمَل مان تو لیا جائے گا مگر شرط یہ ہے کہ وہ بَراہِ رَاسْت (LIVE) ہفتہ وار مدنی مُذاکَرہ میں شِرکَت کا عادی ہو اور کسی حقیقی مجبوری کی بنا پر اس ہفتے براہِ راست مدنی مذاکرہ دیکھنے یا سننے کی سَعَادَت سے مَحْرُوم رہے، لیکن آئندہ ہفتہ وار مدنی مذاکرے سے پہلے پہلے گزشتہ رہ جانے والا مدنی مذاکرہ کسی بھی ذریعے سے دیکھ یا سن لے۔ البتہ ہمارا مدنی کام اجتماعی مدنی مذاکرہ ہی ہے۔

سوال 4: کیا مدنی مُذاکَرے کو فقط مُذاکَرہ کہا جا سکتا ہے؟

جواب: ہماری اِصطلاح مَدَنی مُذاکَرہ ہے، اِسے مَدَنی مُذاکَرہ ہی کہا جائے۔

سوال 5: جن دنوں مَدَنی مذاکرے روزانہ ہوتے ہیں، مَثَلاً (ذُوالحِجّۃ الحرام کے 10، عاشُورہ کے 10، ربیع الاوّل کے 12، ربیعُ الآخر کے 11 اور رجب شریف کے 6 مَدَنی مذاکرے، ماہِ رمضان میں بعدِ عصر و بعدِ تراویح) وغیرہ، کیا ان میں شِرکَت کرنا تنظیمی طور پر لازِم ہے؟

جواب: ہمیں ہر مدنی مذاکرے میں شِرکَت کرنا چاہیے، بِالْخُصُوص باب المدینہ (کراچی) میں موجود اِسلَامی بھائیوں کو تو ان خصوصی مدنی مذاکروں میں بھی شِرکَت کرنا چاہیے جو مدنی چینل پر براہِ راست نہیں ہوتے۔ البتہ! یاد رکھئے کہ ہمارا مدنی انعام نمبر 47 ہے: کیا آج آپ نے تنہا یا کیسٹ اجتماع میں کم از کم ایک بیان یا مدنی مذاکرے کی آڈیو / وڈیو کیسٹ بیٹھ کر سنی یا دیکھی یا مدنی چینل پر کم از کم 1 گھنٹہ 12 منٹ نشریات دیکھیں؟ جبکہ ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر اوّل تا آخِر شِرکَت ہمارا مدنی کام ہے۔ چُنَانْچِہ اگر ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ مدنی مذاکرے میں شِرکَت نہیں کی یا کوئی اور تنظیمی مصروفیت رکھی تو اِسے غیر تنظیمی فعل نہیں کہا جائے گا۔

سوال6: مدنی مذاکرے میں سوال کرتے ہوئے باپا جان کہیں یا امیر اَہلسنّت؟

جواب: امیر اَہلسنّت کہنا بہتر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مدنی درس سکھائیں اور دلوائیں

(3:31 تا 03:40)(وقت 10 منٹ)

(مدنی درس کا طریقہ صفحہ نمبر 71 سے دیکھ لیجئے)

فکرِ مدینہ مع لکھ کر گفتگو

03:41 تا 03:45 (وقت 5 منٹ)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 15 پر عمل کرتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

دعائے عطّار

یااللہ! جو کوئی سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل تو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِ لم یزل

فکرِ مدینہ کا طریقہ

(فکر مدینہ کا طریقہ صفحہ نمبر 75 پر ہے۔)

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط

فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمائیے۔

نمازِ عصر کی تیاری

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

بعد نمازِ عصر مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مَدَنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ سنانے کے مدنی پھول

● اعتکاف کے آخری عشرہ میں مسجد میں آڈیو مدنی مذاکرہ چلاتے وقت چند باتوں کا خیال رکھا جائے۔ جو مجلس مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے وہ مدنی مذاکرہ دکھا سکتی ہے۔ ● جس موبائل سے آڈیو مدنی مذاکرہ چلا رہے ہیں اس موبائل فون کی ٹیون نہ بجے۔ ● کسی قسم کا کوئی اشتہار نہ چلے۔ ● کسی قسم کا میوزک یا عورت کی آواز نہ آئے ● ایسی جگہ مدنی مذاکرہ سنوایا جائے جہاں نمازیوں کو تشویش نہ ہو۔ ● مدنی مذاکرہ دیکھنے والے معتکفین کو روزانہ مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ میں لائیو دکھانے کی ترکیب کی جائے۔

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ دکھانے کا سامان

● مدنی چینل ریڈیو ایپ ● ساؤنڈ ● ساؤنڈ اور موبائل کے ساتھ اٹیچ ہونے والی تار ● ساؤنڈ اگر نہ ہو تو چھوٹا اسپیکر بھی چل سکتا ہے ● پانی کا انتظام ● مدنی عطیات بکس ● ہفتہ وار رسائل کا بستہ

افطار اجتماع

تلاوت، نعت کے بعد

سنتوں بھرا بیان (وقت 25 منٹ)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ؕ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

قبر کی پکار

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: زَیِّنُوۡا مَجَالِسَکُمۡ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمۡ عَلَیَّ نُوۡرٌ لَّکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (جامع صغیر، حرف الزاء، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

کون کرے یہ بَھلا تم پہ کروڑوں دُرُود اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۲)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر کی دہلا دینے والی پُکار

حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ ایک جنازے کے ساتھ قبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک قبر کے پاس بیٹھ کر غور و فکر میں ڈُوب گئے۔ کسی نے عرض کی: یاامیر المومنین! آپ یہاں تنہا کیسے تشریف فرما ہیں؟ فرمایا: ابھی ابھی ایک قَبۡر نے مجھے پُکار کر بُلایا اور بولی، اے عُمَر بن عبد العزیز! مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس قبر سے کہا، مجھے ضَرور بتا۔ وہ کہنے لگی، جب کوئی میرے اندر آتا ہے تو میں اُس کا کفن پھاڑ کر جِسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی اور اس کا گوشت کھا جاتی ہوں، کیا آپ مجھ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا، یہ بھی بتا۔ تو کہنے لگی، ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، گُھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جُدا کر دیتی ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ ہچکیاں لے کر رونے لگے۔ جب کچھ اِفاقہ ہوا تو کچھ اس طرح عبرت کے مَدَنی پھول لُٹانے لگے: اے اسلامی بھائیو! اِس دنیا میں ہمیں بَہُت تھوڑا عرصہ رہنا ہے، جو اِس دنیا میں صاحبِ

اقتدار رہے وہ (آخرت میں) انتہائی ذلیل و خوار ہو گا۔ جو اس جہاں میں مالدار رہے وہ (آخرت میں) فقیر ہو گا۔ اِس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور جو زندہ ہے وہ مر جائے گا۔ دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے، کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ بہت جلد رخصت ہو جاتی ہے۔ کہاں گئے تلاوتِ قرآن کرنے والے؟ کہاں گئے بَیْتُ اللہ کا حج کرنے والے؟ کہاں گئے ماہِ رَمضان کے روزے رکھنے والے؟ خاک نے ان کے جسموں کا کیا حال کر دیا؟ قبر کے کیڑوں نے ان کے گوشت کا کیا انجام کر دیا؟ ان کی ہڈّیوں اور جوڑوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہوا؟

اللہ پاک کی قسم! جو (بے عمل) دنیا میں آرام دِہ نرم نرم بستر پر ہوتے تھے لیکن اب اپنے گھر والوں اور وطن کو چھوڑ کر راحت کے بعد تنگی میں ہیں، ان کی اولاد گلیوں میں دربدر ہے، کیونکہ ان کی بیواؤں نے دوسرے نکاح کر کے پھر سے گھر بسا لئے، ان کے رشتہ داروں نے ان کے مکانات پر قبضہ کر لیا اور مِیراث آپس میں بانٹ لی۔ وَاللہ! ان میں بعض خوش نصیب بھی ہیں جو کہ قبروں میں مزے لُوٹ رہے ہیں جبکہ بعض ایسے ہیں جو عذابِ قبر میں گرفتار ہیں۔

افسوس صد ہزار افسوس، اے نادان! جو آج مرتے وَقْت کبھی اپنے باپ کی، کبھی اپنے بیٹے کی تو کبھی سگے بھائی کی آنکھیں بند کر رہا ہے، ان میں سے کسی کو نہلا رہا ہے، کسی کو کفن پہنا رہا ہے، کسی کے جنازے کو کندھے پر اُٹھا رہا ہے تو کسی کو قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں دفنا رہا ہے۔ (یاد رکھ! کل یہ سبھی کچھ تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے) کاش مجھے علْم ہوتا کہ کون سا گال (قبر میں) پہلے سڑے گا، پھر حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللہُ عَنْہ رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہو گئے اور ایک ہفتے کے بعد اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

(الروض الفائق، ص۱۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بخش دے ہر حاجی کو خدایا — یااللہ مِری جھولی بھر دے
اے مرے بھائیو! سب سُنو دھر کے کاں — عیش و عشرت کی اُڑ جائیں گی دھجّیاں
موت کا دیکھو اِعلان کرتا ہوا — سُوئے گورِ غریباں جنازہ چلا
کہتا ہے، جامِ ہستی کو جس نے پیا — وہ بھی میری طرح قبر میں جائیگا

تم اے بوڑھو سُنو! نوجوانو سُنو ‏ اے ضَعیفو سُنو! پہلوانو سُنو!
موت کو ہر گھڑی سر پہ جانو سُنو ‏ جلد توبہ کرو میری مانو سُنو!
بھائیو! سب گناھوں سے منہ موڑ دو ‏ ناتا تم نیکیوں ہی سے بس جوڑ دو
ایک دن موت آکر رہے گی ضَرور ‏ اس کو تم مجرمو! کچھ سمجھنا نہ دور
چھوڑو عادت گناہوں کی جاؤ سُدھر ‏ ورنہ پھنس جاؤ گے قبر میں سر بسر
گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر ‏ تم بتاؤ کہاں جاؤ گے بھاگ کر

(وسائلِ بخشش(مرمم)، ص۵۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ رِقّت انگیز حِکایت عقلمندوں کیلئے زبردست سامانِ عبرت ہے، مگر افسوس! ہماری اکثریت آج دُنیا کی متوالی اور فکرِ آخِرت سے خالی ہے، بد قسمتی سے ہم فانی دنیا کی لذّتوں میں مصروف اور موت سے بے خوف ہو کر سہولتوں اور آسائشوں کے حُصُول میں اس قدَر مگن ہو گئے کہ قبر کے اندھیروں، وحشتوں اور تنہائیوں کو بھول گئے۔ آہ! آج ہماری ساری توانائیاں صِرف اور صِرف دُنیوی زندگی ہی بہتر بنانے میں خرچ ہو رہی ہیں، آخرت بہتر بنانے کی فکر بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ اس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ گزرے ہیں، جو دولت و حکومت، منصب و عزّت، اہل و عِیال کی عارِضی محبت، دوستوں کی وقتی صحبت اور نوکروں کی خوشامدانہ خدمت کے دھوکے میں قبْر کی تنہائی کو بُھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! یکایک فَنا کا بادَل گرجا، موت کی آندھی چلی اور دنیا میں عرصۂ دراز تک رہنے کی ان کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے خوشیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے ویران کر دیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے محلّات سے اُٹھا کر انہیں گُھپ اندھیری قبروں میں منتقل کر دیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا ‏ ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا
اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا ‏ پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی
بس اب اپنے اس جہل سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبر کا مُعاملہ انتہائی تشویش ناک ہے کوئی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا؟ لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے دنیا میں رہ کر قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جائے کیونکہ دنیا ہی آخِرت کی تیّاری کیلئے مخصوص ہے۔ جیسا کہ

دنیا فانی اور آخرت باقی ہے

امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنا سب سے آخِری خُطبہ جو ارشاد فرمایا، اس میں یہ بھی ہے: اللہ پاک نے تمہیں دنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخِرت کی تیّاری کرو، اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافِل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر تَرجِیح نہ دو، کیونکہ دنیا مُنْقَطِع ہونے والی ہے اور بے شک اللہ پاک کی طرف لَوٹنا ہے۔ اللہ پاک سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے ڈھال اور اُس تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/۸۳، حدیث: ۱۴۶)

غافلو! قبر میں جس گھڑی جاؤ گے سانپ بچھّو جو دیکھو گے چِلّاؤ گے
سر پچھاڑو گے پر کچھ نہ کر پاؤ گے بے حد اپنے گناہوں پہ پچھتاؤ گے

قبر میں شکل تیری بگڑ جائیگی پیپ میں لاش تیری لتھڑ جائیگی
بال جھڑ جائیں گے کھال اُدھڑ جائیگی کیڑے پڑ جائیں گے نعش سڑ جائے گی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! دنیا کی حیثیت ایک گزر گاہ (یعنی راستے) کی سی ہے، جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں، اب وہ منزل جنّت ہو گی یا جہنّم! اِس کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا، اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت گزاری کرتے ہوئے یا نافرمانی کرکے ؟ افسوس ہے اُس پر، جو دنیا کے فنا ہونے کے باوُجود بھی اس کے دھوکے میں مُبتلا رہے اور موت سے غافِل ہو جائے۔ واقِعی جو دُنیاوی زندگی کے دھوکے میں پڑ کر اپنی موت اور قبر و حَشر کو بھول جائے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کیلئے عمل نہ کرے، نہایت ہی قابلِ مذمّت ہے۔ اِس دھوکے سے ہمیں خبر دار کرتے ہوئے ہمارا پروَرد گار پارہ 22 سُورۂ فاطِر کی آیت نمبر 5 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ﴙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵ (پ۲۲، اَلْفَاطِر: ۵)	ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہر گز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہر گز تمہیں اللہ کے حِلم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو شخص موت اور اس کے بعد والے مُعاملات سے صحیح معنوں میں باخَبَر ہے، وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دنیا کی فانی لذّتوں میں مگن رہنے کے بجائے ہر وقت اپنے ایمان کی سلامتی اور قبر و آخرت کی بہتری کی فکر کرنی چاہئے، یقیناً ایک مسلمان کے لئے سب سے قیمتی سرمایہ اس کا ایمان ہے، اگر ایمان سلامت رہا تو نجات کی اُمید کی جاسکتی ہے اور اگر مَعَاذَ اللّٰہ گناہوں کی کثرت و نحوست کے سبب ایمان ہی برباد ہو گیا تو پھر نجات کی کوئی صورت نہیں، وہ شخص انتہائی بدبخت ہے جس کا خاتمہ کفر پر ہوا، ایسا بدنصیب ہمیشہ ہمیشہ قبر و آخرت کے عذاب کا مستحق قرار پاتا ہے اور اس پر لعنت و پھٹکار

برستی رہتی ہے جیسا کہ پارہ 2 سُورۂ بقرہ کی آیت نمبر 161 میں اللہ پاک کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ (پ۲، اَلْبَقَرَة: ۱۶۱،۱۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے۔

یاد رکھئے! گناہوں کی وجہ سے بھی ایمان چھن جانے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ شرحُ الصُّدور میں ہے، بعض عُلَمائے کرام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: بُرے خاتمے کے چار اسباب ہیں: (1) نماز میں سُستی (2) شراب نوشی (3) والدین کی نافرمانی (4) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (شرح الصدور، ص ۲۷)

مَعَاذَ الله جو نماز نہیں پڑھتے یا قضا کرکے پڑھتے ہیں، فجر کیلئے نہیں اُٹھتے یا کسی شرعی مجبوری کے بغیر مسجِد میں باجماعت نماز پڑھنے کے بجائے گھر ہی پر نماز پڑھ لیتے ہیں، اُن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ کہیں نماز میں سُستی بُرے خاتمے کا سبب نہ بن جائے۔ اِسی طرح شراب خور، ماں باپ کا نافرمان اور مسلمانوں کو اپنی زَبان یا ہاتھ وغیرہ سے اِیذا دینے والا سچی توبہ کرلے۔

توبہ کے 3 ارکان ہیں

حضرت صدرُ الافاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ کی اصل اللہ پاک کی طرف رجوع کرنا ہے، اس کے 3 رُکن ہیں، ایک اعتِرافِ جرم دوسرے نَدامت، تیسرے اِس گناہ کو ترک کر دینے کا پکّا ارادہ۔ اگر گُناہ قابلِ تَلافی ہو تو اِس کی تلافی بھی لازِم ہے مثلاً بے نَمازی کی توبہ کیلئے پچھلی نَمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ (خزائن العرفان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۷، بتغیر قلیل) اور اگر حُقُوقُ العباد (یعنی بندوں کے حقوق) تَلَف کئے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُن کی تلافی ضَروری ہے، مَثَلاً ماں باپ، بہن بھائی، بیوی یا دوست وغیرہ کی دل آزاری کی ہے تو اُس سے اِس طرح مُعافی مانگے کہ وہ مُعاف کردے۔ اس قسم کے مُعاملات میں صِرف مُسکرا کر SORRY کہہ دینا سراسر بے فائدہ ہے۔

گناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دم بدم مولیٰ
میں توبہ پر نہیں رہ پا رہا ثابِت قدم مولیٰ

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے
نہ کرنا حشر میں رُسوا، مرا رکھنا بھرم مولیٰ

گناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا
کرم ہو از طفیلِ سیِّدِ عَرَب و عجم مولیٰ!

اندھیری قبر کا احساس ہے پھر بھی نہیں جاتیں
گناہوں کی خدایا عادتیں، فرما کرم مولیٰ

گنہ کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں
بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

3 عُیُوب کی نُحُوست

مِنْہاجُ الْعابِدِیْن میں ہے، حضرت سیِّدُنا فُضَیل بِنْ عِیَاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے ایک شاگرد کے نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰس شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا: ”سورۂ یٰس پڑھنا بند کر دو۔ پھر آپ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ وہ بولا: میں ہر گز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا، میں اِس سے بَیزار ہوں۔ بس اِنہی الفاظ پر اس کی موت واقع ہو گئی۔

حضرت سیِّدُنا فُضَیل بِنْ عِیَاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتمے کا سخت صدمہ ہوا۔ 40 روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ 40 دن کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنَّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ نے اُس سے پوچھا: کس سبب سے اللہ پاک نے تیری مَعرِفَت سَلب فرمالی؟ حالانکہ میرے شاگردوں میں تیرا مقام بہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: 3 عُیُوب کے سبب سے: (1) چُغلی کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ کو کچھ (2) حَسَد کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (3) شراب نَوشی کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورہ پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔ (منہاج العابدین، ص۱۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے لرز اُٹھئے! اور گھبرا کر اپنے مَعبودِ برحق کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جُھک جایئے۔ آہ! چُغلی، حسد اور شراب نَوشی کے سبب ولیِ کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بول کر مرا۔ یہاں ایک ضَروری مسئلہ سمجھ لیجئے۔ چُنانچِہ

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مرتے وَقت مَعاذَ اللہ اُس کی زَبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عَقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ (بہار شریعت، ۱/ ۸۰۹)

فی زمانہ اگر ہم اپنے معاشرے میں نظر دوڑائیں تو اس بات کا اندازہ ہو گا کہ لوگوں کی اکثریت گناہوں کے سیلاب میں ڈُوبی جارہی ہے۔ آہ! گناہوں کا سلسلہ رُکنے کا نام نہیں لیتا، نافرمانی کی مصیبت جان نہیں چھوڑتی، افسوس! گناہوں کی عادت نے کچھ ایسا ڈِھیٹ بنادیا ہے کہ گُناہ کرنے سے دل قَطْعاً نہیں لرزتا، یقیناً ہمارے نازُک جسم قبر و آخرت کے عذاب کی طاقت نہیں رکھتے۔ اگر اسی طرح غفلت و گُناہوں بھری زندگی گزارتے رہے اور اسی حالتِ بد میں موت کا پیغام آپہنچا تو بہت ذِلّت ورُسوائی اور دردناک عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جھٹ پٹ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرلیجئے اور رو رو کر خالقِ کائنات سے معافی مانگ لیجئے۔ مومنوں پر رحم و کرم فرمانے والے نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کو اپنا کر ان کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے، ورنہ ذِلّت وخواری مقدر بن سکتی ہے۔

مت گناہوں پہ ہو بھائی بے باک تُو ‏ ‏ بھول مت یہ حقیقت کہ ہے خاک تُو
تھام لے دامنِ شاہِ لولاک تُو ‏ ‏ سچّی توبہ سے ہوجائے گا پاک تُو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابُوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دورانِ خُطبہ فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے والے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کِدھر گئے وہ بادشاہ جنھوں نے عالیشان شہر تعمیر

کروائے اور انہیں مضبوط قلعوں سے تَقْوِیَّت بخشی؟ بیشک زمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب یہ قبْر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔

(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۶۴حدیث: ۱۰۵۹۵، ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہمیں دنیا کی ناپائیداریوں، اس کی بیوفائیوں اور قبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دلا کر خوابِ غفلت سے بیدار فرما رہے ہیں، قبْر و حشْر کی تیّاری کا ذِہن دے رہے ہیں۔ واقعی عَقْل مند وہی ہے جو موت سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹّھا کر لے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یوں قبْر کی روشنی کا انتِظام کر لے، ورنہ قبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشِیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپڑاسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخرت میں کمی رہی، نَمازیں قَصداً قضا کیں، رَمضان شریف کے روزے بِلا عُذْرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغْلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خوب گناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صورت میں سوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس پُرفتن دور میں قبر و آخرت کی فکر کرتے ہوئے گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے نیز فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنَّتوں بھری زندگی گزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یقیناً اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، اس مدنی ماحول سے وابستگی قبر وحشر کی تیاری کا ایک بہترین ذریعہ ہے، لٰہذا ہمیں چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مرنے سے پہلے موت اور قبر وحشر کی تیاری میں مصروف ہو جائیں، موت اور قبر وحشر کے معاملات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 586 صفحات پر مشتمل کتاب "شرحُ الصُّدور" کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

کتاب "شرحُ الصُّدور" کا تعارف

یہ کتاب دراصل مشہور محدث اور شافعی بزرگ حضرت سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عربی تصنیف "شرحُ الصُّدُور بِشَرحِ حَالِ الْمَوْتٰی وَالْقُبُوْر" کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں موت، برزخ، قبر و حشر اور مُردوں کے احوال سے متعلق اہم ترین معلومات کا انمول خزانہ موجود ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمائیے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ WWW.DAWATEISLAMI.NET سے اس کتاب کو رِیڈ (READ) (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (DOWNLOAD) اور پرنٹ آوٹ (PRINT OUT) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! یہ دُنیا چند روزہ ہے، اسکی راحت و مُصیبت سب فنا ہونے والی ہے، یہاں کی دوستی اور دشمنی سب ختم ہونے والی ہے، دُنیا سے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا رفیق و شفیق بھی ہمارے کام آنے والا نہیں، مرنے کے بعد اگر اللہ پاک اپنے فضل و رحمت اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کے صدقے میں ہماری بخشش فرمادے تو ہمارا بیڑا پار، ورنہ قبر و حشر کا معاملہ انتہائی سخت ہے، لہٰذا ہمیں ہرگز ہرگز گناہوں کی طرف رغبت اور نیک اعمال سے غفلت نہیں کرنی چاہئے کہ مرنے کے بعد نیک اعمال ہی ہماری نجات کا ذریعہ بنیں گے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُۙ (۱) حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَؕ (۲) (پ ۳۰، التکاثر: ۱، ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے، یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

حضرت صدرالاُفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خزائنُ العرفان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی موت کے وقت تک حرص تمہارے دل میں رہی۔ حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مُردے کے ساتھ تین ہوتے ہیں، دو لوٹ آتے ہیں، ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ ایک مال ایک اس کے اہل و اقارب، ایک اس کا عمل، عمل ساتھ رہ جاتا ہے، باقی دونوں واپس

ہو جاتے ہیں۔ (خزائن العرفان، پ ۳۰، التکاثر، تحت الآیہ: ۱، ۲، بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر کے سوالات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری نجات اسی صورت میں ہے کہ ہم دنیا میں رہتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جائیں، یاد رکھیں! جس خوش نصیب نے اپنی زندگی اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کی بجا آوری میں بسر کی ہو جب منکر نکیر قبر میں اُس سے سُوالات کریں گے: مَنْ رَّبُّكَ؟ یعنی تیرا رب کون ہے؟ تو اسے جواب میں ثابت قدمی نصیب ہو گی۔ وہ کہے گا: رَبِّیَ اللہُ میرا رب اللہ پاک ہے۔ سُوال ہو گا: مَا دِیْنُكَ؟ تیرا دِین کیا ہے؟ وہ کہے گا، دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ میرا دِین اسلام ہے۔ پھر حُسْنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُخِ انور دکھا کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں پوچھا جائے گا: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُل؟ اِس ہستی کے بارے میں تُو کیا کہا کرتا تھا؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ انور دیکھ کر دل خوشی سے جُھوم جائے گا اور بے ساختہ پکار اُٹھے گا: هُوَ رَسُوْلُ اللہ! یہ تو اللہ پاک کے رسول ہیں، یہی تو میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، جن کے ذکرِ خیر پر میں جھوم جاتا تھا اور کیوں نہ ہو کہ ان کا ذِکر تو میرے دل کا سُرور اور میری آنکھوں کا نور تھا اور جب اُن کا نامِ نامی اسمِ گرامی سنتا تو عقیدت سے انگوٹھے چومتا اور دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا، یہی تو میرے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں کہ جنکی یاد میرے لئے سرمایۂ حیات تھی۔

تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کیلئے
مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کیلئے

پھر جب سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا جلوۂ نور بار دکھا کر تشریف لے جانے لگیں گے تو عین ممکن ہے کہ وہ عاشقِ صادق آپ کے قدموں سے ایسے لپٹ جائے گویا عرض گزار ہو:

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی

ٹھہرو، ٹھہرو! ذرا جانِ عالم! ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

یقیناً ایسے میں ایک عاشقِ رسول کی یہی تمنا و خواہش ہو گی کہ اے کاش! تا قیامت میری قبر میرے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسین جلووں سے منوّر رہے۔

خیر آخری سُوال کا جواب دینے کے بعد جہنّم کی کھڑکی کُھلے گی اور فوراً ہی بند ہو جائے گی اور جنّت کی کھڑکی کُھل جائے گی پھر اس سے کہا جائیگا، اگر تُو نے دُرُست جوابات نہ دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کھڑکی ہوتی۔ اب (تیرے لئے) جنّتی کفن ہو گا، جنّتی بچھونا ہو گا، قبر تا حدِ نظر وَسیع ہو گی اور مزے ہی مزے ہوں گے۔

قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یارب!

قبر محبوب کے جلووں سے بسادے مالک یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یارب!

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ انعام واکرام تو اس خوش نصیب کے لئے ہوں گے، جس نے موت اور قبر کی تیاری کو ہر وقت پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزاری ہو گی۔ جس نے اپنی جوانی کو گناہوں کے سیلاب میں بہانے کے بجائے یادِ الٰہی اور یادِ مصطفٰے میں گزارا ہو گا، جس نے اپنی زندگی کے ایّام کو انمول ہیرے سمجھتے ہوئے ان کی قدر و منزلت کی ہو گی، جس کے قدم گناہوں کے بجائے ہمیشہ نیکی کے کاموں کی طرف اُٹھے ہوں گے، جس کے ہاتھ کسی کو تکلیف دینے کے لیے نہیں بلکہ کسی بے سہارا کی مدد کے لیے آگے بڑھے ہوں گے، اے کاش! ہمیں موت اور اندھیری قبر کی تیاری کا جیتے جی اِحساس نصیب ہو جائے، مگر آہ! گناہوں کی نحوست کے سبب نیکی کی دعوت ہمارے دِل پر اثر نہیں کرتی، ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کی ہمارے پاس بھی تشریف آوری ہونی ہے، ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ جس طرح آج کسی کی موت کا اعلان ہو رہا ہے، عنقریب میرا اعلان بھی ہونے والا ہے، اگر آج مجھے صاحب کہا جا رہا ہے تو کل مجھے بھی "مرحوم" کہہ کر یاد کیا جائے گا اور وہ بھی رسمی طور پر چند دن یاد رکھا جائے گا۔ جی ہاں! ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ میّت کے اہل و عِیال کو قبرستان میں اپنے عزیز کی قبر ہی بھول جاتی ہے، وہ نشانی ڈھونڈتے ہیں، کبھی کسی سے

پوچھتے ہیں کبھی کسی سے کہ فُلاں کی یہاں قبر تھی، وہ نظر نہیں آرہی، حالانکہ قبر اُسی قبرستان میں موجود ہوتی ہے۔ اے کاش! آئے دن مساجد سے موت کے اعلانات سے ہم عِبرت کے مدنی پھول حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح ہم مساجد سے موت کے اعلانات سُنتے ہیں، اِسی طرح مَلَکُ الْمَوْت (عَلَیْہِ السَّلَام) بھی اعلان فرماتے ہیں: چنانچہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں ملکُ الموت (عَلَیْہِ السَّلَام) قبرستان میں یہ اعلان نہ کرتے ہوں: ”اے قبر والو! آج تمہیں کن لوگوں پر رشک ہے؟“ تو وہ جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں: ”ہمیں مسجد والوں پر رشک ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز پڑھتے ہیں اور ہم نماز نہیں پڑھ سکتے۔ وہ روزے رکھتے ہیں اور ہم نہیں رکھ سکتے۔ وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم نہیں کرسکتے۔ وہ اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔“ پھر اہلِ قبر اپنے گزشتہ زمانے پر نادِم (یعنی شرمسار) ہوتے ہیں۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۶۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہمارا شُمار زِندوں میں ہوتا ہے، ہم ابھی بھی گناہوں سے پکی سچّی توبہ کرکے اللہ و رسول کی اِطاعت و فرمانبرداری میں زندگی گزارنے کی کوشش کرسکتے ہیں۔

اگر ہمارے بُرے اعمال کی وجہ سے اللہ پاک ناراض ہوگیا اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رُوٹھ گئے اور گناہوں کے سبب مَعَاذَ اللہ ایمان برباد ہوگیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ مُنکر نکیر کے سوالات کے جوابات کیونکر دے پائیں گے؟

یاد رکھئے! تین سوالات اُس بدنصیب شخص سے بھی کیے جائیں گے کہ جس نے اپنی زندگی اللہ پاک کی نافرمانی میں بسر کی ہوگی۔ فرشتے نہایت سخت لہجے میں اس سے سوال کریں گے: مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے؟ آہ! ساری زندگی تو رَب عَزَّوَجَلَّ کو یاد کیا نہ تھا! جواب نہیں بن پڑ رہا ہوگا اور جو بدنصیب گناہوں کی وجہ سے ایمان برباد کربیٹھا، اُس کی زبان سے بے ساختہ نکل جائے گا: ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ لَاۤ اَدْرِیْ افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔ پھر پوچھا جائیگا: مَا دِیْنُكَ تیرا دین کیا ہے؟ جس بدنصیب نے صرف اور صرف دنیا ہی بسائی تھی،

دنیا ہی کے امتحان میں پاس ہونے کی فکر اپنائی تھی۔ قبر کے امتحان کی تیاری کی طرف کبھی ذِہن ہی نہ گیا تھا، بس صرف دنیا کی رنگینیوں ہی میں کھویا ہوا تھا، کچھ سمجھ نہیں آرہی اور زبان سے نکل رہا ہوگا: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لَا اَدْرِی افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔ پھر اسے بھی وہی حسین و جمیل نُور برساتا جلوہ دِکھایا جائے گا اور سُوال ہوگا: مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اِن کے بارے میں تُو کیا کہتا تھا؟ اس وقت پہچان کیسے ہوگی! داڑھی سے تو اُنسِیَّت تھی ہی نہیں، غیروں کا طریقہ ہی عزیز تھا، زندگی بھر داڑھی مُنڈانے کا معمول رہا تھا، یہ تو داڑھی شریف والی شخصیَّت ہیں اور کبھی زندگی میں عِمامے کا سوچا بھی نہیں تھا، یہ تشریف لانے والے بزرگ تو سر پر عمامہ شریف سجائے ہوئے خمدار مُعَنْبَری زلفوں والے ہیں۔ مجھے تو فنکاروں اور گلوکاروں کی پہچان تھی، نجانے یہ کون صاحِب ہیں؟ آہ! جس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہُوا، اس کے منہ سے نکلے گا: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لَا اَدْرِی افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔ اتنے میں جنّت کی کھڑکی کھلے گی اور فوراً بند ہو جائے گی پھر جہنّم کی کھڑکی کُھلے گی اور کہا جائے گا اگر تُو نے دُرُست جواب دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنّت کی کھڑکی تھی۔ یہ سُن کر اُسے حسرت بالائے حسرت ہوگی، کفن کو آگ کے کفن سے تبدیل کر دیا جائے گا، آگ کا بچھونا قبر میں بچھا دیا جائیگا، سانپ اور بچھو لپٹ جائیں گے۔

تُوْبُوْا اِلَی اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ڈنک مچھر کا سہا جاتا نہیں کیسے میں پھر قبر میں بچھو کے ڈنک آہ سہوں گا یارب!
گھپ اندھیرے کا بھی وَحشت کا بسیرا ہوگا قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یارب!
قبر محبوب کے جلووں سے بسا دے مالک یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یارب!

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی قبر و حشر کا معاملہ نہایت سنگین ہے، اس امتحان میں وہی کامیاب ہوگا، جس نے دنیا میں اس کی تیاری کی ہوگی۔ غور کریں کہ جب ہمارے اسکول یا کالج کے امتحانات قریب آتے ہیں تو

ہم اس کی تیاریوں میں بہت زیادہ مشغول ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ذہنوں پر رات دن بس ایک یہی دُھن سوار ہوتی ہے کہ امتحان سر پر ہے، امتحان سر پر ہے۔ امتحان کیلئے محنت بھی کرتے ہیں، پاس ہونے کے لیے دعائیں بھی کرتے ہیں اَوْراد و وظائف بھی پڑھتے ہیں تقریباً ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح میں امتحان میں اچھّے نمبروں سے پاس ہو جاؤں۔

یاد رکھئے! ایک امتحان وہ بھی بہت جلد آنے والا ہے جو قبر میں ہونے والا ہے۔ اے کاش! قبر کے امتحان کی تیّاری ہمیں نصیب ہو جاتی۔ آج اگر اِمکانی سُوالات مل جائیں تو طالبِ علم اُس پر ساری ساری رات سر کھپاتے ہیں، اگر نیند کُشا گولیاں کھانی پڑ جائیں تو وہ بھی کھاتے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ہم صرف اِمکانی سُوالات پر بَہُت زِیادہ محنت کرتے ہیں، اے کاش صد کروڑ کاش! ہمیں اس بات کا احساس بھی ہو جاتا کہ قبر کے سُوالات امکانی نہیں بلکہ یقینی ہیں، جو ہمیں اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیشگی ہی بتا دیئے ہیں۔ مگر افسوس! قبر کے سُوالات و جوابات کی طرف ہماری کوئی توجُّہ ہی نہیں۔ آج ہم دنیا میں آکر دنیا کی رنگینیوں میں کچھ اس طرح گم ہو گئے کہ ہمیں اس بات کا بالکل احساس تک نہ رہا کہ ہمیں مرنا بھی پڑے گا۔ خدارا ہوش کیجئے اور قبر کے امتحان کی تیاری میں مشغول ہو جائیے۔

دِلا غافِل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے ۔۔۔ بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تِرا نازُک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر ۔۔۔ یہ ہو گا ایک دن بے جاں اِسے کیڑوں نے کھانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا ۔۔۔ زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا ہے
جہاں کے شَغل میں شاغِل خدا کی یاد سے غافِل ۔۔۔ کرے دعویٰ کہ یہ دنیا مِرا دائم ٹھکانہ ہے
نہ بَیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی ۔۔۔ تُو کیوں پھرتا ہے سَودائی عمل نے کام آنا ہے
کہاں ہے زَورِ نَمرودی! کہاں ہے تختِ فِرعونی! ۔۔۔ گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے
عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے ۔۔۔ نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُو نے جانا ہے
غلامؔ اِک دم نہ کر غفلت حَیاتی پر نہ ہو غُرّہ ۔۔۔ خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ سبھی جانتے ہیں کہ دنیا کے امتحان میں نقل کرنا جُرم ہے، مگر قبر و آخرت کا امتحان بھی کیا خوب ہے کہ اس میں نقل کرنا ضروری ہے۔ اور اللہ پاک نے ہمیں ایسا پاکیزہ نمونہ عطا فرمادیا ہے کہ جو مسلمان اُس کی جتنی زیادہ سے زیادہ نقل کرے گا اُتنا ہی وہ کامیابی کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوتا چلا جائے گا۔ چُنانچہ خدائے رحمٰن اُس مقدّس نمونے کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱، الاحزاب:۲۱)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

صدرُ الاَفاضِل حضرت مولانا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه خَزائنُ العرفان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ان کا اچھی طرح اِتّباع کرو اور دینِ الٰہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔

اس آیت کے تحت تفسیر "صِرَاطُ الْجِنَان" جلد7، صفحہ 586 پر ہے: معلوم ہوا کہ حقیقی طور پر کامیاب زندگی وہی ہے جو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا مرنا، سونا جاگنا حضور پُر نور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر ہو جائے تو ہمارے سب کام عبادت بن جائیں گے۔

دُعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی کامل طریقے سے پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

شہا! ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں — تِری سنّتیں سکھانا مَدَنی مدینے والے
تِری سنّتوں پہ چل کر مِری روح جب نکل کر — چلے تُو گلے لگانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۴۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

مبارک آنسوؤں سے مٹی گیلی ہو گئی

پیارے اسلامی بھائیو! آئیے! اب قبر کے معاملے میں ہم اپنے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے خوفِ خدا کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں ، ہم سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبْر کے کنارے پر بیٹھے اور اتنا روئے کہ مِٹّی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا: اے میرے بھائیو! اِس کے لئے تیاری کرو۔ (اِبن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، ۴/ ۴۶۶، حدیث: ۴۱۹۵)

قبر میں مجھ کو تنہا لِٹا کر چلدیئے ہائے سارے برادر
دل اندھیرے میں گھبرا رہا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
مَغفِرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۱۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم تقویٰ و پرہیز گاری کے اعلیٰ درجے پر فائز ہونے کے باوجود بھی قبرو آخرت کے مُعاملے میں لرزاں وترساں رہا کرتے اور عذابِ قبر کے خوف سے ان کی آنکھیں اشکبار ہو جایا کرتی تھیں۔ چنانچہ

آخرت کی پہلی منزِل

اَمیرُالْمُؤمِنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں آتا ہے کہ جب کسی کی قبْر پر تشریف لاتے تو اس قَدَر روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک تَر ہو جاتی۔ عرض کی گئی، جنّت و دوزخ کا تذکرہ کرتے وَقْت آپ نہیں روتے مگر قبْر پر بہت روتے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: میں نے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہے کہ قبْر، آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، اگر صاحِبِ قبْر نے اِس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعاملہ زِیادہ سخت ہے۔ (اِبنِ ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر القبر والبلی، ۴/۵۰۰، حدیث: ۴۲۶۷)

خوفِ عثمانی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو قبرو آخرت کی کیسی فکر تھی حالانکہ آپ کو دُنیا ہی میں قَطعی جنّتی ہونے کی بِشارت مل چکی تھی اور ان سے معصوم فِرشتے حیا کرتے

تھے۔اس کے باوُجود قَبْر کی ہولناکیوں اور اندھیریوں کے بارے میں بے انتہا خوفزدہ رہا کرتے تھے اور ایک ہماری حالت ہے کہ ہمیں اپنے ٹھکانے کا علم نہیں اس کے باوُجود گناہوں کے دَلْدَل میں اپنے آپ کو دھنساتے چلے جارہے ہیں اور قَبْر کی دردناک پکار سے بالکل غافِل ہیں، یادرکھئے! قبر ہم میں سے ہر ایک کو روزانہ پکارتی اور اپنی ہولناکی سے خبر دار کرتی ہے، جیسا کہ

قَبْر کی پُکار

حضرت سیِّدُنا کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: قَبْر روزانہ 5 مرتبہ یہ نِدا کرتی ہے: (1) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر چلتا ہے حالانکہ میرا پیٹ تیرا ٹھکانہ ہے۔(2) اے آدَمی! تُو مجھ پر عمدہ عمدہ کھانے کھاتا ہے، عنقریب میرے پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے۔(3) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر ہنستا ہے، جلد ہی میرے اندر آکر روئے گا۔(4) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے، عنقریب مجھ میں غمگین ہوگا۔(5) اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر گُناہ کرتا ہے، عنقریب میرے پیٹ میں مُبتَلائے عذاب ہوگا۔

(الروض الفائق، المجلس التاسع والاربعون فی ذکر الموت والتفکر فیہ، ص ۲۸۳)

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب مَیِّت کو قَبْر میں اُتار دیا جاتا ہے تو قَبْر اُس سے خطاب کرتی ہے: اے آدَمی تیرا ناس ہو! تُو نے کس لئے مجھے بُھلار کھا تھا؟ کیا تجھے اِتنا بھی پتا نہ تھا کہ میں فتنوں کا گھر ہوں، تاریکی کا گھر ہوں، پھر تُو کس بات پر مجھ پر اَکڑا اَکڑا پھرتا تھا؟ ہاں اگر وہ مُردہ نیک ہو تو ایک غیبی آواز قَبْر سے کہتی ہے: اے قَبْر! اگر یہ نیکی کا حُکم دیتا اور بُرائی سے منع کرتا رہا ہو تو پھر تیرا سلوک کیا ہوگا؟ قَبْر کہتی ہے: اگر یہ بات ہو تو میں اس کے لئے گلزار بن جاتی ہوں۔ چُنانچہ پھر اُس شخص کا بدن نُور میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کی رُوح ربُّ العٰلمین کی بارگاہ کی طرف پرواز کر جاتی ہے۔

(مسند ابی یعلی، حدیث ابی الحجاج الثمالی، ۶/۶۷، حدیث: ۶۸۳۵)

روشن کر قبر بیکسوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی
اندھیر ہے بے ترے مِرا گھر اے شمعِ جمالِ مصطفائی
چمکا دے نصیبِ بد نصیباں اے شمعِ جمالِ مصطفائی

آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا اے شمعِ جمالِ مصطفائی
مجھ کو شبِ غم ڈرا رہی ہے اے شمعِ جمالِ مصطفائی

(حدائقِ بخشش، ص۳۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فکرِ آخرت کا جذبہ پانے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مدنی ماحول میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تعلیمات کی بَرَکت سے عقائدِ صادقہ کی پختگی، نورِ علم سے سیرابی اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کی سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ موت و قبر و حشر کی تیاری اور نیک اعمال کی بجا آوری کے لئے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیں اور دِین کی ترقی و عروج کیلئے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

آپ نے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں "12 مدنی کاموں" کے بارے میں بارہا سُنا ہو گا، ہوسکتا ہے ذہن میں سُوال پیدا ہوا ہو کہ یہ 12 مدنی کام ہیں کیا؟ 12 مدنی کاموں میں شمولیت کی اِتنی کیوں ترغیب دِلائی جاتی ہے؟

حقیقت میں 12 مدنی کام اللہ پاک ورسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے والے مدنی کام ہیں، 12 مدنی کام جنّت کا حقدار بننے میں بہت معاون و مددگار ہیں، "12 مدنی کام" اپنے ذاتی کردار کو نکھارنے کے بہترین مدنی نسخے ہیں، "12 مدنی کام" نمازِ باجماعت کا پابند بنانے والے ہیں، "12 مدنی کام" تلاوتِ قرآن کرنے / سُننے کی سعادتِ عظمیٰ عطا فرمانے والے ہیں، "12 مدنی کام" مساجد کی کم ہونے والی رونق کو بڑھانے کا ذریعہ ہیں، "12 مدنی کام" تعلیمِ قرآن کی دولت سے مالا مال کرنے والے ہیں، "12 مدنی کام" صرف دُنیوی کام کاج میں مصروف ہو کر زِندگی کے قیمتی ایّام کو فضول گزارنے والوں کے لیے بیداری کا پیغام دینے والے ہیں، "12 مدنی کام" گناہوں کی دلدل میں پھنس کر نیکیوں سے دُور ہونے والوں کے لیے، رحمتِ الٰہی کی طرف متوجہ کرنے والے ہیں، "12 مدنی کام" مساجد کی آبادکاری کا ذریعہ ہیں، "12 مدنی کام" شریعت کے مطابق زِندگی گزارنے کے بہترین مُعاون ہیں، "12 مدنی کام" نیکی کی دعوت کے ذریعے ثواب کا لازوال خزانہ جمع کرنے کا ایک طریقہ

ہیں، "12 مدنی کام" بہت ساری پریشانیوں، غموں کو راحت و آرام میں بدلنے کا سبب ہیں، "12 مدنی کام" دعوتِ اسلامی کی مسجد بھرو تحریک کی دُنیا بھر میں تشہیر کرنے کا ذریعہ ہیں، "12 مدنی کام" دُنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی پانے کا ایک راستہ ہیں، "12 مدنی کام" اندھیرے راستے میں چمکتے دَمکتے چراغ کی مانند ہماری منزل قبر کی تیاری کے لیے رہنمائی کرنے والے ہیں، "12 مدنی کام" جاہل کو دولتِ علم سے مالا مال کرنے والے ہیں۔

اِن "12 مدنی کاموں" میں سے "5 مدنی کام" روزانہ کے ہیں، "5 مدنی کام" ہفتہ وار اور 2 مدنی کام ماہانہ ہیں۔

اُمید ہے کہ شاید "12 مدنی کاموں" کے اِتنے سارے فضائل سُن کر یہ ذہن بنا ہو کہ اب تو میں بھی ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے ساتھ مل کر "12 مدنی کاموں" میں عملی طور پر شامل ہوا کروں گا۔ جی آیئے! مرحبا صد مرحبا! مِل جُل کر "12 مدنی کاموں" کے ذریعے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے مقدس جذبے کو پانے کے لئے ابھی سے کمربستہ ہو جایئے۔

آیئے! ہاتھوں ہاتھ اپنے اِس عزمِ مُصمّم کا اِظہار کرتے ہیں، آیئے! مل کر نعرہ لگاتے ہیں:

● صبح و شام: "12 مدنی کام" ●...... صبح و شام: "12 مدنی کام" ●...... صبح و شام: "12 مدنی کام"

اللہ پاک ہمیں "12 مدنی کاموں" میں خوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمین

مدنی انعامات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! "12 مدنی کاموں" میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسبہ کرتے ہوئے مَدنی انعامات پر عمل کرنا اور مدنی ماہ کے اِختتام پر مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفتن دور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل شَریعَت و طَرِیْقَت کا جامِع مجموعہ 72 مَدنی اِنْعامات بَصُورتِ سوالات (QUESTIONS) عَطا فرمایا ہے۔ چُنانچہ اپنی اِصلاح کے لیے خود بھی ان مَدنی اِنْعامات پر عَمل کیجئے اور انفرادی کوشش کرنے والے مدنی انعام پر عَمَل کے ذریعے ہر ماہ مَدنی اِنْعامات کے کم اَز کم 26 رسائل تقسیم کر کے وُصول فرمانے کی بھی کوشش کیجئے۔ ہمارے اَسلافِ کرام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ

فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔(حلیۃ الاولیاء، ۵۶/۱) مدنی انعامات کا بغور مُطالَعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل اپنا مُحاسبہ کرنے اور مرنے سے پہلے موت اور قبر کی تیاری کرنے کا ایک جامع نِظام ہے، جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ پاک کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہوجاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے، ایمان کی حفاظت اور قبر وحشر کی تیاری کرنے کے لئے کُڑھنے کاذِہْن بنتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے نیک اعمال کی رغبت اور فکرِ آخرت کس قدر نصیب ہوتی ہے، آیئے! اس سے متعلق ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

ولی سے نسبت کی بَرَکت

بلال نگر (ضلع ننکانہ، پنجاب پاکستان) میں مقیم ایک اسلامی بہن کے مکتوب کا خلاصہ ہے: ہمارے گھر کے کل 9 افراد تھے، دادا جان کے علاوہ باقی تمام افراد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید تھے۔ جب ہمارے دادا جان نے اپنے بچوں پر دعوتِ اسلامی کا چڑھتا ہوا مَدَنی رنگ ملاحظہ فرمایا تو وہ خود بھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہوگئے۔ مرید ہونے کی بَرَکت سے ان کی زندگی یکسر بدل کر رہ گئی۔ داڑھی تو پہلے سے ہی تھی اب تو عمامہ بھی سج گیا بلکہ وصیّت بھی کی کہ میرے مرنے کے بعد بھی مجھے باعمامہ دفنایا جائے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستگی نے ان کی زندگی میں مَدَنی رنگ بھر دیا، وہ فرائض کے ساتھ ساتھ تَحِیَّۃُ الْوُضو، اشراق وچاشت، اوّابین اور صلوٰۃُ التوبہ باقاعدگی سے پڑھنے لگے نیز نفل روزے اور شجرہ شریف کے اَوراد ووظائف اور درود شریف پڑھنے کا بھی معمول بن گیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فکرِ آخرت سے متعلق رسائل مثلاً "قیامت کا امتحان، مردے کے صدمے، قبر کی پہلی رات، بادشاہوں کی ہڈیاں" نہایت ہی اہتمام کے ساتھ سنتے اور گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنے ایمان کی سلامتی کی دعائیں مانگتے تھے۔ رَبِّ قدیر کے فضل وکرم سے اسی کیفیت میں ان کے نہایت خوشگوار دن گزرتے رہے۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۲۸ھ کا بابرکت مہینہ اپنے دامن میں بے پایاں رحمتیں اور برکتیں لئے ہمارے درمیان آپہنچا۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَک سے پہلے رجب اور شعبان کے روزے بھی دادا جان نے ہمارے ساتھ رکھے اور اس مبارک ماہ کے

روزے بھی باقاعدگی سے رکھتے رہے۔ اس دوران اکثر وہ ہم سے پوچھتے کہ کیا جو رمضان میں فوت ہوتا ہے وہ سیدھا جنّت میں جاتا ہے؟ 26 رَمَضانُ الْمُبارَک کو عصر کی نماز پڑھی اور لیٹ گئے، اس دن وہ بالکل تندرست تھے اور ان کو کسی قسم کی بیماری نہیں تھی۔ اچانک اٹھ کر بیٹھ گئے اور ایک دم ان کی طبیعت خراب ہو گئی، ہم بھاگ کر ان کے پاس گئے انہیں سہارا دے کر سیدھا لٹا دیا، اس وقت ان کا جسم بالکل سخت اور ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ یہ دیکھ کر سب بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھنے لگے۔ خدا کی قسم 5 یا 6 منٹ بعد انہوں نے جُھرجُھری لی اور اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ ان کا جسم پہلے کی طرح نرم ہو گیا، ہم انہیں دبانے لگے تو کہا: میرا جسم بالکل ٹھیک ہے، درد نہیں کر رہا بس میرا دل گھبرا رہا ہے۔ مسلسل یہی کہے جا رہے تھے کہ میرا دل گھبرا رہا ہے۔ ہم نے کہا: دادا جی! آپ روزہ توڑ دیں (کیونکہ ہم ان کی حالت دیکھ چکے تھے) لیکن وہ کہنے لگے نہیں نہیں میں روزہ نہیں توڑوں گا۔ خیر تھوڑی دیر بعد افطار کا وقت بھی ہو گیا، پھر انہوں نے روزہ کھولا، پانی پیا اور تھوڑا سا پھل بھی کھایا اس کے بعد پھر لیٹ گئے، اسی دوران ان کی حالت مزید خراب ہو گئی اور مغرب کے 3 فرض لیٹے لیٹے ہی ادا کیے۔ ہم سب اس بات پر حیران تھے کہ اتنی خراب حالت کے باوجود وہ ہر آنے والے کو پہچان لیتے اور اسکی بات بھی سن لیتے تھے۔ اس دوران ان کی زبان سے کوئی فضول شکوہ وشکایت کی بات نہ نکلی بلکہ بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھتے رہے، ان کے ساتھ سب گھر والے بھی مسلسل بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھ رہے تھے۔ ہمارے دادا جان نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ بلند آواز سے کلمہ شریف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھا اور اسی طرح کلمہ پڑھتے پڑھتے عشاء کی اذان سے کچھ دیر پہلے اس دارِ ناپائیدار سے ہمیشہ کیلئے آنکھیں موند لیں۔ جو بھی ان کی قابلِ رشک موت کے متعلق سنتا، عَش عَش کر اُٹھتا، اگلے دن 27 رمضانُ المبارک کو بعدِ نمازِ ظہر دادا جان کی تکفین وتدفین کی گئی، حسبِ وصیت سر پر عمامہ شریف بھی سجایا گیا، شجرہ شریف، عہد نامہ، نقشِ نعلِ پاک وغیرہ تبرکات ان کی قبر میں رکھے گئے۔ ان کی تدفین کے اگلے روز ہی ان کے پوتے نے جو کہ اُس وقت اعتکاف میں موجود تھے، خواب میں دادا جان کو نہایت اچھی حالت میں دیکھا اسکے علاوہ میری بڑی بہن (یعنی ان کی پوتی) کو بھی کئی مرتبہ خواب میں سفید کپڑوں میں ملبوس، روشن چہرے و داڑھی کے ساتھ نظر آئے، گھر کے کئی دوسرے افراد نے بھی متعدد بار ان کو نہایت اچھی حالت میں دیکھا۔

ادا ہو شکر تیرا کس زباں سے مالک و مولیٰ کہ تُو نے ہاتھ میں دامن دیا عطار کا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری کیلئے موت اور قبر کی یاد بہت ضروری ہے کیونکہ جب ان دشوار گزار گھاٹیوں کا پُر ہول منظر ہر وقت پیشِ نظر ہو گا تو ان سے بچنے کا ذہن بنے گا، لیکن ہم ہیں کہ اپنی قبرُ کو یکسر بُھولے ہوئے ہیں، روزبروز لوگوں کے جنازے اٹھتے دیکھنے کے باوُجود یہ نہیں سوچتے کہ ایک دن ہمارا جنازہ بھی اٹھ ہی جائے گا، یقیناً یہ جنازے ہمارے لئے خاموش مبلّغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ جو کچھ زبانِ حال سے کہہ رہے ہوتے ہیں، اُس کو کسی نے اِس طرح نظم کیا ہے:

جنازہ آگے بڑھ کر کہہ رہا ہے اے جہاں والو! مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! کہ آخرت کی یاد سے اپنا دل آباد رکھنے کے لئے قبرستان جانا انتہائی مفید ہے جیسا کہ خود سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبروں کی زیارت کے ذریعے ان سے عبرت اور فکرِ آخرت حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا اب تم قبروں کی زیارت کر لیا کرو کیونکہ یہ قبریں دنیا سے بے رغبت کرتی اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی زیارۃ القبور، ۲/۲۵۲، حدیث: ۱۵۷۱)

اہلِ قبور کی صحبت

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ قبروں کے پاس بیٹھے تھے، اس سلسلہ میں ان سے پوچھا گیا تو فرمایا: میں ایسے لوگوں کے پاس بیٹھا ہوں جو آخرت کی یاد دلاتے ہیں اور جب اٹھتا ہوں تو میری غیبت نہیں کرتے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز . . . الخ، ۵/۲۳۷)

حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا فکرِ آخرت اور قبر کو یاد رکھنے کا نرالا انداز تھا کہ آپ نے اپنے گھر میں ایک قبرُ کھود رکھی تھی۔ جب کبھی اپنے دل میں کچھ سختی پاتے تو اُس کے اندر لیٹ جاتے اور جتنی دیر

اللہ پاک چاہتا اُس میں ٹھہرے رہتے۔ پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرماتے:

رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ (پ۱۸، المومنون: ۹۹، ۱۰۰)	ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رَب مجھے واپس پھیر دیجئے شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں۔

پھر اپنے نفس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے، اے ربیع! اب تجھے واپس لوٹا دیا گیا ہے بس اچھے عمل کر۔

(إحياء العلوم، كتاب ذكر الموت، الباب السادس في اقاويل العارفين على الجنائز . . . الخ، ۵/۲۳۸، بتغير قليل)

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں حضرت ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنے آپ کو مُخاطب فرماتے ہوئے یہ کہنا کہ "اے ربیع! اب تجھے واپس لوٹا دیا گیا ہے" یہ صرف اور صرف اپنے نفس کی اصلاح کے لئے تھا کہ اے ربیع تُو یہ سمجھ کہ زندگی کے باقی ایّام کی صورت میں تجھے یہ موقع نصیب ہو رہا ہے کہ تو اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کے ذریعے اپنی قبر و آخرت کو سنوار لے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ موت سے ہمکنار ہونے اور قبر کی آغوش میں سونے کے بعد کسی شخص کو نیک کام کرنے اور اپنی قبر و آخرت بہتر بنانے کا موقع نہیں دیا جائے گا جیسا کہ اللہ پاک ایمان والوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾ (پ۲۸، المنافقون: ۱۰، ۱۱)	ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد انسان کو دنیا میں نیک کام نہ کرنے پر حسرت ہو گی اور نیک کام کی مہلت مانگنے کے باوجود اسے مہلت نہ دی جائے گی، لٰہذا عقلمند شخص وہی ہے جو جتنا دنیا میں رہنا ہے اتنا دنیا کے لئے اور جتنا طویل عرصہ قبر و آخرت کا ہے، اتنا قبر و آخرت کی تیاری کے لئے مشغول رہے نیز قبر و آخرت کے عذاب سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔

حضرت سَیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے جنازے میں گئے۔ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی آسمان کی طرف دیکھتے کبھی زمین کی طرف، آپ نے 3 مرتبہ اسی طرح نظریں اُٹھا کر جھکائیں اور پھر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ پاک! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(المستدرک، کتاب الایمان، باب مجیء ملک الموت عند قبض الروح...الخ، ۱/۱۹۹، حدیث: ۱۱۴، ملتقطاً)

براءَت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ

گُنہ کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبر کے عذاب سے بچنے کے لئے دعا کے ساتھ ساتھ قبر و حشر میں عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والے اعمال بھی کرتے رہنا چاہئے۔ آیئے اس بارے میں 2 احادیثِ مبارکہ سُنتے ہیں:

قبر میں مدد کرنے والے اعمال

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب (مومن) مُردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو (عذاب کی روک تھام کے لئے) نماز اس کے سر کی جانب، زکوٰۃ دائیں جانب، روزہ بائیں جانب، صدقہ، صلہ رحمی اور لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا پاؤں کی جانب سے آجاتے ہیں۔ پس جب عذاب اس کے سر کی طرف سے آتا ہے تو نماز کہتی ہے: میری طرف سے کوئی راستہ نہیں، اگر دائیں جانب سے آئے تو زکوٰۃ کہتی ہے میری: طرف سے بھی کوئی راستہ نہیں، اگر عذاب بائیں جانب سے آتا ہے تو روزہ کہتا ہے: میرے یہاں سے بھی کوئی راستہ نہیں، اگر عذاب پاؤں کی جانب سے آئے تو یہ صدقہ (اور دوسرے نیک اعمال) کہتے ہیں ہماری: طرف سے بھی داخلے کا کوئی راستہ نہیں۔ (مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب الصبر والبکاء والنیاحۃ، ۳/۳۷۶، حدیث: ۶۷۳۲)

اسی طرح ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک قرآن میں 30 آیتوں پر مشتمل ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کیلئے شفاعت کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جائے گی اور یہ سُوْرَۃُ الْمُلْك ہے۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل سورۃ الملک، ۴/۴۰۸، حدیث: ۲۹۰۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی انعامات پر عمل کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول اِس فضیلت کو پانے کی سعادت حاصل کرتے ہوں گے، کیونکہ سُورۂ مُلک کی تلاوت روزانہ کے مدنی انعامات میں بھی شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعائے اِفطار

(مناجات و دعا صفحہ نمبر 525 سے کروائیے۔)

نمازِ مغرب

تسبیحِ فاطمہ

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

سُوْرَۃُ الْمُلْك

(سورۃُ الملک اسی اسلامی بھائی کو دیں جن کا لہجہ روانی والا اور خوش الحانی والا ہو، نہ زیادہ speed ہو اور نہ زیادہ slow ہو بس درمیانہ انداز ہو حَدَر والا)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مَدَنی انعام نمبر 3 کے جُز سورۂ مُلک پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

(سُوْرَۃُ الْمُلْك صفحہ نمبر 762 پر ملاحظہ فرمائیں)

وقفۂ طعام

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آیئے۔

(کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں صفحہ نمبر29 سے کروایئے)

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنتیں آداب صفحہ نمبر30 سے بیان کرتے رہیں)

نمازِ عشاء کی تیاری

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

نمازِ عشاء مع تراویح

تسبیحِ فاطمہ

(نماز کے بعد اِمام صاحِب دُعائے ثانی کروائیں گے۔ دُعا کے بعد یوں اعلان فرمائیں)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمہ اور سورۃُ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مَدَنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

مدنی مذاکرہ کے بعد 20 منٹ دہرائی روزانہ ہو گی۔

نوٹ: طاق راتوں میں صلوۃُ التسبیح کی نماز ادا کی جائے گی۔

صلوۃُ التسبیح کا طریقہ

(صلوۃُ التسبیح کا طریقہ صفحہ 96 پر ملاحظہ فرمائیں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (معجم کبیر، ۳/۸۲، حدیث: ۲۷۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھلے آنکھ صَلِّ عَلٰی کہتے کہتے

سَحَری کا وقت ختم ہونے سے کم و بیش 1 گھنٹہ 19 منٹ پہلے شُرکاء کو تَہَجُّد اور سَحَری کے لیے بیدار کیجئے۔ مبلغ اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ جلدی بیدار ہو کر وضو وغیرہ سے فراغت پالیں اور اب مقررہ وقت پر، درودِ پاک کے چاروں صیغے قواعد و مخارج کے ساتھ پڑھتے ہوئے شرکاء کو بیدار کیجئے۔ درودِ پاک سے پہلے ابتدا میں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے اور اب تھوڑے تھوڑے وقفے سے درود و سلام اور کلام کے اشعار پڑھیے! (وقت 7 منٹ)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ — وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ — وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

وَقتِ سَحَری کا ہو گیا جاگو

وَقت سَحَری کا ہو گیا جاگو — نور ہر سَمت چھا گیا جاگو
اُٹھو سَحَری کی کرلو تیّاری — روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو
ماہِ رَمضاں کے فرض ہیں روزے — ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو
اُٹھو اُٹھو وُضو بھی کرلو اور — تم تہجُّد کرو ادا جاگو
چُسکیاں گرم چائے کی بھر لو — کھا لو ہلکی سی کچھ غذا جاگو
ماہِ رَمضاں کی بَرکتیں لُوٹو — لُوٹ لو رَحمتِ خدا جاگو

کھا کے سَحَری اُٹھو ادا کرلو — سنّتِ شاہِ انبیا جاگو
تم کو مولیٰ مدینہ دِکھلائے — اور حج بھی کرو ادا جاگو
تم کو رَمضاں کے صدقے مولیٰ دے — اُلفت و عشقِ مصطفٰے جاگو
تم کو رَمضان کا مدینے میں — دے شَرَف ربِّ مصطفٰے جاگو
کیسی پیاری فضا ہے رَمضاں کی — دیکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو
رحمتوں کی جَھڑی برستی ہے — جلد اٹھ کر کے لو نہا جاگو
تم کو دیدارِ مصطفٰے ہوجائے — ہے یہ عطّاؔر کی دُعا جاگو

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق دن کا اکثر حصّہ باوضو رہنے کی نیت سے وضو کرکے صفوں میں تشریف لے آئیے۔(موقع کی مناسبت سے ٹائم کا اعلان کیجئے) مدنی انعام نمبر 20 پر عمل کرتے ہوئے تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ اور مدنی انعام نمبر 19 کے جُز پر عمل کرتے ہوئے تَہَجُّد ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

(اس کے بعد تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ اور تَہَجُّد کے فضائل بیان کیے جائیں)(وقت 8 منٹ)

(تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ اور تہجد کے فضائل صفحہ نمبر۔۔۔۔سے بیان فرمائیں)

نوافل

(نوافل میں قراءت درمیانی رفتار میں ہو زیادہ تیز تیز نہ پڑھا جائے اور نہ ہی بالکل آہستہ پڑھیے خوش الحانی سے پڑھیے سورۃُ الفاتحہ اور سورۃُ الاخلاص پڑھیے۔اس بات کا خیال رکھیے کہ ہمیں جدول پر دیئے گئے وقت پر نظر رکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جانا ہے چاہے کسی حلقے میں اسلامی بھائیوں کی تعداد پوری ہو یا کم، ہمیں وقت کو مدِ نظر رکھنا ہے۔)(وقت 10 منٹ)

تَحِیَّۃُ الْوُضُو

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 20 کے جز تَحِیَّۃُ الْوُضُو کے نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

دعا

اے ربِّ مصطفٰی، اے ربِّ انبیاء، اے ربِّ صحابہ، اے اہلِ بیت کے رب ، اے ہمارے امامِ اعظم کے رب، ہمارے غوثُ الاعظم کے رب، اے ہمارے غریب نواز کو نوازنے والے، اے ہمارے امام احمد رضا خان کے خدائے رحمٰن، اے ہم گنہگاروں کو بخشنے والے ربِّ غفّار، اے ہم عیب داروں کے عیبوں کو چھپانے والے خدائے ستّار، اے مولا! تیرے نافرمان بندے تیری بارگاہ میں حاضر ہیں، ابھی چند روز پہلے ہی کی بات ہے کہ ہر ایک کے لب پر یہ بات تھی کہ عنقریب رمضان شریف کی آمد ہونے والی ہے اور

نمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے

نمازِ جنازہ ”فرضِ کِفایہ“ ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کرلے توسب بَرِیُٔ الذِّمَّہ ہوگئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے۔ اِس کے لئے جماعت شَرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا۔ اس کی فرضیَّت کا انکار کفر ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۵، عالمگیری، ۱/ ۱۶۲، دُرِّمختار، ۳/ ۱۲۰)

نمازِ جنازہ میں دو رُکن اور تین سنّتیں ہیں

دو رُکن یہ ہیں: (1)...چار بار ”اَللّٰہُ اَکْبَرْ“ کہنا (2)...قیام۔ (دُرِّمختار، ۳/ ۱۲۴) اس میں تین سنّتِ مُؤَکَّدہ یہ ہیں: (1)...ثَناء (2)...دُرُود شریف (3)...مَیِّت کیلئے دُعا۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۹)

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)

مقتدی اِس طرح نیّت کرے: ”میں نیّت کرتا ہوں اِس جنازے کی نَماز کی، واسطے اللہ پاک کے، دُعا اِس میّت کیلئے، پیچھے اِس امام کے“ (فتاوٰی تاتارخانیہ، ۲/ ۱۵۳) اب امام و مقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور ”اَللّٰہُ اَکْبَرْ“ کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثَناء پڑھیں۔ اس میں ”وَتَعَالٰی جَدُّكَ“ کے بعد ”وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰـهَ غَيْرُكَ“ پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے ”اَللّٰہُ اَکْبَرْ“ کہیں، پھر دُرُودِ ابراہیمی پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے ”اَللّٰہُ اَکْبَرْ“ کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بُلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ۔ باقی تمام اَذکار امام و مقتدی سب آہِستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر ”اَللّٰہُ اَکْبَرْ“ کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ سلام میں میّت، فرشتوں اور حاضِرینِ نماز کی نیت کرے، اُسی طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیّت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میّت کی بھی نیّت کرے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۹، ۸۳۵ ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بالغ مرد و عورت کے جنازے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

الٰہی! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ الٰہی! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔ (مستدرک، ۱/۶۸۴، حدیث: ۱۳۶۶)

نابالغ لڑکے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

الٰہی! اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اَجر (کا مُوجِب) اور وقت پر کام آنے والا بنا دے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔ (کنزُ الدّقائق، ص ۵۲)

نابالغہ لڑکی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً۔

الٰہی! اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی مُوجِب) اور وقت پر کام آنے والی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ۱/۱۶۴)

جُوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا

جوتا پہن کر اگر نمازِ جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضَروری ہے اور جوتا اُتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضَروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک سوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں: ”اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اُتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔“ (فتاوی رضویہ، ۹/۱۸۸)

چند جنازوں کی اکٹھی نماز کا طریقہ

چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جا سکتے ہیں، اس میں اِختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قِطار بند۔ یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سرہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سرہانا وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اسی پر قِیاس کیجئے)۔ (بہارِ شریعت، ۱/۸۳۹، عالمگیری، ۱/۱۶۵)

جنازے میں کتنی صفیں ہوں؟

بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین صَفیں ہوں کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”جس کی نَماز (جنازہ) تین صَفوں نے پڑھی اُس کی مغفِرت ہو جائے گی۔“ اگر کُل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام بن جائے اب پہلی صَف میں تین کھڑے ہو جائیں دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔ (غُنْیہ، ص۵۸۸) جنازے میں پچھلی صَف تمام صَفوں سے اَفضل ہے۔ (دُرِّمُختار، ۱۳۱/۳)

جنازے کی پوری جماعت نہ ملے تو؟

مَسْبُوق (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اَندیشہ ہو کہ دُعا وغیرہ پڑھے گا تو پوری کرنے سے قَبل لوگ جنازے کو کندھے تک اُٹھا لیں گے تو صِرف تکبیریں کہہ لے دُعا وغیرہ چھوڑ دے۔ چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہیں پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہے۔ پھر سلام پھیر دے۔ (دُرِّمُختار، ۱۳۶/۳)

پاگل یا خودکُشی والے کا جنازہ

جو پیدائشی پاگل ہو یا بالغ ہونے سے پہلے پاگل ہو گیا ہو اور اسی پاگل پَن میں موت واقِع ہوئی تو اُس کی نَمازِ جنازہ میں نابالغ کی دعا پڑھیں گے۔ (جوہرہ، ص۱۳۸، غُنیہ، ص۵۸۷) جس نے خودکُشی کی اُس کی نَمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ (دُرِّمُختار، ۱۲۷/۳)

جنازے کو کندھا دینے کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے: جو جنازے کو چالیس قدم لے کر چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ نیز حدیث شریف میں ہے: جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ اُس کی حَتْمی (یعنی مُستَقِل) مغفرت فرمادے گا۔ (جوھرہ نیرہ، ص۱۳۹، دُرِّمُختار، ۱۵۸/۳۔۱۵۹، بہارِ شریعت، ۸۲۳/۱)

جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازے کو کندھا دینا عبادت ہے۔ سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی

طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔(عالمگیری،۱/۱۶۲، بہارِ شریعت، ۱/۸۲۲) بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اِعلان کرتے رہتے ہیں، ”دو دو قدم چلو!“ ان کو چاہئے کہ اس طرح اعلان کیا کریں: ”دس دس قدم چلو۔“

بچّے کا جنازہ اُٹھانے کا طریقہ

چھوٹے بچّے کے جنازے کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلے تو حَرَج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں۔(عالمگیری،۱/۱۶۲) عورتوں کو (بچّہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۸۲۳، دُرِّمختار، ۳/۱۶۲)

عملی طریقہ

2:46 تا 3:00 (15 منٹ)

مُبلِّغ اسلامی بھائی سلام پھیرنے کی عملی مشق کروائیں۔

خُرُوجِ بِصُنْعِہٖ (سلام) کے مدنی پھول

- ... قعدۂ اَخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا کام جان بوجھ کر کرنا جو نماز سے باہر کر دے مگر سلام کے علاوہ کوئی اور کام اِرادَتاً پایا گیا تو نماز وَاجِبُ الْاِعَادَہ ہو گی اور اگر بِلا ارادہ پایا گیا تو نماز باطل۔(نماز کے احکام، ص ۲۱۷)
- ... دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ ”اَلسَّلَام“ دونوں بار واجب ہے۔(نماز کے احکام، ص ۲۲۰ ماخوذاً)
- ... ان الفاظ کے ساتھ دوبار سلام پھیرنا سنت ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ۔(نماز کے احکام، ص ۲۳۰ ماخوذاً)
- ... پہلے سیدھی پھر اُلٹی طرف سلام۔

  پہلے سیدھی طرف پھر الٹی طرف منہ پھیرنا، یہ دونوں سنت ہیں۔(نماز کے احکام، ص ۲۳۰ ماخوذاً)
- ... دونوں طرف فرشتوں و نمازیوں پر سلام کی نیت کرنا۔

مقتدی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ملائکہ کی نیت کرے۔ اور اگر امام اس کے

مُحاذِی یعنی ٹھیک سامنے کی سیدھ میں ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے۔ (نماز کے احکام، ص۲۳۱ ماخوذاً)

مُنْفَرِدْ صرف کِراماً کاتِبِین و مُحافِظ فرشتوں ہی کی نیت کرے۔ (نماز کے احکام، ص۲۳۱ ماخوذاً)

● ...پہلے سیدھے پھر الٹے کندھے کی طرف نگاہ کرنا۔

پہلے سلام میں سیدھے پھر الٹے سلام میں اُلٹے کندھے کی طرف نگاہ کرنا، یہ دونوں مستحب ہیں۔ (نماز کے احکام، ص۲۳۶ ماخوذاً)

● ...اہم مدنی پھول: سنتیں یا مستحبات کے ترک سے سجدۂ سَہْو واجب نہیں ہوتا، نماز ہو گئی مگر دوبارہ پڑھ لینا مستحب ہے بھول کر ترک کیا ہو یا جان بوجھ کر۔

سنتیں اور آداب کا حلقہ

(3:00 تا 03:10)(وقت 10 منٹ)

کرم یا رسولَ اللہ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 13 مدنی پھول

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ● اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فَراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو (ترمذی، ۳/ ۳۵۲، حدیث: ۱۸۹۲)

● نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود، ۳/ ۴۷۴ حدیث: ۳۷۲۸) مشہور مُفَسِّر حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراۃ، ۶/ ۷۷) البتّہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں،

● پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے ● چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ● پانی تین سانس میں پئیں ● بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ● لَوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابہت رکھتا ہے، ان دو

(یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از: فتاوی رضویہ، ۴/۵۷۵، ۲۱/ ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ● پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادۃ، ۵/۵۹۴) ● پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہئے ● حُجّةُ الْاِسْلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بسم اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلے سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (اِحیاء العُلوم، ۲/۸) ● گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے ● منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقهية الكبرى، ۴/۱۱۷، کشف الخفاء، ۱/۳۸۴) ● پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کام

(03:30 تا 3:11)(وقت 20 منٹ)

(ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے نواں مدنی کام)

ہفتہ وار مدنی حلقہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حسرت والی مجلس

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُود پڑھ کر آراستہ

کرو، بے شک تمہارا دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامَت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۱۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دَعوتِ اسلامی اور نیکی کی دعوت کا جدید انداز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی جہاں بزرگانِ دِین کے طور طریقوں پر عَمَل پیرا ہو کر تبلیغِ دین کا فریضہ سر انجام دینے میں کوشاں ہے، وہیں جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ہر طرح علمِ دِین کی نشر و اشاعت میں مَصروفِ عَمَل ہے اور اللہ پاک کے فَضْل وکَرَم سے دن بدن مزید ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے، اسی سلسلے کی ایک کڑی ہفتہ وار مدنی حلقہ بھی ہے۔ جس میں عاشقانِ رسول کی صُحْبَت کے ساتھ ساتھ اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دَعْوَتِ اِسلَامی حضرت علّامہ مولانا ابو بِلال محمد اِلْیَاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی صحبتِ بابَرَکت (بصورتِ آواز / ویڈیو) میں بیٹھ کر عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا مَوْقَع ہاتھ آتا ہے، مزید یہ کہ ان کی زبان سے ادا ہوئے کلمات کی تاثیر سے اِصْلَاحِ نَفْس کا سامان ہوتا ہے۔

صُحْبَتِ صَالِح تُرا صَالِح کُنَد
صُحْبَتِ طَالِح تُرا طَالِح کُنَد

یعنی اچھّوں کی صحبت اچھّا اور بُروں کی صحبت بُرا بنا دیتی ہے۔

شَیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی زبان میں اللہ پاک نے بڑی تاثیر عَطا فرمائی ہے۔ آپ کا اندازِ بیان بے حد سادہ و عام فَہْم اور اندازِ تَفْہِیم اس قدر ہمدردانہ ہوتا ہے کہ سننے والوں کے دلوں میں تاثیر کا تیر بن کر پَیْوَسْت ہو جاتا ہے۔ مُنْجِیات (یعنی نجات دلانے والے اعمال) مثلاً صَبْر، شُکْر، تَوَکُّل، قَنَاعَت اور خوف ورَجا وغیرہ کی تعریفات و تفصیلات اور مُہلِکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال) مثلاً جھوٹ، غیبت، چُغلی، حَسَد، تکبُّر، بُغْض و کینہ اور ریاکاری وغیرہ کے اَسْبَاب وعلاج آسان طریقوں سے بیان کرنا آپ کا ہی خاصہ ہے۔ آپ کے بیانات سننے والوں، سُن کر عَمَل کرنے والوں کی مَحْوِیَّت کا عالَم قابلِ دِید ہوتا ہے۔ نیز اب بھی دُنیا کے واحد

سو فیصد (100%) شَریعت کے مُطابِق چلنے والے مَدَنی چینل کے ذَرِیعے بیک وَقْت لاکھوں مسلمان آپ کے مَدَنی مُذاکروں کے فیضان سے مالا مال ہو رہے ہیں جبکہ سوشل میڈیا (SOCIAL MEDIA) اور انٹرنیٹ پر دیکھنے سننے والوں کی تعداد اس کے عِلاوہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دَعْوتِ اسلامی کے قِیام سے لے کر اب تک ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں مسلمان آپ کے سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں سے مُسْتَفِیض ہوئے اور ہزاروں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہوا اور بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگیوں سے تائب ہو کر راہِ سنّت پر گامزن ہوئے۔

ہفتہ وار مدنی حلقہ کیا ہے؟

دَعْوتِ اِسْلَامی کی تنظیمی اِصْطِلاح میں ہر ذیلی حلقے میں کسی کے گھر اِسْلَامی بھائیوں کو جَمْع کر کے شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ریکارڈڈ بیانات اور مَدَنی مُذاکرے، جانشینِ امیرِ اہلسنّت، دَارُالْاِفْتَا اہلسنّت کے مفتیانِ کرام کے بیان و سلسلے، نگران و اراکینِ شوریٰ کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والے (آڈیو/ویڈیو) بیانات/سلسلے دیکھنا سننا ہفتہ وار مَدَنی حلقہ کہلاتا ہے۔

نوٹ: ہفتہ وار مَدَنی حلقہ وَقْتِ مُقَرَّرہ پر کسی کا اِنتِظار کئے بغیر، گھر بدل بدل کر نئے نئے اسلامی بھائیوں کو شرکت کی دَعْوت دے کر پابندی سے کیا جائے، جس کا آغاز تلاوت و نعت سے اور اِخْتِتام صلوٰۃ و سَلام کے 3 اَشعار اور مُخْتَصَر دُعا پر ہو۔ آخر میں چائے وغیرہ کے بجائے تقسیمِ رسائل اور انفرادی کوشش کی ترکیب کی جائے۔ (ہَدَف ہر ذیلی حلقے میں ہفتہ وار 1 مدنی حلقہ: شرکا: کم از کم 12 اسلامی بھائی، مدنی حلقے کا دورانیہ: تلاوت و نعت و بیان کا کل دورانیہ: 41 منٹ، اِنفرادی کوشش و مُلاقات: 19 منٹ)

ہفتہ وار مدنی حلقے کے متفرق مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہفتہ وار مَدَنی حلقے سے مُتَعَلِّق کچھ مَدَنی پھول مُلاحظہ فرمائیے جن پر عَمَل پیرا ہو کر اس مَدَنی کام سے کَمَاحَقُّہٗ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور اس کی کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

- ہر ذیلی حلقے میں ہفتہ وار مَدَنی حلقے کا اِہتمام فرمائیں۔

● نئے نئے اسلامی بھائیوں کو شرکت کے لئے راضی کریں۔

● جس چیز پر بیان سنیں گے، اُس کو پہلے سے چیک کرلیں تاکہ مدنی حلقے میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

● ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی دَعوت دینے میں گھڑی کا وَقت بتائیں مثلاً فُلاں مقام پر رات آٹھ (8) بجے ہفتہ وار مَدَنی حلقہ ہو گا۔اب کسی کا اِنتِظار نہ فرمائیں، خواہ ایک ہی اِسلامی بھائی مَوجُود ہو وُہی مدنی حلقے کا آغاز کر دے۔اگر اِسلامی بھائیوں کے جَمْع ہونے کا اِنتِظار کیا تو اِجتماع ناکام ہو سکتا ہے۔

● بیان / مدنی مذاکرہ وغیرہ چلانے سے پہلے تِلاوَت اور ایک نعت شریف سے مَدَنی حلقے کا آغاز کیا جائے۔ (اگر USB وغیرہ میں تلاوت و نعت ہو تو پھر حاجَت نہیں)

● ایک جگہ مَخْصُوص کرنا ضروری نہیں۔گھر بدل بدل کر ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنے میں فائدہ زِیادہ ہے کہ اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ نئے نئے اسلامی بھائی زِیادہ مُسْتَفِیض ہوں گے۔

● جب بیان جاری ہو، اس وَقت حَتَّی الْاِمْکَان باتیں نہ کی جائیں ورنہ توَجُّہ بٹ جائے گی۔

● جو بھی بیان / مدنی مذاکرے وغیرہ سے مدنی پھول سُنیں اسے سمجھنے اور یاد رکھنے کی کوشش کریں اور یاد رکھنے کے لئے حاضر دِماغی (مُکمَّل توَجُّہ اور دِلجمعی) کے ساتھ سننا ضروری ہے۔ حضرت سَیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ قلبی سے بغور سُن، کیونکہ جب دل حاضِر ہوتا ہے تو کہی جانے والی تمام باتیں سمجھتا ہے لیکن جب دل غائب ہوتا ہے تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ (الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص ۱۸۵)

● مَدَنی مُذاکرَہ یا بیان وغیرہ سنتے ہوئے اس میں بیان ہونے والی اہم باتوں کے مَدَنی پھول اپنی ڈائری میں لکھتے جائیں۔

● مدنی حلقے کے اِختِتام پر چائے وغیرہ کے بجائے تقسیمِ رسائل اور اِنفرادی کوشش کی ترکیب کی جائے تو بہتر ہے۔

● اگر مَعْلُوم ہو کہ صاحِبِ خانہ چائے وغیرہ کا اِنتِظام کریں گے تو اب اُن کو چائے کے بجائے رسائل تقسیم کرنے کی ترغیب دِلائیں نہ کہ پہلے ہی سے مُطالَبہ فرمائیں کہ رسالے بانٹنے ہوں گے۔ (مدنی حلقے کا اِہتمام کرنے والے ذِمّہ دار تقسیمِ رسائل کا پیشگی اِنتِظام رکھیں تو مدینہ مدینہ)

● صلوٰۃ وسلام کے تین (3) اَشعار اور مُختصر دُعا پر مدنی حلقے کا اِختِتام فرمائیں۔

● بعد میں سب سے مُلاقات کریں اور ہفتہ وار اجتماع / مدنی مذاکرہ، مَدَنی دورہ کی دَعْوت اور مَدَنی قافلوں میں سَفَر وغیرہ، 12 مدنی کاموں کے لئے اسلامی بھائیوں کو تیّار کریں۔

● نصیحت کی بات مَدَنی مشورے میں ہو یا بیان میں، ہر سُننے والا اپنے آپ کو مخاطب سمجھے یعنی یہ سمجھے کہ اُسی سے کہا جارہا ہے۔ (مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ بمطابق مئی 2009ء)

● اگر ہم اپنے گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے خواہش مند ہیں تو مہربانی فرما کر اَہْلِ خانہ کو نَرْمی کے ساتھ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والے بیانات وغیرہ سننے پر آمادہ کریں۔

● مدنی حلقے کا کم سے کم 3 ماہ کا پیشگی جَدْوَل بنالیا جائے کہ کس تاریخ کو کس کے گھر میں مدنی حلقہ ہو گا تاکہ اگر کسی گھر میں شادی یا کوئی اور گھریلو مَصْرُوفِیَّت ہوئی ہو تو مدنی حلقہ اس سے مُتَاَثِّر نہ ہو۔

● پیشگی جَدْوَل بنانے کے بعد کم سے کم 7 دن قَبْل یاد دہانی بھی کروائی جائے، تاکہ اگر اَہْلِ خانہ کی طرف سے کوئی عُذْر ہو تو پیشگی کسی اور مقام کی ترکیب کی جاسکے۔

● جس گھر میں مدنی حلقے کی ترکیب ہو، اُس گھر میں کسی غمی / خوشی / ایصالِ ثواب اجتماع / اجتماعِ ذِکر و نعت وغیرہ کے مَوْقَع پر اگر اَہْلِ خانہ کی طرف سے شِرکت کا کہا جائے تو ممکنہ صُورت میں ضَرور شِرکت کی جائے تاکہ اِن کی دِلجوئی بھی ہو اور آئندہ کے لیے بھی اِن سے روابط رہیں۔

● جس گھر میں مدنی حلقے کی ترکیب ہو، وہاں شَرْعی پردے کا بھی خصوصی اِہتمام ہو، گھر میں مَوجود خواتین کی آوازیں مدنی حلقے میں شریک اسلامی بھائیوں تک نہ پہنچیں اور شرکا اِسلامی بھائی اَہْلِ خانہ کا لحاظ رکھیں۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول
(ضروری ترمیم واِضافہ کے ساتھ)

● اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان (آڈیو / ویڈیو) سُننا ایک اہم ترین مَدَنی کام ہے۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بمطابق جنوری فروری 2009ء)

● دَعْوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو گھر گھر پہنچانے کے لئے روزانہ گھر درس، روزانہ ایک بیان یا مَدَنی مُذاکَرے کی VCDS سننا، مَدَنی دورے کی دَعْوت، مَدْرَسۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان انتہائی مُفید ہیں۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بمطابق جنوری فروری 2009ء)

● ہفتہ وار مدنی حلقے میں VCD "درسِ فیضانِ سُنّت کے 22 مَدَنی پھول" دِکھانے کے بعد شُرکائے اجتماع سے مدنی درس (دَرسِ فیضانِ سُنّت) کی نیتیں اور VCD "رونے والوں کو جنّت ملے گی" کے بعد مَدْرَسۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان پڑھنے / پڑھانے کی ترغیب دلائیں۔ اگر یہ VCDS چل چکی ہوں تو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والی دیگر VCDS کی ترکیب کریں۔

● شعبۂ تعلیم اور دیگر شعبوں میں بھی ہفتہ وار مَدَنی حلقہ اور تقسیمِ رسائل کی ترکیب کریں۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، محرم الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق دسمبر 2011ء)

ہفتہ وار مدنی حلقے سے متعلق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سُوال جواب

سوال: ہفتہ وار مَدَنی حلقے کا مُکمَّل دورانیہ کتنا ہونا چاہئے؟

جواب: 1 گھنٹہ ہونا چاہئے، اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

تلاوت و نعت و بیان کا دورانیہ:	41 منٹ
آخر میں اِنفرادی کوشش کا دورانیہ:	19 منٹ

سوال: ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب بنانا کس کی ذِمّہ داری ہے؟

جواب: نگرانِ ذیلی حلقہ مُشاوَرت۔ (جہاں ذیلی نگران کا تقرُّر نہ ہو، وہاں نگرانِ حلقہ مُشاوَرت خود اس کی ترکیب کریں) عَلاقائی مُشاوَرت کے نگران، اپنے حلقہ اور ذیلی حلقہ نگرانوں کا مدنی مشورہ کرکے ہر 3 ماہ میں پیشگی جَدْوَل بنالیں اور ذیلی حلقے اور حلقے کے سب اِسلامی بھائیوں کو اِطّلاع کر دیں۔

سوال: ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شَیْخِ طَرِیْقت، اَمیرِ اَہْلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عِلاوہ کسی اور مُبلِّغ یا نگران کا بیان چلایا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اَمیرِ اَہْلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عِلاوہ، جانشینِ اَمیرِ اَہْلسُنّت، دار الافتا اہلسنّت کے مُفتیانِ کرام، نگران واراکینِ شوریٰ کے بیانات (آڈیو / ویڈیو) چلائے جاسکتے ہیں۔

سوال: کیا ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں LCD کے عِلاوہ موبائل، ٹیبلٹ پی سی (TABLET PC) وغیرہ پر بھی ترکیب کی جاسکتی ہے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ LCD ہو تاکہ دیکھنے / سُننے والوں کو آسانی ہو۔

سوال: کیا ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب مَسْجِد میں بھی کی جاسکتی ہے؟

جواب: نہیں، البتہ اگر صرف آڈیو ہو تو مسجد میں بھی ترکیب کی جاسکتی ہے۔

سوال: دورانِ مدنی حلقہ بجلی بند ہونے کی صُورت میں ذِمّہ دار خود بیان کرسکتے ہیں؟

جواب: مُبَلِّغ کے پاس مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رسائل یا فیضانِ سُنّت پیشگی ہونی چاہئے تاکہ ایسی صُورت میں ہاتھوں ہاتھ مَدَنی دَرْس کی ترکیب کی جاسکے، مُتَبادِل ترکیب پہلے سے ہی ہونی چاہئے۔

سوال: ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب ایک ہی گھر میں بنائی جائے یا مُخْتَلِف گھروں میں؟

جواب: گھر بدل بدل کی ترکیب کی جائے۔

سوال: کسی چوک یا بازار میں راستہ بند کرکے ہفتہ وار مَدَنی حلقہ کی ترکیب کرنا کیسا؟

جواب: دُرست نہیں کہ حقوقِ عامہ کی تلفی ہے۔

سوال: کیا کسی دُکان یا مارکیٹ میں ہفتہ وار مدنی حلقے کی ترکیب کی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! کی جاسکتی ہے، مگر دُکان کے مالک سے پیشگی طے ہو اور وہ دُکاندار پڑوسیوں کو بھی دعوت دے۔

سوال: جس جگہ ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب ہو، کیا وہاں پردے میں رہ کر اسلامی بہنیں بھی اس میں شریک ہوسکتی ہیں؟

جواب: شریک نہیں ہوسکتیں۔

سوال: کیا ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں کرسیوں وغیرہ کی ترکیب کی جاسکتی ہے؟

جواب: حسبِ ضرورت ترکیب کی جاسکتی ہے۔

سوال: ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں کیا ذِمّہ داران اور شخصیات کو بھی دعوت دی جائے؟

جواب: جی ضرور دعوت دی جائے اور شرکت کی صُورت میں ملاقات و اِنفرادی کوشش اور تقسیمِ رسائل کی

بھی ترکیب کی جائے۔

سوال: ہفتہ وار مَدَنی حلقہ کے اِختِتام پر خیر خواہی کر سکتے ہیں؟

جواب: حَتَّی الْاِمْکَان تقسیمِ رسائل کی ترکیب کریں، اگر صاحِبِ خانہ اِصرار کریں تو فقط چائے وغیرہ کی ترکیب ہو۔

سوال: کیا اجتماعی طور پر ریکارڈڈ ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے سے ہفتہ وار مَدَنی حلقہ والے مَدَنی انعام پر بھی عَمَل مان لیا جائے گا؟

جواب: اگر کسی شَرْعی عُذْر کے سَبَب مدنی مذاکرہ نہیں دیکھ سکے تو مانا جائے گا ورنہ نہیں۔

سوال: کیا ہفتہ وار مَدَنی حلقے کے لئے تنظیمی طور پر کوئی وَقْت مُقَرَّر ہے یا کسی بھی وَقْت ترکیب کر سکتے ہیں؟

جواب: جس وَقْت شرکا کو زِیادہ سُہُولَت ہو، اُسی وَقْت بہتر ہے، گھر والوں کی سُہُولَت کو بھی پیشِ نظر رکھیں۔

سوال: ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں بیان سننے کے بعد کوئی ذِمّہ دار بھی بیان کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: طے شُدہ طریقِ کار کے مُطابِق ہی ترکیب کی جائے۔

سوال: تعداد زِیادہ ہونے پر ساؤنڈ سسٹم کا اِستِعمال کرنا کیسا؟

جواب: اگر تعداد زیادہ ہو تو ایسے اسپیکر لگائے جائیں کہ جس سے گھر والوں اور پڑوسیوں کو تشویش اور پریشانی نہ ہو۔

سوال: ہفتہ وار مدنی حلقے کے بعد کتنی دیر تک اُسی گھر میں ٹھہریں؟

جواب: آغاز سے اِختتام تک 1 گھنٹے کا جَدْوَل ہونا چاہیے، جَدْوَل پورا ہوتے ہی چلے جائیں، زیادہ دیر ٹھہرنے میں گھر والے بھی آزمائش میں آسکتے ہیں۔

سوال: کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہر ہفتہ وار مدنی حلقے میں اگلے ہفتہ وار مدنی حلقے کا اِعْلان کر دیا جائے؟

جواب: مرحبا! اِنْ شَآءَ اللہ اس سے فائدہ ہو گا اور شرکا کی تعداد بڑھے گی۔

سوال: اگر ہفتہ وار مدنی حلقے میں بڑے تنظیمی ذِمّہ داران کی شرکت ہو تو اِس کے کیا فوائد حاصِل ہوں گے؟

جواب: علاقہ / ڈویژن / کابینہ یا زون سطح کے کسی بھی ذِمّہ دار کی شِرْکَت کی خَبَر سُن کر زِیادہ اسلامی بھائیوں کی آمد کا اِمکان ہے، اس کا پیشگی وَقْت لے کر جَدْوَل بنایا جائے تو مدینہ مدینہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی درس سکھائیں اور دلوائیں

(3:31 تا 03:40)(وقت 10 منٹ)

(مدنی درس کا طریقہ صفحہ نمبر 71 سے دیکھ لیجئے)

فکرِ مدینہ مع لکھ کر گفتگو

(03:41 تا 03:45)(وقت 5 منٹ)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 15 پر عمل کرتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔(اِنْ شَآءَ اللہ)

دعائے عطار

یااللہ! جو کوئی سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک کلمہ نہ پڑھ لے۔ امین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل تو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِ لَمْ یَزَل

فکرِ مدینہ کا طریقہ

(فکر مدینہ کا طریقہ صفحہ نمبر 75 پر ہے۔)

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمائیے۔

نمازِ عصر کی تیاری

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

بعد نمازِ عصر مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مَدَنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ سنانے کے مدنی پھول

● اعتکاف کے آخری عشرہ میں مسجد میں آڈیو مدنی مذاکرہ چلاتے وقت چند باتوں کا خیال رکھا جائے۔ جو مجلس مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے وہ مدنی مذاکرہ دکھا سکتی ہے۔ ● جس موبائل سے آڈیو مدنی مذاکرہ چلا رہے ہیں اس موبائل فون کی ٹیون نہ بجے۔ ● کسی قسم کا کوئی اشتہار نہ چلے۔ ● کسی قسم کا میوزک یا عورت کی آواز نہ آئے۔ ● ایسی جگہ مدنی مذاکرہ سنوایا جائے جہاں نمازیوں کو تشوِیش نہ ہو۔ ● مدنی مذاکرہ دیکھنے والے معتکفین کو روزانہ مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ میں لائیو دکھانے کی ترکیب کی جائے۔

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ دکھانے کا سامان

● مدنی چینل ریڈیو ایپ ● ساؤنڈ ● ساؤنڈ اور موبائل کے ساتھ اٹیچ ہونے والی تار ● ساؤنڈ اگر نہ ہو تو چھوٹا اسپیکر بھی چل سکتا ہے ● پانی کا انتظام ● مدنی عطیات بکس ● ہفتہ وار رسائل کا بستہ۔

افطار اجتماع

تلاوت، نعت کے بعد

سنتوں بھرا بیان (وقت 25 منٹ)

نزع کی سختیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 271 صفحات پر مشتمل کتاب "آبِ کوثر" کے صفحہ نمبر 201، 202 پر جو درود شریف کی فضیلت درج ہے، وہ سُنیے اور کثرتِ درود کی سچے دل سے نیّت کیجئے۔ چنانچہ لکھا ہے ایک مریض نزع کی حالت میں تھا (یعنی اُس کی روح جسم سے نکلنے ہی والی تھی)، اس کا دوست تیمار داری کے

لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا! اے دوست! جاں کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی، کیونکہ میں نے علمائے کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک کی کثرت کرے، اُسے اللہ پاک موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ اِسلامی بھائی بہت خُوش نصیب ہیں جو اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، وضو بے وضو، درود پڑھتے ہی رہتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ کثرتِ درود کی سعادت حاصل کرنے کی برکت سے نزع کی سختیاں آسان ہو جائیں گی اور قبر و آخرت کی منزلیں بھی سہولت سے طے ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی مرا شِعَار دُرُود
جان نکلے تو اس طرح نکلے تجھ پر اے غمزدوں کے یار درود
دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے لب سے جاری ہو بار بار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا مَوضُوع ہے "نزع کی سختیاں"۔ آج میں آپ کے سامنے اِس حَوالے سے چند مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے موت کی تلخی سے مُتعلّق ایک حکایت پھر چند آیاتِ مُبارَکہ اور احادیثِ طیّبہ آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ اس کے بعد رُوح نکلتے وَقْت انسان جس تکلیف سے گُزرتا ہے، اُس کیفیَّت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ موت کی شِدّت کے بارے میں اَسْلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے اَقْوال اور حضرتِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلام کے وَقْتِ نزع تَشْرِیْف لانے کی کیفیت بھی عرض کروں گا۔ اس کے بعد امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یہ فرمان بھی آپ کو سُناؤں گا کہ "بُرے خاتمے کا خوف کس شخص کو ہے" اس کے بعد موت کی کَڑواہٹ مِٹانے کا طریقہ اور آخر میں مسواک کے مَدَنی پُھول بھی پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کی کڑواہٹ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مُشتمل کتاب "حکایتیں اور نصیحتیں" کے صفحہ 553 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قَبْر سے گُزرے تو بنی اِسرائیل نے عَرض کی: "اے رُوحُ اللہ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)! اللہ کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قبر والے کو زِندہ کرے تاکہ ہم اِس سے موت کا تذکرہ سُنیں۔" چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس قَبْر کے قریب دو رَکعت نماز اَدا کرنے کے بعد اللہ پاک سے حضرتِ سام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو زِندہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ پاک نے اُنہیں زِندہ فرما دیا۔ وہ سَر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: یہ سفیدی تو تمہارے زَمانے میں نہیں تھی۔ اُنہوں نے کہا: یا رُوحَ اللہ! میں آواز سُن کر سمجھا کہ قِیامت قائم ہوچکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہوگئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنتقال کو کتنا عرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: چار ہزار سال، مگر اب تک موت کی سختی اور کڑواہٹ مجھ سے نہیں گئی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ۵۵۳)

عَطا کر عافِیَّت تُو نَزع و قَبْر و حَشر میں یارب وَسیلہ فاطمہ زَہرا کا کر لُطف و کرم مَولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص ۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ باوُجود یہ کہ ایک جَلِیْلُ الْقَدر اور اُولُوالعَزْم (بلند ہمت) نبی حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے شہزادے ہیں اور یہ اُن چند اَفراد میں سے تھے کہ جو حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے تھے، لیکن حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ارشاد پر اُٹھتے وَقت قِیامت آنے کے خوف سے ان کے بال سفید ہوگئے اور چار ہزار سال گُزر جانے کے بعد بھی موت کی کَڑواہٹ باقی تھی اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے پلّے میں کوئی بھی نیک عمل نہیں، گُناہوں کی کَثرت میں ہم سب سے آگے ہیں، خُدا کی نافرمانی میں گویا کہ ہمارا کوئی ثانی نہیں، دن رات گُناہوں پر کمر بَستہ ہیں، مگر افسوس! ہمیں نَزع

کی سختیوں کا کچھ خوف نہیں۔ یاد رکھئے کہ موت سے پہلے نزع کا مرحلہ بہت سخت ہے۔ خُدارا! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے اپنے گُناہوں سے سچی توبہ کرلیجئے ورنہ ایسا نہ ہو کہ گُناہوں کی نُحوست کی وَجہ سے نزع کی سختیوں کا سامنا کرنا پڑے۔ گُناہوں سے توبہ کرنے اور نیکیاں اپنانے اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہے۔ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! اِنْ شَآءَ اللہ عاشقانِ رسول کی صُحبت سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گُناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
اَرے او مُجرِم بے پَروا دیکھ سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے
ہائے رے نیند مسافر تیری کُوچ تیار ہے کیا ہونا ہے
دُور جانا ہے رہا دن تھوڑا راہ دُشوار ہے کیا ہونا ہے
منہ دکھانے کا نہیں اور سحر عام دربار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱٦۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت آکر ہی رہے گی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ موت بَرحق ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا اِنکار مُمکن نہیں۔ ہر وہ ذِی رُوح کہ جس نے زِندگی کا جام پی لیا ہے، اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالِم ہو یا غیرِ عالِم، پیر ہو یا فقیر، مُسلم ہو یا غیر مُسلم، جس بھی حیثیّت کا حامِل کوئی انسان ہے، اسے ضَرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ موت ہر ایک کو آنی ہے اس سے فَرار مُمکن نہیں۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور موت سے بچنے کیلئے جتنے بھی جَتن کرلیں لیکن موت سے ہر گز پیچھا نہیں چُھڑا سکتے۔ قرآنِ پاک میں یہی مضمون کئی مقامات پر بیان ہوا ہے۔ چُنانچہ پارہ 4 آلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جن یا فِرِشتہ، اللہ پاک کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے اور ہر چیز فانی ہے۔ (نورُ العرفان، ص۱۱۷) جبکہ ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ؕ (پ۵، النسآء:۷۸)

ترجمۂ کنز الایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تَفسیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقت، موت کی جگہ مُقرَّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر اور کسی حِیلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو، اپنے وَقت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تُم مَضبُوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِندگی کیلئے کتنے ہی حِفاظت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔

(تفسیرِ نعیمی، ۵/ ۲۴۲)

تُو خُوشی کے پُھول لے گا کب تلک	تُو یہاں زِندہ رہے گا کب تلک
لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فنا	خوشنما باغات کو ہے کب بقاء
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے	ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
چل دِیے دُنیا سے سب شاہ و گدا	کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہوا کہ موت کا دن مُقرَّر ہے۔ ہم چاہے کیسے ہی مَضبُوط مکان میں خُود کو بند کرلیں یا کیسی ہی بلند ترین جگہ پر جابیٹھیں لیکن موت سے بچ کر کہیں نہیں جاسکتے۔ اور جب کسی پر جاں کنی کا عالَم طاری ہوتا ہے اور جِسْم سے رُوح نکل رہی ہوتی ہے تو یہ بھی اِنتہائی دُشوار مُعاملہ ہے۔ نَزع کے وَقت پیش آنے والی سختیوں کا ذِکر قرآنِ مجید میں بھی مَوجُود ہے۔ چُنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَجَآءَتۡ سَکۡرَۃُ الۡمَوۡتِ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِکَ مَا کُنۡتَ مِنۡہُ تَحِیۡدُ ﴿۱۹﴾ (پ۲۶، ق:۱۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تُو بھاگتا تھا۔

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مُبلّغِ اسلام، حضرت علّامہ شُعیب حَرِیفیش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں:

”بِالْحَقِّ“ سے مُراد مُعامَلۂ آخِرت کی حقیقت ہے کہ جب مرنے والا آگاہ ہو گا اور بچشمِ سر (سر کی آنکھوں سے) موت کو دیکھے گا اور مَلَکُ الْمَوْت علیہ السلام کا مُشاہَدہ اور اسے دیکھ کر دل میں پیدا ہونے والا خوف اور گھبراہٹ ایک ایسا اَمر ہے جس کی حقیقت بیان کرنے سے ہر بیان کرنے والے کی عِبارَت قاصِر ہے اور اس کی ہولناکی کا اِحاطہ کرنے سے ہر وَضاحت کرنے والا عاجِز ہے۔ اِس کی حقیقت وہی جانتا ہے جو اس مَرحلے سے گُزر چکا ہو۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۸۳)

ایک اور آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْۚ (پ۷، الانعام: ۹۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کبھی تم دیکھو جس وَقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: چُونکہ کافر کو موت کے وَقت بہت قسم کی تکالیف ہوتی ہیں، اسی لئے غَمَرَات جمع (کا صیغہ) اِرشاد ہوا۔ (کافر کو) جان کنی کی تکلیف، دُنیا چُھوٹنے کی تکلیف، عذاب کے فِرِشتوں کو دیکھنے کی تکلیف، ان فِرِشتوں سے اپنی آئندہ تکالیف کی خَبَر کی تکلیف، غرضیکہ اِس پر تکالیف کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ مومن کیلئے وہ وَقت بہت سی خُوشیوں کا ہوتا ہے۔ مُفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چند سُطُور کے بعد مزید اِرشاد فرماتے ہیں: نَزع کی شِدّت اور چیز ہے اور موت کی غَمَرات و سَکَرات کچھ اور چیز۔ نَزع کی شِدّت سب کو ہے مگر موت کی غَمَرات کُفّار کو ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۷/ ۵۸۲)

نَزع کے وَقت ہونے والی تکلیف کے بارے میں چار اَحادیثِ مُبارکہ سُنئے۔ چُنانچہ

﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کی تکالیف اور اُس کے حلق میں اَٹک جانے کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا: یہ تکلیف تلوار کے تین سو وار کے برابر ہے۔ (موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ، ۵/ ۴۵۳، حدیث: ۱۹۲)

﴿2﴾ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں موت اور اس کی شِدّت کے بارے میں سُوال ہوا تو ارشاد فرمایا: آسان ترین موت ایک کانٹے دار ٹہنی کی طرح ہے جو کہ رُوئی میں پھنسی ہوئی ہو، لہٰذا جب بھی اسے رُوئی سے نکالا جائے گا اِس کے ساتھ رُوئی ضرور آئے گی۔ (موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، ۵/۴۵۳، حدیث: ۱۹۴)

﴿3﴾ دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مریض کی عِیادت کی، پھر اِرشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ اس پر کیا گُزر رہی ہے، اس کی کوئی رَگ بھی ایسی نہیں ہے جس پر علیحدہ علیحدہ موت کی تکلیف کا اَثر نہ ہو رہا ہو۔ (مسند البزار، مسند سلمان الفارسی، ٦/ ٤٨٠، حدیث: ٢٥١٢)

﴿4﴾ حضرت سیِّدُنا مَکْحُول رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر مُردے کا ایک بال بھی زمین و آسمان والوں پر رکھا جائے تو سب کے سب اللہ پاک کے حکم سے مَر جائیں کیونکہ ہر بال میں موت ہوتی ہے اور جس چیز پر بھی موت پڑ جائے وہ بھی مر جاتی ہے۔ (موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ، ٥/ ٤٥٢، حدیث: ١٩٠)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارَکہ میں وَقْتِ نَزع کی جو کیفیّت اور شِدّت بیان کی گئی ہے، اس سے مَعْلُوم ہوتا ہے کہ مرنے والا اِنتہائی شَدید قسم کے دَرْد اور تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ ذرا تصوُّر کیجئے کہ ہمیں ایک مچھر یا کھٹمل بھی کاٹ لے تو دیر تک اس جگہ کو سہلاتے رہتے ہیں اور اگر کبھی کسی چاقو یا چُھری کا چِرکا (ہلکا سا زَخم) لگ جائے تو ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ کئی دنوں تک پٹّی باندھے "ہائے ہائے" کرتے رہتے ہیں۔ اب ذرا سوچئے کہ تلوار کا زَخم ایسا نہیں ہوتا کہ تھوڑا سا چِرکا لگے بلکہ پوری قُوّت سے چلائی گئی تلوار کا وار جو کبھی تن کو دو ٹکڑے کر ڈالے تو کبھی سَر تن سے جُدا کر دے، کسی کی ٹانگ کاٹ دے تو کسی کا ہاتھ بیکار کر دے، اتنی شِدّت سے کیے جانے والے تلوار کے ایک وار میں کتنی تکلیف ہو گی۔ اب اَندازہ لگایئے کہ بھرپور شِدّت سے چلائی گئی تلوار کے تین سو واروں میں کتنی تکلیف اور دَرْد ہو گا۔ جبکہ ایک حدیث میں ہے: مُعَالَجَۃُ مَلَکِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَۃٍ بِالسَّیْفِ "یعنی موت کا ہر جھٹکا ہزار ضربِ تلوار سے سَخْت تَر ہے"۔

(کنز العمال، کتاب الموت، باب الثانی، فصل قسم الاول، ١٥/ ٢٤٠، حدیث: ٤٢١٨٣)

حالتِ نَزع کی مَنظر کَشی

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وَقْتِ نَزع پیش آنے والی کیفیات کی مَنظر کَشی کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راست رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجزاء کو

گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو بدن کی گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راست رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے، لہٰذا اُس وَقْت کی تکلیف اور درد کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تَعلُّق قائم ہے۔ تو ذَرا اندازہ کرو کہ اس وَقْت کس قدر تکلیف ہو گی جب تلوار براہِ راست رُوح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا اور چیخ وپکار کر سکتا ہے کیونکہ اس کے زبان و جسم میں طاقت مَوجود ہے جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ وپکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ موت کی تکلیف اس وَقْت بڑھ کر دل پر غَلَبہ کر لیتی ہے اور پھر پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حصّے کو کمزور کر دیتی ہے، یہاں تک کہ کسی بھی حصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہتی نیز سوچنے سمجھنے کی صَلاحِیَّت پر غالب آکر اسے حیران وپریشان کر دیتی ہے جبکہ زَبان کو گونگا اور باقی جِسمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی ہے، اگر کوئی شخص نَزع کے وَقْت رونا، چِلّانا یا مدد مانگنا بھی چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقْت اس کے حلق اور سینے سے غَرغَرہ اور گائے بیل کے ڈکرانے کی آواز ہی سنو گے، اس کا رنگ مٹیالا ہو جاتا ہے گویا مٹی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈِھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوح نکالی جا چکی ہو، اس کی حالت مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسْم کی ایک رَگ بھی کھنچ جائے تو بہت زِیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قدر تکلیف ہوتی ہو گی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسْم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں جبکہ توبہ کا دروازہ کچھ ہی دیر پہلے بند ہو جاتا ہے اور پھر حسرت وندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔

(احیاء العلوم، ۵/۵۱۱، ۵۱۲، ملتقطاً)

نزع میں رَبِّ غفّار تجھ سے موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مُصطفٰے ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لب کلمہ طیّبہ ہو اور ایمان پر خاتمہ ہو
آ گیا ہائے وقتِ قضا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۵، ۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ مَرنے والا نَزع کے وَقْت کتنی دَرْدناک کیفیت سے گُزرتا ہے، رُوح نکلتے وَقْت تکلیف کی شِدّت انسان کو مَفْلُوج کر دیتی ہے۔ اُس کی عقل کو حیران و پریشان، اس کے اَعضاء کو کمزور اور زبان کو خاموش کر دیتی ہے۔ یاد رہے! دِیْنِ اسلام چُونکہ ایک مکمل دین ہے اوراس میں ہمارے لیے زِندگی کے ہر شُعبے میں رَہنُمائی مَوجُود ہے۔ لہٰذا دینِ اسلام نے اس بارے میں بھی ہمیں رَہنُمائی کے مَدَنی پُھول عطا فرمائے ہیں کہ جب مَرِیض پر اس طرح کی کیفیَّت طاری ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ چُنانچہ اس کے مُتَعلِّق بہارِ شریعت سے چند اَہَم اور ضَروری مَدَنی پُھول پیش کیے جاتے ہیں جن پر عمل کرنا نہ صِرف ہمارے لئے بلکہ اس مرنے والے کے لیے بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ بہت ہی مُفید ہو گا اور ایسے اِنْتہائی نازُک موقع پر بھی ہمیں شَرِیْعَت کی پاسداری کرنے میں آسانی ہو گی۔ چُنانچہ صدرُ الشَّریعہ مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

- جب موت کا وَقْت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سُنَّت یہ ہے کہ دَہنی کَرْوَٹ پر لِٹا کر قِبلہ کی طرف مونھ (مُنہ) کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چِت لِٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قِبلہ کو مونھ (مُنہ) ہو جائے گا مگر اس صُورت میں سر کو قدرے اُونچا رکھیں اور قِبلہ کو مُونھ (مُنہ) کرنا دُشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔
- جاں کَنی کی حالت میں جب تک رُوح گلے کو نہ آئی، اسے تَلْقِین کریں، یعنی اس کے پاس بُلند آواز سے پڑھیں: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔

● جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تَلْقِیْن مَوْقُوف کر دیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تَلْقِیْن کریں کہ اس کا آخِر کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ہو۔

● تَلْقِیْن کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خُوشی ہو اور اس کے پاس اس وَقْت نیک اور پرہیز گار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وَقْت وہاں سُورۂ یٰسٓ شریف کی تِلاوت اور خُوشبو ہونا مُسْتَحَب ہے۔ مثلاً لُوبان یا اگر بتّیاں سُلگا دیں۔

● کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کُتّا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ملائکہ رحمت نہیں آتے۔

● جب رُوح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سَر پر لے جا کر گِرہ دے دیں کہ مُنہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور اُنگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زِیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۰۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی ایسا موقع آئے کہ ہم اپنے عزیز، رشتے دار، دوست اَحباب یا کسی بھی مُسلمان کو ایسی کیفیَّت میں پائیں تو ہمیں ان مذکورہ مَدَنی پُھولوں پر عمل کرنا چاہئے کہ ہماری تھوڑی سی توجُّہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ مرنے والے کے لئے بہت مُفید ہو گی۔ خُصُوصاً تَلْقِیْن تو ضَرور کرنی چاہئے کہ حدیثِ پاک میں مرتے وَقْت کلمہ پڑھنے والے کے لئے جنّت کی بِشارت ہے، چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا مَعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ کَانَ آخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ، یعنی جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہو وہ جنّت میں جائے گا۔ (ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ۳/ ۲۵۵، حدیث: ۳۱۱۶)

حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: اگرچہ عُمر بھر کلمہ پڑھتا رہا لیکن مَرتے وَقْت کلمہ ضَرور پڑھنا چاہیے کہ اس کی بَرَکت سے بخشش ہو گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۴۶)

اللّٰہ پاک ہمیں مُسلمانوں کی خَیْر خَواہی کا جذبہ عطا فرمائے اور بَوَقْتِ نَزع ان کے پاس بیٹھ کر کَثْرت سے ذِکْر و اَذْکار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نَزع کے وَقْت مرنے والے کو جس قَدر تکلیف ہوتی ہے اسے لَفْظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا، لیکن بعض بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہ نے سمجھانے اور موت کی سختیوں کا اِحْساس دِلانے کیلئے انہیں مثالوں کے ذَریعے بیان کیا ہے۔ آیئے اس حوالے سے چند روایات سُنتے ہیں۔

موت اور کانٹے دار شاخ

اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا کَعْبُ الاَحْبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا: اے کعب! ہمیں موت کے بارے میں بتایئے؟ اُنہوں نے عَرْض کی: ”اے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن! موت اس شاخ کی طرح ہے جس میں بہت سارے کانٹے ہوں اور اسے کسی آدمی کے پیٹ میں یوں داخل کیا جائے کہ ہر کانٹا کسی نہ کسی رَگ میں اَٹک جائے، پھر کوئی شخص اسے جھٹکے سے کھینچے تو جو کچھ نکلنا تھا وہ نکل آیا اور جو باقی رہ گیا وہ رہ گیا۔“ (احیاء العلوم، ۵/۵۱۸)

مرنے والے پر تعجُّب

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میرے والدِ مُحترم حضرتِ عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: ”مجھے مرنے والے انسان پر تعجُّب ہوتا ہے کہ عقل اور زبان ہونے کے باوُجُود وہ کیوں موت اور اس کی کیفیّت بیان نہیں کرتا۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب میرے والدِ محترم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وقتِ وِصال قریب آیا تو میں نے عرض کی: ”اے بابا جان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! آپ تو ایسے ایسے فرمایا کرتے تھے۔“ تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: ”اے میرے بیٹے! موت اس سے زِیادہ سَخْت ہے کہ اس کو بیان کیا جائے، پھر بھی میں کچھ بیان کئے دیتا ہوں۔ اللہ پاک کی قسم! گویا میرے کندھوں پر رَضْوٰی (ایک مشہور پہاڑ) اور تِہامہ کے پہاڑ رکھ دیئے گئے ہیں اور گویا میری رُوح سُوئی کے ناکے سے نکالی جارہی ہے، گویا میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی ہے اور آسمان، زمین سے مل گیا ہے اور میں ان دونوں کے دَرمیان ہوں۔“

(مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب وصف الموت فی حالة النزع، ۴/۵۶۹، حدیث: ۵۹۶۹۔ الطبقات الکبری لابن سعد، عمرو بن العاص، ۴/۱۹۶، رقم: ۴۴۶)

موت کی شِدّت

ایک بُزرگ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بیماروں کی عِیادت بہت زِیادہ کیا کرتے اور پوچھتے: تم موت کو کیسا پاتے ہو؟ جب ان کا آخری وَقْت آیا تو کسی نے پُوچھا: آپ موت کو کیسا پاتے ہیں؟ فرمایا: گویا آسمانوں کو زمین سے مِلا دِیا گیا ہے اور میری رُوح سُوئی برابر سُوراخ سے نکل رہی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/۵۱۷)

سب سے بڑھ کر ہولناک چیز

حضرت سَیِّدُنا شَدّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ عَنہُ فرماتے ہیں: مومن پر دُنیا و آخرت میں موت سے بڑھ کر کوئی ہولناک چیز نہیں ہے کہ اس کی تکلیف آروں کے چِیرنے، قینچیوں کے کاٹنے اور ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہے، اگر کوئی مُردہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کے بارے میں بتائے تو وہ لوگ زِندگی سے کوئی نَفْع اُٹھا سکیں نہ نیند میں کوئی سُکون پائیں۔ (احیاء العلوم، ۵/۵۱۶)

اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

یا الٰہی بُھول جاؤں نَزع کی تکلیف کو ۔۔۔ شادیِ دِیدارِ حُسنِ مُصْطَفٰے کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ سَیِّدُنا کعب رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے فرمایا: موت اُس خاردار تار کی مانند ہے، جس کے کانٹے انسان کی ہر رَگ میں پَیْوَسْت ہوں اور سَیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے تو اس سے بھی واضح مَنْظر کَشی کرتے ہوئے فرمایا: کہ جیسے کندھوں پر پہاڑ ہوں، آسمان و زمین آپس میں مل گئے ہوں اور میں ان کے دَرمیان اس حال میں ہوں کہ میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی بھی ہو اور سَیِّدُنا شَدّاد رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے فرمایا کہ اگر مُردہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کی تکلیف کی کیفیَّت بتا دے تو ان کی زِندگی اَجِیرَن ہو جائے اور ان کا سُکون غارَت ہو جائے۔ ان تمام اَقْوال سے مَعْلُوم ہوا کہ جتنا درد اور تکلیف وَقْتِ نزع میں ہے دُنیا کی کسی اور چیز میں نہیں۔ پھر صِرف یہی نہیں بلکہ ایک طرف موت کے یہ مَصائِب ہوں گے تو دوسری

طرف شیطان لَعِین کے ہتھکنڈوں سے بچ کر دُنیا سے اِیمان سَلامت لے جانے کا نازُک مَرحَلہ دَرپیش ہو گا۔ آہ! آہ! آہ! موت کے وَقت اِیمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھکنڈے اِستعمال کریگا، حتّٰی کہ ماں باپ کارُوپ دھار کر بھی اِیمان پر ڈاکے ڈالے گا اور یَہُود و نَصارٰی کو دُرُسْت ثابت کرنے کی مَذمُوم سَعْی (کوشش) کرے گا۔ یقیناً وہ ایسا نازُک موقع ہو گا کہ بس جس پر اللہ رَحْمٰن کا خاص کرم و اِحسان ہو گا، وہی کامیاب و کامران ہو گا اور اسی کا اِیمان سَلامت رہے گا۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے فکر انگیز رسالے **"بُرے خاتمے کے اسباب"** میں لکھتے ہیں:

منقول ہے: جب انسان نَزع کے عالَم میں ہوتا ہے دو شیطان اُس کے دائیں بائیں آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ دائیں طرف والا شیطان اُس کے والِد کا رُوپ دھار کر کہتا ہے: بیٹا! دیکھ میں تیرا مہربان و شفیق باپ ہوں، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تُو نصارٰی کا مذہب اِختیار کر کے مرنا، کیوں کہ وُہی سب سے بہترین مذہب ہے۔ بائیں جانِب والا شیطان مرنے والے کی ماں کی صورت میں آتا ہے اور کہتا ہے: میرے لال! میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا، اپنا دودھ پلایا اور اپنی گود میں پالا ہے۔ پیارے بیٹے! میں نصیحت کرتی ہوں، یہودی مذہب اِختیار کر کے مرنا، کہ یِہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔

فکرِ معاش بَد بلا ہَولِ مَعاد جاں گزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں

(حدائق بخشش، ص ۹۷)

جس کو بربادیٔ ایمان کا خوف نہ ہو گا۔۔۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کاش! ایمان کی سَلامتی کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے، صَد کروڑ کاش! ہر وَقْت بُرے خاتمے کے خوف سے دل گھبراتا رہے، دن میں بار بار توبہ و اِسْتِغْفار کا سلسلہ رہے۔ اللہ کریم کے دربارِ کرم بار سے ایمان کی حِفَاظَت کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رہے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حِفَاظَت کے مُعاملے میں غفلت، اس کے ضِیاع (یعنی ضائع ہونے) کا سبب بن سکتی

ہے، اسی طرح بلکہ اس سے بھی زِیادہ سخت مُعاملہ اِیمان کا ہے۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مُشتمل کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 495 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ارشاد ہے: علمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو سَلبِ ایمان کا خوف نہ ہو، نَزع کے وَقت اس کا اِیمان سَلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔

زِندگی اور موت کی ہے یا الٰہی کشمکش   جاں چلے تیری رِضا پر بے کس و مجبور کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَلَکُ الْمَوْت کو دیکھنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا میں آنے کو تو ہم آ گئے، مگر اَب دُنیا سے اِیمان سَلامَت لے جانے کیلئے سَخت دُشوار گُزار گھاٹیوں سے گُزرنا ہو گا اور پھر بھی کچھ مَعلوم نہیں کہ خاتِمہ کیسا ہو گا! دُنیا سے جاتے وَقْت جاں کَنی کی تکلیف سے گُزرنا ہو گا۔ ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! کہ وہ وَقْت کیسا ہو گا، جب ہماری رُوح بدن کا ساتھ چھوڑ رہی ہو گی؟ ایک ایک رَگ تکلیف کی شِدَّت سے چیخ رہی ہو گی، مَوت کی تکلیف ہمارے بدن پر قَبضہ جَما رہی ہو گی اور مَوت ہمارے اَعضاء کو بے جان کر رہی ہو گی، زَبان سے قُوّتِ بَیان چھین رہی ہو گی، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر کی جانِب چڑھ رہے ہوں گے، ہونٹ سُوکھ رہے ہوں گے، اُنگلیاں نیلی پڑ رہی ہوں گی، آنکھوں کے پپوٹے ایک دوسرے سے مِل رہے ہوں گے اور پھر ایسے جاں گُداز (جان کو گُھلا دینے والے) وَقْت میں حضرتِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنا یہ بھی کسی آزمائش سے کم نہ ہو گا، مَنقول ہے: ”حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: ”کیا تم مجھے وہ صُورَت دِکھا سکتے ہو جس میں تَشریف لا کر نافرمانوں کی رُوح قَبض کرتے ہو؟“ حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: ”آپ سہ نہیں سکیں گے۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: ”کیوں نہیں (میں دیکھ لوں گا)۔“ اُنہوں نے کہا: ”آپ مجھ سے اَلگ ہو جائیے۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اَلگ ہو گئے۔ پھر اُدھر مُتَوجِّہ ہوئے تو مُلاحظہ کیا، کالے کپڑوں میں مَلبُوس ایک سِیاہ فام شَخص ہے، جس کے بال کھڑے ہیں، اُس سے بدبُو آ رہی ہے، اُس کے مُنہ اور نتھنوں (نتھ۔نوں) سے آگ اور

دُھواں نکل رہا ہے۔(یہ دیکھ کر) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب ہوش آیا تو مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلام اپنی اَصْل حالت پر آچکے تھے۔حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا:"اے مَلَکُ الْمَوْت! مَوْت کے وَقْت صِرْف تمہاری صُورت دیکھنا ہی فاسِق وفاجِر کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔(حکایتیں اور نصیحتیں، ص٥٤٨)

جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبْح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرغ بن کے طَیبہ میں ذَبْح ہوگیا ہوتا
کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا قبر و حَشْر کا ہر غم خَتْم ہوگیا ہوتا

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص٢٥٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُرے خاتمے کا خوف کس پر۔۔۔؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ جنابِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلام وَقْتِ نَزْع کیسی ہَیبَت ناک صُورت میں آئیں گے؟ کہ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جَلِیْلُ الْقَدْر پَیْغَمبر ہونے کے باوُجود بھی آپ عَلَیْہِ السَّلام کی صُورت دیکھ کر بے ہوش ہوگئے، ذرا سوچئے! کہ ہم جیسے سِیاہ کار جو گُناہوں کے دَلْدَل میں دَھنسے ہوئے ہیں اور نیکیوں سے بالکل عارِی ہیں اور ہمارا اِیمان اتنا کمزور ہے کہ ہم گُناہوں سے اپنا پیچھا نہیں چھڑا پاتے، ذرا سوچئے! کہ وَقْتِ نَزْع جبکہ مَوْت کی تکلیفیں بھی ہوں گی، شیطان بھی ہمیں وَرغَلانے کی پوری کوشش کر رہا ہو گا، حضرتِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلام کا سامنا بھی کرنا ہو گا۔ اُس نازُک وَقْت میں ہم اپنے ایمان کی حِفاظَت کیسے کر پائیں گے؟

بوَقْتِ نَزْع سلامت رہے مِرا ایماں مجھے نصیب ہو توبہ، ہے اِلْتِجا یارب

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص٨٧)

مَکْتَبَۃُ الْمدینہ کی مَطْبُوعہ 911 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب اِحْیاءُ الْعُلُوم جلد 4 کے صفحہ نمبر 219 تا 221 پر حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بُرے خاتمے سے اَمْن

چاہتے ہو تو اپنی ساری زِندگی اللہ پاک کی اِطاعت میں بَسر کرو اور ہر ہر گناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین جیسا خوف(خدا) غالِب رہے، حتّٰی کہ اِس کے سبب تمہارا رونا دھونا طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ غَمگین رہو۔

مَزید فرماتے ہیں: تمہیں اچھے خاتِمے کی تیّاری میں مَشغول رہنا چاہیے۔ ہمیشہ ذِکرُ اللہ میں لگے رہو، دل سے دُنیا کی مَحبَّت نکال دو، گُناہوں سے اپنے اَعضاء بلکہ دِل کی بھی حِفاظَت کرو، جس قَدر مُمکِن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اَثَر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہو سکتا ہے۔

(احیاء العلوم، ۴/۲۱۹۔۲۲۱ مُلخصاً)

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ　　گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی
مُسلماں ہے عطّار تیری عطا سے　　ہو اِیمان پر خاتِمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقِعی نَزْع کی سختیاں شَدید تر ہیں، لیکن اُس وَقْت اگر کَرَم ہو جائے اور پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جَلْوہ گری ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ مَوْت کی تمام سَخْتِیاں آسان ہو جائیں، مشہور مفسرِ قرآن مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مِراٰۃُ الْمناجیح میں لکھتے ہیں: ”عُلَماء فرماتے ہیں کہ اب بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے خاص خُدّام کو اُن کے مرتے وقت کَلِمہ پڑھانے تَشْرِیف لاتے ہیں، ایسے لوگ (بھی) دیکھے گئے (ہیں) جنہوں نے مرتے وَقْت حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَشْرِیف آوری کی خبر حاضِرین کو دی، خُود بسترِ مَرگ پر اُٹھ کھڑے ہوئے، حاضِرین سے کہا، تعظیم کرو، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آ گئے۔“ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۲۶) کاش ہم گُناہگاروں پر بھی کرم ہو جائے اور مرتے وَقْت جلوۂ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جھلک نصیب ہو جائے۔

یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ زمانہ　　جب آخری وَقت آئے مجھے بُھول نہ جانا
سکرات کی جب سختیاں سرکار ہوں طاری　　لِلّٰہ! مجھے اپنے نظاروں میں گُمانا
ڈر لگتا ہے ایماں کہیں ہو جائے نہ برباد　　سرکار! بُرے خاتِمے سے مجھ کو بچانا

جب روح مِرے تن سے نکلنے کی گھڑی ہو شیطانِ لعیں سے مِرا ایمان بچانا
جب دم ہو لبوں پر اے شہنشاہِ مدینہ تم جلوہ دکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا
آقا مِرا جس وَقت کہ دم ٹُوٹ رہا ہو اُس وَقت مجھے چہرۂ پُرنور دِکھانا
سرکار! مجھے نَزع میں مت چھوڑنا تنہا تم آ کے مجھے سورۂ یٰسین سُنانا

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۳۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ موت کی سختیاں کس قدر دردناک ہیں کہ ہزاروں سال تک اس کی سختی اور تلخی نہیں جاتی، آہ! موت کی سختیوں کی حقیقت اور اُس وقت دل میں پیدا ہونے والا خوف اور گھبراہٹ بیان نہیں کیا جاسکتا، موت کی سختیاں تلوار کے 300 وار کے برابر ہیں، موت کی سختیاں ہر ہر رگ پر چھا جاتی ہیں، ایک حدیث کے خلاصے کے مطابق، موت کا ہر جھٹکا تلوار کے ہزار واروں سے بڑھ کر ہے، موت کی سختیاں براہِ راست رُوح پر نازل ہوتی ہیں، موت کی سختیاں تمام بدن میں پھیل جاتی ہیں، موت کی سختیاں ہر بال کی جڑ اور سر سے پاؤں تک کھال کے ہر حصے پر طاری ہوتی ہیں، موت کی سختیاں آرے کے چِیرے جانے سے زیادہ تکلیف دہ ہیں، موت کی سختیاں قینچی کے کاٹے جانے سے بھی زیادہ سخت ہوں گی، موت کی سختیاں ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہیں، موت کی سختیاں دِل پر غلبہ کر کے پورے بدن کی طاقت کو چھین لیتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کو حیران و پریشان کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں زبان کو گونگا کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں جسم کو بے جان کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کا رنگ مٹیالا کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں آنکھوں کے ڈھیلے اوپر چڑھا دیتی ہیں، موت کی سختیاں ہونٹوں کو خشک کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں اُنگلیاں نیلی کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں پہلے قدم، پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی کرتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کی اُمیدیں ختم کر دیتی ہیں، موت کی سختیوں سے کچھ دیر قبل توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، جس پر

موت کی سختیاں طاری ہوتی ہیں، اُس کے سینے سے گائے بیل کے ڈکارنے کی سی آواز سنائی دیتی ہے۔

یااللہ! تُو اپنے کرم سے ہمارے گناہ معاف فرما، ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرما اور موت کی سختیاں ہم پر آسان فرما، آخری وقت میں ہمیں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوہ دکھا۔

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر سختیاں نزع کی کیونکر میں سہوں گا یارب!

نزع کے وَقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یارب!

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کی سختیوں کے اسباب

یاد رکھیے! ہر شخص پر موت کی سختیاں اُس کے دنیا میں کیے ہوئے اعمال کے مطابق ہوں گی، نزع کی سختیوں کے وقت بندے کے اُس کے اچھے اور بُرے اعمال پیش کیے جائیں گے، سختیاں ایک ایک کر کے گزریں گی اور آخری سختی گزرتے وقت اس کی روح قبض ہو جائے گی۔ماں کی ناراضی حالتِ نزع میں سختی کا باعث ہے۔

حُجَّةُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: آخرت میں حساب و کتاب کی ہولناکیوں اور سکراتِ موت کی شدت کا ایک سبب پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے۔ (منہاج العابدین، ص۹۴)

ایک بزرگ فرماتے ہیں: حاسد شخص مجلس میں ذِلّت اور مذمّت پاتا ہے، ملائکہ سے لعنت اور بُغض پاتا ہے، مخلوق سے غم اور پریشانیاں اُٹھاتا ہے، نزع کے وقت سختی اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے اور قیامت کے دن حشر کے میدان میں وہی رُسوائی، توہین اور مصیبت پائے گا۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال،۱/۱۹۹)

موت کی سختیوں سے چُھٹکارا: ایمان والے کو موت کی سختیوں سے چھٹکارا نصیب ہو گا، اِنْ شَآءَ اللہ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا مانگی: اے میرے پروردگار! جو مجھ پر ایمان لائے، اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں تو، تُو اُسے اپنی ملاقات کا مشتاق بنادے اور اس کی موت اس پر آسان فرمادے اور اس کے لئے سامانِ دنیا میں کمی فرمادے، لیکن جو مجھ پر ایمان نہ لایا اور نہ اس بات کی

گواہی دی کہ میں تیرا رسول ہوں تو، تُو نہ اُسے اپنی ملاقات کی محبت عطا فرما اور نہ اس پر نزع کی تکلیف کو آسان فرما اور اس پر سامانِ دنیا کی زیادتی فرما۔(معجم کبیر، ۱۸/ ۳۱۳حدیث:۸۰۸)

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: میں نے والدین سے حُسنِ سلوک کرنے والے اپنے ایک اُمّتی کو دیکھا، جس کی موت کا وقت قریب تھا، تو والدین سے حُسنِ سلوک نے اس سے موت کی سختیوں کو دُور کر دیا۔

(نیکیوں کی جزائیں، ص۱۹)

بے شک سب سے سچا اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: جس نے صِلہ رحمی کی، میں اس کی عمر میں اِضافہ کروں گا، اس کے مال میں برکت دوں گا، اس کے گھر کو آباد کروں گا، موت کی سختیاں اس پر آسان کر دوں گا اور جنت کے دروازے اس کو پکاریں گے: ہماری طرف آجاؤ۔(نیکیوں کی جزائیں، ص ۹۳)

حضرت ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ "صدقۂ فطر ادا کرنے میں 3 فضیلتیں ہیں: پہلی روزے کا قبول ہونا، دوسری سکراتِ موت میں آسانی اور تیسری عذابِ قبر سے نجات۔

(المبسوط للسرخسی، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ۲/ ۱۱۴)

مرقاۃ میں حضرتِ مُلا علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ: موت کے وقت میّت کو وضو، مسواک کرا دینا، خوشبو لگا دینا مستحب ہے، اس سے جانکنی آسان ہوتی ہے، بلکہ اگر ممکن ہو تو اس وقت اُسے غسل کرا دو، عمدہ کپڑے پہنا دو، اگر ہو سکے وہ 2 رکعت نفل نمازِ وداع کی نیّت سے پڑھے، یہ باتیں حضرتِ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، حضرتِ خبیب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور حضرتِ سیدہ فاطمہ زہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے منقول ہیں کہ انہوں نے بوقتِ وفات یہ اعمال کئے، یہ سب یَطِیْبُ بِنَفْسِہٖ (یعنی اُس کا دل خوش ہو جائے گا) میں داخل ہیں کہ اس سے میّت کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۲۵)

سخاوت وقتِ نزع آسانی پیدا کر دیتی ہے

حضرت مُعْتَبِر مُحدِّث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں احمد بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ان کی نزعِ رُوح کی حالت میں گیا اور دُعائیں کرنے لگا کہ یا اللہ! ان پر سکراتِ موت کو آسان فرما دے، کیونکہ یہ تو ایسے تھے یہ تو ایسے تھے، چند تعریفی کلمات میں نے کہے تو انہوں نے تڑپ کر کہا: کہ یہ بولنے والا کون ہے؟ تو میں نے

کہا کہ میں، معتمر ہوں، تو انہوں نے فرمایا کہ: مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام مجھ سے فرمارہے ہیں کہ: میں ہر سخی مومن کے ساتھ نزعِ رُوح میں نرمی برتتا ہوں یہ فرماکر پھر ایک دم وہ بجھ گئے، یعنی ان کی وفات ہوگئی۔

(احیاء العلوم، ۴/۴۱۰)

سکرات میں آسانی کا نسخہ

عُلماء کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ مِسواک کا اِستعمال وقتِ نزع آسانی پیدا کرتا ہے، اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی صحیح حدیث سے اِستدلال کیا گیا کہ وقتِ وفات آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِسواک کی تھی۔ (شرح الصدور، ص۹۱)

مُرشِد، نزع کے عالم میں مدد فرماتے ہیں

اِمامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "فتاویٰ رضویہ" شریف میں فرماتے ہیں: مشائخِ کرام دُنیا و دین و نزع و قبر و حشر، سب حالتوں میں اپنے مریدین کی اِمداد فرماتے ہیں، فقہاء اور صُوفیاء سب کے سب اپنے اپنے مُتَّبِعِیْن (پیروی کرنے والوں) کی شفاعت کریں گے اور وہ اپنے مُتَّبِعِیْن اور مریدین کی نزع کے حالت میں، رُوح کے نکلنے اور مُنْکَر نَکِیر کے سوالات، نشر وحشر اور حساب اور میزانِ عدل پر اعمال تُلنے اور پُل صراط گزرنے کے وقت ملاحظہ فرماتے ہیں اور تمام مَوَاقِف میں سے کسی ٹھہرنے کی جگہ سے غافل نہیں ہوتے۔ مزید فرماتے ہیں: اس محتاج بے دست و پا سے بڑھ کر اَحْمَق اپنی عافیت کا دشمن کون جو اپنی سختیوں کے وقت اپنے مددگار نہ بنائے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۱/ ۴۶۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کسی بھی جامع شرائط پیر کی بیعت کرلیجئے، اس کی برکت سے نزع میں، قبر میں، حشر میں ہر جگہ خیر ہی خیر ہوگی، آیئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "**بے قصور کی مدد**" کے صفحہ نمبر 19 سے ایک مدنی بہار سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔ چنانچہ

وقتِ نزع دیدارِ مُرشد ہوگیا

ٹنڈو جام (باب الاسلام سندھ) کے مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی افتخار احمد عطاری، مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بہت زیادہ ماڈرن تھے، خوش نصیبی سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آگیا، سُنّتوں کے عامل مُبَلِّغین کی صحبت

اور امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی تربیت کی برکت سے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے لگے۔ مَدَنی ماحول سے وابستگی کے کچھ ہی عرصے بعد شوّالُ المُکَرَّم میں ایک رات نمازِ عشاء پڑھ کر فارغ ہوئے تو اچانک سینے میں دَرد محسوس ہوا، جو بڑھتا ہی چلا گیا، ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا، دوا سے کچھ افاقہ ہوا، مگر پھر اچانک بلند آواز سے کَلِمہ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا وِرد شروع کر دیا، ان کے صاحبزادے نے اس طرح اچانک کَلِمہ طَیِّبہ کا وِرد شروع کرنے کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے فرمایا: بیٹا! سامنے دیکھو، میرے پیر و مرشِد امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کَلِمہ طَیِّبہ پڑھنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔ یہ کہہ کر دوبارہ بلند آواز سے کَلِمہ طَیِّبہ پڑھنا شروع کر دیا اور اسی طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا وِرد کرتے کرتے ان کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی، ان کے صاحبزادے کا بیان ہے کہ وفات سے پہلے بعدِ نمازِ مغرب ابّا جان نے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کیا تھا۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر اللہ پاک کی رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھ سے بدکار سے اس گناہ گار سے رہنا راضی سدا میرے مُرشِد پیا

آخری وقت ہے اور بڑا سخت ہے میرا ایماں بچا میرے مُرشِد پیا

باوضو رہنے والوں کے لئے نزع میں آسانی ہوگی

"نماز کے احکام" میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے باوضو رہنے کے 7 فضائل لکھے ہیں، اس میں ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ جو باوضو رہے گا، موت کی سختی اُس پر آسان ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دعائے اِفطار

(مناجات و دعا صفحہ نمبر 611 سے کروایئے۔)

نمازِ مغرب

تسبیح فاطمہ

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

سُوْرَۃُ الْمُلْك

(سورۃ الملک اسی اسلامی بھائی کو دیں جن کا لہجہ روانی والا اور خوش الحانی والا ہو، نہ زیادہ speed ہو اور نہ زیادہ slow ہو بس درمیانہ انداز ہو حَدَر والا)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مَدَنی انعام نمبر 3 کے جُز سورۂ مُلک پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(سُوْرَۃُ الْمُلْك صفحہ نمبر 762 پر ملاحظہ فرمائیں)

وقفۂ طعام

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آیئے۔

(کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں صفحہ نمبر 29 سے کروایئے)

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنتیں آداب صفحہ نمبر 30 سے بیان کرتے رہیں)

نمازِ عشا کی تیاری

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان واِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

نمازِ عشا مع تراویح

تسبیحِ فاطمہ

(نماز کے بعد اِمام صاحِب دُعائے ثانی کروائیں گے۔ دُعا کے بعد یوں اعلان فرمائیں)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدوَل مَوْقُوف فرما کر مَدَنی مَذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

مدنی مذاکرہ کے بعد 20 منٹ دہرائی روزانہ ہوگی۔

نوٹ: طاق راتوں میں صلوۃ التسبیح کی نماز ادا کی جائے گی۔

صلوۃ التسبیح کا طریقہ

(صلوۃ التسبیح کا طریقہ صفحہ 96 پر ملاحظہ فرمائیں)

انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پُشت پر رکھئے اور انگلیوں کے سِروں سے کُہنیوں تک لے جایئے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مَس کرتے ہوئے گِٹّے تک لایئے اور اُلٹے انگوٹھے کے پَیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مَسح کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مسح کیجئے۔ اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور اُنگلیوں سے مسح کر لیا تب بھی تیمم ہو گیا، چاہے کہنی سے اُنگلیوں کی طرف لائے یا اُنگلیوں سے کہنی کی طرف لے گئے مگر سُنّت کے خِلاف ہوا۔ تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔

(بہارِ شریعت، ۱/۳۵۳، ۳۵۶ مُلَخَّصاً)

"میرے اعلیٰ حضرت کی پچیسویں شریف" کے پچیس حُروف کی نسبت سے تَیَمُّم کے 25 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نَرم ہوتی ہے وہ زمین کی جِنس (یعنی قسم) سے ہے اُس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ رَیتا، چُونا، سُرمہ، گندھک، پتّھر (ماربل)، زَبَرجد، فیروزہ، عَقیق وغیرہ جَواہِر سے تَیَمُّم جائز ہے چاہے ان پر غُبار ہو یا نہ ہو۔ (بہارِ شریعت، ۱/۳۵۷، حصہ ۲، البحرُ الرَّائق، ۱/۲۵۷)

﴿۲﴾ پَکّی اینٹ، چینی یا مِٹّی کے برتن سے تَیَمُّم جائز ہے۔ ہاں اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جِرم (یعنی جسم یا تہ) ہو جو جِنسِ زمین سے نہیں مثلاً کانچ کا جِرم ہو تو تَیَمُّم جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۳۵۸، حصہ ۲) عُموماً چینی کے برتن پر کانچ کی تہ چڑھی ہوتی ہے اِس سے تَیَمُّم نہیں ہو سکتا۔

﴿۳﴾ جس مِٹّی، پتّھر وغیرہ سے تَیَمُّم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضَروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صِرف خشک ہونے سے نَجاست کا اثر جاتا رہا ہو۔ (اَیضاً، ص۳۵۷) زمین، دیوار اور وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے سُوکھ جائے اور نَجاست کا اثر ختم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نَماز جائز ہے مگر اس سے تَیَمُّم نہیں ہو سکتا۔

﴿۴﴾ یہ وَہم کہ کبھی نَجِس ہوئی ہو گی فُضول ہے اس کا اِعتِبار نہیں۔ (اَیضاً، ص۳۵۷)

﴿۵﴾ اگر کسی لکڑی، کپڑے، یا دَری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ (اَیضاً، ص۳۵۹)

﴿۶﴾ چُونا، مٹّی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجِد کی اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ مگر اس پر آئل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور مَیٹ فنش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو جنس زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔

﴿۷﴾ جس کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وُضو اور غسل کی جگہ تَیَمُّم کرے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۳۴۶)

﴿۸﴾ ایسی بیماری کہ وُضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھّا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجربہ ہو کہ جب بھی وُضو یا غُسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یوں کہ کوئی مسلمان اچھّا قابِل طبیب جو ظاہِری طور پر فاسِق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔ تو ان صورَتوں میں تَیَمُّم کر سکتے ہیں۔ (اَیضاً، دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار، ۱/۴۴۱، ۴۴۲)

﴿۹﴾ اگر سر سے نَہانے میں پانی نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہائیں اور پورے سر کا مسح کریں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۳۴۷)

﴿۱۰﴾ جہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہ ہو وہاں بھی تَیَمُّم کر سکتے ہیں۔ (اَیضاً)

﴿۱۱﴾ اگر اتنا آبِ زم زم شریف پاس ہے جو وُضو کیلئے کافی ہے تو تَیَمُّم جائز نہیں۔ (اَیضاً)

﴿۱۲﴾ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تَیَمُّم جائز ہے۔ (اَیضاً، ص ۳۴۸)

﴿۱۳﴾ قیدی کو قید خانے والے وُضو نہ کرنے دیں تو تَیَمُّم کر کے نَماز پڑھ لے بعد میں اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانے والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارے سے پڑھے اور بعد میں اعادہ کرے۔ (اَیضاً، ص ۳۴۹)

﴿۱۴﴾ اگر یہ گُمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافِلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا تو تَیَمُّم جائز ہے۔ (اَیضاً، ص ۳۵۰)

﴿۱۵﴾ مسجِد میں سو رہا تھا کہ غسل فرض ہو گیا تو جہاں تھا وہیں فوراً تَیَمُّم کر لے یہی اَحوط (یعنی احتیاط کے زِیادہ قریب) ہے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ۳/۴۷۹) پھر باہر نکل آئے تاخیر کرنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۳۵۲)

﴿۱۶﴾ وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وُضو یا غسل کرے گا تو نَماز قضا ہو جائے گی تو تَیَمُّم کر کے نَماز پڑھ لے پھر وُضو یا غسل کر کے نماز کا اِعادہ کرنا لازِم ہے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ۳/۳۰۷)

﴿۱۷﴾ عورت حیض و نفاس سے پاک ہو گئی اور پانی پر قادِر نہیں تو تَیَمُّم کرے۔ (بہارِ شریعت ۱/۳۵۲)

﴿۱۸﴾ اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی تَیَمُّم کیلئے پاک مِٹّی تو اسے چاہئے کہ وقتِ نَماز میں نَماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکاتِ نَماز بِلانیّتِ نَماز بجالائے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۳۵۳) مگر پاک پانی یا مِٹّی پر قادر ہونے پر وُضو یا تیمم کر کے نماز پڑھنی ہو گی۔

﴿۱۹﴾ وُضو اور غُسل دونوں کے تَیَمُّم کا ایک ہی طریقہ ہے۔ (جوہرہ، ص ۲۸)

﴿۲۰﴾ جس پر غُسل فرض ہے اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وُضو اور غُسل دونوں کیلئے دو تَیَمُّم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیّت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وُضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔

(بہارِ شریعت، ۱/۳۵۴)

﴿۲۱﴾ جن چیزوں سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یا غُسل فَرض ہو جاتا ہے اُن سے تَیَمُّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادِر ہونے سے بھی تَیَمُّم ٹوٹ جاتا ہے۔ (اَیضاً، ص ۳۶۰)

﴿۲۲﴾ عورت نے اگر ناک میں پھول وغیرہ پہنے ہوں تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ مسح نہیں ہو سکے گا۔

(اَیضاً، ص ۳۵۵)

﴿۲۳﴾ ہونٹوں کا وہ حِصّہ جو عادَتاً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اِس پر مسح ہونا ضروری ہے اگر منہ پر ہاتھ پھیرتے وقت کسی نے ہونٹوں کو زور سے دبالیا کہ کچھ حِصّہ مَسح ہونے سے رہ گیا تو تَیَمُّم نہیں ہو گا۔ اِسی طرح زور سے آنکھیں بند کر لیں جب بھی نہ ہو گا۔ (اَیضاً)

﴿۲۴﴾ انگوٹھی، گھڑی وغیرہ پہنے ہوں تو اُتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ اسلامی بہنیں بھی چُوڑیاں وغیرہ ہٹا کر اُن کے نیچے مسح کریں۔ تَیَمُّم کی اِحتیاطیں وُضو سے بڑھ کر ہیں۔ (اَیضاً)

﴿۲۵﴾ بیمار یا بے دست و پا خود تَیَمُّم نہیں کر سکتا تو کوئی دوسرا کروا دے اِس میں تَیَمُّم کروانے والے کی نیّت کا اعتبار نہیں، جس کو تَیَمُّم کروایا جا رہا ہے اُس کو نیّت کرنی ہو گی۔ (اَیضاً، ص ۳۵۴ - عالمگیری، ۱/۲۶)

عملی طریقہ

2:46 تا 3:00 (15 منٹ)

مبلغ اسلامی بھائی نمازِ عید کی عملی مشق کروائیں

عید کی نماز کا طریقہ (حنفی)

پہلے اِس طرح نیت کیجئے: "میں نیت کرتا ہوں دو رَکعت نَماز عیدُ الفِطر کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ پاک کے، پیچھے اِس امام کے" پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللہُ اَکْبَر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثَناء پڑھیے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللہُ اَکْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھایئے اور اَللہُ اَکْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللہُ اَکْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔ پھر امام تَعَوُّذ اور تَسمِیہ آہستہ پڑھ کر اَلْحَمْد شریف اور سورت جہر (یعنی بُلند آواز) کے ساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکعت میں پہلے اَلحمدُ شریف اور سُورت جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اَللہُ اَکْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بِغیر ہاتھ اُٹھائے اَللہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور قاعِدے کے مطابِق نَماز مکمَّل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رہنا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۷۸۱، درمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ۳/۶۱)

سنّتیں اور آداب کا حلقہ

(3:00 تا 03:10) (وقت 10 منٹ)

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

- جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے (یعنی کم تھکتا ہے)۔

(مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب ما جاء فی الانتعال ... الخ، ص ۸۹۴، حدیث: ۵۴۹۴)

- جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

● پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِدا کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بخاری، کتاب اللباس، باب ینزع نعل الیسری، ۴/ ۶۵، حدیث: ۵۸۵۵)

نُزہۃُ القاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دُشوار ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو۔ اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزہۃ القاری، ۵/ ۵۳۰، فرید بک اسٹال)

● مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے۔

● کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(ابو داود، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء، ۴/ ۸۴، حدیث: ۴۰۹۹)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

● جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

● (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور، حصہ ۵، ص ۶۰۱) استعمالی جوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

12 مدنی کام

(3:11 تا 03:30) (وقت 20 منٹ)

(ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے دسواں مدنی کام)

مَدَنی دورہ

(دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہفتہ وار مَدَنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" کی اِصطلاح اب مَدَنی دورہ ہے۔)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروِی ہے کہ رسولِ بے مِثال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مرتبہ باہَر تشریف لائے تو میں بھی پیچھے ہولیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک باغ میں داخِل ہوئے اور سجدہ میں تشریف لے گئے۔ سجدے کو اِتنا طویل کر دیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں اللہ پاک نے رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو۔ چُنانچِہ میں قریب ہو کر غور سے دیکھنے لگا۔ جب سَرِ اَقدس اُٹھایا تو فرمایا: اے عبدُ الرَّحمٰن! کیا ہوا؟ میں نے اپنا خَدشہ ظاہِر کیا تو اِرشاد فرمایا: جِبرِیلِ امین نے مجھ سے کہا: کیا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ جو تم پر دُرُود پاک پڑھے گا میں اس پر رَحمت نازِل فرماؤں گا اور جو تم پر سَلام بھیجے گا میں اُس پر سَلامتی اُتاروں گا۔

(مسند احمد، مسند العشرۃ المبشرین... الخ، مسند عبد الرحمن بن عوف، ۱/ ۵۲۲، حدیث: ۱۶۸۴)

نبی کا نام ہے ہر جا خدا کے نام کے بعد — کہیں دُرُود کے پہلے کہیں سلام کے بعد
نبی ہیں سارے نبی پر شہِ انام کے بعد — کہ دانہ دانہ ہے تسبیح کا اِمام کے بعد

(فرش پر عرش از محدثِ اعظم ہند، ص ۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

بازار میں نیکی کی دعوت

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بازار میں تشریف لے گئے اور بازار کے لوگوں سے کہا کہ تم یہاں پر ہو اور مَسْجِد میں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے، یہ سُن کر لوگ بازار چھوڑ کر مَسْجِد کی طرف گئے اور واپس آکر حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے کہا کہ ہم نے تو میراث تقسیم ہوتے نہیں دیکھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پوچھا: پھر تم لوگوں نے کیا دیکھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے تو کچھ لوگوں کو دیکھا ہے جو نَماز، تِلاوَتِ کلامِ پاک اور عِلْمِ دین کی تعلیم میں مَصْرُوف تھے۔ اِرشَاد فرمایا: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میراث یہی تو ہے۔ (معجم اوسط، باب الالف من اسمہ احمد، ۱/ ۳۹۰، حدیث: ۱۴۲۹ مفھومًا و ملتقطًا)

نیکی کی دعوت دینا صحابہ کا معمول تھا

پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بازار میں مَوجُود لوگوں کو نہ صِرف نیکی کی دَعْوَت پیش کی بلکہ انہیں مَسْجِد میں جاری دَرْس و بیان کی رَغْبَت دِلائی کہ وہ مَسْجِدوں کی طرف آئیں اور عِلْمِ دِین حاصِل کریں۔ چُنانچِہ وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو بازاروں میں لوگوں کو نیکی کی دَعْوَت دے کر مَساجِد میں لاتے ہیں کہ وہ ایک صحابی کی ادا پر عَمَل کرتے ہیں، ہمیں بھی ایسے مُبَلِّغِین میں شامل ہو جانا چاہیے۔

شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سُنّتوں کی مہکتی خوشبوؤں اور نیکی کی دَعْوَت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کے مُقدّس جذبے کے تحت دربارِ اِلٰہی میں خاکِ مدینہ کا واسِطہ پیش کرتے ہوئے یوں دُعا کرتے ہیں:

میں مُبَلِّغ بنوں سُنّتوں کا، خوب چرچا کروں سُنّتوں کا ‏ ‏ یا خُدا دَرس دوں سُنّتوں کا، ہو کرم بہرِ خاکِ مدینہ

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۱۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مدنی دورے کا طریقہ

ذِمّہ داریوں کی تقسیم اور کام

مدنی دورے میں ایک اسلامی بھائی نگران، ایک راہ نُما، ایک داعی اور ایک یا دو خیر خواہ ہوں گے۔

● ... نگران کا کام یہ ہے کہ مَدَنی دورے سے قَبْل مَسْجِد کے دروازے کے باہَر کھڑے ہو کر دُعا کروائے اور راہ نُما مَدَنی قافلے والوں کو مَسْجِد کے قریب قریب گھروں، دُکانوں وغیرہ پر علاقے کے مقامی بھائیوں کے پاس لے جائے اور سلام و مُصَافَحہ کے بعد نرمی سے عَرْض کرے کہ ہم......... مَسْجِد سے حاضِر ہوئے ہیں، ہم کچھ عَرْض کرنا چاہتے ہیں، آپ ثواب کی نِیَّت سے سُن لیجئے۔

● ... اگر وہ بیٹھے ہوں یا کام میں مَصْرُوف ہوں تو کھڑے ہو کر سننے کی دَرْخواست کریں، اس طرح ان کی تَوَجُّہ رہے گی۔

● ... راہ نُما کے لوگوں کو مُتَوَجِّہ کرنے کے فوراً بعد داعی نرمی کے ساتھ نیکی کی دَعْوَت پیش کرے، اس دوران داعی اپنی بے بسی اور دِلوں کو پھیرنے والے پَروَرْدگار کی رَحْمَت کی طرف مُتَوَجِّہ رہے کہ یہ کامیابی کی کُنجی ہے۔

● ... خَیر خَواہ کا کام یہ ہے کہ جو اِسْلَامی بھائی کچھ فاصلے پر ہوں انہیں قریب کرے اور داعی کی دَعْوَت سُن کر ہاتھوں ہاتھ مَسْجِد میں چلنے کے لیے تیّار ہونے والوں کو اپنے ساتھ مَسْجِد میں پہنچا کر، بیان میں بٹھا کر واپَس مدنی دورے میں شامل ہو جائے۔ (نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص ۳۲۲)

طریقہ کار

مدنی دورے کا ذِمّہ دار اَذانِ عَصْر سے 26 منٹ قَبْل جَمْع ہونے والے اِسْلَامی بھائیوں میں ذِمّہ داریاں تقسیم کرے۔ (مَدَنی قافلے میں یہ ذِمّہ داریاں صُبْح مَدَنی مشورے کے حلقے میں ہی تقسیم کرلی جائیں)

اِن ذِمّہ داریوں میں:

● ... عَصْر کا اِعْلَان

● ... عَصْر کے بعد کا بیان (12 منٹ)

● ... خَیر خَواہ

● ... عَصْر تا مَغْرِب دَرْس

● ... عَصْر تا مَغْرِب مَسْجِد میں ہونے والے دَرْس میں شِرْکَت کرنے والے اسلامی بھائی

● ... مَسْجِد کے باہَر جانے والے اِسْلَامی بھائی

● ... مَغْرِب کا اِعْلَان

● ... مَغْرِب کا بیان (25 منٹ، مَدَنی قافلے کے جَدْوَل میں پہلے اور دُوسرے دن تقریباً

12 منٹ اور آخری دن 26 منٹ) شامل ہیں۔

ذِمّہ داریاں تقسیم ہو جانے کے بعد طَبْعی حاجات سے فارِغ ہو کر تمام اِسلامی بھائی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجَماعت نمازِ عصر ادا کریں۔

عصر کا اِعلان اور عصر کا بیان کرنے والے اِسلامی بھائی اِقامت کہنے والے کے برابر میں نماز ادا کریں۔ جیسے ہی امام صاحِب سلام پھیریں مُقرّر کردہ اِسلامی بھائی فوراً امام صاحِب کے قریب کھڑے ہو کر اس طرح اِعلان کرے۔

نوٹ: (اِعلانِ عصر میں اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کریں)

اعلانِ عصر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

آپ کے علاقے میں نیکی کی دَعوت عام کرنے کیلئے آپ کی مَدد دَرکار ہے، براہِ کَرم! دُعا کے بعد تشریف رکھئے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

دُعا کے بعد مُقرّر کردہ اسلامی بھائی 12 منٹ کا بیان کرے۔ جس میں نیکی کی دَعوت کے فضائل بیان کئے جائیں۔ اس کے بعد (ذَیل میں دیئے گئے طریقہ کے مُطابِق) مدنی دورے میں شرکت کی تَرغیب دِلائیں۔

(نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص ۳۲۶ تا ۳۲۷)

مدنی دورہ کی ترغیب

پیارے اِسلامی بھائیو! ابھی دُعا کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰہ مَسجد سے باہَر جا کر دُکانوں، گھروں وغیرہ پر نیکی کی دَعوت پیش کی جائے گی اگر آپ بھی ہمارے ساتھ شِرکت فرمائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کو بھی ڈھیروں نیکیاں ملیں گی۔ حدیثِ پاک کا مفہوم ہے: جو قدَم راہِ خُدا میں خاک آلود ہوں گے ان کو جہنّم کی آگ نہیں چُھوئے گی۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۲۲۷، حدیث ابی عبس، ۶/۵۰۷، حدیث: ۱۶۳۵۶)

چُونکہ نیکی کی دَعوت دینے والوں کا ساتھ دینا بھی عظیم نیکی ہے۔ لہٰذا آپ بھی ہمارے ساتھ اس نیک کام میں تعاوُن فرمائیں اور مَدنی دورے میں شِرکت فرمائیں۔

پھر اس طرح کہیں: مَدَنی دورے میں شرکت کی سَعادت پانے والے اِسلامی بھائی میری سیدھی جانِب تشریف لے آئیں۔ جب کچھ اِسلامی بھائی سیدھی جانِب آجائیں تو بیان کرنے والا اِسلامی بھائی بقیہ اِسلامی بھائیوں سے اس طرح کہے: پیارے اِسلامی بھائیو! قریب قریب تشریف لے آیئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ یہاں مَسْجِد میں بھی بیان جاری رہے گا۔ مَسْجِد میں بیٹھنے سے ڈھیروں نیکیاں حاصِل ہوتی ہیں۔ چُنانچِہ

اللہ کریم کے پیارے حَبیب، حَبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: جو قوم کِتابُ اللہ کی تِلاوَت کے لیے اللہ پاک کے گھروں میں سے کسی گھر میں جَمْع ہو اور ایک دوسرے کے ساتھ دَرْس کی تکرار کرے تو ان پر سکینہ (اطمینان و سکون) نازِل ہوتا ہے، رَحمتِ الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک ان کا ذِکْر فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔

(مسلم، کتاب الذکر والدعا... الخ، باب فضل الاجتماع... الخ، ص۱۰۳۹، حدیث: ۲۶۹۹)

پھر دُعا کے فوراً بعد عَصْر تا مَغْرِب مَسْجِد میں بیان کرنے کیلئے مُقرَّر کردہ اِسلامی بھائی بیٹھ کر اِسلامی بھائیوں کو مزید قریب کر کے بیان شروع کر دے۔ اگر پہلے سے ذِمّہ داریاں تقسیم نہ ہوں تو جس اِسلامی بھائی کی مَدَنی دورہ کروانے کی ذِمّہ داری ہے وہ سیدھی جانِب آنے والے اِسلامی بھائیوں میں ذِمّہ داریاں تقسیم کرے اور مَدَنی دورے کے فضائل و آداب بتائے۔ (نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص۳۲۷)

پھر مَدَنی دورہ میں شرکت کرنے والے اِسلامی بھائیوں کو نگران، مَدَنی دورے کے آداب سمجھائے اور مَسْجِد کے دروازے پر دُعا مانگ کر نگاہیں نیچی کئے راستے کے کنارے دو، دو اِسلامی بھائی قطار میں چلیں، راہ نُما آگے بڑھ کر سلام کرے اور یوں کہے: ہم مَسْجِد سے حاضِر ہوئے ہیں، کچھ عَرض کریں گے، آپ سُن لیجیے۔ اب داعی (ممکن ہو تو روک کر) نیکی کی دَعْوَت پیش کرے۔

مدنی دورے کے آداب

- مَسْجِد سے باہر دُعا کے بعد اِسلامی بھائی دو، دو کی قطار میں چلیں۔
- داعی اور راہ نُما آگے آگے رہیں۔
- آپس میں بات چیت نہ کریں۔

❁☜ کوشش کرکے راستے کے ایک طرف چلیں۔
❁☜ حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی کرکے چلیں اور اِدھر اُدھر دیکھنے سے اِجْتِناب کریں۔
❁☜ مُنْتَشِر ہونے کی بجائے سارے اِسلامی بھائی اکٹھے ہی رہیں۔
❁☜ ہاتھوں میں تسبیح اور لبوں پر دُرُود و سلام جاری رکھیں، دُرُودِ پاک کی برکت سے نیکی کی دَعْوت میں تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ
❁☜ اگر کسی کو اس کا شناسا (یعنی جاننے والا) مل جائے تو وہ اِسلامی بھائی اس سے سلام و مُصافحہ کرکے چل پڑے یا اسے بھی اپنے ساتھ لے لے۔
❁☜ جب کسی کے مکان پر دَستک دیں تو گھر کے مَردوں کو بُلا کر ایک طرف کھڑے ہو کر نیکی کی دَعْوَت دیں۔
❁☜ جب کسی کو نیکی کی دَعْوَت پیش کی جائے تو کوئی اِسلامی بھائی درمیان میں نہ بولے بلکہ تمام اِسلامی بھائی خاموشی کے ساتھ نگاہیں نیچی کئے سنیں۔
❁☜ واپَسی پر اِسْتِغْفار پڑھتے ہوئے آئیں۔
❁☜ مَغرِب کی اَذان سے 10 منٹ قَبْل واپَس آکر مَسْجِد میں جاری درس میں شرکت کریں۔

(نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص ۳۲۳)

نیکی کی دعوت سے پہلے کی دعا

آداب بیان کرنے کے بعد تمام اِسلامی بھائی مَدَنی دورے کے لیے روانہ ہو جائیں۔
نیکی کی دَعْوَت کے لیے جاتے ہوئے نگران اِسلامی بھائی مَسْجِد سے باہَر دروازے کے پاس یہ دُعا مانگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

یاربِّ مصطفٰی! ہماری اور اُمّتِ مَحْبُوب کی مَغْفِرَت فرما۔ یا اللہ پاک! ہم نیکی کی دَعْوَت دینے کیلئے مَدَنی دورے پر رَوانہ ہو رہے ہیں اِس دِین کے کام میں تُو ہماری مَدَد فرما اور ہمارا دل لگا دے۔ یا اللہ پاک! ہمارے دل میں اِخلاص پیدا کر اور زبان میں اَثَر دے۔ یا اللہ پاک! علاقے کے مسلمان بھائیوں کو بھی ہمارے ساتھ چل پڑنے

کی سَعادت نصیب فرما۔ یا اللہ پاک! ہمیں اور اس علاقے کے بچے بچے کو نمازی اور مخلص عاشقِ رسول بنا۔ یا اللہ پاک! ہر طرف سُنّتوں کی مَدَنی بہار آجائے۔یا اللہ پاک! تجھے تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسِطہ! ہماری یہ ٹُوٹی پُھوٹی دُعائیں قبول فرما۔ (نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص ۳۲۴)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نیکی کی دعوت (مختصر)

ہم اللہ پاک کے گناہ گار بندے اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام ہیں، یقیناً زِندگی بے حد مُختَصر ہے، ہم ہر وَقْت موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں۔ ہمیں جلْد ہی اندھیری قبْر میں اُتار دیا جائے گا۔ نَجات اللہ پاک کا حکم ماننے اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عَمَل کرنے میں ہے۔

عاشِقانِ رسول کی سنّتوں بھری مَدَنی تحریک دَعْوتِ اِسلامی کا ایک مَدَنی قافِلہ........ شہر سے آپ کے علاقے کی...... مَسْجِد میں آیا ہوا ہے۔ہم نیکی کی دَعْوت دینے کے لئے حاضِر ہوئے ہیں، مَسْجِد میں ابھی دَرْس جاری ہے، دَرْس میں شرْکَت کے لئے مہربانی فرما کر ابھی تشریف لے چلئے، ہم آپ کو لینے کے لئے آئے ہیں، آیئے! تشریف لے چلئے........ (اگر وہ تیّار نہ ہوں تو کہیں کہ) اگر ابھی نہیں آسکتے تو نمازِ مَغْرِب وہیں ادا فرمالیجئے۔ نَماز کے بعد اِنْ شَآءَ اللہ سُنّتوں بھرا بیان ہوگا۔ آپ سے درخواست ہے کہ بیان ضَرور سنئے گا۔ اللہ پاک ہمیں اور آپ کو دونوں جہانوں کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔اٰمین۔

داعی (یعنی نیکی کی دعوت دینے والا) اِس دوران اپنی بے بسی اور دِلوں کے پھیرنے والے پَرْوَرْدگار کی طرف تَوَجُّہ رکھے، تمام اِسلَامی بھائی خاموشی سے سنیں۔ہاتھوں ہاتھ مَسْجِد میں آنے کے لیے تیّار ہونے والے اِسلَامی بھائی کو خیر خواہ (مَحبّت بھرے انداز میں گفتگو کرتے ہوئے) مَسْجِد تک چھوڑنے کے لیے آئیں۔

اگر کوئی بھی تیّار نہ ہو تو لوگوں پر بدگمانی کرنے کی بجائے اسے اپنے اِخلاص کی کمی تَصَوُّر کرتے ہوئے اِسْتِغْفار کریں اور اپنی کوشِش تیز کردیں۔اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آگیا مَثَلًا کسی نے جھاڑ دیا وغیرہ تو صِرف صَبْر اور صَبْر کریں۔ دورانِ مَدَنی دورہ نہ کہیں بیٹھیں، نہ چائے وغیرہ کی دَعْوَت قبول کریں۔ اَذانِ مَغْرِب

سے کچھ دیر قبل ہی مَسْجِد میں پہنچ جائیں اور عَصْر تا مَغْرِب ہونے والے درس میں شامل ہوں، واپسی پر مَسْجِد کے دروازے پر نگران پھر دُعا کروائے۔

نیکی کی دعوت سے واپسی کے بعد کی دعا

نیکی کی دَعْوَت سے واپسی پر نگران اِسلامی بھائی مَسْجِد سے باہر دروازے کے قریب یہ دُعا مانگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْن

یاربِّ مصطفٰے! ہماری اور اُمّتِ مَحْبوب کی مَغْفِرَت فرما۔ اے مولائے کریم! تیری عطا کی ہوئی توفیق سے ہم نے مَدَنی دورہ کرکے یہاں کے مسلمان بھائیوں کو نیکی کی دَعْوَت پیش کی، اے اللہ! ہماری یہ حقیر کوشش قبول فرما۔ اِس میں ہم سے جو کچھ کوتاہیاں ہوئیں، وہ مُعاف فرما۔ یااللہ پاک! ہم اِعْتِرَاف کرتے ہیں کہ ہم نیکی کی دَعْوَت دینے کا حق ادا نہ کرسکے۔ یااللہ پاک! ہمیں آئندہ دِل جَمْعی اور اِخْلاص کے ساتھ نیکی کی دَعْوَت دینے کی توفیق عطا فرما۔ یااللہ پاک! ہمیں باعَمَل بنا اور ہمارے جو مسلمان بھائی اَچّھے عَمَل سے دُور ہیں، ان کی اِصْلاح کے لیے ہمیں کُڑھنا اور کوشش کرنا نصیب فرما۔ یااللہ پاک! ہمیں اور اس علاقے کے بچے بچے کو نَمازِی اور مُخْلِص عاشِقِ رَسول بنا۔ یااللہ پاک! ہر طرف سُنّتوں کی مَدَنی بہار آجائے، یااللہ پاک! تجھے تیرے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا واسِطہ! ہماری یہ ٹُوٹی پُھوٹی دعائیں قبول فرما۔ (نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص۳۲۵)

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اعلانِ مَغْرِب

(نمازِ مَغْرِب کے) فرائض کے بعد ایک اِسلامی بھائی اس طرح اِعْلان فرمائے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

پیارے اِسلامی بھائیو! بقیہ نَماز کے فوراً بعد اِنْ شَآءَ اللہ سُنّتوں بھرا بیان ہوگا تشریف رکھیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

دُعائے ثانی کے بعد ایک اِسلامی بھائی بیان فرمائے (دورانیہ 25 منٹ)۔

مُبلِّغ اِن چار اُصولوں کے مُطابِق ہی بیان فرمائے

(1) اَرْکانِ اسلام (2) اِتِّباعِ سُنّت (3) نیکی کی دَعوت (4) حُسنِ اَخلاق

آخر میں مَدَنی قافلوں کی بَرَکتیں بیان کر کے بھرپور ترغیب دلائیں، تیّار ہونے والوں کے نام بھی لکھیں، خَیر خواہ جانے والوں کو نَرمی سے بیان سننے کے لیے آمادہ کریں۔ بیان کے بعد اِنفرادی کوشش کریں (12 منٹ)۔

مدنی دورہ کے مدنی پھول

❀ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اس مَدَنی مقصد کے تحت تمام نگران اپنے حلقوں میں اِسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر ہفتے میں کم از کم ایک دن اور امیرِ قافلہ مَدَنی قافلوں میں روزانہ مَدَنی دورے کی ترکیب بنائیں۔

❀ مَدَنی دورے کا بہترین وَقت عَصر تا مَغرِب اور رمضانُ الْمُبارک میں نمازِ ظُہر سے قَبْل ہے، بہرحال وہ نماز مُنتَخَب کی جائے، جس میں لوگ اِطمینان سے بیان سُن سکیں۔

❀ مَدَنی دورے میں تمام اِسلَامی بھائی اوّل تا آخر شرکت فرمائیں۔ (آغاز، جماعت عَصر سے 26 منٹ قَبْل اور اِختِتام، مَغرِب کے بیان کے بعد اِنفِرادی کوشش پر ہو)

❀ مَدَنی دورے کا ذِمّہ دار اِسلَامی بھائی اذانِ عَصر سے قَبْل جَمْع ہونے والے اِسلَامی بھائیوں میں ذِمّہ داریاں تقسیم کرے۔ ذِمّہ داریوں میں عَصر کا اعلان، عَصر کا بیان، عَصر تا مَغرِب مَسجِد میں بیان، خَیر خواہ، عَصر تا مَغرِب بیان میں شرکت کرنے والے، مَدَنی دورے میں مَسجِد سے باہَر جانے والے، مَغرِب کا اِعلان، مَغرب کا بیان اور مَسجِد سے باہَر جانے والوں کا نگران وغیرہ شامل ہیں۔

❀ مَدَنی دورے میں کم از کم 7 اور زِیادہ سے زِیادہ 12 اِسلَامی بھائی ہوں۔

❀ مَسجِد میں رہنے والوں کی تعداد کم از کم دو اور باہَر جانے والے اِسلَامی بھائیوں کی تعداد کم از کم پانچ ہو۔

❀ حلقوں میں مَدَنی دورے کے لیے بھی دن مُقرَّر کریں، اس کا ہرگز ناغہ نہ کریں ورنہ دِین کے کام کا بہُت نقصان ہو گا۔

✿ مَدَنی قافلے "دعوتِ اسلامی" کے لیے ریڑھ کی ہڈّی کی سی حیثیّت رکھتے ہیں اور مَدَنی دورہ مَدَنی قافلوں کی مشین ہے۔

✿ مَدَنی دورے کے ذریعے مَسْجِد میں نمازیوں کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ساتھ مَدَنی قافلوں کی دُھومیں مچانے میں مدد ملے گی۔ (اِنْ شَآءَ الله)

✿ لوگوں کے پاس جاجا کر ان کو نیکی کی دَعْوَت پیش کرنا ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم سنّت ہے۔

اس عظیم مَدَنی کام کی عظیم ذِمّہ داریاں اوراُن کے کام کی تفصیل درج ذیل ہے:

نگران کا کام	آداب بیان کرنا، دعا کرانا، (ضَرورت پیش آنے پر) آداب یاد دلانا۔
داعی کا کام	نیکی کی دَعْوَت دینا۔
راہ نُما کا کام	مقامی لوگوں کے پاس لیکر جانا، نیکی کی دَعْوَت سے قبل تعارف پیش کرنا۔
خیر خواہ کا کام	لوگوں کو قریب کرنا، جو تیّار ہو جائے اسے مَسْجِد تک اپنے ساتھ لیکر آنا۔

✿ ذِمّہ دار اِسلامی بھائی مَدَنی دورے کو اس طرح کامیاب بنائیں کہ وہاں سے مَدَنی قافلے کے لیے اِسلامی بھائی تیّار ہوں۔ (رہنمائے جدول، ص۱۴۲تا۱۴۴)

✿ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

جو نیکی کی دَعْوَت کی دُھومیں مچائے   میں دیتا ہوں اُس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص۳۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مدنی درس سکھائیں اور دلوائیں

(3:31 تا 03:40)(وقت 10 منٹ)

(مدنی درس کا طریقہ صفحہ نمبر 71 سے دیکھ لیجئے)

فکرِ مدینہ مع لکھ کر گفتگو

(03:41 تا 03:45)(وقت 5 منٹ)

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 15 پر عمل کرتے ہوئے فکرِ مدینہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

دعائے عطار

یااللہ پاک! جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل
تو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لم یزل

(فکر مدینہ کا طریقہ صفحہ نمبر 75 پر ہے۔)

وقفۂ آرام

تمام اسلامی بھائی مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق آرام فرمائیں اور سونے میں یہ احتیاط فرمائیں کہ پردے میں پردہ کئے دو اسلامی بھائیوں میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھتے ہوئے، بغیر ایک دوسرے سے باتیں کئے آرام فرمایئے۔

نمازِ عصر کی تیاری

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان واِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

بعد نماز عصر مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرماکر مَدَنی مذاکرہ میں سب شریک ہوجائیں)

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ سنانے کے مدنی پھول

- اعتکاف کے آخری عشرہ میں مسجد میں آڈیو مدنی مذاکرہ چلاتے وقت چند باتوں کا خیال رکھا جائے۔ جو مجلس مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے وہ مدنی مذاکرہ دکھا سکتی ہے۔
- جس موبائل سے آڈیو مدنی مذاکرہ چلا رہے ہیں اس موبائل فون کی ٹیون نہ بجے۔
- کسی قسم کا کوئی اشتہار نہ چلے۔
- کسی قسم کا میوزک یا عورت کی آواز نہ آئے۔
- ایسی جگہ مدنی مذاکرہ سنوایا جائے جہاں نمازیوں کو تشویش نہ ہو۔
- مدنی مذاکرہ دیکھنے والے معتکفین کو روزانہ مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ میں لائیو دکھانے کی ترکیب کی جائے۔

آخری عشرہ کے اعتکاف میں مدنی مذاکرہ دکھانے کا سامان

- مدنی چینل ریڈیو ایپ۔
- ساؤنڈ۔
- ساؤنڈ اور موبائل کے ساتھ اٹیچ ہونے والی تار۔
- ساؤنڈ اگر نہ ہو تو چھوٹا اسپیکر بھی چل سکتا ہے۔
- پانی کا انتظام۔
- مدنی عطیات بکس۔
- ہفتہ وار رسائل کا بستہ۔

افطار اجتماع

تلاوت، نعت کے بعد

سنتوں بھرا بیان (وقت 25 منٹ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

ہمارے پیارے اور ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔

(فِردوسُ الاخبار، ۲/۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی　　　　کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آج کے بیان میں ہم خوفِ خدا میں رونے کی اَہمیّت کے بارے میں سُنیں گے۔ خوفِ خدا میں رونا کتنا فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے، اس پر ایک ایمان افروز حِکایت بیان کی جائے گی۔ یہ بھی سُنیں گے کہ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ خَوفِ خدا میں رونے کی ترغیب پر کچھ روایات بھی بیان کی جائیں گی۔ یقیناً خَوفِ خدا میں رونا سعادت کی بات ہے اور آنسو بہانے کے طِبّی فوائد بھی ہیں، وہ بھی پیش کئے جائیں گے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے کرام خَوفِ خدا میں کیسی گِریہ و زاری فرماتے تھے۔ اس کے بھی کچھ واقعات بیان ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ہم دِلجمعی اور اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل بیان سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ آیئے ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں!

ایک قطرے کی وجہ سے جہنم سے آزادی

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "خوفِ خدا" کے صفحہ 142 پر ہے: قِیامت کے دن ایک شَخْص کو بارگاہِ خداوندی میں لایا جائے گا۔ اُسے اُس کا اَعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ اس میں کثیر گناہ پائے گا۔ پھر عَرض کرے گا: یاالٰہی! میں نے تو یہ گناہ کئے ہی نہیں؟ اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: میرے پاس اس کے مضبوط گواہ (Witnesses)

ہیں۔ وہ بندہ اپنے دائیں بائیں مُڑ کر دیکھے گا لیکن کسی گواہ کو مَوجُود نہ پائے گا اور کہے گا: یاربّ! وہ گواہ کہاں ہیں؟ تو اللہ کریم اس کے اعضا کو گواہی دینے کا حکم دے گا۔ کان کہیں گے: ہاں! ہم نے (حرام) سُنا اور ہم اس پر گواہ ہیں۔ آنکھیں کہیں گی: ہاں! ہم نے (حرام) دیکھا۔ زبان کہے گی: ہاں! میں نے (حرام) بولا تھا۔ اسی طرح ہاتھ اور پاؤں کہیں گے: ہاں! ہم (حرام کی طرف) بڑھے تھے۔ وغیرہ وغیرہ

وہ بندہ یہ سب سُن کر حیران رہ جائے گا۔ پھر جب اللہ پاک اس کے لئے جہنم میں جانے کا حکم فرمادے گا تو اس شخص کی سیدھی آنکھ کا ایک بال ربِّ کریم سے کچھ عرض کرنے کی اجازت طلب کرے گا اور اجازت ملنے پر عرض کرے گا: الٰہی! کیا تُو نے نہیں فرمایا تھا کہ میرا جو بندہ اپنی آنکھ کے کسی بال کو میرے خَوف میں بہائے جانے والے آنسوؤں میں تر کرے گا، میں اس کی بخشش فرمادوں گا؟ اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: کیوں نہیں! تو وہ بال عرض کرے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا یہ گنہگار بندہ تیرے خَوف سے رویا تھا، جس سے میں بھیگ گیا تھا۔ یہ سُن کر اللہ پاک اس بندے کو جنت میں جانے کا حکم فرمادے گا۔ ایک منادی پکار کر کہے گا: سُنو! فُلاں بن فُلاں اپنی آنکھ کے ایک بال کی وجہ سے جَہَنَّم سے نجات پا گیا۔ (درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون، ص ۲۵۳)

جَلا دے نہ نارِ جہنّم، کرم ہو ... پئے بادشاہِ اُمَم یاالٰہی!

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ... ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی!

تُو عطّار کو بے سبب بخش مَولیٰ ... کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۱۱۰، ۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ربّ کی رحمت ہے بڑی

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت معلوم ہوئی، وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ کریم ربّ اپنے بندوں پر بے انتہا رحم فرماتا ہے۔ دنیا کا اصول ہے کہ غلطی پر ہاتھوں ہاتھ ڈانٹ یا سزا ملتی ہے، مگر قربان جائیے اپنے ربِّ کریم کی بخشش اور رحمت پر کہ نافرمانیوں کی کثرت کے باوجود بھی وہ ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے۔ گناہوں کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمارا رِزق بند نہیں کرتا۔ گناہوں

کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہماری آنکھوں کی روشنی نہیں لیتا، گناہوں کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہماری سُننے کی طاقت کو واپس نہیں لیتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربّ کریم قوّتِ گویائی (بولنے کی طاقت) سے ہمیں محروم نہیں فرماتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربِ کریم ہمیں پاؤں کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمیں ہاتھوں کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا۔ خطاؤں کی بھرمار کے باوجود وہ ہمیں اپنے کرم والے دروازے سے دُور نہیں کرتا۔ وہ کریم محض اپنے فضل و رحمت سے گُناہوں کو چھپا دیتا ہے کیونکہ اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے، مگر ایک اصول یاد رہے کہ ہم ربّ کے بندے ہیں اور وہ ہمارا مالک ہے، ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اس کے احکام پر عمل کریں، پھر اس کا کرم ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ اللہ پاک ہمارا پَرْوَرْدْگار ایسا "کریم" ہے کہ جو نافرمانوں پر بھی جُود و کرم کی بارش برساتا ہے۔

☆ وہ پَرْوَرْدْگار ایسا "حلیم" ہے کہ جب کسی گناہ گار کو اپنی نافرمانی پر حسرت و ندامت کرتے ہوئے ملاحظہ فرماتا ہے تو اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

☆ وہ پَرْوَرْدْگار ایسا "عَلِیْم" ہے جو دلوں کے بھید جانتا ہے، نیّتوں پر مطلع ہے اور زمین و آسمان کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

☆ وہ پَرْوَرْدْگار ایسا "عظیم" ہے کہ کسی بھی گناہ کو معاف کرنا اس کے لیے دشوار نہیں ہے۔

مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے: حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے، اپنی امت کے غم میں آنسو بہانے والے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ پاک نے زمین و آسمان کی تخلیق کے دن سو رحمتیں پیدا فرمائیں۔ ہر رحمت زمین و آسمان کے درمیان تہہ در تہہ رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل ہوئی۔ اسی سے والدہ اپنی اولاد پر، وحشی درندے اور پرندے ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں، یہاں تک کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے دُور کر لیتا ہے کہ کہیں اسے چوٹ نہ لگ جائے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک اس رحمت کو دوسری ننانوے رحمتوں میں ملا کر سو مکمل فرما دے گا اور بروزِ قیامت اس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

(مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعۃ رحمۃ اللہ۔۔۔الخ، ص١١٢٩، حدیث:٦٩٧٧)

آیئے! ربِّ کریم کی رحمت پر مشتمل ایک ایمان افروز روایت و حکایت سنتے ہیں:

ربّ کی عنایتیں اور نوازشیں!

بخاری شریف میں ہے: حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ پاک بندوں کے مقدمات سے فارغ ہو جائے گا تو ایک آدمی جو جنت اور دوزخ کے درمیان رہ جائے گا وہ دوزخیوں میں آخری شخص ہو گا جو جنت میں جائے گا۔ جنت میں داخل ہونے سے پہلے اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا اور وہ عرض کرے گا: یَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْھِیْ عَنِ النَّارِ اے میرے پَرْوَرْدْگار! میرا منہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کی بدبو نے مار دیا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جھلسا دیا ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اگر تیرے ساتھ یہ احسان کر دیا جائے تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ بندہ عرض کرے گا: لَا وَعِزَّتِكَ تیری عزّت کی قسم! میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ پاک اس کا منہ دوزخ سے ہٹا دے گا۔ جب وہ بندہ جنت کی طرف منہ کرے گا تو جنت کی شادابی اور تازگی کو دیکھنے لگے گا۔ جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا۔ پھر عرض کرے گا: اے میرے پَرْوَرْدْگار! مجھے جنت کے دروازے سے قریب کر دے۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا: کیا تُو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو جو کچھ مانگ چکا ہے، اب اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: الٰہی! میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب ہونا نہیں چاہتا۔ اللہ پاک فرمائے گا: ہو سکتا ہے کہ اگر تجھے یہ بھی مل جائے تُو پھر کوئی سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا: اے پَرْوَرْدْگار! مجھے تیری عزّت کی قسم! اب میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ پھر اللہ پاک اس کو جنت کے قریب کر دے گا، جب وہ جنت کے دروازے کے قریب پہنچ جائے گا اور جنت کی شگفتگی، تازگی اور لذت کو محسوس کرے گا۔ پھر جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر وہ کہے گا: یَا رَبِّ أَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ، اے میرے پَرْوَرْدْگار! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے ابنِ آدم! افسوس!! تُو کس قدر وعدہ کو توڑنے والا ہے! کیا تُو نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کچھ تجھے مل چکا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: مالک! تُو مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ محرومِ قسمت

والا مت بنا۔ پھر اللہ پاک اسے جنت میں جانے کی اجازت عطا فرمائے گا اور اِرشاد فرمائے گا: مانگ! کیا مانگتا ہے؟ اس پر وہ اپنی خواہشات کا اظہار کرے گا یہاں تک کہ اس کی خواہشات (Desires) ختم ہو جائیں گی۔ پھر اللہ پاک اس سے فرمائے گا جو تُو نے مانگا وہ تجھے دیا جاتا ہے اور اس جیسا اور دیا جاتا ہے بلکہ اس کا دس گُنا اور بھی دیا جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل السجود، ۱/ ۲۸۳، حدیث: ۸۰۶ ملخصاً)

اِس بے کسی میں دِل کو مِرے ٹیک لگ گئی — شُہرہ سُنا جو رَحمتِ بے کس نواز کا
تُو بے حساب بخش! کہ ہیں بے شُمار جُرم — دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حِجاز کا

اشعار کی مختصر وضاحت: پریشانی اور لاچاری کے عالم میں میرے دل کو اُس وقت حوصلہ مل گیا جب میں نے اللہ پاک کی رَحْمت کا چرچہ سُنا۔ اے میرے رب! میرے جُرم بے حساب ہیں، تجھے شاہِ حجاز، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ مجھے بے حساب بخش دے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا، ربِّ کریم سے دعا کرنے والا محروم نہیں رہتا۔ مگر دعا کے آداب کو بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ آیئے! دُعا کے آداب میں سے ایک ادب سنتے ہیں، مکتبۃ المدینہ کی کتاب فضائلِ دعا میں ہے: آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیلِ اجابت (قبولیت کی دلیل) ہے۔ (فضائلِ دعا، ص ۸۱، ادب نمبر ۳۳)

اسی طرح خوفِ خدا میں رونا بھی بہت بڑی نعمت ہے۔ جبکہ خود خوفِ خدا بہت بڑی نعمت ہے، جب تک یہ عظیم دولت حاصل نہ ہو، گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار مشکل ہے۔ لیکن جب یہ عظیم دولت نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ یہ عظیم نعمت ہوتی کیا ہے؟ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز تالیف "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: "اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گِرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس

کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام "خوفِ خدا" ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ ربُّ الْعٰلَمِیْن نے مومنین کو کئی مقامات پر اس پاکیزہ صفت کو اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے چنانچہ پارہ 5، سُوْرَۃُ النِّسَاء، آیت نمبر 131 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ‌ؕ (پ۵، النساء:۱۳۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

اسی طرح پارہ 22، سورۂ احزاب آیت نمبر 70 میں ارشادِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاۙ(۷۰) (پ۲۲، الاحزاب:۷۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 175 میں ارشاد ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۱۷۵) (پ۴، آلِ عمران:۱۷۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

آنسو بہائیں مگر کہاں؟

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا خوفِ خدا بھی ہے۔ یقیناً فکرِ آخرت سے بے قرار رہنا، عذابِ جہنم سے اشکبار رہنا اور خوفِ خدا میں ڈُوبے رہنا بہت بڑی نعمت ہے۔ افسوس! آج دنیا کے غم میں تو آنسو بہائے جاتے ہیں، مگر فکرِ آخرت میں رونے کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے۔ غور تو کیجئے! اس دنیا کی حیثیت ہی کیا ہے کہ اس کے لیے آنسو بہائے جائیں۔ یہ دنیا تو ایک مسافر خانے کی طرح ہے، جس میں مسافر آکر قیام کرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد کُوچ کر جاتے ہیں، مسافر خانے میں چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھتا۔ مسافر خانے میں چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دنیا کی فکر نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی اس کے لیے آنسو بہانے چاہئیں۔ بلکہ ● آنسو بہانے ہوں تو خوفِ خدا میں آنسو بہایئے، ● آنسو بہانے ہوں تو عشقِ رسول میں آنسو بہایئے، ● آنسو بہانے ہوں تو

فکرِ آخرت میں آنسو بہائیے، ● **آنسو بہانے ہوں تو** گناہوں کی کثرت پر آنسو بہائیے، ● **آنسو بہانے ہوں تو** نیکیاں نہ کر سکنے پر آنسو بہائیے، ● **آنسو بہانے ہوں تو** موت کی سختیوں کو یاد کر کے آنسو بہائیے، ● **آنسو بہانے ہوں تو** غمِ مدینہ میں آنسو بہائیے، ● **آنسو بہانے ہوں تو** اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کے خوف سے آنسو بہائیے، ● **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کو یاد کر کے آنسو بہائیے، ● **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کی وحشتوں کا سوچ کر آنسو بہائیے، ● **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کے اندھیرے کو یاد کر کے آنسو بہائیے، ● **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کی تنگی کو یاد کر کے آنسو بہائیے، ● **آنسو بہانے ہوں تو** قیامت کے ہولناک مراحل کو یاد کر کے آنسو بہائیے، ● **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیں کہ بروزِ محشر ہم اپنے ایک ایک عمل کا حساب کس طرح دے سکیں گے؟ ● **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیے کہ کل محشر کی گرمی اور تپش کو ہم کیسے برداشت کریں گے؟ ● **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیے کہ بروزِ محشر تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے باریک پُل صراط کیسے پار کریں گے؟ ● **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیں کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو گا یا نہیں؟ اَلْغَرَض! فکرِ آخرت میں بے قرار ہو کر آنسو بہائیے اور اگر آنسو نہ بہتے ہوں تو اس بات پر آنسو بہائیے کہ ہمارے آنسو خوفِ خدا سے کیوں نہیں بہتے؟

ذکرِ محبت عام ہے لیکن سوزِ محبت عام نہیں
رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں

(نیکی کی دعوت، ص ۲۷۲)

خوفِ خدا میں رونے کی عادت بنائیں

آیئے! فکرِ آخرت میں آنسو بہانے کی ترغیب پر دو احادیثِ طیبہ سنتے ہیں:

﴿1﴾ فرمایا: قیامت کے دن سب آنکھیں رونے والی ہوں گی مگر تین آنکھیں نہیں روئیں گی، ان میں سے ایک وہ ہو گی جو خوفِ خدا سے روئی ہو گی۔ (کنز العمال، کتاب المواعظ، ۸/۳۵۶، حدیث: ۴۳۳۴۵)

﴿2﴾ فرمایا: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنم میں جہنّمی روئیں گے، یہاں تک کہ اُن کے آنسو ان کے چہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔ (شرح السنۃ للبغوی، ۷/۵۶۵، حدیث: ۴۳۱۴)

ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔

گنا ہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

آیئے! خوفِ خدا میں رونے سے متعلق بزرگانِ دِین کے تین اقوال بھی سنتے ہیں:

(1) حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رویا کرو! اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو، اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کسی کو علم ہوتا تو وہ اس قدر چیختا کہ اس کی آواز ٹُوٹ جاتی اور اس طرح نماز پڑھتا کہ اس کی پیٹھ ٹُوٹ جاتی۔

(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/۲۳۰)

(2) حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ پاک کے خوف سے ایک آنسو کا بہنا میرے نزدیک ایک ہزار دِینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/۵۰۲، حدیث: ۸۴۲)

(3) حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں اللہ پاک کے خوف سے روؤں حتّٰی کہ میرے آنسو میرے رخساروں پر جاری ہوں تو یہ بات مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں سونے کا ایک پہاڑ صدقہ کروں۔ (فیضانِ احیاء العلوم، ص۱۷۰)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزے دل کی سختی دُور کرتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جسے رونا نہ آئے اسے رونے کی کوشش کرنی چاہیے، بسا اوقات گناہوں کی شدّت اور قَلْب (دل) کی سختی کی وجہ سے آنسو خشک ہو جاتے ہیں۔ اس سختی کو دُور کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بھوک اور نفل روزوں کی کثرت کی جائے۔ اس سے دل نرم ہو گا اور خوفِ خدا میں رونے کی سعادت حاصل ہو سکے گی۔

نفل روزوں کے بھی کیا فضائل ہیں! اِس ضِمن میں دو احادیثِ مبارکہ مُلاحَظہ فرمایئے:

﴿1﴾ فرشتے دُعائے مغفرت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا بَرَکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: "تم بھی کھاؤ۔" میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرِشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب الصیام، باب ماجاء فی قضاء الحائض الصیام، ۲/۲۰۵، حدیث: ۷۸۵)

﴿2﴾ روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں؟

حضرت سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ مُعَظَّم میں حاضر ہوئے، اُس وقت حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناشتہ کر رہے تھے، فرمایا: "اے بِلال! ناشتہ کرلو۔" عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں روزہ دار ہوں۔" تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان، فضائل الصوم، ۳/۲۹۷، حدیث: ۳۵۸۶)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جھوٹی تواضُع نہ کرے، اور آنے والا بھی جُھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں، تاکہ بُھوک اور جُھوٹ کا اجتماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَکَ اللہ (یعنی اللہ پاک برکت دے) یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی عبادات نہیں چُھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کر دی جائیں تاکہ حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہار رِیا نہیں۔ (حضرتِ سیِّدُنا بلال کے روزے کا سُن کر جو کچھ فرمایا گیا اُس کی شرح یہ ہے) یعنی آج کی روزی ہم تو اپنی یہیں کھائے لیتے ہیں اور حضرتِ

بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس کے عِوَض (عِ۔وَض) جنّت میں کھائیں گے وہ عِوَض (یعنی بدلہ) اِس سے بہتر بھی ہوگا اور زِیادہ بھی۔ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہے، واقعی اُس وقت روزہ دار کی ہر ہڈّی و جوڑ بلکہ رگ رگ تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کرتی ہے، جس کا روزہ دار کو پتا نہیں ہوتا مگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔
(مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۰۲، بتغیر قلیل)

رونے کے طِبّی فوائد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت کے بارے میں سُن رہے تھے۔ جدید طِبّی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ رونے کے بھی کئی فوائد ہیں۔ آیئے آنسو بہانے کے کچھ طِبّی فوائد سنتے ہیں:

☆ماہرین کے مطابق وہ پانی جو آنسوؤں کی صورت میں آنکھوں سے نکلتا ہے، آنکھ سے نکلنے والے دیگر پانیوں (Waters) سے مختلف ہوتا ہے۔

☆ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ہر شخص کو ہفتے میں کم از کم ایک بار پندرہ (Fifteen) منٹ تک رونا چاہیے۔

☆ہفتے میں ایک بار کا رونا دِماغی صلاحیتوں پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔

☆ماہرین کا کہنا ہے کہ آنسو انسانی جسم میں موجود کولیسٹرول (Cholesterol) کو کم کرتے ہیں۔

☆بوجھل طبیعت میں بہنے والے آنسو ذہنی دباؤ کا خاتمہ کرتے ہیں جس سے بلڈ پریشر (Blood pressure)، شوگر (Sugar) اور دل کے امراض (Heart diseases) لاحق نہیں ہوتے۔

☆ آنسوؤں کو روکنے سے آنکھوں میں ڈی ہائیڈریشن ہو جاتی ہے جس سے بینائی کمزور ہوتی ہے جبکہ ہفتے میں ایک بار رونے سے بینائی بہتر ہوتی ہے۔

☆ تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ آنسوؤں کی صورت میں جو پانی آنکھوں سے نکلتا ہے، اس میں کئی طرح کے کیمیائی اجزا ہوتے ہیں۔ ایسے آنسو انتہائی کم مقدار میں بھی بہائے جائیں تو اس کے نتیجے میں شریانوں میں خون کے قطرے جمنے کا عمل سُست پڑ جاتا ہے اور جِلدی امراض (Skin diseases) سے نجات ملتی ہے۔ (مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ)

پیارے اسلامی بھائیو! ممکن ہے کہ آنسو بہانے کے فوائد سُن کر رونے کا ذہن بن رہا ہو۔ یہ یاد رکھ لیں کہ

شرعاً جو رونا پسندیدہ ہے اور جس پر ثواب ہے وہ رونا اللہ پاک کے لئے ہو، آخرت کی فکر میں ہو، خوفِ خدا کی وجہ سے ہو۔ جبکہ دنیا کے لیے رونے پر آنکھوں کو فوائد تو مل سکتے ہیں ثواب نہیں ملے گا۔ افسوس! آج ہم اپنی دنیا اچھی کرنے کے لیے کتنے بے چین ہیں۔ دنیا اچھی ہو جائے، صحت ٹھیک ہو جائے، پریشانیاں ختم ہو جائیں، مصیبتیں دُور ہو جائیں، مال و دولت کی کثرت ہو جائے، قیمتی موبائل مل جائے، نئی گاڑی مل جائے، اَلْغَرَض! بے شمار دنیوی مقاصد ہیں کہ جنہیں پانے کے لیے ہم اپنی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں، مگر افسوس آخرت کو بہتر کرنے کا جذبہ ویسا نظر نہیں آتا جیسا ہونا چاہئے۔ اے کاش! ہمیں بھی دُنیا کی ناپائیداری کا حقیقی معنوں میں اِحساس ہو جائے، اے کاش! ہماری بھی غفلت کا پردہ چاک ہو جائے۔ اے کاش! ہمیں بھی امّیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ صحیح معنوں میں خوفِ خدا مُیَسّر آجائے، اے کاش! بُرے خاتِمے کا ڈر ہمارے دل میں گھر کر جائے، اے کاش! ہمیں اپنے پَرْوَرْدْگار کی ناراضیوں کا ہر دم دھڑکا لگا رہے، اے کاش! نَزع کی سختیوں، مَوت کی تلخیوں، اپنے غسلِ مَیِّت و تکفین و تدفین کی کیفیّتوں اور مُردہ حالت میں اپنی بے بسیوں کا احساس ہو جائے۔ اے کاش! قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، منکَر و نکیر کے سُوالوں، قبْر کے عذابوں کا غم ہمیں ہر وقت ستاتا رہے۔ اے کاش! مَحْشَر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں، پُل صراط کی دَہشتوں، بارگاہِ الٰہی کی پیشیوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسِشوں اور سب کے سامنے عیب کھلنے کی رُسوائیوں کا خوف دامن گیر ہو جائے۔ اے کاش! جہنّم کی خوفناک چِنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں، اپنے نازوں کے پلے بدن کی نزاکتوں اور جنّت کی عظیم نعمتوں سے محرومیوں کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور اے کاش! یہ خوف ہمارے لئے ہدایت و رحمت کا ذَرِیعہ بن جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام کا خوفِ خدا سے رونا

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کچھ شک نہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وہ مقدس ہستیاں ہیں جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تمام مخلوق سے بڑھ کر مرتبہ رکھتے ہیں۔ یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جو یقیناً یقیناً اللہ پاک کے

غضب، اس کے عذاب اور اس کی ناراضی سے محفوظ ہیں، یہاں تک اللہ پاک نے ان کی حفاظت کا وعدہ کر لیا کہ ان سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۳۸) بلکہ ان کی شان تو یہ ہے کہ جن کی سفارش یہ کر دیں اللہ پاک انہیں بھی عذابِ دنیا و آخرت سے محفوظ فرمالیتا ہے۔ یہ پاکیزہ شخصیّات گناہوں سے پاک ہونے اور اللہ پاک کی رضا کے منصب پر فائز ہونے کے باوجود بھی اشکباری اور آہ وزاری کرتی تھیں۔ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ساری ساری رات عبادت اور اشکباری میں گزار دیتے۔ جبکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں کئی ایسے ہیں کہ جن کی اشکباری اور آہ وزاری کئی کئی دن تک برقرار رہتی۔ آیئے انبیائے کرام کے خوفِ خدا میں رونے سے متعلق پانچ روایتیں سنتے ہیں:

❖ منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو (خوفِ خدا سے) اس قدر روتے کہ درخت (Trees) اور مِٹّی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے، حتّٰی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا زکریّا عَلَیْہِ السَّلَام بھی حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ کر رونے لگتے۔ یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اسی طرح مسلسل آنسو بہاتے رہتے یہاں تک کہ اِن مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سبب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے رُخسار (گالوں) پر زخم ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ ماجِدہ نے ان کے رُخساروں پر اُونی پٹّیاں چِپٹا دیں۔ اِس کے باوُجُود جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو پھر رونا شروع کر دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اُونی پٹّیاں بھیگ جاتیں۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ انہیں خشک کرنے کے لئے نچوڑتیں اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے آنسوؤں کے پانی کو اپنی ماں کے بازو پر گرتا ہوا دیکھتے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: اے اللہ! یہ میرے آنسو ہیں، یہ میری ماں ہے اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ تُو سب سے زیادہ رَحم فرمانے والا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/ ۲۲۵، خوفِ خدا، ص ۴۵۴)

❖ اسی طرح حضرت سَیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں آتا ہے کہ وہ خوفِ خدا سے اتنا روتے تھے کہ مسلسل رونے کی وجہ سے آپ کی اکثر بینائی (Sight) رخصت ہو گئی۔ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ پاک کے پیارے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! آپ اتنا کیوں روئے کہ آپ کی اکثر بینائی جاتی رہی؟ ارشاد فرمایا: دو باتوں کے

سبب۔ (۱) کہیں میری نظر ایسی چیز پر نہ جا پڑے جسے دیکھنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ (۲) جو آنکھیں اپنے ربِّ کریم کا جلوہ دیکھنا چاہتی ہیں، میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی اور چیز کو بھی دیکھیں، لہٰذا میں نے مناسب خیال کیا کہ نابینا (Blind) کی طرح ہو جاؤں اور جب قیامت میں میری آنکھ کھلے تو فوراً میری نظر اپنے ربِّ کریم کا دیدار کرے۔ اس کے بعد آپ ساٹھ برس (60 Years) حیاتِ ظاہری سے متصف رہے، لیکن کسی نے انہیں آنکھ کھولتے نہیں دیکھا۔ (خوفِ خدا، ص ۴۵)

❖ حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں آتا ہے کہ ایک دفعہ چالیس دن تک سجدے کی حالت میں روتے رہے اور اللہ پاک سے حیا کے سبب آسمان کی طرف اپنا سر نہ اٹھایا۔ اتنا زیادہ رونے کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے آنسوؤں سے گھاس (Grass) اُگ آئی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سر کو ڈھانپ لیا۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۳۵ بتغیر)

❖ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں مروی ہے کہ یہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب اِس قَدَر گِریہ وزاری فرماتے (یعنی روتے) کہ ایک مِیل کے فاصلے سے ان کے سِینے میں ہونے والی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔ (اِحیاءُ الْعُلوم، ۴/۲۲۶، نیکی کی دعوت، ص ۲۷۳)

❖ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی عادت تھی کہ جب کوئی نصیحت آموز واقعہ سنتے تو اس طرح روتے جس طرح کوئی عورت بچہ فوت ہو جانے پر روتی ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۵/۴۳)

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جُرم دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حِجاز کا

(ذوقِ نعت، ص ۱۷، ۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا میں رونے کے فوائد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت سے متعلق سُن رہے تھے۔ صاف پانی کا یہ وصف ہے کہ وہ میل کچیل ختم کر دیتا ہے۔ اگر کسی جگہ گندگی ہو اور پانی بہائیں تو جہاں جہاں پانی بہے گا وہ جگہ بھی صاف (Clean) ہوتی جائے گی۔ خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو نکلتے تو باہر کو ہیں لیکن انسان کے "اندر" کو

صاف کر جاتے ہیں۔ یہ آنسو بہتے ظاہر پر ہیں، لیکن صفائی انسان کے باطن کی کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** دل کی قساوت (سختی) کو دُور کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** دل کی نرمی کا باعث بنتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قلبی سکون فراہم کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** گناہوں کے بوجھ سے نجات دیتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** اللہ پاک کی رحمت کا امیدوار بناتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** جہنم سے آزادی کا باعث بنتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** جنت کا مستحق بناسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کے مراحل کو آسان بناسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** عذابِ قبر سے بچاسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کی تنگی اور وحشت کو دُور کرسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کو گلِ گلزار بناسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** کل ہونے والی ندامت سے بچاسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** کل محشر کی دھوپ اور پیاس سے بچاسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** پُل صراط پر آسانی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اَلْغَرَض! ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** بظاہر بے کسی کا اظہار ہوتے ہیں، لیکن درحقیقت عزّتوں اور عظمتوں کو پانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

اولیائے کرام کا خوفِ خدا میں رونا

اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا کے سبب کثرت سے آنسو بہاتے ہیں۔ کئی اولیائے کرام کے بارے میں منقول ہے کہ خوفِ خدا میں کثرت سے رونے کے سبب ان کی بینائی ختم ہوگئی، مگر انہوں نے رونا نہیں چھوڑا۔ آیئے! حصولِ ترغیب کے لیے خوفِ خدا میں رونے پر اولیائے کرام کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

(1) حضرت سَیِّدُنا ابو بِشر صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے مُحدّث تھے اور زبردست مبلغ بھی تھے۔ بیان کے دوران خود ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ خوفِ الٰہی سے کانپتے اور لرزتے رہتے اور اس قدر پُھوٹ پُھوٹ کر روتے جیسے کوئی عورت اپنے اکلوتے بچے کے مرجانے پر روتی ہے۔ کبھی کبھی توشدتِ گریہ اور بدن کے لرزنے سے ان کے اعضا کے جوڑ اپنی جگہ سے ہِل جاتے تھے۔ آپ کے خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی قبر کو دیکھ لیتے تو دو دو، تین تین دن حیران و خاموش رہتے اور کھانا پینا چھوڑ دیتے۔ (اولیائے رجال الحدیث، ص ۱۵۱، از خوفِ خدا)

(2) حضرتِ عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا دستور تھا کہ ہر رات علما کو جمع کرتے، موت، قیامت اور آخرت کا ذکر کرتے ہوئے اتنا روتے کہ معلوم ہوتا جیسے جنازہ سامنے رکھا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۱۹۶)

(3) حضرت سَیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ کسی نے انہیں مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا، یہ جب رونا شروع کرتے تو تین دن اور تین رات مسلسل روتے رہتے۔ جب کبھی آسمان پر بادل ظاہر ہوتے اور بجلی کڑکتی تو ان کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی، بدن کانپنے لگتا، بے تاب ہو کر کبھی بیٹھتے کبھی کھڑے ہوتے، ساتھ ہی روتے ہوئے کہتے: شاید میری لغزشوں اور گناہوں کی وجہ سے اہلِ زمین کو کسی مصیبت میں مبتلا کیا جانے والا ہے، جب میں مر جاؤں گا تو لوگوں کو بھی سکون حاصل ہو جائے گا۔ (خوفِ خدا، ص۸۵)

(4) سلطانُ الہند، حضرت خواجہ غریب نواز سید حسن سنجری اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زبردست ولی اللہ تھے۔ لیکن اُن پر خوفِ خُدا اس قدر غالب تھا کہ ہمیشہ خَشیَّتِ الٰہی سے کانپتے اور گریہ وزاری کرتے رہتے تھے، خَلْقِ خُدا کو خوفِ خُدا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے: اے لوگو! اگر تم زیرِ خاک سوئے ہوئے لوگوں کا حال جان لو تو مارے خوف کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ غریب نواز کا ذکرِ خیر

اے عاشقانِ اولیا! حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور دیگر اولیائے کرام کا خوفِ خدا سے رونا مرحبا! 6 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو سلطانُ الہند، حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس مُبارک نہایت ہی عقیدت اور دُھوم دھام سے منایا جاتا ہے، اس موقع پر اِیصالِ ثواب اجتماعات کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جس میں قرآن خوانی، نعت خوانی، سُنّتوں بھرے بیانات، تقسیمِ رسائل وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں بالخصوص رجب المرجب کے ابتدائی 6 ایّام میں تو مدنی مذاکروں کی خوب مدنی بہاریں ہوتی ہیں، کئی شہروں سے عاشقانِ غریب نواز، علمِ دین سیکھنے، فیضانِ مدنی مذاکرہ لُوٹنے اور امیر اہلسنّت کی صحبت کی برکتیں حاصل کرنے کے لیے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں وقت گزارنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان کے

---

[1] ... معین الارواح، ص ۱۸۵ ملخصاً

علاوہ ملک و بیرونِ ملک ہزاروں عاشقانِ غریب نواز اپنے اپنے شہروں میں اجتماعی طور پر ان مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ رجب المرجب کے مدنی مذاکروں کی دُھوم دھام ہوگی۔ آیئے! ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ اس سال ہونے والے رجب المرجب کے 6 مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل کریں گے۔

آیئے! حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر اًذکرِ خیر سنتے ہیں۔ آپ کا نام حَسَن چشتی اَجمیری ہے، آپ کے مشہور اَلقابات میں مُعینُ الدّین، غریب نواز، سلطانُ الہِند اور عطائے رسول شامل ہیں۔

(معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۲۰ ملخصاً)

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے اَخلاق، کردار اور گُفتار سے اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگوں کو آپ نے اپنی نگاہِ نور سے نورِ اسلام سے منور فرمایا۔ آپ نے اپنے خلفا اور تلامذہ (شاگردوں) کی ایسی جماعت تیار کی، جس نے پاک و ہند کے کونے کونے میں دِین کا پیغام پھیلایا۔ اللہ پاک حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ دین کے صدقے ہمیں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس لنگرِ رضویہ

اے عاشقانِ اولیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول جہاں خوفِ خدا کا پیکر بناتا ہے وہاں اولیائے کرام کی سچی محبت بھی دیتا ہے۔ ہم بھی اسی مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے 107 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک مجلس لنگرِ رضویہ بھی ہے، مختلف مواقع پر ہزاروں عاشقانِ رسول کی خیر خواہی کی جاتی ہے یعنی ان کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ مثلاً دَارُالسُّنَّہ میں آنے والے مہمانوں، مختلف سُنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی مشوروں، مختلف مدنی کورسز میں شرکت کرنے والے عاشقانِ رسول، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ملک و بیرونِ ملک ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول کے لیے "لنگرِ رضویہ" (سحری و افطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیا جاتا ہے تاکہ یہ عاشقانِ

رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دِین کے مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں میں بھرپور توجہ کے ساتھ شرکت کر سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکروں کے اجتماعات میں بھی عاشقانِ رسول کے لیے **لنگرِ رضویہ** کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ **لنگرِ رَضویہ** کی مد میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں، اس کارِ خیر میں بھی کئی عاشقانِ رسول اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ ملک وبیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر پورے ماہ اور آخری عشرے کا اعتکاف ہو گا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عاشقانِ رسول رضائے اِلٰہی اور دیگر اچھی نیّتوں کے ساتھ **"لنگرِ رضویہ"** کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دعائے اِفطار

(مناجات ودعا صفحہ نمبر 680 سے کروایئے۔)

نمازِ مغرب

تسبیحِ فاطمہ

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

سُوْرَةُ الْمُلْك

(سورۃ الملک اسی اسلامی بھائی کو دیں جن کا لہجہ روانی والا اور خوش الحانی والا ہو، نہ زیادہ speed ہو اور نہ زیادہ slow ہو بس درمیانہ انداز ہو حدَر والا)

(اب یوں اعلان کیجئے)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مَدَنی انعام نمبر 3 کے جُز سورۂ مُلک پڑھنے اور سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللہ)

(سُوْرَۃُ الْمُلْك صفحہ نمبر 762 پر ملاحظہ فرمائیں)

وقفۂ طعام

(اب اس طرح اعلان کیجئے)

پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کا وضو فرما کر دستر خوان پر تشریف لے آئیے۔

(کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں صفحہ نمبر 29 سے کروائیے)

(ایک اسلامی بھائی کھانے کے دوران سنتیں آداب صفحہ نمبر 30 سے بیان کرتے رہیں)

نمازِ عشا کی تیاری

اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کرتے ہوئے اَذان و اِقامت کا جواب دینے کی سعادت حاصل کریں۔

نمازِ عشا مع تراویح

تسبیحِ فاطمہ

(نماز کے بعد اِمام صاحِب دُعائے ثانی کروائیں گے۔ دُعا کے بعد یوں اعلان فرمائیں)

اللہ کریم کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کرتے ہوئے ایک بار آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ (وقت 3 منٹ)

مَدَنی مذاکرہ

(مَدَنی مذاکرہ شروع ہوتے ہی تمام جدول موقوف فرما کر مَدَنی مذاکرہ میں سب شریک ہو جائیں)

مدنی مذاکرہ کے بعد 20 منٹ دہرائی روزانہ ہو گی۔

نوٹ: طاق راتوں میں صلوۃ التسبیح کی نماز ادا کی جائے گی۔

صلوۃ التسبیح کا طریقہ

(صلوۃ التسبیح کا طریقہ صفحہ 96 پر ملاحظہ فرمائیں)

"اِعتکاف داخلہ فارم"

پورا ماہِ رمضان ☐ آخری عشرہ ☐ نفل اعتکاف ☐

سیریل نمبر: ________

نام مع ولدیت: ________ شناختی کارڈ نمبر/پاسپورٹ نمبر: ☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐

دینی تعلیم: ________ دنیاوی تعلیم: ________ تاریخ پیدائش: (دن، مہینہ، سال) ☐☐☐☐☐☐☐☐

شہر کا سرکاری نام: ________ تنظیمی ذمہ داری: ________

موبائل نمبر ________ WhatsApp نمبر ________

فون/موبائل ایمرجنسی رابطے کیلئے: ________

مستقل پتہ: ________

ریجن ________ زون ________ کابینہ ________ ڈویژن ________

قریبی مسجد اہلِسنّت ________ علاقے کا سرکاری نام ________

تصدیق نامہ

تصدیق کنندہ اپنی مکمل ذاتی معلومات مع تنظیمی ذمہ داری فراہم کریں۔

تصدیق کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل کوائف میری معلومات کے مطابق درست ہیں۔

دستخط تصدیق کنندہ: ________

کس کی معرفت سے تشریف لائے؟ ________

نام مع ولدیت علاقہ، ڈویژن، کابینہ نگران ________ دستخط ________

شناختی کارڈ نمبر ☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐☐ موبائل نمبر ________

کارڈ نمبر ________ حلقہ نمبر ________ کارڈ جاری کرنے والے کا نام ________

تمام معلومات مکمل پُر کریں

نوٹ: تصدیق کنندہ، کم عمر اسلامی بھائیوں، مریضوں اور بوڑھوں کی تصدیق کر کے شرمندہ نہ ہوں۔

مدنی التجا

* مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی اسلامی بھائی کیلئے لازمی ہوگی۔
* مجلس فارم کوقبول کرنے سے انکار کرسکتی ہے۔

شرائط

* اسلامی بھائی سمجھدار اور سلجھا ہوا اور 18 سال سے کم عمر نہ ہو۔
* میٹرک کے وہ طلباء جن کی عمر 15 سال ہے اپنے سرٹیفکیٹ دکھا کر اعتکاف میں داخلہ لے سکتے ہیں۔
* جدول کی پابندی لازمی ہوگی۔
* اسلامی بھائی کیلئے یہ لازم ہوگا کہ جس تربیتی حلقے میں شامل کیا جائے آخر دن تک اسی حلقے میں رہ کر تمام نشستوں میں مکمل وقت حاضری دے
* شرکا اعتکاف کے حلقے کی تبدیلی اعتکاف نگران کی مشاورت سے ہوسکتی ہے۔
* تربیتی حلقے کے نگران/اعتکاف نگران کی اطاعت ضروری ہوگی۔
* تربیت کے دوران جو کچھ سکھایا جائے گا اس کا امتحان لیا جاسکتا ہے۔
* اپنے سامان کی آپ خود حفاظت کریں، دوسروں کے سامان کی ذمہ داری نہ لیں، کوئی چیز گم یا چوری ہوجانے کی صورت میں مجلس ذمہ دار نہیں ہوگی۔
* فارم کی فوٹو کاپی قابلِ قبول نہ ہوگی۔
* ایک ماہ اعتکاف کرنے والے اسلامی بھائی 19 شعبان اور آخری عشرے کا اعتکاف کرنے والے اسلامی بھائی 15 رمضان المبارک تک اعتکاف فارم جمع کروادیں۔

میں نے مندرجہ بالا تمام شرائط کو بغور پڑھ/سن لیا ہے اور میں ان پر عمل کی کوشش کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

دستخط ___________

اچھی اچھی نیتیں

* دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے مدنی کورسز 7 دن اصلاحِ اعمال کورس، 7 دن 12 مدنی کام کورس، 7 دن فیضانِ نماز کورس اور 63 دن مدنی تربیتی کورس کرنے اور اس کی دعوت دینے کی بھی مدنی التجا ہے۔
* اسلامی بھائی کی خدمت میں عرض ہے کہ اعتکاف کے بعد مسلسل 12 ماہ تک کم از کم ہر ماہ مدنی انعامات کا رسالہ پر کر کے اپنے ذمہ دار کے پاس جمع کروائیں نیز ہر ماہ کم از کم 3 دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں۔
* کیا آپ نے اسی شعبان میں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تالیف فیضانِ سُنت میں سے اعتکاف کا باب فیضانِ رمضان پڑھ یا سن لیا ہے اگر نہیں تو اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے پہلے پڑھ یا سن لیجئے۔
* اعتکاف کے بعد مسلسل آئندہ رمضان المبارک تک ہفتہ وار اجتماع، ہفتہ وار مدنی مذاکرہ میں شرکت فرمائیں۔
* وقتاً فوقتاً معتکفین کے ہونے والے سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت ہوتی رہے تو یادِ رمضان تازہ ہوتی رہے گی۔

مجلس اعتکاف (دعوتِ اسلامی)

شہر/علاقہ :-----------------

نگران شہر/علاقہ :-----------------

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ڈویژن :-----------------

نگران ڈویژن :-----------------

ولادتِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خوشی میں مدنی تحائف (شہر/علاقہ)

نمبر شمار	مدنی نیتیں (تیرا کرم ہے ذاتِ باری عطاری ہوں عطاری)	تعداد	نمبر شمار	مدنی نیتیں	تعداد	نمبر شمار	مدنی نیتیں (نسبت کیا ہے پیاری پیاری عطاری ہوں عطاری)	تعداد
1	قرآن پاک		15	چاندرات سے ہاتھوں ہاتھ 30 دن		29	دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے دینے کی نیت	
2	سورۃ یٰسین		16	چاندرات سے ہاتھوں ہاتھ 12 دن (مدنی کورس)		30	روزانہ صدائے مدینہ	
3	سورۃ واقعہ		17	چاندرات سے ہاتھوں ہاتھ 3 دن		31	روزانہ مسجد درس	
4	سورۃ تبٰرک		18	ہر ماہ 3 دن کا مدنی قافلہ		32	روزانہ چوک درس	
5	ذکر اللہ عزوجل (سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر وغیرہ)		19	مستقل عمامہ شریف کی نیت		33	روزانہ بعد فجر "مدنی حلقے" میں شرکت	
6	درود پاک		20	داڑھی شریف کی نیت		34	روزانہ مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھنے/پڑھانے کی نیت	
7	دیگر سورتیں-------------------		21	مدنی لباس کی نیت		35	ہفتہ وار VCD/کیسٹ اجتماع/مدنی مذاکرے میں شرکت	
8	متفرق پارے		22	زلفیں رکھنے کی نیت		36	ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت	
9	مدنی انعامات کے عاملین		23	زبان کا قفلِ مدینہ		37	ہفتہ وار سنّتوں بھرے کے اجتماع کے لیے روزانہ 2 کو دعوت دینے کی نیت	
10	وقفِ مدینہ		24	پیٹ کا قفلِ مدینہ		38	ہفتہ وار مسجد اجتماع/تربیتی حلقے میں شرکت	
11	چاندرات سے ہاتھوں ہاتھ 26 ماہ		25	ہر ماہ کم از کم 12 نمازی بنانے کی نیت		39	ہفتہ وار یوم تعطیل اعتکاف میں شرکت	
12	چاندرات سے ہاتھوں ہاتھ 12 ماہ		26	روزانہ ایک رسالہ پڑھنے کی نیت (مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والا)		40	بیان/مدنی مذاکرہ (آڈیو/ویڈیو) سننے کی نیت	
13	چاندرات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی تربیتی کورس 63 دن		27	روزانہ مدنی چینل کم از کم (1 گھنٹہ 12 منٹ) دیکھنا اور کم از کم 12 کو دیکھنے کی دعوت دینا		41	پورا کنزالایمان اوّل تا آخر پڑھنے کی نیت	
14	چاند رات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس 41 دن		28	ہفتہ وار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی نیت				

براہِ کرم! یہ فارم صرف مستلفین سے ہی پُر نہ کروائیں بلکہ اپنے شہر/علاقے کے تمام اسلامی بھائیوں سے بھی ترکیب بنائیں اور ۲۲ رمضانُ المبارک تک نگرانِ ڈویژن مشاورت یا کابینہ مکتب کو میل فرمادیں۔ (جزاکَ اللہ خیرًا کثیرًا) پاکستان انتظامی کابینہ

اعتکاف نیت فارم

اعتکاف کا مقام: | جدول نگران: | زون/کابینہ:

#	نام مع ولدیت	عمامہ شریف	داڑھی سجائی	مدرسۃ المدینہ بالغان	صدائے مدینہ	مدنی درس	درس نظامی	مدرس کورس	امامت کورس	چاندرات اصلاح اعمال کورس	قاعدہ ناظرہ کورس	1ماہ مدنی قافلہ	12مدنی کام	12ماہ مدنی قافلہ	ذیلی ذمہ دار	حلقہ ذمہ دار	علاقہ ذمہ دار	ڈویژن ذمہ دار
1																		
2																		
3																		
4																		
5																		
6																		
7																		
8																		
9																		
10																		
11																		
12																		
13																		
14																		
15																		
16																		
17																		
18																		
19																		
20																		
ٹوٹل:																		

اجتماعی حلقہ کارکردگی برائے معتکفین اسلامی بھائی									مدنی تاریخ:		
حلقہ نمبر			حلقہ نگران نام						کل شرکاء:		
1	صلوۃ التسبیح / تہجد		2	تلاوت		3	بعد فجر مدنی حلقہ		4	اشراق و چاشت	
5	مدرسۃ المدینہ بالغان		6	فکر مدینہ		7	تراویح باجماعت		8	نماز کے احکام	
9	مدنی مذاکرہ بعد عصر		10	مدنی مذاکرہ و بعد تراویح		11	مستقل قفل مدینہ تحریک		12	تھال / سپ دھو کر پیا؟	

اجتماعی حلقہ کارکردگی برائے معتکفین اسلامی بھائی									مدنی تاریخ:		
حلقہ نمبر			حلقہ نگران نام						کل شرکاء:		
1	صلوۃ التسبیح / تہجد		2	تلاوت		3	بعد فجر مدنی حلقہ		4	اشراق و چاشت	
5	مدرسۃ المدینہ بالغان		6	فکر مدینہ		7	تراویح باجماعت		8	نماز کے احکام	
9	مدنی مذاکرہ بعد عصر		10	مدنی مذاکرہ و بعد تراویح		11	مستقل قفل مدینہ تحریک		12	تھال / سپ دھو کر پیا؟	

اجتماعی حلقہ کارکردگی برائے معتکفین اسلامی بھائی									مدنی تاریخ:		
حلقہ نمبر			حلقہ نگران نام						کل شرکاء:		
1	صلوۃ التسبیح / تہجد		2	تلاوت		3	بعد فجر مدنی حلقہ		4	اشراق و چاشت	
5	مدرسۃ المدینہ بالغان		6	فکر مدینہ		7	تراویح باجماعت		8	نماز کے احکام	
9	مدنی مذاکرہ بعد عصر		10	مدنی مذاکرہ و بعد تراویح		11	مستقل قفل مدینہ تحریک		12	تھال / سپ دھو کر پیا؟	

اجتماعی حلقہ کارکردگی برائے معتکفین اسلامی بھائی									مدنی تاریخ:		
حلقہ نمبر			حلقہ نگران نام						کل شرکاء:		
1	صلوۃ التسبیح / تہجد		2	تلاوت		3	بعد فجر مدنی حلقہ		4	اشراق و چاشت	
5	مدرسۃ المدینہ بالغان		6	فکر مدینہ		7	تراویح باجماعت		8	نماز کے احکام	
9	مدنی مذاکرہ بعد عصر		10	مدنی مذاکرہ و بعد تراویح		11	مستقل قفل مدینہ تحریک		12	تھال / سپ دھو کر پیا؟	

اجتماعی حلقہ کارکردگی برائے معتکفین اسلامی بھائی									مدنی تاریخ:		
حلقہ نمبر			حلقہ نگران نام						کل شرکاء:		
1	صلوۃ التسبیح / تہجد		2	تلاوت		3	بعد فجر مدنی حلقہ		4	اشراق و چاشت	
5	مدرسۃ المدینہ بالغان		6	فکر مدینہ		7	تراویح باجماعت		8	نماز کے احکام	
9	مدنی مذاکرہ بعد عصر		10	مدنی مذاکرہ و بعد تراویح		11	مستقل قفل مدینہ تحریک		12	تھال / سپ دھو کر پیا؟	

اجتماعی نیت فارم برائے معتکفین اسلامی بھائی

اعتکاف مقام :			جدول نگران / حلقہ نگران نام					کل شرکاء :			
1	عمامہ شریف		2	داڑھی سجائی		3	مدرسۃ المدینہ بالغان		4	درس نظامی	
5	مدرس کورس		6	امامت کورس		7	چاندرات اصلاح اعمال کورس		8	3دن مدنی قافلہ	
9	1ماہ مدنی قافلہ		10	12مدنی کام		11	12ماہ مدنی قافلہ		12	تنظیمی ذمہ داری	

اجتماعی نیت فارم برائے معتکفین اسلامی بھائی

اعتکاف مقام :			جدول نگران / حلقہ نگران نام					کل شرکاء :			
1	عمامہ شریف		2	داڑھی سجائی		3	مدرسۃ المدینہ بالغان		4	درس نظامی	
5	مدرس کورس		6	امامت کورس		7	چاندرات اصلاح اعمال کورس		8	3دن مدنی قافلہ	
9	1ماہ مدنی قافلہ		10	12مدنی کام		11	12ماہ مدنی قافلہ		12	تنظیمی ذمہ داری	

اجتماعی نیت فارم برائے معتکفین اسلامی بھائی

اعتکاف مقام :			جدول نگران / حلقہ نگران نام					کل شرکاء :			
1	عمامہ شریف		2	داڑھی سجائی		3	مدرسۃ المدینہ بالغان		4	درس نظامی	
5	مدرس کورس		6	امامت کورس		7	چاندرات اصلاح اعمال کورس		8	3دن مدنی قافلہ	
9	1ماہ مدنی قافلہ		10	12مدنی کام		11	12ماہ مدنی قافلہ		12	تنظیمی ذمہ داری	

اجتماعی نیت فارم برائے معتکفین اسلامی بھائی

اعتکاف مقام :			جدول نگران / حلقہ نگران نام					کل شرکاء :			
1	عمامہ شریف		2	داڑھی سجائی		3	مدرسۃ المدینہ بالغان		4	درس نظامی	
5	مدرس کورس		6	امامت کورس		7	چاندرات اصلاح اعمال کورس		8	3دن مدنی قافلہ	
9	1ماہ مدنی قافلہ		10	12مدنی کام		11	12ماہ مدنی قافلہ		12	تنظیمی ذمہ داری	

ماخذ و مراجع

قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	
نام کتاب	**مصنف/مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
تفسیر ابن کثیر	امام عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
تفسیر قرطبی	علامہ ابو عبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر بغوی	امام محیی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۴ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر بیضاوی	امام عبد اللہ بن ابو عمر بن محمد شیرازی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۸۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر مدارک	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۱۰ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر ابو سعود	علامہ ابو سعود محمد بن مصطفٰی عمادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۸۲ھ	دار الفکر بیروت
روح البیان	علامہ شیخ اسماعیل حقی بروسوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ پاکستان
در منثور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۳ھ
تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
روح المعانی	علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۴۱ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر جمل	علامہ شیخ سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۴ھ	باب المدینہ کراچی
تفسیر عزیزی (مترجم)	علامہ شاہ عبد العزیز بن احمد بن عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۳۹ھ	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
صراط الجنان	مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ	مکتبۃ المدینۃ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ

کتاب	مصنف	مطبوعہ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۶ھ
ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۷ھ
الحدیقة الندیة	علامہ عبد الغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۴۱ھ	پشاور
سنن الدارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفة بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام اسحاق بن راھویہ المروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۸ھ	مکتبة الایمان المدینة المنورة ۱۴۱۲ھ
المسند	امام ابویعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبة العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
حلیة الاولیاء	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۸ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۵ھ
المصنف	حافظ عبداللہ محمد بن ابی شیبة عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبدالرزاق بن ھمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۱ھ
المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۰۳ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
الموسوعة	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبة العصریة ۱۴۲۶ھ
عمدة القاری	امام بدر الدین ابومحمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۱ھ
السنن الکبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۴ھ
مسند فردوس	حافظ شیرویہ بن شھردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۰۶ھ
کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ھندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۹ھ
شرح مسلم	محیی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۱ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۰۱ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۲ھ

الخصائص الکبری	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
شرح الزرقانی علی المواھب	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین ابو عبد اللہ بن محمد الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
احیاء العلوم	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
احیاء العلوم	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ
کیمیائے سعادت	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
اتحاف السادۃ المتقین	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ
نوادر الاصول	امام محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان ذھبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	پشاور
عمل الیوم واللیلۃ	امام ابو بکر احمد بن محمد دینوری ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۴ھ	الشرکۃ الجزائریۃ اللبنانیۃ ۱۴۲۷ھ
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد بن عبد الھادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
مدارج النبوت	علامہ شیخ عبد الحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	مرکز اھل سنت برکات رضا ھند
شواھد النبوۃ	علامہ عبد الرحمن بن احمد بن محمد جامی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۹۸ھ	استنبول ۱۴۱۵ھ
تنبیہ المغترین	امام عبد الوھاب بن احمد بن علی شعرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
قوت القلوب	علامہ شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
منھاج العابدین	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ
منہاج العابدین	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۶ھ
مکاشفۃ القلوب	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ
مجموعۃ رسائل الامام الغزالی	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۴ھ
التذکرۃ	علامہ ابو عبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار السلام قاھرہ ۱۴۲۹ھ
روض الریاحین	امام عبد اللہ بن اسعد بن علی یافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
شرح الصدور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار المدنی جدۃ
شرح الصدور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	مکتبۃ المدینہ

المستطرف	امام بہاء الدین محمد بن احمد مصری شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
نزھۃ المجالس	علامہ عبد الرحمن بن عبد السلام صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
المنبھات	امام احمد بن علی بن محمد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	پشاور
اسد الغابۃ	علامہ ابو الحسن علی بن محمد ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
سیر اعلام النبلاء	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
درۃ الناصحین	علامہ عثمان بن حسن بن احمد الشاکر	دار الفکر بیروت
صفوۃ الصفوۃ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
التبصرۃ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۳ھ
بحر الدموع	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الفجر دمشق ۱۴۲۴ھ
سبع سنابل	علامہ میر عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۷ھ	مکتبہ قادریہ لاہور
عیون الحکایات	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
تذکرۃ الاولیاء	علامہ شیخ ابو حامد فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۷ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
سعادۃ الدارین	علامہ قاضی یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۵۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
سیرۃ عمر بن عبد العزیز	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۴ھ
المجروحین	امام حافظ ابو حاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الصمیعی ریاض ۱۴۲۰ھ
الصواعق المحرقۃ	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن علی ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۴ھ	ملتان
الوظیفۃ الکریمۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ
کنز الدقائق	امام ابو البرکات حافظ الدین عبد اللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۱۰ھ	باب المدینہ کراچی، ۱۳۳۱ھ
المبسوط	علامہ شمس الائمۃ محمد بن احمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۸۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
غنیۃ المتملی	علامہ ابراہیم بن محمد حلبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی لاہور
جوہرہ	علامہ ابوبکر بن علی حداد رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۰ھ	باب المدینہ کراچی
خلاصۃ الفتاوی	علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
بحر الرائق	علامہ زین الدین ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۰ھ	کوئٹہ ۱۴۲۰ھ
تنویر الابصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ تمرتاشی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ

رد المحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۵۲ ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ ھ
فتاوی قاضی خان	علامہ قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۲ ھ	پشاور
الفتاوی الھندیۃ	علامہ مولانا شیخ نظام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۶۱ ھ وجماعۃ من علماء الھند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ ھ
حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۴۱ ھ	کوئٹہ
الفتاوی الفقھیۃ الکبری	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن علی ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۴ ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ ھ
الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ ھ
حاشیۃ اعانۃ الطالبین	علامہ ابوبکر عثمان بن محمد شطا دمیاطی بکری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی بعد ۱۳۰۰ ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ ھ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ ھ	مکتبۃ المدینہ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
نزہۃ القاری	علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۰ ھ	فرید بک سٹال لاہور ۱۴۲۸ ھ
سنی بہشتی زیور	علامہ مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۰۵ ھ	فرید بک سٹال لاہور
جنتی زیور	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۰۶ ھ	مکتبۃ المدینہ
نماز کے احکام	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ
فتاوی اہلسنت	....	مکتبۃ المدینہ
نیکیوں کی جزائیں	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمر قندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۷۵ ھ	مکتبۃ المدینہ
حکایتیں اور نصیحتیں	علامہ شعیب حریفیش رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۱۰ ھ	مکتبۃ المدینہ
جہنم میں لے جانے والے اعمال	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن علی ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۴ ھ	مکتبۃ المدینہ
امام اعظم کی وصیتیں	امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۵۰ ھ	مکتبۃ المدینہ
شاہراہ اولیاء	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ ھ	مکتبۃ المدینہ
فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۹۷ ھ	مکتبۃ المدینہ
ملفوظات اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ ھ	مکتبۃ المدینہ
راحت القلوب	خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۲۵ ھ	دہلی
علم القرآن	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ ھ	مکتبۃ المدینہ
اولیائے رجال الحدیث	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۰۶ ھ	مصلح الدین پبلی کیشنز کراچی

بہشت کی کنجیاں	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ
نیکی کی دعوت	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ
غیبت کی تباہ کاریاں	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ
چندے کے بارے میں سوال جواب	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ
فیضان سنت	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ
مدنی پنج سورہ	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ
عاشقان رسول کی 130 حکایات	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ
زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ
حدائق بخشش	اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ
سامان بخشش	مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ
ذوق نعت	علامہ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۲۶ھ	مکتبۃ المدینہ
وسائل بخشش	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ
انوار الحدیث	علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۲ھ	مکتبۃ المدینہ
خوف خدا	....	مکتبۃ المدینہ
نیک بننے اور بنانے کے طریقے	....	مکتبۃ المدینہ
جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ	....	مکتبۃ المدینہ
چمکدار کفن	....	مکتبۃ المدینہ
فیضان تجوید	....	مکتبۃ المدینہ
معین الہند	....	زاویہ پبلشرز لاہور
حیات غزالی زماں	....	مکتبہ مہریہ کاظمیہ لاہور
فیضان اعلٰی حضرت	....	شبیر برادرز لاہور
معین الارواح	....	گدڑی شاہی بکڈپو جھالرا اجمیر

اٰیاتھا ٣٠ | ٦٧ سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ ٧٧ | رکوعاتھا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ﴿١﴾ الَّذِيْ
خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿٢﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ
خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ
فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ
هُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا
رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾ وَلِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾ اِذَآ اُلْقُوْا
فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ
كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾
قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ
شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ
نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا
لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖؕ اِنَّهٗ

عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ

الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ ع هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا

وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ

یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ لا اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ

یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًاؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ

فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؔؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ

بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِؕ

اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ ج اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ

رِزْقَهٗ ج بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ

اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ

اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَؕ قَلِیْلًا مَّا

تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ

اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ص وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

ع ۱ ۴

وقف لازم وقف منزل

زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ

فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ

اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

دُعا کی قبولیت کا نسخہ

کسی مریض کو شفا نہ ہوتی ہو تو پہلے کچھ خیرات کر دیجئے پھر غیر مکروہ وقت میں دو رکعت نَفْل ادا کر کے گڑ گڑا کر دُعا مانگئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ دعا قبول ہوگی۔ فضائلِ دعا صفحہ ۵۹ تا ۶۰ پر ہے: (قبولیت دعا کے آداب میں سے) اَدَب ۵: دعا سے پہلے کوئی عمل صالح (یعنی نیک عمل) کرے کہ خدائے کریم کی رحمت اس (دعا کرنے والے) کی طرف متوجہ ہو، صدقہ خصوصاً پوشیدہ، اس اَمر میں اثر تمام رکھتا ہے (یعنی بالخصوص چھپا کر خیرات کرنا دعا کی قبولیت میں بہت موثر ہے)۔ اَدَب ۹: وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت نماز خلوص قلب سے پڑھے کہ جالب رحمت (یعنی رحمت کا سبب) ہے اور رحمت موجب نعمت۔

(فیضانِ سنت، باب نیکی کی دعوت، ۲/۲۵۴)

معتکف کے لیے ضرورت کی اشیاء

(۱) یکسوئی حاصل کرنے اور حفاظت سامان کے لئے اگر پردہ لگانا ہو تو حسبِ ضرورت کپڑا (سبز ہو تو مدینہ مدینہ) ڈوری اور بکسوئے (سیفٹی پنیں) (۲) کنزُ الایمان شریف (۳) اپنے پیر صاحب کا شجرہ (۴) تسبیح (۵) مسواک (۶) مَدَنی اِنعامات کا رسالہ (۷) قلم (۸) عطر (۹) قفل مدینہ پیڈ (۱۰) قفلِ مدینہ کی عینک (۱۱) ڈائری (۱۲) حسب ضرورت اِسلامی کتابیں (۱۳) سوئی دھاگا (۱۴) ناخن تراش (۱۵) قینچی (۱۶) سرمہ، سلائی (۱۷) تیل کی شیشی (۱۸) کنگھا (۱۹) آئینہ (۲۰) حسبِ ضرورت سنتوں بھرے ملبوسات (موسم کے مطابق) (۲۱) عمامہ شریف مع سربند اور ٹوپی (۲۲) سر پر اوڑھنے کیلئے سفید چادر (۲۳) تہبند (۲۴) سونے کیلئے ایسی چٹائی جس سے مسجِد میں تنکے نہ جھڑیں (۲۵) ضرورت ہو تو تکیہ (۲۶) سونے میں اوڑھنے کیلئے چادر یا کمبل (۲۷) سوتے وقت سرہانے رکھنے کیلئے سنت بکس (۲۸) پردے میں پردہ کرنے کیلئے کتھئی (Brown) چادر (۲۹) مٹی کی رِکابی (۳۰) مٹی کا پیالہ (۳۱) تھرماس (۳۲) دَستر خوان (۳۳) دانتوں کے خلال کیلئے تنکے (۳۴) تولیہ (۳۵) ٹشو پیپرز (۳۶) ضرورت ہو تو ٹائلیٹ پیپرز (۳۷) دردِ سر، نزلہ، بخار وغیرہ کیلئے گولیاں (۳۸) حسبِ ضرورت رقم (۳۹) مسجد کے گرے پڑے تنکے وغیرہ جمع کرنے کیلئے شاپر (کچھ زیادہ لے لیجئے تاکہ دوسروں کو دے سکیں)

اپنی چیزیں سنبھالنے کا طریقہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" سے وابستہ ہزاروں اسلامی بھائی دُنیا کی مختلف مساجد میں پورے ماہِ رمضان المبارک کا اجتماعی اعتکاف کرتے ہیں اور آخری عشرے میں معتکفین کا مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان سب کی خدمت میں عرض ہے: شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر دُوسرے کی کوئی چیز غلطی سے تبدیل ہو کر آ جائے، چاہے اپنی چیز سے ملتی جلتی ہو تب بھی اُس کا استعمال ناجائز و گناہ ہے۔ لہٰذا مُعْتَکِفین (اور مدرَسوں کے مقیم طلبہ بلکہ ہر ایک) کو چاہیئے کہ اپنی اپنی اُن چیزوں پر کوئی علامت لگالیں جن کا دوسروں کی چیزوں کے ساتھ خلط ملط (Mix) ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ رہنمائی کیلئے کچھ نشان آگے آ رہے ہیں۔

(چپل، چادر وغیرہ پر نام یا کسی بھی زبان کا کوئی حَرف مثلاً A,B وغیرہ نہ لکھئے بلکہ ہو سکے تو چپل، چادر پر سے کمپنی کا نام بھی مٹادیجئے، چِٹ لگی ہو تو وہ بھی جُدا کرلیجئے۔ تا کہ پاؤں تلے آنے پر بے ادبی نہ ہو۔ ہر زبان کے حُرُوفِ تَہَجّی (Alphabets) کا ادب کیجئے۔ اس مسئلے کی تفصیل فیضانِ سنّت کے باب "فیضانِ بسم اللہ" صفحہ 89 تا 123 پر مُلاحظہ فرمایئے)

مَدَنی مشورہ: اپنی چیزوں پر کوئی نشانی (مثلاً ۸ ☆ وغیرہ) بنالیجئے تا کہ خَلط مَلط (Mix) ہو جانے کی صورت میں تلاش آسان ہو، چادر وغیرہ پر اپنا نام بلکہ کوئی انگریزی حرف بھی نہ لکھئے ورنہ ہو سکتا ہے بے اَدَبی ہوتی رہے۔

نشانیوں کے نمونے

فہرست 21 رمضان المبارک

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	کھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے	18
2	لفظ مدینہ کے پانچ حروف کی نسبت سے تحیۃ الوضو کے 5 فضائل	
3	تہجد اور رات میں نماز پڑھنے کا ثواب	19
4	تہجد کے وقت دعا	22
5	وقفہ برائے سحری، کھانے کی نیتیں	
6	کھانے کی سنتیں اور آداب	27
7	بعد نماز فجر سنتوں بھرا بیان: فیضان درود و سلام	29
8	شجرہ شریف کے اوراد	30
9	مدنی حلقہ سورۃ البقرۃ ، آیت 63 تا 65: ہزاروں انسان بندر بن گئے	
10	فیضان سنت فیضان بسم اللہ: ص 17 تا 21	33
11	شجرہ شریف	42
12	دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ: کھانا کھانے سے پہلے کی دعا	
13	اشراق وچاشت کے نو حروف کی نسبت سے 9 فرامین مصطفےٰ	43
14	کلام	47
15	مدرسۃ المدینہ بالغان	
16	نماز کے احکام: وضو کا طریقہ	50
17	سنتیں اور آداب: سلام کے 11 مدنی پھول	51
18	12 مدنی کام: مسجد درس	
19	مدنی درس سکھانا	55
20	فکر مدینہ کا طریقہ	58
21	بیان: مسجد کے آداب	
22	دعائے افطار	59
23	بعد عشاء مدنی مذاکرہ	61
24	صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ	65

66

فہرست 22 رمضان المبارک

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	کھلے آنکھ صَلِّ علی کہتے کہتے	98
2	تہجد کے وقت دعا	
3	وقفہ برائے سحری، کھانے کی نیتیں	100
4	بعد نماز فجر سنتوں بھرا بیان: فیضان ذکر اللہ	103
5	شجرہ شریف کے اوراد	
6	مدنی حلقہ سورۃ البقرۃ، آیت 67 تا 71: دنیا کی قیمتی ترین گائے	103
7	فیضان سنت: فیضان بسم اللہ: ص 22 تا 26	115
8	دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ: کھانا کھانے کے بعد کی دعا	115
9	نماز اشراق وچاشت	
10	آغاز درجہ، کلام	119
11	مدرسۃ المدینہ بالغان	122
12	نماز کے احکام: غسل کا بیان	
14	سنتیں اور آداب: بات چیت کرنے کے 12 مدنی پھول	123
15	12 مدنی کام: صدائے مدینہ	124
16	مدنی درس سکھانا	
17	فکر مدینہ	125
18	بعد عصر مدنی مذاکرہ	128
19	بیان: مقصد حیات	
20	بعد عشاء مدنی مذاکرہ	135
21	صلوۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ	136

144

144

فہرست 23 رمضان المبارک

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	کھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے	162
2	تہجد کے وقت دعا	164
3	وقفہ برائے سحری، کھانے کی نیتیں	167
4	بعد نماز فجر سنتوں بھرا بیان: فیضان تلاوت	167
5	شجرہ شریف کے اوراد	186
6	مدنی حلقہ سورۃ البقرۃ، آیت 51 تا54: سامری کا بچھڑا	186
7	فیضان سنت: آداب طعام: ص350 تا353	190
8	دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ: سوتے وقت کی دعا	192
9	نماز اشراق و چاشت	193
10	آغاز درجہ، کلام	194
11	مدرسۃ المدینہ بالغان	195
12	نماز کے احکام: نماز کی شرائط	198
14	سنتیں اور آداب: ناخن کاٹنے کے 9 مدنی پھول	204
15	12 مدنی کام: بعد فجر مدنی حلقہ	205
16	مدنی درس سکھانا	213
17	فکر مدینہ	214
18	بعد عصر مدنی مذاکرہ	214
19	بیان: توبہ کرنے والوں کے لیے انعامات	215
20	بعد عشاء مدنی مذاکرہ	231
21	صلوۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ	231

فہرست 24 رمضان المبارک

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	کھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے	232
2	تہجد کے وقت دعا	
3	وقفہ برائے سحری، کھانے کی نیتیں	234
4	بعد نماز فجر سنتوں بھرا بیان: فیضان اوراد و وظائف	236
5	شجرہ شریف کے اوراد	
6	مدنی حلقہ سورۃ البقرۃ، آیت 57 تا 59: من و سلویٰ کا واقعہ	237
7	فیضان سنت: آداب طعام: ص358 تا 363	254
8	دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ: بیدار ہونے کے بعد کی دعا	254
9	نماز اشراق و چاشت	
10	آغاز درجہ، کلام	258
11	مدرسۃ المدینہ بالغان	261
12	نماز کے احکام: نماز کے فرائض	
14	سنتیں اور آداب: حجامت، موئے بغل وغیرہ کے 15 مدنی پھول	262
15	12 مدنی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان	262
16	مدنی درس سکھانا	
17	فکر مدینہ	263
18	بعد عصر مدنی مذاکرہ	266
19	بیان: دل کی سختی	
20	بعد عشاء مدنی مذاکرہ	273
21	صلوۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ	274

285

286

فہرست 25 رمضان المبارک

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	کھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے	308
2	تہجد کے وقت دعا	
3	وقفہ برائے سحری، کھانے کی نیتیں	310
4	بعد نماز فجر سنتوں بھرا بیان: فیضان مدنی انعامات	312
5	شجرہ شریف کے اوراد	
6	مدنی حلقہ سورۃ البقرۃ، آیت259: سو سال کی نیند	313
7	فیضان سنت: آداب طعام: ص363 تا367	334
8	دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ: بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا	335
9	نماز اشراق وچاشت	
10	آغاز درجہ، کلام	338
11	مدرسۃ المدینہ بالغان	341
12	نماز کے احکام: نماز کے واجبات	
14	سنتیں اور آداب: گھر میں آنے جانے کے 12 مدنی پھول	342
15	12 مدنی کام: چوک درس	342
16	مدنی درس سکھانا	
17	فکر مدینہ	343
18	بعد عصر مدنی مذاکرہ	347
19	بیان: موت کے قاصد	
20	بعد عشاء مدنی مذاکرہ	351
21	صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ	352

357

357

فہرست 26 رمضان المبارک

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	کھلے آنکھ صَلِّ علی کہتے کہتے	379
2	تہجد کے وقت دعا	
3	وقفہ برائے سحری، کھانے کی نیتیں	381
4	بعد نماز فجر سنتوں بھرا بیان: ایصال ثواب کی برکتیں	384
5	شجرہ شریف کے اوراد	
6	مدنی حلقہ سورۃ الصّٰفّٰت، آیت 139 تا 148: حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ	384
7	فیضان سنت: آداب طعام: ص 345 تا 350	399
8	دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ: بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا	400
9	نماز اشراق و چاشت	
10	آغاز درجہ، کلام	404
11	مدرسۃ المدینہ بالغان	408
12	نماز کے احکام: نماز کے مفسدات	
14	سنتیں اور آداب: چھینکنے کے آداب کے 17 مدنی پھول	408
15	12 مدنی کام: ہفتہ وار اجتماع	409
16	مدنی درس سکھانا	
17	فکر مدینہ	410
18	بعد عصر مدنی مذاکرہ	413
19	بیان: دنیا کی مذمت	
20	بعد عشاء مدنی مذاکرہ	419
21	صلوۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ	420

432

432

فہرست 27 رمضان المبارک

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	کھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے	453
2	تہجد کے وقت دعا	
3	وقفہ برائے سحری، کھانے کی نیتیں	455
4	بعد نمازِ فجر سنتوں بھرا بیان: جنت کا بیان	457
5	شجرہ شریف کے اَوراد	
6	مدنی حلقہ سورۃ البقرۃ، آیت 260 تا 261: حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور 4 پرندے	457
7	فیضانِ سنت: آدابِ طعام: ص 521 تا 526	472
8	دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ: گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا	472
9	نمازِ اشراق و چاشت	
10	آغاز درجہ، کلام	476
11	مَدْرَسَۃُ المدینہ بالغان	480
12	نماز کے احکام: نماز کا طریقہ	
14	سنتیں اور آداب: سونے جاگنے کے 15 مدنی پھول	480
15	12 مدنی کام: یومِ تعطیل اعتکاف	481
16	مدنی درس سکھانا	
17	فکرِ مدینہ	482
18	بعدِ عصر مدنی مذاکرہ	485
19	بیان: اللہ پاک کی خفیہ تدبیر	
20	بعدِ عشاء مدنی مذاکرہ	491
21	صلوٰۃُ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ	492

500

فہرست 28 رمضان المبارک

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	کھلے آنکھ صَلِّ علی کہتے کہتے	523
2	تہجد کے وقت دعا	
3	وقفہ برائے سحری، کھانے کی نیتیں	525
4	بعد نمازِ فجر سنتوں بھرا بیان: مکے مدینے کے فضائل	528
5	شجرہ شریف کے اوراد	
6	مدنی حلقہ سورۃُ الاعراف، آیت 133 تا 136: فرعونیوں پر لگاتار 5 عذاب	528
7	فیضانِ سنت: پیٹ کا قفل مدینہ: ص 690 تا 693	552
8	دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ: گھر سے نکلتے وقت کی دعا	552
9	نمازِ اشراق وچاشت	
10	آغاز درجہ، کلام	556
11	مَدْرَسَۃُ المدینہ بالغان	558
12	نماز کے احکام: قضا نمازوں کا طریقہ	
14	سنتیں اور آداب: بیٹھنے کے 10 مدنی پھول	559
15	12 مدنی کام: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ	560
16	مدنی درس سکھانا	
17	فکرِ مدینہ	561
18	بعدِ عصر مدنی مذاکرہ	563
19	بیان: قبر کی پکار	
20	بعدِ عشاء مدنی مذاکرہ	570
21	صلوٰۃُ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ	571

580

فہرست 29 رمضان المبارک

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
609	کھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے	1
	تہجد کے وقت دعا	2
611	وقفہ برائے سَحَری، کھانے کی نیتیں	3
613	بعد نمازِ فجر سنتوں بھرا بیان: دل جوئی کے فضائل	4
	شجرہ شریف کے اوراد	5
613	مدنی حلقہ سورۃ الکہف، آیت 92 تا 98: یاجوج ماجوج	6
628	فیضانِ سنت: 99 حکایات: ص 431 تا 435	7
628	دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ: سواری پر اطمینان سے بیٹھ جانے کی دعا	8
	نمازِ اشراق و چاشت	9
632	آغازِ درجہ، کلام	10
636	مَدْرَسَۃُ المدینہ بالغان	11
	نماز کے احکام: نمازِ جنازہ	12
636	سنتیں اور آداب: پانی پینے کے 13 مدنی پھول	14
637	12 مدنی کام: ہفتہ وار مدنی حلقہ	15
	مدنی درس سکھانا	16
638	فکرِ مدینہ	17
640	بعدِ عصر مدنی مذاکرہ	18
	بیان: نزع کی سختیاں	19
645	بعدِ عشاء مدنی مذاکرہ	20
646	صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ	21

654

654

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	کھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے	678
2	تہجد کے وقت دعا	
3	وقفہ برائے سحری، کھانے کی نیتیں	680
4	بعد نمازِ فجر سنتوں بھرا بیان: قبر میں کام آنے والے اعمال	683
5	شجرہ شریف کے اوراد	
6	مدنی حلقہ سورۃ المائدۃ، آیت 27 تا 31: دنیا کا پہلا قاتل اور مقتول	683
7	فیضانِ سنت: فیضانِ اعتکاف: ص1129 تا 1133	701
8	دعائیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ: دعائے مصطفےٰ	701
9	نمازِ اشراق و چاشت	
10	آغازِ درجہ، کلام	704
11	مَدْرَسَۃُ المدینہ بالغان	707
12	نماز کے احکام: تیمم کا بیان	
14	سنتیں اور آداب: جوتے پہننے کے 7 مدنی پھول	707
15	12 مدنی کام: مدنی دورہ	708
16	مدنی درس سکھانا	
17	فکرِ مدینہ	709
18	بعدِ عصر مدنی مذاکرہ	712
19	بیان: خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت	
20	بعدِ عشاء مدنی مذاکرہ	714
21	صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ	719

728

(مرمّم)
فیضانِ رمضان
فضائلِ رمضان شریف 21
احکامِ روزہ 71
فیضانِ تراویح 159
فیضانِ لیلۃ القدر 181
الوداع ماہِ رمضان 207
فیضانِ اعتکاف 227
فیضانِ عید الفطر 295
نفل روزوں کے فضائل 325
روزہ داروں کی 12 حکایات 385
معتکفین کی 40 مدنی بہاریں 409
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی
دامت برکاتہم العالیہ
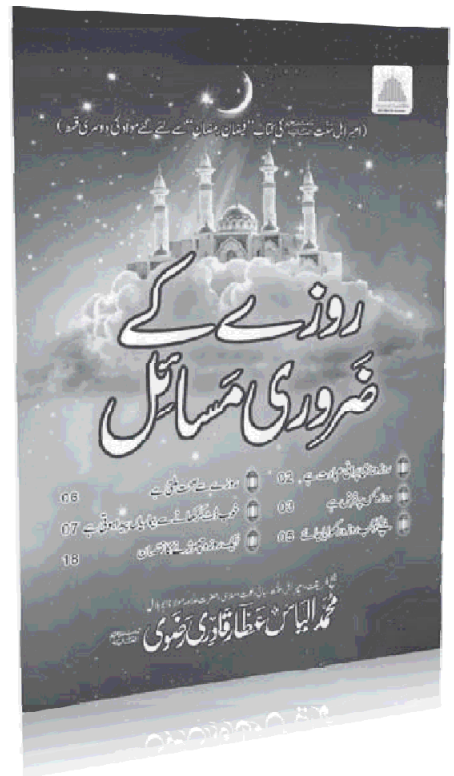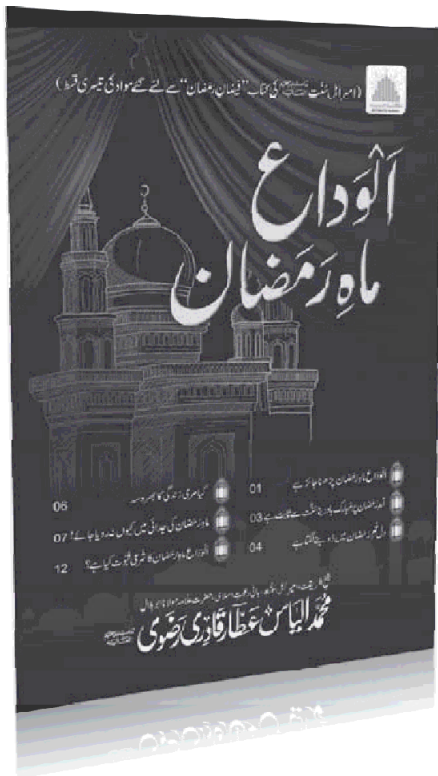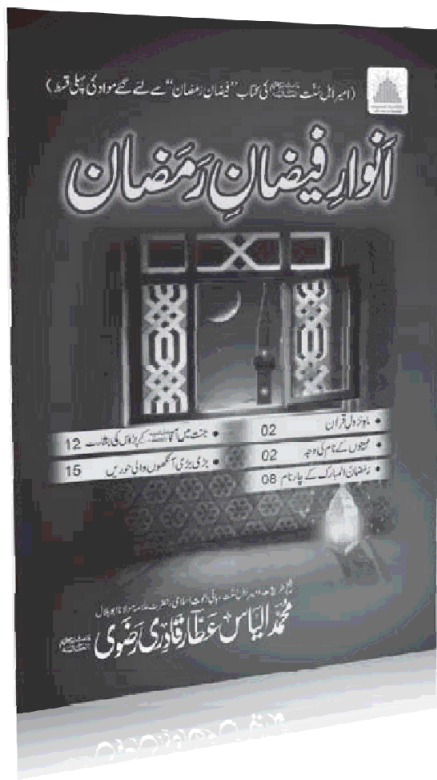
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**فکرِ مدینہ**“ کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net